کلمۂ طیبہ

نماز

علم وذکر

اکرامِ مسلم

اخلاصِ نیت یعنی تصحیحِ نیت

دعوت وتبلیغ

دعوت وتبلیغ کی چھ صفات

سے متعلق

منتخب احادیث

تالیف

حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ

ترتیب وترجمہ

مولانا محمد سعد صاحب مدظلہ کاندھلوی

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

MAKTABA-E-REHMANIA

دعوت و تبلیغ کی چھ صفات

سے متعلق

منتخب احادیث

کلمہ طیبہ

نماز

علم و ذکر

اکرام مسلم

اخلاص نیت
یعنی تصحیح نیت

دعوت و تبلیغ

تالیف حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ

ترتیب و ترجمہ : مولانا محمد سعد صاحب مدظلہ کاندھلوی

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ ۔ اردو بازار ۔ لاہور

81179

نام کتاب .... منتخب احادیث

مؤلف .... مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

طابع .... مقبول الرحمٰن

ناشر .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع .... لعل سٹار

تاریخ طباعت اوّل .... جنوری ۲۰۰۲ء

تعداد ۱۱۰۰

ملنے کے پتے

⇦ مکتبۃ العلم نمبر ۱۸ اُردو بازار لاہور

⇦ خزینہ علم و ادب الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور

⇦ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور

⇦ مکتبہ سید احمد شہید الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور

⇦ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

فہرست مضامین

کلمہ طیبہ

نماز

علم وذکر

ذکر

اکرام مسلم

اخلاص نیت یعنی تصحیح نیت

دعوت و تبلیغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ و آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ وَ دَعَا بِدَعْوَتِهِمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ. اَمَّا بَعْدُ!

یہ ایک حقیقت ہے جس کو بلا کسی توریہ و تملق کے کہا جاتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام کی وسیع ترین، قوی ترین اور مفید ترین دعوت، تبلیغی جماعت کی دعوت ہے جس کا مرکز، مرکز تبلیغ نظام الدین دہلی ہے[1] جس کا دائرہ عمل واثر صرف برصغیر نہیں اور صرف ایشیا بھی نہیں، متعدد براعظم اور ممالک اسلامیہ وغیر اسلامیہ ہیں۔

دعوتوں اور تحریکوں اور انقلابی و اصلاحی کوششوں کی تاریخ بتلاتی ہے کہ جب کسی دعوت و تحریک پر کچھ زمانہ گزر جاتا ہے یا اس کا دائرہ عمل وسیع سے وسیع تر ہو جاتا ہے (اور خاص طور پر جب اس کے ذریعہ نفوذ واثر اور قیادت کے منافع نظر آنے لگتے ہیں) تو اس دعوت و تحریک میں بہت سی ایسی خامیاں، غلط مقاصد اور اصل مقصد سے تغافل شامل ہو جاتا ہے، جو اس دعوت کی افادیت و تاثیر کو کم یا بالکل معدوم کر دیتا ہے۔ لیکن یہ تبلیغی دعوت ابھی تک (جہاں تک راقم کے علم و مشاہدہ کا تعلق ہے) بڑے پیمانے پر ان آزمائشوں سے محفوظ ہے۔ اس میں ایثار و قربانی کا جذبہ، رضائے الٰہی کی طلب، اور حصولِ ثواب کا شوق، اسلام اور مسلمانوں کا احترام و اعتراف، تواضع و انکسار نفس، فرائض کی ادائیگی کا اہتمام اور اس میں ترقی کا شوق،

---

[1] اس اظہار واثبات میں دوسری مفید ضروری دعوتوں اور تحرکوں، حقائق اور ضروریات زمانہ سے آگاہی اور وقت کے فتنوں سے مقابلہ کی صلاحیت پیدا کرنے والی مسائی اور تنظیموں کی نفی مقصود نہیں ہے۔ تبلیغی دعوت و تحریک کی وسعت وافادیت کا ایجابی انداز میں اظہار واقرار ہے۔

یادِ الٰہی اور ذکرِ خداوندی کی مشغولیت' غیر مفید اور غیر ضروری مشاغل و اعمال سے امکانی حد تک احتراز اور حصول مقصد و رضائے الٰہی کے لئے طویل سے طویل سفر اختیار کرنا اور مشقت برداشت کرنا شامل اور معمول بہ ہے۔

جماعت کی یہ خصوصیت اور امتیاز' داعی اوّل کے اخلاص' انابت الی اللہ' اس کی دعاؤں' جدو جہد و قربانی اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضاء وقبولیت کے بعد ان اصول وضوابط کا بھی نتیجہ ہے جو شروع سے اس کے داعی اوّل (حضرت مولانا الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ) نے اس کے لئے ضروری قرار دیئے اور جن کی ہمیشہ تلقین و تبلیغ کی گئی۔ وہ کلمہ طیبہ کے معانی و تقاضاؤں پر غور' فرائض و عبادات کے فضائل کا علم' علم و ذکر کی فضیلت کا استحضار' ذکرِ خداوندی میں مشغولیت' اکرام مسلم اور مسلمان کے حق کی شناسائی و ادائیگی' ہر عمل میں تصحیح نیت و اخلاص' ترکِ مالا یعنی' اللہ کے راستہ میں نکلنے اور سفر کرنے کے فضائل و ترغیبات کا استحضار اور شوق' یہ وہ عناصر اور خصائص تھے جنہوں نے اس دعوت کو ایک سیاسی' مادی تحریک اور استحصالِ فوائد' حصولِ جاہ و منصب کا ذریعہ بننے سے محفوظ فرما دیا اور وہ ایک خالص دینی دعوت اور حصولِ رضائے الٰہی کا ذریعہ رہی۔

یہ اصول و عناصر جو اس دعوت و جماعت کے لئے ضروری قرار دیئے گئے' کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں' اور وہ رضائے الٰہی کے حصول و دین کی حفاظت کے لئے ایک پاسبان و محافظ کا درجہ رکھتے ہیں ان سب کے مآخذ کتابِ الٰہی اور سنت و احادیثِ نبوی ہیں۔

ضرورت تھی کہ ایک مستقل و علیحدہ کتاب میں ان آیات و احادیث و مآخذ کو جمع کر دیا جاتا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس دعوت الی الخیر کے داعی ثانی مولانا محمد یوسف صاحب (خلف رشید داعی اوّل حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے جن کی نظر کتبِ حدیث پر بہت وسیع اور گہری تھی' ان اصولوں' ضوابط و احتیاطوں کے مآخذ کو ایک کتاب میں جمع کر دیا اور اس میں پورے استیعاب و استقصاء سے کام لیا

یہاں تک کہ یہ کتاب ان اصولوں وضوابط اور ہدایات کے مآخذ کا مجموعہ نہیں بلکہ موسوعہ[1] بن گئی جس میں بلا انتخاب واختصار ان سب کا علی اختلاف الدرجات ذکر کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی تقدیر اور توفیق الٰہی کی بات ہے کہ اب یہ کتاب ان کے حفید[2] سعید عزیز القدر مولوی سعد صاحب اَطَالَ اللّٰہُ بَقَاءَ ہٗ وَ وَفَّقَہٗ لِاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ کی توجہ و اہتمام سے شائع ہو رہی ہے اور اس کا افادہ عام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل و خدمت کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ.

ابوالحسن علی ندوی

دائرہ شاہ علم اللہؒ

رائے بریلی ۲۰/ ذیقعدہ ۱۴۱۸ھ

---

[1] جدید عربی میں دائرۃ العارف کو موسوعہ بھی کہتے ہیں۔ جس میں ہر چیز کا تعارف اور تشریح ہوتی ہے۔

[2] نبیرہ یعنی فرزندِ فرزند۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عرضِ مترجم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ ۚ وَ اِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ﴾ (ال عمران:١٦٤)

ترجمہ: حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا ہے جب کہ ان ہی میں سے، ان میں ایک ایسا عظیم الشان رسول بھیجا کہ (انسانوں میں سے ہونے کی وجہ سے ان کی عالی صفات سے لوگ بے تکلف فائدہ اٹھاتے ہیں) وہ رسول ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں (آیاتِ قرآنیہ کے ذریعہ ان کو دعوت دیتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں) ان کے اخلاق کو بناتے اور سنوارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنی سنت اور طریقے کی تعلیم دیتے ہیں- بلاشبہ ان رسول کی تشریف آوری سے قبل یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے- (ال عمران)

درج بالا آیت کے ذیل میں اور اس موضوع پر حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ''حضرت محمد الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت'' کے مقدمے میں تحریر فرمایا ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کارِ نبوت کے یہ فرائض عطا ہوئے ہیں، تلاوتِ قرآن کے ذریعے دعوت، تزکیہ اور تعلیم کتاب وحکمت- قرآن کریم اور احادیثِ صحیحہ کے نصوص سے یہ ثابت ہے کہ خاتم النبیین ﷺ کی امت اپنے نبی کے اتباع میں امم

عالم کی طرف مبعوث ہے- حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ (ال عمران)

ترجمہ: اے مسلمانو! تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی' اچھے کاموں کو بتاتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو- (ال عمران)

امت مسلمہ فرائض نبوت میں سے دعوتِ خیر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں نبی کی جانشین ہے- اس لئے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کارِ نبوت کے جو فرائض عطا ہوئے ہیں' تلاوتِ آیات کے ذریعہ دعوت' تزکیہ اور تعلیم کتاب و حکمت' یہ اعمال امت مسلمہ کے بھی ذمہ آ گئے- چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو دعوت' تعلیم و تعلم' ذکر و عبادت پر جان و مال خرچ کرنے والا بنایا- ان اعمال کو دوسرے اشغال پر ترجیح دی گئی اور ہر حال میں ان اعمال کی مشق کرائی گئی- ان اعمال میں انہماک کے ساتھ تکالیف اور شدائد پر صبر سکھایا گیا- دوسروں کو نفع پہنچانے کے لئے اپنا جان و مال لگانے والا بنایا گیا اور وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ. ''اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے محنت اور کوشش کیا کرو جیسا محنت کرنے کا حق ہے'' کی تعمیل میں نبیوں والے مزاج پر ریاضت و مجاہدہ اور قربانی و ایثار کے وہ نقشے تیار ہوئے جن میں امت کا اعلیٰ ترین مجموعہ وجود میں آیا- جس دور میں نبی کریم ﷺ والے یہ اعمال مجموعی طور پر عموم امت میں زندہ رہے اس دور کے لئے خیر القرون کی شہادت دی گئی-

پھر قرناً بعد قرنٍ خواص نے یعنی اکابر امت نے ان نبوی فرائض کی ادائیگی میں پوری توجہ اور کوشش مبذول فرمائی اور انہیں کے مجاہدات کا نور ہے جس سے کاشانہ اسلام میں روشنی ہے-

اس دور میں اللہ جل شانہ نے حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں دین کے مٹنے پر سوز و فکر و بے چینی اور امت کے لئے درد' کڑھن اور غم اس درجے میں بھر دیا تھا جو ان کے وقت کے اکابر کی نظر میں اپنی مثال آپ تھا- وہ ہر

وقت جَمِيعُ مَاجَاءَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ ''نبی کریم ﷺ جو طریقے اللہ رب العزت کی طرف سے لائے ہیں'' ان سب کو سارے عالم میں زندہ کرنے کے لئے مضطرب رہتے تھے اور وہ اس بات کے پورے جزم کے ساتھ داعی تھے کہ احیاء دین کے لئے جدوجہد اسی وقت مقبول اور مؤثر ہوگی جب کہ جدوجہد میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ زندہ ہو- ایسے داعی تیار ہوں جو اپنے علم وعمل' فکر ونظر' طریق دعوت اور ذوق وحال میں انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً محمد ﷺ سے خاص مناسبت رکھتے ہوں- صحتِ ایمان اور ظاہری عمل صالح کے ساتھ ان کے باطنی احوال بھی منہاج نبوت پر ہوں- محبتِ الٰہی' خشیتِ الٰہی' تعلق مع اللہ کی کیفیت ہو- اخلاق وعادات وشمائل میں اتباعِ سنن نبوی کا اہتمام ہو- حب للہ' بغض للہ' رأفت ورحمت بالمسلمین اور شفقت علی الخلق ان کی دعوت کا محرک ہو اور انبیاء علیہم السلام کے بار بار دھرائے ہوئے اصول کے مطابق سوائے اجر الٰہی کی طلب کے کوئی مقصود نہ ہو- اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے احیاء دین کی ایسی دھن ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ومال بے قیمت کرنے کا شوق انہیں کھینچے کھینچے لئے پھرتا ہو اور جاہ ومنصب' مال ودولت' عزت وشہرت' نام ونمود اور ذاتی آرام وآسائش کا کوئی خیال راہ میں مانع نہ ہو- ان کا بیٹھنا اٹھنا' بولنا چالنا غرض ان کی زندگی کی ہر جنبش وحرکت اسی ایک سمت میں سمٹ کر رہ جائے-

جدوجہد میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ زندہ کرنے اور زندگی کے تمام شعبوں کو اللہ جل شانہ کے اوامر اور نبی کریم ﷺ کے طریقہ پر لانے اور کام کرنے والوں میں یہ صفات پیدا کرنے کے لئے چھ نمبر مقرر کیے گئے- اس وقت کے اہل حق علماء ومشائخ نے تائید فرمائی- حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند رشید حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی داعیانہ ومجاہدانہ زندگی اس کام کو اسی نہج پر بڑھانے اور ان صفات کے حامل مجمع کو تیار کرنے کی کوشش میں کھپادی- ان عالی صفات کے بارے میں حدیث' سیرت اور تاریخ کی معتبر کتب سے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کے واقعات

نمونہ کے طور پر ''حیاۃ الصحابہ'' کی تین جلدوں میں جمع کئے۔ یہ کتاب ان کی حیات میں ہی بحمد اللہ شائع ہوگئی۔

مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ان صفات (چھ نمبروں) کے بارے میں منتخب احادیثِ پاک کا مجموعہ بھی تیار کرلیا تھا لیکن اس کی ترتیب و تکمیل کے آخری مراحل سے قبل ہی وہ اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے' انا للہ وانا الیہ راجعون. متعدد خدام ورفقاء سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس مجموعہ کی تیاری کا ذکر فرمایا اور اس پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ' اللہ جل شانہ' کے شکر کا اور اپنی خوشی کا اظہار فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان کے دل میں کیا عزائم تھے اور اس کے ہر ہر رنگ کو وہ کس طرح اجاگر کر کے دلنشین کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی طرح مقدر تھا۔ اب وہ ''منتخب احادیث'' کا مجموعہ اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب کے ترجمہ میں آسان' عام فہم زبان اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حدیث کے مفہوم کی وضاحت کے لئے بعض مقامات پر قوسین کی عبارت اور فائدے کو اختصار کے ساتھ تحریر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ چونکہ مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی کتاب کے مسودہ پر نظر ثانی کا موقع نہیں ملا تھا اس لئے اس میں کافی محنت کرنی پڑی جس میں متنِ حدیث کی درستگی' رواۃِ حدیث کی جرح و تعدیل' حدیث کی تصحیح و تحسین و تضعیف' شرح غریب الحدیث وغیرہ بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں جو مراجع پیش نظر رہے ان کی فہرست کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔

اس تمام کام میں بقدر استطاعت احتیاط کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور علماء کرام کی ایک جماعت نے اس کام میں بھرپور اعانت فرمائی ہے۔ اللہ جل شانہ' ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ بشری لغزشیں ممکن ہیں۔ حضراتِ علماء سے درخواست ہے کہ جو چیز اصلاح کے لئے ضروری خیال فرمائیں اس سے مطلع فرمائیں۔

یہ مجموعہ جس مقصد کے لئے حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمایا تھا اور اس کی اہمیت کو جس طرح حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے واضح فرمایا اس

کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو ہر قسم کی ترمیم اور اختصار سے محفوظ رکھا جائے۔

حق تعالیٰ جل شانہ نے جن عالی علوم کی تبلیغ و اشاعت کے لئے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو ذریعہ بنایا ان علوم سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس علم کے مطابق یقین بنایا جائے۔ اللہ رب العزت کے عالی فرمان اور رسول اللہ ﷺ کے مبارک ارشادات کو پڑھتے اور سنتے وقت اپنے آپ کو کچھ نہ جاننے والا سمجھا جائے یعنی انسانی مشاہدہ پر سے یقین ہٹایا جائے' غیب کی خبروں پر یقین لایا جائے' جو کچھ پڑھا اور سنا جائے اسے دل سے سچا جانا جائے۔ جب قرآنِ کریم پڑھنے یا سننے بیٹھا جائے تو یوں سمجھا جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے مخاطب ہیں' اور جب حدیث شریف پڑھنے یا سننے بیٹھا جائے تو یوں سمجھا جائے کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے مخاطب ہیں۔ کلام کو پڑھتے اور سنتے وقت صاحب کلام کی عظمت جتنی طاری ہوگی اور اس کلام کی طرف جتنی توجہ ہوگی اسی قدر کلام کا اثر زیادہ ہوگا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ﴾ (المائدۃ:۸۳)

ترجمہ: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو (قرآن کریم کے تاثر سے) آپ ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا:

﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (الزمر:۱۷-۱۸)

ترجمہ: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں' یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر)

بخاری شریف کی روایت میں ہے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَضَی اللّٰہُ الْاَمْرَ فِی السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِکَۃُ بِاَجْنِحَتِھَا خُضْعَانًا لِقَوْلِہٖ' کَاَنَّہٗ سِلْسِلَۃٌ عَلٰی صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِھِمْ' قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ؟ قَالُوْا: اَلْحَقَّ وَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ. (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے رعب و ہیبت کی وجہ سے تھرا جاتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے صاف چکنے پتھر پر زنجیر کھینچنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور واقعی وہ عالی شان ہے' سب سے بڑا ہے (یوں جب فرشتوں پر حکم واضح ہو جاتا ہے تو وہ اس کی تعمیل میں لگ جاتے ہیں)۔

ایک دوسری حدیث میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: اَنَّہٗ کَانَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ اَعَادَھَا ثَلَاثًا حَتّٰی تُفْھَمَ. (رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کوئی (اہم) بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ اس کو سمجھ لیا جائے۔

اس لئے مناسب ہے کہ حدیثِ پاک کو تین مرتبہ پڑھا جائے یا سنایا جائے۔ دھیان محبت اور ادب کے ساتھ پڑھنے اور سننے کی مشق ہو۔ باتیں نہ کی جائیں۔ باوضو دوزانو بیٹھنے کی کوشش ہو۔ سہارا نہ لگایا جائے۔ نفس کے مجاہدے کے ساتھ اس علم میں مشغول ہوا جائے۔ مقصد یہ ہے کہ دل قرآن و حدیث سے اثر لینے لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے وعدوں کا یقین پیدا ہو کر دین کی ایسی طلب پیدا ہو کہ ہر عمل میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ اور مسائل علماء حضرات سے

معلوم کر کے عمل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔

اب اس کتاب کی ابتداء اس خطبہ کے ابتدائی حصہ سے کی جاتی ہے جس سے حضرت مولانا محمد یوسفؒ نے اپنی کتاب "امانی الاحبار شرح معانی الآثار" کا آغاز فرمایا۔

محمد سعد کاندھلوی

مدرسہ کاشف العلوم

بستی حضرت نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ لِیُفِیْضَ عَلَیْہِ النِّعَمَ الَّتِیْ لَا یُفْنِیْھَا مُرُوْرُ الزَّمَانِ مِنْ خَزَائِنِہِ الَّتِیْ لَا تَنْقُصُھَا الْعَطَایَا وَ لَا تَبْلُغُھَا الْاَذْھَانُ، وَ اَوْدَعَ فِیْہِ الْجَوَاھِرَ الْمَکْنُوْنَۃَ الَّتِیْ بِاتِّصَافِھَا یَسْتَفِیْدُ مِنْ خَزَائِنِ الرَّحْمٰنِ وَ یَفُوْزُبِھَا اَبَدَ الْاٰبَادِ فِیْ دَارِ الْجِنَانِ. وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ الَّذِیْ اُعْطِیَ بِشَفَاعَۃِ الْمُذْنِبِیْنَ وَ اُرْسِلَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ، وَ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی بِالسِّیَادَۃِ وَ الرِّسَالَۃِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ وَ اجْتَبَاہُ لِتَشْرِیْحِ مَا عِنْدَہُ مِنَ الْعَطَایَا وَ النِّعَمِ فِیْ خَزَائِنِہِ الَّتِیْ لَا تُعَدُّوَلَا تُحْصٰی، وَ کَشَفَ مِنْ ذَاتِہِ الْعُلِّیَّۃِ عَلَیْہِ مَالَمْ یُکْشَفْ عَلٰی اَحَدٍ وَ مِنْ صِفَاتِہِ الْجَلِیْلَۃِ الَّتِیْ لَمْ یَطَّلِعْ عَلَیْھَا اَحَدٌ لَا مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ، وَ شَرَحَ صَدْرَہُ الْمُبَارَکَ مَا اُوْدِعَ فِی الْاِنْسَانِ مِنَ الْاِسْتِعْدَادَاتِ الَّتِیْ بِھَا یَتَقَرَّبُ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی حَقَّ التَّقَرُّبِ وَ یَسْتَعِیْنُہُ فِیْ اُمُوْرِ دُنْیَاہُ وَ اٰخِرَتِہٖ، وَ عَلَّمَہُ طُرُقَ تَصْحِیْحِ الْاَعْمَالِ الَّتِیْ تَصْدُرُ مِنَ الْاِنْسَانِ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَ اٰنٍ، فَبِصِحَّتِھَا یَنَالُ الْفَوْزَ فِی الدَّارَیْنِ وَ بِفَسَادِھَا الْحِرْمَانَ وَ الْخُسْرَانَ، وَ رَضِیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الصَّحَابَۃِ الْکِرَامِ الَّذِیْنَ اَخَذُوْا عَنِ النَّبِیِّ الْاَطْھَرِالْاَکْرَمِ ﷺ الْعُلُوْمَ الَّتِیْ صَدَرَتْ مِنْ مِشْکَاۃِ نُبُوَّتِہٖ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ اَکْثَرَ مِنْ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَ عَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ، فَاَخَذُوا الْعُلُوْمَ بِاَسْرِھَا وَ کَمَا لِھَا فَوَعَوْھَا وَ حَفِظُوْھَا حَقَّ الْوَعْیِ وَ الْحِفْظِ، وَ صَحِبُوا النَّبِیَّ ﷺ فِی السَّفَرِوَ الْحَضَرِ، وَ شَھِدُوْا مَعَہٗ

الدَّعْوَةَ وَ الْجِهَادَ وَ الْعِبَادَاتِ وَ الْمُعَامَلاَتِ وَ الْمُعَاشَرَاتِ فَتَعَلَّمُوا الْاَعْمَالَ عَلَى طَرِيْقَتِهِ بِالْمُصَاحَبَةِ' فَهَنِيْئًا لَهُمْ حَيْثُ اَخَذُوا الْعُلُوْمَ عَنْهُ بِالْمُشَافَهَةِ وَ الْعَمَلِ بِهَا بِلاَ وَاسِطَةٍ ثُمَّ لَمْ يَقْتَصِرُوْا عَلٰى نُفُوْسِهِمُ الْقُدْسِيَّةِ بَلْ قَامُوْا وَ بَلَّغُوْا كُلَّ مَا وَعَوْهُ وَ حَفِظُوْهُ مِنَ الْعُلُوْمِ وَ الْاَعْمَالِ حَتّٰى مَلاُوا الْعَالَمَ بِالْعُلُوْمِ الرَّبَّانِيَّةِ وَ الْاَعْمَالِ الرُّوْحَانِيَّةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ فَصَارَ الْعَالَمُ دَارَالْعِلْمِ وَ الْعُلَمَاءِ وَ الْاِنْسَانُ مَنْبَعَ النُّوْرِ وَ الْهِدَايَةِ وَ مَصْدَرَ الْعِبَادَةِ وَ الْخِلاَفَةِ.

ترجمہ

تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات عالی کے لئے ہیں جس نے انسان کو پیدا کیا تاکہ انسان پر اپنی وہ نعمتیں جو زمانہ کے گذرنے سے ختم نہیں ہوتیں لٹائے' وہ نعمتیں ایسے خزانوں میں ہیں جو کہ عطا کرنے سے گھٹتے نہیں اور جن تک انسانوں کے ذہنوں کی رسائی نہیں- اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر صلاحیتوں کے ایسے جوہر چھپا رکھے ہیں جن کو بروئے کار لا کر انسان' رحمان کے خزانوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ ان ہی صلاحیتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کی جنت میں رہنے کی سعادت بھی حاصل کرسکتا ہے-

اللہ کی رحمت و درود و سلام ہو محمد ﷺ پر جو تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں' جن کو گنہگاروں کی شفاعت کرنے کا اعزاز دیا گیا ہے' جن کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا' جن کو اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ اور قلم بنانے سے پہلے تمام نبیوں اور رسولوں کی سرداری اور بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کا شرف عطا کرنے کے لئے چنا اور جن کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لامحدود خزانوں میں جو نعمتیں ہیں ان کی تفصیل بیان کریں اور ان کو اپنی ذات عالی کے وہ علوم و معارف عطا کئے جو اب تک کسی پر نہیں کھولے تھے اور اپنی جلیل القدر صفات ان پر منکشف فرمائیں جن کو کوئی نہیں جانتا تھا نہ کوئی مقرب فرشتہ نہ کوئی نبی مرسل- اور ان کے سینہ مبارک کو ان صلاحیتوں کے ادراک کے لئے کھول دیا جو اللہ تعالیٰ نے انسان میں ودیعت فرمائی ہیں جن فطری صلاحیتوں سے

بندے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں اور ان سے اپنے دنیا و آخرت کے امور میں مدد حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو انسان سے ہر لمحہ صادر ہونے والے اعمال کی درستگی کے طریقوں کا علم دیا کیوں کہ دنیا و آخرت کی کامیابی کا مدار اعمال کی درستگی پر ہے جیسے اعمال کی خرابی دونوں جہاں میں محرومی و خسارہ کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جنہوں نے نبی اطہر و اکرم سے ان علوم کو پورا اور اکمل درجہ میں حاصل کیا جن علوم کی تعداد درختوں کے پتوں اور بارش کے قطروں سے زیادہ ہے اور جن کا ظہور چراغ نبوت سے ہر وقت ہوتا تھا پھر جیسا یاد کرنے اور محفوظ رکھنے کا حق ہے ان کو یاد کیا اور محفوظ رکھا' وہ سفر و حضر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے اور ان کے ساتھ دعوت و جہاد اور عبادات' معاشرت کے مواقع میں شریک رہے پھر ان اعمال کو رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر آپؐ کے ساتھ رہ کر سیکھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو مبارک ہو جنہوں نے بغیر کسی واسطہ کے آپ ﷺ سے بالمشافہ علوم اور ان پر عمل سیکھا پھر انہوں نے ان علوم کو صرف اپنے نفوس قدسیہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ جو علوم و معارف ان کے دلوں میں محفوظ تھے اور جن اعمال کو وہ کرنے والے تھے وہ دوسروں تک پہنچائے اور سارے عالم کو علوم ربانیہ اور اعمال روحانیہ مصطفویہ سے بھر دیا چنانچہ اس کے نتیجہ میں سارا عالم' علم اور اہل علم کا گہوارہ بن گیا اور انسان نور و ہدایت کا سرچشمہ بن گئے اور عبادت و خلافت کی بنیاد پر آ گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمہ طیبہ

ایمان

ایمان لغت میں کسی کی بات کو کسی کے اعتماد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ہے اور دین کی خاص اصطلاح میں خبر رسول کو بغیر مشاہدہ کے محض رسول کے اعتماد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ایمان ہے۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تعالٰی: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنَ﴾ (الانبیاء:۲۵)

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے میری ہی عبادت کرو۔ (الانبیاء)

وَ قَالَ تعالٰی: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ﴾ (الانفال:۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والے تو وہی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو قوی تر کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے

ہیں- (انفال)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ فَضْلٍ وَّ يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾ (النساء: ۱۸۵)

ایک جگہ ارشاد ہے: جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اچھی طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کریں گے اور انہیں اپنے تک پہنچنے کا سیدھا راستہ دکھائیں گے (جب بھی انہیں رہنمائی کی ضرورت پیش آئے گی وہاں ان کی دست گیری فرمائیں گے)- (نساء)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ﴾ (المؤمن: ۵۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور قیامت کے دن بھی مدد کریں گے جس دن اعمال لکھنے والے فرشتے گواہی دینے کھڑے ہوں گے- (مؤمن)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ (الانعام: ۸۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی ملاوٹ نہیں کی' امن انہی کے لئے ہے اور یہی لوگ ہدایت پر ہیں- (انعام)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (البقرة: ۱۶۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی سے زیادہ محبت ہوتی ہے- (بقرہ)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانعام: ۱۶۲)

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے کہ بے شک میری نماز اور میری ہر عبادت میرا جینا اور مرنا' سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو سارے جہاں کے پالنے والے ہیں- (انعام)

احادیثِ نبویہ

۱- عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً، فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ، وَ الْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِیْمَانِ. رواه مسلم، باب بیان عدد شعب الایمان... رقم:۱۵۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں- ان میں سب سے افضل شاخ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کا کہنا ہے اور ادنیٰ شاخ تکلیف دینے والی چیزوں کا راستہ سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے- (مسلم)

۲- عَنْ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْکَلِمَةَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰی عَمِّیْ فَرَدَّهَا عَلَیَّ فَهِیَ لَهُ نَجَاةٌ. رواه احمد ۱/۶

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کلمہ کو قبول کرلے جس کو میں نے اپنے چچا (ابوطالب) پر (ان کے انتقال کے وقت) پیش کیا تھا اور انہوں نے اسے رد کردیا تھا وہ کلمہ اس شخص کے لئے نجات (کا ذریعہ) ہے- (مسنداحمد)

۳- عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: جَدِّدُوْا اِیْمَانَکُمْ قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ کَیْفَ نُجَدِّدُ اِیْمَانَنَا؟ قَالَ: اَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. رواه احمد و الطبرانی و اسناد احمد حسن، الترغیب ۲/۴۱۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو- عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمان کو کس طرح تازہ کریں؟ ارشاد فرمایا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو کثرت سے کہتے رہا کرو-

(مسند احمد، طبرانی، ترغیب)

۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ. رواه الترمذی و

قال: هذا حديث حسن غريب' باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة ، رقم: ٣٣٨٣

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور تمام دعاؤں میں سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ہے۔ (ترمذی)

ف: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ سب سے افضل اس لئے ہے کہ سارے دین کا دارومدار ہی اس پر ہے اس کے بغیر نہ ایمان صحیح ہوتا ہے اور نہ کوئی مسلمان بنتا ہے۔ الحمدللہ کو افضل دعاء اس لئے فرمایا گیا کہ کریم کی تعریف کا مطلب سوال ہی ہوتا ہے اور دعا اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا نام ہے۔ (مظاہر حق)

۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِیَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرُ. رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب' باب دعاء ام سلمة ، رقم: ٣٥٩٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جب) بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو اس کلمہ کے لئے یقینی طور پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے یعنی فوراً قبول ہوتا ہے بشرطیکہ وہ کلمہ کہنے والا کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔ (ترمذی)

ف: اخلاص کے ساتھ کہنا یہ ہے کہ اس میں ریا اور نفاق نہ ہو۔

کبیرہ گناہوں سے بچنے کی شرط جلد قبول ہونے کے لئے ہے۔ اور اگر کبیرہ گناہوں کے ساتھ بھی کہا جائے تو نفع اور ثواب سے اس وقت بھی خالی نہیں۔ (مرقاۃ)

۶- عَنْ یَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ شَدَّادٌ وَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَاضِرٌ یُصَدِّقُهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: هَلْ فِیْكُمْ غَرِیْبٌ یَعْنِیْ اَهْلَ الْكِتَابِ؟ قُلْنَا: لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ وَ قَالَ: اِرْفَعُوْا اَیْدِیَكُمْ وَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَرَفَعْنَا اَیْدِیَنَا سَاعَةً ثُمَّ وَضَعَ ﷺ یَدَهُ ثُمَّ قَالَ:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ بَعَثْتَنِیْ بِهٰذِهِ الْکَلِمَةِ وَ اَمَرْتَنِیْ بِهَا وَوَعَدْتَنِیْ عَلَیْهَا الْجَنَّةَ وَ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اَبْشِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَکُمْ.

(رواہ احمد و الطبرانی و البزار و رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱/۱٦٤)

حضرت یعلی بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ بیان فرمایا اور حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت موجود تھے اس واقعہ کی تصدیق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کوئی اجنبی (غیر مسلم) تو مجمع میں نہیں؟ ہم نے عرض کیا: کوئی نہیں۔ ارشاد فرمایا: دروازہ بند کردو۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: ہاتھ اٹھاؤ اور کہو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھے (اور کلمہ طیبہ پڑھا) پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ نیچے کرلیا۔ پھر فرمایا: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، اے اللہ! آپ نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اس (کلمہ کی تبلیغ) کا مجھے حکم فرمایا ہے اور اس کلمہ پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور آپ وعدہ خلاف نہیں ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (مسند احمد، طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

۷۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَ اِنْ زَنٰی وَ اِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَ اِنْ زَنٰی وَ اِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَ اِنْ زَنٰی وَ اِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَ اِنْ زَنٰی وَ اِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَ اِنْ زَنٰی وَ اِنْ سَرَقَ؟ وَ اِنْ زَنٰی وَ اِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ. رواہ البخاری باب الثیاب البیض، رقم: ۵۸۲۷

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور پھر اسی پر اس کی موت آ جائے تو وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ اسے نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ہاں) اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے

(تیسری مرتبہ بھی) عرض کیا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو، ابو ذر کے عَلَی الرَّغم وہ جنت میں ضرور جائے گا- (بخاری)

ف: عَلَی الرَّغم عربی زبان کا ایک خاص محاورہ ہے- اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں یہ کام ناگوار بھی ہو اور تم اس کا نہ ہونا بھی چاہتے ہو تب بھی یہ ہو کر رہے گا- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو حیرت تھی کہ اتنے بڑے بڑے گناہوں کے باوجود جنت میں کیسے داخل ہوگا جبکہ عدل کا تقاضا یہ ہی ہے کہ گناہوں پر سزا دی جائے لہٰذا نبی کریم ﷺ نے ان کی حیرت دور کرنے کے لئے فرمایا خواہ ابو ذر کو کتنا ہی ناگوار گذرے وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا- اب اگر اس نے گناہ بھی کیے ہوں گے تو ایمان کے تقاضے سے وہ توبہ استغفار کر کے گناہ معاف کرا لے گا یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معاف فرما کر بغیر کسی عذاب کے ہی یا گناہوں کی سزا دینے کے بعد بہر حال جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے-

علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث شریف میں کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے مراد پورے دین وتوحید پر ایمان لانا ہے اور اس کو اختیار کرنا ہے- (معارف الحدیث)

۸- عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: یَدْرُسُ الْاِسْلَامُ کَمَا یَدْرُسُ وَ شْیُ الثَّوْبِ حَتّٰی لَا یُدْرٰی مَا صِیَامٌ وَ لَا صَدَقَةٌ وَ لَا نُسُکٌ وَ یُسْرٰی عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ فِیْ لَیْلَةٍ فَلَا یَبْقٰی فِی الْاَرْضِ مِنْہُ آیَةٌ وَ یَبْقٰی طَوَائِفٌ مِنَ النَّاسِ الشَّیْخُ الْکَبِیْرُ وَ الْعَجُوْزُ الْکَبِیْرَةُ یَقُوْلُوْنَ اَدْرَکْنَا آبَاءَ نَا عَلٰی ھٰذِہِ الْکَلِمَةِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَنَحْنُ نَقُوْلُھَا. قَالَ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ لِحُذَیْفَةَ: فَمَا تُغْنِیْ عَنْھُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ ھُمْ لَا یَدْرُوْنَ مَا صِیَامٌ وَ لَا صَدَقَةٌ وَ لَا نُسُکٌ؟ فَاَعْرَضَ عَنْہُ حُذَیْفَةُ فَرَدَّدَھَا عَلَیْہِ ثَلٰثًا، کُلُّ ذٰلِکَ یُعْرِضُ عَنْہُ حُذَیْفَةُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْہِ فِی الثَّالِثَةِ فَقَالَ: یَا صِلَةُ تُنْجِیْھِمْ مِنَ النَّارِ. رواہ الحاکم و قال ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ ٤/٤٧٣

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس طرح کپڑے کے نقش و نگار گھس جاتے ہیں اور ماند پڑ جاتے ہیں اسی طرح

81179

اسلام بھی ایک زمانہ میں ماند پڑ جائے گا یہاں تک کہ کسی شخص کو یہ علم تک نہ رہے گا کہ روزہ کیا چیز ہے اور صدقہ و حج کیا چیز- ایک شب آئے گی کہ قرآن سینوں سے اٹھالیا جائے گا اور زمین پر اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہے گی- متفرق طور پر کچھ بوڑھے مرد اور کچھ بوڑھی عورتیں رہ جائیں گی جو یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سنا تھا اس لئے ہم بھی یہ کلمہ پڑھ لیتے ہیں- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد صلہ نے پوچھا: جب انہیں روزہ، صدقہ اور حج کا بھی علم نہ ہوگا تو بھلا صرف یہ کلمہ انہیں کیا فائدہ دے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا- انہوں نے تین بار یہی سوال دہرایا، ہر بار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اعراض کرتے رہے- پھر ان کے تیسری مرتبہ (اصرار) کے بعد فرمایا: صلہ! یہ کلمہ ہی ان کو دوزخ سے نجات دلائے گا- (مستدرک حاکم)

٩- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَفَعَتْهُ یَوْمًا مِنْ دَهْرِهٖ یُصِیْبُهٗ قَبْلَ ذٰلِکَ مَا اَصَابَهٗ. رواه البزار و الطبرانی و رواته رواة الصحیح، الترغیب ٢/٤١٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اس کو یہ کلمہ ایک نہ ایک دن ضرور فائدہ دے گا (نجات دلائے گا) اگرچہ اس کو کچھ نہ کچھ سزا پہلے بھگتنا پڑے- (بزار، طبرانی، ترغیب)

١٠- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِوَصِیَّةِ نُوْحٍ ابْنَهٗ؟ قَالُوْا: بَلٰی، قَالَ: اَوْصٰی نُوْحٌ ابْنَهٗ فَقَالَ لِابْنِهٖ: یَابُنَیَّ اِنِّیْ اُوْصِیْکَ بِاثْنَتَیْنِ وَ اَنْهَاکَ عَنِ اثْنَتَیْنِ. اُوْصِیْکَ بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِیْ کِفَّةِ الْمِیْزَانِ وَوُضِعَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ فِیْ کِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ، وَلَوْ کَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهُنَّ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَی اللّٰهِ، وَ بِقَوْلِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ، فَاِنَّهَا عِبَادَةُ الْخَلْقِ، وَ بِهَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُهُمْ، وَ اَنْهَاکَ عَنِ اثْنَتَیْنِ، الشِّرْکِ وَ الْکِبْرِ، فَاِنَّهُمَا یَحْجُبَانِ عَنِ اللّٰهِ. (الحدیث) رواه البزار و فیه محمد بن اسحاق و هو مدلس و هو ثقة و بقیة رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ١٠/٩٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ وصیت نہ بتاؤں جو (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو کی تھی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا: (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو وصیت میں فرمایا: میرے بیٹے! تم کو دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ ایک تو میں تمہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کہنے کا حکم کرتا ہوں کیونکہ اگر یہ کلمہ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور تمام آسمان و زمین کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے گا اور اگر تمام آسمان و زمین کا ایک گھیرا ہو جائے تو بھی یہ کلمہ اس گھیرے کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ کر رہے گا۔ دوسری چیز جس کا حکم دیتا ہوں وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ کا پڑھنا ہے کیونکہ یہ تمام مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے مخلوقات کو روزی دی جاتی ہے۔ اور میں تم کو دو باتوں سے روکتا ہوں شرک سے اور تکبر سے کیونکہ یہ دونوں برائیاں بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۱۱ - عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَا یَقُوْلُھَا رَجُلٌ یَحْضُرُہُ الْمَوْتُ اِلَّا وَجَدَ رُوْحُہٗ لَھَا رَوْحًا حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ جَسَدِہٖ وَ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ. رواہ ابویعلی و رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۶۷/۳

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے ایسا شخص پڑھے جس کی موت کا وقت قریب ہو تو اس کی روح جسم سے نکلتے وقت اس کلمہ کی بدولت ضرور راحت پائے گی اور وہ کلمہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا (وہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے) (ابویعلی، مجمع الزوائد)

۱۲ - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ) اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ شَعِیْرَۃً ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ بُرَّۃً ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مَا یَزِنُ مِنَ الْخَیْرِ ذَرَّۃً. (وھو جزء من الحدیث) رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالٰی: لما

خلقت بیدی' رقم: ۸٤۱۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ایک جو کے وزن کے برابر بھی بھلائی ہوگی یعنی ایمان ہوگا پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی یعنی ایمان ہوگا پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہوگی۔ (بخاری)

۱۳ - عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَبْقٰی عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ وَ لَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ کَلِمَۃَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِیْزٍ اَوْ ذُلِّ ذَلِیْلٍ اِمَّا یُعِزُّھُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَیَجْعَلُھُمْ مِنْ اَھْلِھَا اَوْ یُذِلُّھُمْ فَیَدِیْنُوْنَ لَھَا. رواہ احمد ٦/٤

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: روئے زمین پر کسی شہر' گاؤں' صحرا کا کوئی گھر یا خیمہ ایسا باقی نہیں رہے گا جہاں اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمہ کو داخل نہ فرما دیں' ماننے والوں کو کلمہ والا بنا کر عزت دیں گے نہ ماننے والوں کو ذلیل فرمائیں گے پھر وہ مسلمانوں کے ماتحت بن کر رہیں گے۔ (مسند احمد)

۱۴ - عَنِ ابْنِ شِمَاسَۃَ الْمَھْرِیِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرو بْنَ الْعَاصِ وَ ھُوَ فِیْ سِیَاقَۃِ الْمَوْتِ یَبْکِیْ طَوِیْلًا حَوَّلَ وَجْھَہٗ اِلَی الْجِدَارِ فَجَعَلَ اِبْنُہٗ یَقُوْلُ یَا اَبَتَاہُ اَمَا بَشَّرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰکَذَا اَمَا بَشَّرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَذَا قَالَ فَاَقْبَلَ بِوَجْھِہٖ اِلَی الْجِدَارِ وَ قَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ کُنْتُ عَلٰی اَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَ مَا اَحَدٌ اَشَدُّ بُغْضًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ وَ لَا اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ قَدِ اسْتَمْکَنْتُ مِنْہُ فَقَتَلْتُہٗ فَلَوْمُتُّ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ لَکُنْتُ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰہُ الْاِسْلَامَ فِیْ قَلْبِیْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبْسُطْ یَمِیْنَکَ فَلِاُبَایِعَکَ فَبَسَطَ یَمِیْنَہٗ قَالَ فَقَبَضْتُ یَدِیْ قَالَ مَا لَکَ یَا عَمْرُو قَالَ

قُلۡتُ اَرَدۡتُ اَنۡ اَشۡتَرِطَ قَالَ تَشۡتَرِطُ بِمَا ذَا قُلۡتُ اَنۡ یُغۡفَرَلِیۡ قَالَ اَمَا عَلِمۡتَ یَا عَمۡرُو اَنَّ الۡاِسۡلَامَ یَهۡدِمُ مَا کَانَ قَبۡلَهٗ وَ اَنَّ الۡهِجۡرَةَ تَهۡدِمُ مَا کَانَ قَبۡلَهَا وَ اَنَّ الۡحَجَّ یَهۡدِمُ مَا کَانَ قَبۡلَهٗ وَ مَا کَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَ لَا اَجَلَّ فِیۡ عَیۡنَیَّ مِنۡهُ وَ مَا کُنۡتُ اُطِیۡقُ اَنۡ اَمۡلَأَ عَیۡنَیَّ مِنۡهُ اِجۡلَالًا لَّهٗ وَ لَوۡ سُئِلۡتُ اَنۡ اَصِفَهٗ مَا اَطَقۡتُ لِاَنِّیۡ لَمۡ اَکُنۡ اَمۡلَأُ عَیۡنَیَّ مِنۡهُ وَ لَوۡ مُتُّ عَلٰی تِلۡکَ الۡحَالِ لَرَجَوۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِنۡ اَهۡلِ الۡجَنَّةِ ثُمَّ وَلِیۡنَا اَشۡیَاءَ مَا اَدۡرِیۡ مَا حَالِیۡ فِیۡهَا فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصۡحَبۡنِیۡ نَائِحَةٌ وَ لَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنۡتُمُوۡنِیۡ فَشُنُّوۡا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِیۡمُوۡا حَوۡلَ قَبۡرِیۡ قَدۡرَمَا تُنۡحَرُ جَزُوۡرٌ وَ یُقۡسَمُ لَحۡمُهَا حَتّٰی اَسۡتَاۡنِسَ بِکُمۡ وَ اَنۡظُرَ مَا ذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیۡ. (رواہ مسلم' باب کون الاسلام یهدم ما قبله.....' رقم:۳۲۱)

حضرت ابن شماسہ مہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے آخری وقت میں موجود تھے- وہ زاروقطار رو رہے تھے اور دیوار کی طرف اپنا رخ کئے ہوئے تھے- ان کے صاحبزادے ان کو تسلی دینے کے لئے کہنے لگے ابا جان! کیا نبی کریم ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ یعنی آپ کو تو نبی کریم ﷺ نے بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں- یہ سن کر انہوں نے (دیوار کی طرف سے) اپنا رخ بدلا اور فرمایا: سب سے افضل چیز جو ہم نے (آخرت کے لئے) تیار کی ہے وہ اس بات کی شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں- میری زندگی کے تین دور گذرے ہیں- ایک دور تو وہ تھا جب کہ رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنے والا مجھ سے زیادہ کوئی اور شخص نہ تھا اور جب کہ میری سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح آپ پر میرا قابو چل جائے تو میں آپ کو مار ڈالوں- یہ تو میری زندگی کا سب سے بدتر دور تھا' اگر (خدانخواستہ) میں اس حال پر مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا- اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کا حق ہونا ڈال دیا تو میں آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا اپنا ہاتھ مبارک بڑھایئے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں- آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھا دیا' میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا- آپ نے فرمایا عمرو یہ کیا؟ میں نے عرض کیا میں کچھ شرط لگانا چاہتا

ہوں- فرمایا: کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا یہ کہ میرے سب گناہ معاف ہو جائیں- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمرو! کیا تمہیں خبر نہیں کہ اسلام تو کفر کی زندگی کے گناہوں کا تمام قصہ ہی پاک کر دیتا ہے اور ہجرت بھی پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتی ہے اور حج بھی پچھلے سب گناہ ختم کر دیتا ہے- یہ دور وہ تھا جب کہ آپ سے زیادہ پیارا' آپ سے زیادہ بزرگ و برتر میری نظر میں کوئی اور نہ تھا- آپ کی عظمت کی وجہ سے میری یہ تاب نہ تھی کہ کبھی آپ کو نظر بھر کر دیکھ سکتا' اگر مجھ سے آپ کی صورت مبارک پوچھی جائے تو میں کچھ نہیں بتا سکتا کیونکہ میں نے کبھی پوری طرح آپ کو دیکھا ہی نہیں- کاش اگر میں اس حال پر مر جاتا تو امید ہے کہ جنتی ہوتا- پھر ہم کچھ چیزوں کے متولی اور ذمہ دار بنے اور نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا حال ان چیزوں میں کیا رہا (یہ میری زندگی کا تیسرا دور تھا) اچھا دیکھو جب میری وفات ہو جائے تو میرے (جنازے کے) ساتھ کوئی واویلا اور شور وشغب کرنے والی عورت نہ جانے پائے نہ (زمانہ جاہلیت کی طرح) آگ میرے جنازے کے ساتھ ہو- جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر اچھی طرح مٹی ڈالنا اور جب (فارغ ہو جاؤ تو) میری قبر کے پاس اتنی دیر (ضرور) ٹھہر ہی جانا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہاری وجہ سے میرا دل لگا رہے اور مجھے معلوم ہو جائے کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کے جوابات کیا دیتا ہوں- (مسلم)

۱۵- عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: یَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اِذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اِنَّهُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ. رواه مسلم' باب غلظ تحریم الغلول.... ' رقم: ۳۰۹

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خطاب کے بیٹے! جاؤ' لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے- (مسلم)

۱۶- عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: وَیْحَکَ یَا اَبَا سُفْیَانَ قَدْ جِئْتُکُمْ بِالدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ فَاَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا. (وهو بعض الحدیث) رواه الطبرانی وفیه حرب بن الحسن الطحان و هو ضعیف و قد وثق' مجمع الزوائد ٦/ ۲۵۰

حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ابوسفیان سے) ارشاد فرمایا: ابوسفیان! تمہاری حالت پر افسوس ہے- میں تو تمہارے پاس دنیا و آخرت (کی بھلائی) لے کر آیا ہوں- تم اسلام قبول کرلو' سلامتی میں آ جاؤ گے- (طبرانی' مجمع الزوائد)

۱۷- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ شُفِّعْتُ' فَقُلْتُ: یَا رَبِّ! اَدْخِلِ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ خَرْدَلَۃٌ فَیَدْخُلُوْنَ' ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ اَدْنٰی شَیْءٍ. رواہ البخاری' باب کلام الرب تعالیٰ یوم القیامۃ.... 'رقم:۷۵۰۹

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب قیامت کا دن ہو گا تو مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی- میں عرض کروں گا: اے میرے رب! جنت میں ہر اس شخص کو داخل فرما دیجئے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی (ایمان) ہو چنانچہ (اللہ تعالیٰ میری اس شفاعت کو قبول فرمالیں گے اور) وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے- پھر میں عرض کروں گا جنت میں ہر اس شخص کو داخل فرما دیجئے جس کے دل میں ذرا سا بھی (ایمان) ہو- (بخاری)

۱۸- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَدْخُلُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَ اَھْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی: اَخْرِجُوْا مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَیُخْرَجُوْنَ مِنْھَا قَدِ اسْوَدُّوْا' فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیَاۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ جَانِبِ السَّیْلِ' اَلَمْ تَرَ اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَۃً؟ رواہ البخاری' باب تفاضل اھل الایمان فی الاعمال' رقم:۲۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو چکے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی دوزخ سے نکال لو چنانچہ ان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا- ان کی حالت یہ ہو گی کہ جل کر سیاہ فام ہو گئے ہوں گے- اس کے بعد ان کو نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ

اس طرح (فوری طور پر ترو تازہ ہوکر) نکل آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے میں (پانی اور کھاد ملنے کی وجہ سے فوری) اگ آتا ہے۔ کبھی تم نے غور کیا ہے کہ وہ کیسا زرد بل کھایا ہوا نکلتا ہے؟ (بخاری)

۱۹ – عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سَالَہُ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ: اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَ سَاءَ تْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ۔ (الحدیث) رواہ الحاکم و صححہ، و وافقہ الذہبی ۱/۱۳، ۱۴

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کو اپنے اچھے عمل سے خوشی ہو اور اپنے برے کام پر رنج ہو تو تم مؤمن ہو۔ (مستدرک حاکم)

۲۰ – عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا۔ رواہ مسلم، باب الدلیل علی ان من رضی باللہ ربا.....، رقم: ۱۵۱

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایمان کا مزہ اس نے چکھا (اور ایمان کی لذت اسے ملی) جو اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول ماننے پر راضی ہو جائے۔ (مسلم)

ف: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اسلام کے مطابق عمل اور حضرت محمد ﷺ کی اطاعت، اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ اور اسلام کی محبت کے ساتھ ہو جس کو یہ بات نصیب ہوگئی یقیناً ایمانی لذت میں بھی اس کا حصہ ہو گیا۔

۲۱ – عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ: اَنْ یَکُوْنَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا، وَ اَنْ یُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہُ اِلَّا لِلّٰہِ، وَ اَنْ یَکْرَہَ اَنْ یَعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُقْذَفَ فِی النَّارِ۔ رواہ البخاری، باب حلاوۃ الایمان، رقم: ۱۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں گی۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ

کہ جس شخص سے بھی محبت ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو۔ تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔ (بخاری)

۲۲- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ، وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَ اَعْطٰی لِلّٰهِ، وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ. رواہ ابوداؤد، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان و نقصانہ، رقم: ٤٦٨١

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے محبت کی اور اسی کے لئے دشمنی کی اور (جس کو دیا) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دیا اور (جس کو نہیں دیا) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے نہیں دیا تو اس نے ایمان کی تکمیل کر لی۔ (ابوداؤد)

۲۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِیْ ذَرٍّ: یَا اَبَا ذَرٍّ! اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ؟ قَالَ: اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: اَلْمُوَالَاةُ فِی اللّٰهِ وَ الْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَ الْبُغْضُ فِی اللّٰهِ. رواہ البیهقی فی شعب الایمان ۸/۷۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: بتلاؤ ایمان کی کون سی کڑی زیادہ مضبوط ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے (لہٰذا آپ ﷺ ہی ارشاد فرمائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی کے لئے باہمی تعلق و تعاون ہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے بغض و عداوت ہو۔ (بیہقی)

ف: مطلب یہ ہے کہ ایمانی شعبوں میں سب سے زیادہ جاندار اور پائیدار شعبہ یہ ہے کہ بندے کا دنیا میں جس کے ساتھ جو برتاؤ ہو، خواہ تعلق کا ہو یا ترکِ تعلق کا، محبت ہو یا عداوت، وہ اپنے نفس کے تقاضہ سے نہ ہو، بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور انہی کے حکم کے ماتحت ہو۔

۲۴- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: طُوْبٰی لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَ رَآنِیْ مَرَّةً وَ طُوْبٰی لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَ لَمْ یَرَنِیْ سَبْعَ مِرَارٍ. رواہ

احمد ۱۵۵/۳

• حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کو تو ایک بار مبارک باد اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اور پھر مجھ پر ایمان لایا اس کو بار بار مبارک باد۔ (مسند احمد)

۲۵- عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: ذَكَرُوْا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ اِيْمَانَهُمْ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ اَمْرَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانَ بَيِّنًا لِمَنْ رَآهُ وَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَا آمَنَ مُؤْمِنٌ اَفْضَلَ مِنْ اِيْمَانٍ بِغَيْبٍ ثُمَّ قَرَاَ: الٓمٓ☆ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ. رواه الحاكم و قال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ۲/۲۶۰

حضرت عبدالرحمان بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور ان کے ایمان کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی صداقت ہر اس شخص کے سامنے جس نے آپ کو دیکھا تھا بالکل صاف اور واضح تھی۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ سب سے افضل ایمان اس شخص کا ہے جس کا ایمان بن دیکھے ہو۔ پھر اس کے ثبوت میں انہوں نے "الٓمٓ☆ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ سے يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ" تک پڑھا۔ ترجمہ: الٓمٓ یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

۲۶- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَدِدْتُ اَنِّيْ لَقِيْتُ اِخْوَانِيْ قَالَ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: اَوَ لَيْسَ نَحْنُ اِخْوَانَكَ؟ قَالَ: اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَ لٰكِنْ اِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِيْ وَ لَمْ يَرَوْنِيْ. رواه احمد ۱۵۵/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمنا ہے کہ میں اپنے بھائیوں سے ملتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تو میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔ (مسند احمد)

۲۷- عَنْ اَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَلَعَ رَاكِبَانِ، فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ: كِنْدِيَّانِ مُذْحِجِيَّانِ حَتّٰى اَتَيَاهُ، فَاِذَا رِجَالٌ مِنْ مَذْحِجٍ، قَالَ فَدَنَا اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا لِيُبَايِعَهُ، قَالَ فَلَمَّا اَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ مَنْ رَآكَ فَآمَنَ بِكَ وَ صَدَّقَكَ وَ اتَّبَعَكَ مَاذَا لَهُ؟ قَالَ: طُوْبٰى لَهُ، قَالَ فَمَسَحَ عَلٰى يَدِهِ فَانْصَرَفَ، ثُمَّ اَقْبَلَ الْاٰخَرُ حَتّٰى اَخَذَ بِيَدِهِ لِيُبَايِعَهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ مَنْ آمَنَ بِكَ وَ صَدَّقَكَ وَ اتَّبَعَكَ وَ لَمْ يَرَكَ قَالَ. طُوْبٰى لَهُ ثُمَّ طُوْبٰى لَهُ ثُمَّ طُوْبٰى لَهُ، قَالَ فَمَسَحَ عَلٰى يَدِهِ فَانْصَرَفَ. رواه احمد ٤/١٥٢

حضرت ابوعبدالرحمان جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ دو سوار (سامنے سے آتے) نظر آئے- جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں قبیلہ کندہ اور قبیلہ مذحج کے لوگ معلوم ہوتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو ان کے ساتھ ان کے قبیلہ کے اور آدمی بھی تھے- راوی کہتے ہیں کہ ان دو شخصوں میں سے ایک شخص بیعت کے لئے آپ ﷺ کے قریب آئے- جب انہوں نے آپ کا دستِ مبارک ہاتھ میں لیا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! جس نے آپ کی زیارت کی آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی اور آپ کا اتباع بھی کیا فرمایئے اس کو کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک ہو- یہ سن کر (برکت لینے کے لئے) انہوں نے آپ کے دست مبارک اپنے ہاتھ میں لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جو آپ کو دیکھے بغیر ایمان لائے، آپ کی تصدیق کرے اور آپ کا اتباع کرے فرمایئے اس کو کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو- انہوں نے بھی آپ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بیعت کر کے چلے گئے- (مسند احمد)

۲۸- عَنْ اَبِی مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَ آمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَ الْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ حَقَّ مَوَالِيْهِ، وَ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَ عَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ

اَجْرَانِ. رواہ البخاری، باب تعلیم الرجل امته و اهله، رقم:۹۷

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کے لئے دوہرا ثواب ہے۔ ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو (یہودی ہو یا عیسائی) اپنے نبی پر ایمان لائے پھر محمد ﷺ پر بھی ایمان لائے۔ دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے آقاؤں کے حقوق بھی ادا کرے۔ تیسرا وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو اور اس نے اس کی خوب اچھی تربیت کی ہو اور اسے خوب اچھی تعلیم دی ہو پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لی ہو تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (بخاری)

ف: حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کے نامہ اعمال میں ہر عمل کا ثواب دوسروں کے عمل کے مقابلہ میں دوہرا لکھا جائے گا۔ مثلاً اگر کوئی دوسرا شخص نماز پڑھے تو اسے دس گنا ثواب ملے گا اور یہی عمل ان تینوں میں سے کوئی کرے تو اسے بیس گنا ثواب ملے گا۔ (مظاہر حق)

۲۹- عَنْ اَوْسَطَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: خَطَبَنَا اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامِيْ هٰذَا عَامَ الْاَوَّلِ، وَ بَكٰى اَبُوْبَكْرٍ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: سَلُوا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ اَوْ قَالَ الْعَافِيَةَ فَلَمْ يُؤْتَ اَحَدٌ قَطُّ بَعْدَ الْيَقِيْنِ اَفْضَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ اَوِ الْمُعَافَاةِ. رواہ احمد ۱/۳

حضرت اوسط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک سال پہلے رسول اللہ ﷺ میرے کھڑے ہونے کی اسی جگہ (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے تھے۔ یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سے (اپنے لئے) عافیت مانگا کرو کیونکہ ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔ (مسند احمد)

۳۰- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالْيَقِيْنِ وَ الزُّهْدِ وَ اَوَّلُ فَسَادِهَا بِالْبُخْلِ وَ الْاَمَلِ.

رواه البيهقي ٧/٤٢٧

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا: اس امت کی اصلاح کی ابتداء یقین اور دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے ہوئی ہے اور اس کی بربادی کی ابتداء بخل اور لمبی امیدوں کی وجہ سے ہوگی- (بیہقی)

۳۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَ تَرُوْحُ بِطَانًا. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن صحیح' باب فی التوکل علی الله' رقم: ٢٣٤٤

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرنے لگو جیسا کہ توکل کا حق ہے تو تمہیں اس طرح روزی دی جائے جس طرح پرندوں کو روزی دی جاتی ہے- وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام بھرے پیٹ واپس آتے ہیں- (ترمذی)

۳۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِیْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ تَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ وَ نِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْنَا وَ اِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ سَيْفِیْ وَ اَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَ هُوَ فِیْ يَدِهٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّیْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَ لَمْ يُعَاقِبْهُ وَ جَلَسَ. رواه البخاری' باب من علق سیفه بالشجر.... ' رقم: ٢٩١٠

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس غزوہ میں شریک تھے جو نجد کی طرف ہوا تھا- جب رسول اللہ ﷺ غزوہ سے واپس ہوئے تو یہ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے (واپسی میں یہ واقعہ پیش آیا کہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوپہر کے وقت ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کیکر کے درخت زیادہ تھے- رسول اللہ ﷺ وہاں آرام کرنے کے لئے ٹھہر گئے- صحابہ درختوں کے سائے کی تلاش میں ادھر ادھر پھیل گئے- رسول اللہ ﷺ نے بھی کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرمانے کے لئے قیام کیا اور درخت پر اپنی تلوار لٹکا دی اور ہم بھی تھوڑی دیر کے لئے (درختوں کے سائے میں) سو گئے- اچانک ہم نے سنا کہ

رسول اللہ ﷺ ہمیں آواز دے رہے ہیں (جب ہم وہاں پہنچے تو) آپ کے پاس ایک دیہاتی کافر موجود تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا اس نے میری تلوار مجھ پر سونت لی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ میری ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس نے مجھ سے کہا: تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ کہا: اللہ۔ آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو کوئی سزا نہیں دی اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ (بخاری)

۳۳- عَنْ صَالِحِ بْنِ مِسْمَارٍ وَ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِلْحَارِثِ بْنِ مَالِکٍ: مَا اَنْتَ یَا حَارِثَ بْنَ مَالِکٍ! قَالَ: مُؤْمِنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا. قَالَ: فَاِنَّ لِکُلِّ حَقٍّ حَقِیْقَةً، فَمَا حَقِیْقَةُ ذٰلِکَ؟ قَالَ: عَزَفْتُ نَفْسِیْ مِنَ الدُّنْیَا، وَ اَسْهَرْتُ لَیْلِیْ، وَ اَظْمَاْتُ نَهَارِیْ، وَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّیْ حِیْنَ یُجَاءُ بِهٖ، وَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْهَا، وَ کَاَنِّیْ اَسْمَعُ عُوَاءَ اَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مُؤْمِنٌ نُوِّرَ قَلْبُهٗ. رواه عبدالرزاق فی مصنفه، باب الایمان و الاسلام ۱۱/۱۲۹

حضرت صالح بن مسمار اور حضرت جعفر بن برقان رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حارث! تم کس حال میں ہو؟ انہوں نے عرض کیا: (اللہ کے فضل سے) میں ایمان کی حالت میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: (سوچ کر کہو) ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ یعنی تم نے کس بات کی وجہ سے یہ طے کر لیا کہ میں سچا مؤمن ہوں۔ عرض کیا: (میری بات کی حقیقت یہ ہے کہ) میں نے اپنا دل دنیا سے ہٹا لیا ہے، رات کو جاگتا ہوں، دن کو پیاسا رہتا ہوں یعنی روزہ رکھتا ہوں اور جس وقت میرے رب کا عرش لایا جائے گا اس منظر کو گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ جنت والوں کی آپس کی ملاقاتوں کا منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے اور گویا کہ (میں اپنے کانوں سے) دوزخیوں کی چیخ و پکار کو سن رہا ہوں یعنی جنت اور دوزخ کا تصور ہر وقت رہتا ہے۔ آپ ﷺ نے (ان کی اس گفتگو کو سن کر) ارشاد فرمایا: (حارث) ایسے مؤمن ہیں جن کا دل ایمان کے نور سے روشن ہو چکا ہے۔ (مصنف عبدالرزق)

۳۴- عَنْ مَاعِزٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟

قَالَ: اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ، ثُمَّ الْجِھَادُ، ثُمَّ حَجَّۃٌ بَرَّۃٌ تَفْضُلُ سَائِرَ الْعَمَلِ کَمَا بَیْنَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ اِلٰی مَغْرِبِھَا. رواہ احمد ۴/۳۴۲

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اعمال میں کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اعمال میں سب سے افضل عمل) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا جو اکیلے ہیں، پھر جہاد کرنا، پھر مقبول حج۔ ان اعمال اور باقی اعمال میں فضیلت کا اتنا فرق ہے جتنا کہ مشرق ومغرب کے درمیان فاصلے کا فرق ہے۔ (مسند احمد)

۳۵- عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: ذَکَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَوْمًا عِنْدَہُ الدُّنْیَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ، اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ یَعْنِی: التَّقَحُّلَ. رواہ ابوداؤد، باب النہی عن کثیر من الارفاہ، رقم: ۴۱۶۱

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ایک دن آپ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو، دھیان دو۔ یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد)

ف: اس سے مراد تکلّفات اور زیب وزینت کی چیزوں کا چھوڑنا ہے۔

۳۶- عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: فَاَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلْھِجْرَۃُ، قَالَ: فَمَا الْھِجْرَۃُ؟ قَالَ: تَھْجُرُ السُّوْءَ. (وھو بعض الحدیث) رواہ احمد ۴/۱۱۴

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایمان جس کے ساتھ ہجرت ہو۔ انہوں نے دریافت کیا: ہجرت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہجرت یہ ہے کہ تم برائی کو چھوڑ دو۔ (مسند احمد)

۳۷- عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قُلْ لِیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْہُ اَحَدًا بَعْدَکَ، وَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَۃَ: غَیْرَکَ، قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ. رواہ مسلم، باب جامع اوصاف

الاسلام، رقم:۱۵۹

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو اسلام کی کوئی ایسی (جامع) بات بتا دیجئے کہ آپ کے بتانے کے بعد پھر اس سلسلے میں مجھے کسی دوسرے سے پوچھنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس بات پر قائم رہو۔ (مسلم)

ف: یعنی اول تو دل سے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لاؤ پھر اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرو اور یہ ایمان وعمل وقتی نہ ہو بلکہ پختگی کے ساتھ اس پر قائم رہو۔ (مظاہر حق)

۳۸- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَخْلَقُ فِيْ جَوْفِ اَحَدِكُمْ كَمَا يَخْلَقُ الثَّوْبُ الْخَلِقُ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ اَنْ يُّجَدِّدَ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ. رواه الحاكم وقال هذا حديث لم يخرج في الصحيحين و رواته مصريون ثقات، وقد احتج مسلم في الصحيح، ووافقه الذهبي ١/٤

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان تمہارے دلوں میں اسی طرح پرانا (اور کمزور) ہو جاتا ہے جس طرح کپڑا پرانا ہو جاتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ رکھیں۔ (مستدرک حاکم)

۳۹- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ. رواه البخاري، باب الخطا و النسيان في العتاقة....، رقم: ٢٥٢٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے (ان) وسوسوں کو معاف فرما دیا ہے (جو ایمان اور یقین کے خلاف یا گناہ کے بارے میں ان کے دل میں بغیر اختیار کے آئیں) جب تک کہ وہ ان وسوسوں کے مطابق عمل نہ کرلیں یا ان کو زبان پر نہ لائیں۔ (بخاری)

۴۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلُوْهُ: اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ، قَالَ: اَوَ قَدْ وَ

جَدْتُمُوْهُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ. رواه مسلم، باب بيان الوسوسة في الايمان.....، رقم: ٣٤٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چند صحابہ رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارے دلوں میں بعض ایسے خیالات آتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانا ہم بہت برا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا واقعی تم ان خیالات کو زبان پر لانا برا سمجھتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی تو ایمان ہے۔ (مسلم)

ف: یعنی جب یہ وساوس و خیالات تمہیں اتنے پریشان کرتے ہیں کہ ان پر یقین رکھنا تو دور کی بات ان کو زبان پر لانا بھی تمہیں گوارا نہیں تو یہی تو کمالِ ایمان کی نشانی ہے۔ (نووی)

۴۱- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْثِرُوْا مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يُحَالَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهَا. رواه ابويعلى باسناد جيد قوى، الترغيب ٢/٤١٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: لا الٰہ الا اللہ کی گواہی کثرت سے دیتے رہا کرو اس سے پہلے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو (موت یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے) نہ کہہ سکو۔ (ابویعلی، ترغیب)

۴۲- عَنْ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه مسلم، باب الدليل على ان من مات...، رقم: ١٣٦

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ یقین کے ساتھ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

۴۳- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ حَقٌّ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه ابويعلى فى مسنده ١/١٥٩

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اس بات کا یقین کرتا ہو کہ اللہ

تعالیٰ (کا وجود) حق ہے وہ جنت میں جائے گا۔ (ابو یعلی)

۴۴- عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَنْ اَقَرَّلِیْ بِالتَّوْحِیْدِ دَخَلَ حِصْنِیْ وَ مَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ. رواہ الشیرازی وھو حدیث صحیح' الجامع الصغیر ۲/۲۴۳

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: میں ہی اللہ ہوں' میرے سوا کوئی معبود نہیں' جس نے میری توحید کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوا۔ (شیرازی' جامع صغیر)

۴۵- عَنْ مَکْحُوْلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ یُحَدِّثُ قَالَ: جَاءَ شَیْخٌ کَبِیْرٌ هَرِمٌ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰی عَیْنَیْهِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ غَدَرَ وَ فَجَرَ وَ لَمْ یَدَعْ حَاجَةً وَ لَا دَاجَةً اِلَّا اقْتَطَفَهَا بِیَمِیْنِهٖ' لَوْ قُسِمَتْ خَطِیْئَتُهٗ بَیْنَ اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَوْبَقَتْهُمْ، فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَاَسْلَمْتَ؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ' فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: فَاِنَّ اللّٰهَ غَافِرٌ لَکَ مَا کُنْتَ کَذٰلِکَ وَ مُبَدِّلٌ سَیِّئَاتِکَ حَسَنَاتٍ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ غَدَرَاتِیْ وَ فَجَرَاتِیْ؟ فَقَالَ: وَ غَدَرَاتِکَ وَ فَجَرَاتِکَ' فَوَلَّی الرَّجُلُ یُکَبِّرُ وَ یُهَلِّلُ. التفسیر لابن کثیر ۳/۳٤۰

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بہت بوڑھا شخص جس کی دونوں بھنویں اس کی آنکھوں پر آپڑی تھیں اس نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک ایسا آدمی جس نے بہت بدعہدی' بدکاری کی اور اپنی جائز ناجائز ہر خواہش پوری کی اور اس کے گناہ اتنے زیادہ ہیں کہ اگر تمام زمین والوں میں تقسیم کر دیئے جائیں تو وہ سب کو ہلاک کر دیں تو کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! میں کلمہ شہادت "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ" کا اقرار کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک تم اس کلمہ کے اقرار پر رہو گے اللہ تعالیٰ تمہاری تمام بدعہدیاں اور بدکاریاں معاف فرماتے رہیں گے اور تمہاری

برائیوں کو نیکیوں سے بدلتے رہیں گے- اس بوڑھے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری تمام بدعہدیاں اور بدکاریاں معاف؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں تمہاری تمام بدعہدیاں اور بدکاریاں معاف ہیں- یہ سن کر وہ بڑے میاں اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے پیٹھ پھیر کر (خوشی خوشی) واپس چلے گئے- (تفسیر ابن کثیر)

۴۶- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنْشَرُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلَ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَ اِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَ زْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَ الْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يُثْقَلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فيمن يموت...، رقم: ۲۶۳۹

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کہ سارے مخلوق کے روبرو بلائیں گے اور اس کے سامنے اعمال کے ننانوے دفاتر کھولیں گے- ہر دفتر حدِ نگاہ تک پھیلا ہوا ہوگا- اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعین تھے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے (کہ کوئی گناہ بغیر کئے ہوئے لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ دیا ہو)؟ وہ عرض کرے گا: نہیں (نہ انکار کی گنجائش ہے نہ فرشتوں نے ظلم کیا) پھر ارشاد ہوگا: تیرے پاس ان بداعمالیوں کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: کوئی عذر بھی نہیں- ارشاد ہوگا: اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں- پھر کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ لکھا ہوا ہوگا- اللہ

تعالیٰ فرمائیں گے: جا اس کو تلوا لے- وہ عرض کرے گا: اتنے دفتروں کے مقابلہ میں یہ پرزہ کیا کام دے گا؟ ارشاد ہوگا: تجھ پر ظلم نہیں ہوگا- پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور کاغذ کا وہ پرزہ دوسرے پلڑے میں، تو اس پرزے کے وزن کے مقابلہ میں دفتروں والا پلڑا اڑنے لگے گا (سچی بات یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزن ہی نہیں رکھتی- (ترمذی)

۴۷- عَنْ اَبِیْ عَمْرَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَلْقَی اللّٰہَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِھَا اِلَّا حَجَبَتْہُ عَنِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ' وَ فِیْ رِوَایَۃٍ: لَا یَلْقَی اللّٰہَ بِھِمَا اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْہِ. رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر و الاوسط و رجالہ ثقات' مجمع الزوائد ۱/۱٦٥

حضرت ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ یہ گواہی کہ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں'' کو لے کر اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حال میں ملے کہ وہ اس پر (دل سے) یقین رکھتا ہو تو یہ کلمہ شہادت ضرور اس کے لئے دوزخ کی آگ سے آڑ بن جائے گا- ایک روایت میں ہے جو شخص ان دونوں باتوں (اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت) کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملے گا وہ جنت میں داخل کیا جائے گا خواہ اس کے (اعمال نامہ میں) کتنے ہی گناہ ہوں- (مسند احمد' طبرانی' مجمع الزوائد)

ف: شارحین حدیث دیگر احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس حدیث اور اس جیسی احادیث کا مطلب یہ بتلاتے ہیں کہ جو شہادتیں یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے گا اور اس کے اعمال نامہ میں گناہ ہوئے تو بھی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمادیں گے یا تو اپنے فضل سے معاف فرما کر یا گناہوں کی سزا دے کر- (معارف الحدیث)

۴۸- عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یَشْھَدُ اَحَدٌ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَیَدْخُلَ النَّارَ' اَوْ تَطْعَمَہٗ. (و ھو بعض

الحدیث) رواہ مسلم، باب الدلیل علی ان من مات.....، رقم: ۱٤۹

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر وہ جہنم میں داخل ہو یا دوزخ کی آگ اس کو کھائے۔ (مسلم)

۴۹- عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذَلَّ بِهَا لِسَانُهُ وَ اطْمَاَنَّ بِهَا قَلْبُهُ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ. رواه البیهقی فی شعب الایمان ۱/ ٤۱

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کی زبان اس کلمہ (طیبہ کو کثرت) سے (کہنے کی وجہ سے) مانوس ہوگئی ہو اور دل کو اس کلمہ (کے کہنے) سے اطمینان ملتا ہو ایسے شخص کو جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔ (بیہقی)

۵۰- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَ هِیَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَرْجِعُ ذٰلِکَ اِلٰی قَلْبٍ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا. رواه احمد ۵/ ۲۲۹

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی بھی اس حال میں موت آئے کہ وہ پکے دل سے گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت فرمادیں گے۔ (مسند احمد)

۵۱- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ مُعَاذٌ رَدِیْفُهُ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ: یَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ؟ قَالَ: لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَیْکَ، قَالَ: یَا مُعَاذُ! قَالَ: لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَیْکَ ثَلَاثًا قَالَ: مَا مِنْ اَحَدٍ یَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ. قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ: اِذًا

يَتَّكِلُوْا، وَ اَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَاَثُّمًا. رواه البخاري، باب من خص بالعلم قوما....، رقم: ۱۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے جب کہ وہ آپ کے ساتھ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے فرمایا: معاذ بن جبل! انہوں نے عرض کیا: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْکَ (اللہ کے رسول میں حاضر ہوں) رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: معاذ! انہوں نے عرض کیا: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْکَ (اللہ کے رسول میں حاضر ہوں) تین بار ایسا ہوا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل سے شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر ایسے شخص کو حرام کر دیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (یہ خوش خبری سن کر) عرض کیا: کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (عمل کرنا چھوڑ دیں گے) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس خوف سے کہ (حدیث چھپانے کا) گناہ نہ ہو اپنے آخری وقت میں یہ حدیث لوگوں سے بیان کر دی۔ (بخاری)

ف: جن احادیث میں صرف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے اقرار پر دوزخ کی آگ کا حرام ہونا مذکور ہے شارحین نے ان جیسی احادیث کے دو مطلب بیان کیے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دوزخ کے ابدی عذاب سے نجات مراد ہے یعنی کفار و مشرکین کی طرح ہمیشہ ان کو دوزخ میں نہیں رکھا جائے گا گو برے اعمال کی سزا کے لئے کچھ وقت دوزخ میں ڈالا جائے۔ دوسرا مطلب یہ کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت پورے اسلام کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے جس نے سچے دل سے اور سوچ سمجھ کر یہ شہادت دی اس کی زندگی مکمل طور پر دین اسلام کے مطابق ہو گی۔ (مظاہر حق)

۵۲- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ. (وهو بعض الحديث) رواه البخاري، باب صفة الجنة و النار، رقم: ۶۵۷۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنے دل کے خلوص کے ساتھ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔ (بخاری)

۵۳- عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُ عَبْدٌ يَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ ثُمَّ يُسَدِّدُ اِلَّا سَلَكَ فِي الْجَنَّةِ. (الحديث) رواه احمد ٤/١٦

حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے یہاں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ سچے دل سے شہادت دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں یعنی حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر اپنے اعمال کو درست رکھتا ہو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد)

۵۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهٖ فَيَمُوْتُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ. رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ١/٧٢

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ بھی دل سے حق سمجھ کر کہے اور اسی حالت پر اس کی موت آئے تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور جہنم کی آگ حرام فرما دیں گے، وہ کلمہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ (مستدرک حاکم)

۵۵- عَنْ عِيَاضٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ: اِنَّ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةٌ عَلَى اللّٰهِ كَرِيْمَةٌ، لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ مَكَانٌ، وَ هِيَ كَلِمَةٌ مَنْ قَالَهَا صَادِقًا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ وَ مَنْ قَالَهَا كَاذِبًا حَقَنَتْ دَمَهُ وَ اَحْرَزَتْ مَالَهُ وَ لَقِيَ اللّٰهَ غَدًا فَحَاسَبَهُ. رواه البزار و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ١/١٧٤

حضرت عیاض انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلمہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی عزت والا قیمتی کلمہ ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا رتبہ و مقام حاصل ہے۔ جو شخص اسے سچے دل سے کہے گا اللہ

تعالیٰ اس کلمہ کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور جو اسے جھوٹے دل سے کہے گا تو یہ کلمہ (دنیا میں تو) اس کی جان و مال کی حفاظت کا ذریعہ بن جائے گا لیکن کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے باز پرس فرمائیں گے۔ (بزار' مجمع الزوائد)

ف: جھوٹے دل سے کلمہ کہنے پر جان و مال کی حفاظت ہو گی کیونکہ یہ شخص ظاہری طور پر مسلمان ہے لہٰذا مقابلہ کرنے والے کافر کی طرح نہ اسے قتل کیا جائے گا اور نہ ہی اس کا مال لیا جائے گا۔

۵۶- عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ شَہِدَ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ یُصَدِّقُ قَلْبُہٗ لِسَانَہٗ دَخَلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَ. رواہ ابویعلی ۶۸/۱

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کی گواہی اس طرح دی کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسند ابو یعلی)

۵۷- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَبْشِرُوْا وَ بَشِّرُوْا مَنْ وَرَاءَ کُـمْ اَنَّـہٗ مَنْ شَہِدَ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ صَادِقًا بِہَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ. رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر و رجالہ ثقات' مجمع الزوائد ۱۵۹/۱

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری لو اور دوسروں کو بھی خوشخبری دے دو کہ جو شخص سچے دل سے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (مسند احمد' طبرانی' مجمع الزوائد)

۵۸- عَـنْ اَبِـی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ شَہِدَ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَ اَنَّ مُـحَـمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ. مجمع البحرین فی زوائد المعجمین ۵۶/۱ قال المحقق: صحیح لجمیع طرقہ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (مجمع البحرین)

۵۹- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَرَاَیْتُ

فِیْ عَارِضَتَیِ الْجَنَّةِ مَکْتُوْبًا ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ بِالذَّهَبِ، السَّطْرُ الْاَوَّلُ: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَ السَّطْرُ الثَّانِیْ: مَا قَدَّمْنَا وَ جَدْنَا وَ مَا اَکَلْنَا رَبِحْنَا وَ مَا خَلَّفْنَا خَسِرْنَا، وَ السَّطْرُ الثَّالِثُ: اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَ رَبٌّ غَفُوْرٌ. رواہ الرافعی و ابن النجار و هو حدیث صحیح، الجامع الصغیر ۶۴۵/۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت کے دونوں طرف تین سطریں سونے کے پانی سے لکھی ہوئی دیکھیں- پہلی سطر "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ" دوسری سطر "جو ہم نے آگے بھیج دیا یعنی صدقہ وغیرہ کر دیا اس کا ثواب ہمیں مل گیا اور جو دنیا میں ہم نے کھا پی لیا اس کا ہم نے نفع اٹھا لیا اور جو کچھ ہم چھوڑ آئے اس میں ہمیں نقصان ہوا" تیسری سطر "امت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے-" (رافعی، ابن نجار، جامع صغیر)

۷۰- عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَنْ یُّوَافِیَ عَبْدٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ یَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ النَّارَ. رواہ البخاری، باب العمل الذی یبتغی به وجه الله تعالٰی، رقم: ۶۴۲۳

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قیامت کے دن لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کو اس طرح سے کہتا ہوا آئے کہ اس کلمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہی کی رضا مندی چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو ضرور حرام فرما دیں گے- (بخاری)

۷۱- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْیَا عَلَی الْاِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ اِقَامِ الصَّلَاةِ وَ اِیْتَاءِ الزَّکَاةِ، فَارَقَهَا وَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ. رواہ الحاکم و قال: هذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه و وافقه الذهبی ۳۳۲/۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص دنیا سے اس حال میں رخصت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخلص تھا جو اکیلے ہیں جن کا کوئی شریک نہیں ہے اور (اپنی زندگی میں) نماز قائم کرتا رہا، (اور اگر صاحب مال تھا تو) زکوٰۃ دیتا رہا، تو وہ شخص اس حال میں رخصت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس سے

راضی تھے۔ (مستدرک حاکم)

ف: اللہ تعالیٰ کے لئے مخلص ہونے سے مراد یہ ہے کہ دل سے فرمانبرداری اختیار کی ہو۔

۶۲ — عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِیْمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَ نَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَ خَلِیْقَتَهُ مُسْتَقِیْمَةً وَ جَعَلَ اُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَ عَیْنَهُ نَاظِرَةً. (الحدیث) رواه احمد ۱٤۷/۵

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کرلیا اور اپنے دل کو (کفر و شرک سے) پاک کرلیا، اپنی زبان کو سچا رکھا، اپنے نفس کو مطمئن بنایا (کہ اس کو اللہ کی یاد سے اور اس کی مرضیات پر چلنے سے اطمینان ملتا ہو)، اپنی طبیعت کو درست رکھا (کہ وہ برائی کی طرف نہ چلتی ہو)، اپنے کان کو حق سننے والا بنایا اور اپنی آنکھ کو (ایمان کی نگاہ سے) دیکھنے والا بنایا یقیناً یہ شخص کامیاب ہوگیا۔ (مسند احمد)

۶۳ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ لَا یُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَ مَنْ لَقِیَهُ یُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ. رواه مسلم، باب الدلیل علی من مات لا یشرك بالله..... رقم: ۲۷۰

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

۶۴ — عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ النَّارَ. عمل الیوم و اللیلة للنسائی، رقم: ۱۱۲۹

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی موت اس حال میں آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی۔ (عمل الیوم واللیلۃ)

۶۵ – عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ وَ هُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ مَغْفِرَتُهُ. رواه الطبرانی فی الکبیر و اسناده لا باس به، مجمع الزوائد ۱/۱٦٤

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً اس کے لئے مغفرت ضروری ہوگئی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۶۶ – عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: يَا مُعَاذُ! هَلْ سَمِعْتَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ حِسًّا؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: اِنَّهُ اَتَانِیْ آتٍ مِنْ رَبِّیْ، فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا اَخْرُجُ اِلَى النَّاسِ فَاُبَشِّرُهُمْ، قَالَ: دَعْهُمْ فَلْيَسْتَبِقُوا الصِّرَاطَ. رواه الطبرانی فی الکبیر ۲۰/۵۹

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاذ! کیا تم نے رات کوئی آہٹ سنی؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک فرشتہ آیا۔ اس نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کے پاس جا کر یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں اپنے حال پر رہنے دو تا کہ (اعمال کے) راستہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے رہیں۔ (طبرانی)

۶۷ – عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: يَا مُعَاذُ! اَتَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ وَ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالَ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. (الحدیث) رواه مسلم، باب الدلیل علی ان من مات......، رقم: ١٤٤

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: معاذ! تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو بندہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اسے عذاب نہ دے۔ (مسلم)

۲۸- **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَ لَا يَقْتُلُ نَفْسًا لَقِيَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَفِيْفُ الظَّهْرِ.** رواه الطبراني في الكبير و في اسناده ابن لهيعة، مجمع الزوائد ١/١٦٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اور نہ کسی کو قتل کیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں (ان دو گناہوں کا بوجھ نہ ہونے کی وجہ سے) ہلکا پھلکا حاضر ہوگا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۹- **عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَ لَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ اُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ.** رواه الطبراني في الكبير و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ١/١٦٥

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی کے ناحق خون میں ہاتھ نہ رنگے ہوں تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا داخل کر دیا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

غیب کی باتوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ پر اور تمام غیبی امور پر ایمان لانا اور حضرت محمد ﷺ کی ہر خبر کو مشاہدہ کے بغیر محض ان کے اعتماد پر یقینی طور پر مان لینا اور ان کی خبر کے مقابلہ میں فانی لذتوں' انسانی مشاہدوں اور مادی تجربوں کو چھوڑ دینا۔

اللہ تعالیٰ' اس کی صفاتِ عالیہ' اس کے رسول اور تقدیر پر ایمان

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِى الرِّقَابِ' وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا' وَ الصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾ (البقرة:۱۷۷)

(جب یہود و نصاریٰ نے کہا کہ ہمارا اور مسلمانوں کا قبلہ ایک ہے تو ہم عذاب کے مستحق کیسے ہو سکتے ہیں تو اس خیال کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) کوئی یہی نیکی (وکمال) نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق کی طرف کر دیا مغرب کی طرف' بلکہ نیکی تو

یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ (کی ذات وصفات) پر یقین رکھیں اور (اسی طرح) آخرت کے دن پر' فرشتوں پر' تمام آسمانی کتابوں اور نبیوں پر یقین رکھیں اور مال کی محبت اور اپنی حاجت کے باوجود' رشتہ داروں' یتیموں' مسکینوں' مسافروں' سوال کرنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے میں مال دیں اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ بھی ادا کریں اور ان عقیدوں اور اعمال کے ساتھ' ان کے یہ اخلاق بھی ہوں کہ جب وہ کسی جائز کام کا عہد کرلیں تو اس عہد کو پورا کریں اور وہ تنگدستی میں' بیماری میں اور لڑائی کے سخت وقت میں مستقل مزاج رہنے والے ہوں- یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی ہیں جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والے ہیں- (بقرہ)

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿يٰأَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ﴾ (فاطر:٣)

ایک جگہ ارشاد ہے: لوگو! اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کو یاد کرو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیے ہیں- ذرا سوچو تو سہی' اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان و زمین سے روزی پہنچاتا ہو' اس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں- پھر اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تم کہاں چلے جارہے ہو- (فاطر)

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَ لَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ (الانعام:١٠١)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہ آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والے ہیں' ان کی کوئی اولاد کہاں ہوسکتی ہے جب کہ ان کی کوئی بیوی ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی ہر چیز کو جانتے ہیں- (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ☆ ءَ اَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ﴾ (الواقعة: ٥٨'٥٩)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ☆ ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ﴾ (الواقعة:٦٣'٦٤)

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ☆ ءَ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ☆ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ☆

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ ☆ ءَ اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ﴾ (الواقعة :٦٨-٧٢)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا یہ تو بتاؤ کہ جو منی تم عورتوں کے رحم میں پہنچاتے ہو' کیا تم اس سے انسان بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔ (واقعہ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ زمین میں جو بیج تم ڈالتے ہو اس کو تم اگاتے ہو' یا ہم اس کے اگانے والے ہیں۔ (واقعہ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ جو پانی تم پیتے ہو اس کو بادلوں سے تم نے برسایا' یا ہم اس کے برسانے والے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو کڑوا کر دیں۔ تم کیوں شکر نہیں کرتے۔ اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ جس آگ کو تم سلگاتے ہو' اس کے خاص درخت کو (اور اسی طرح جن ذرائع سے یہ آگ پیدا ہوتی ہے ان کو) تم نے پیدا کیا' یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔ (واقعہ)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ فٰلِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ☆ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ☆ وَ هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ☆ وَ هُوَ الَّذِىْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ☆ وَ هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَىْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَّ مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّ جَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ يَنْعِهٖ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (الانعام:٩٥-٩٩)

ایک جگہ ارشاد ہے: بے شک اللہ تعالیٰ بیج اور گٹھلی کو پھاڑنے والے ہیں۔ وہی جاندار کو بے جان سے نکالتے ہیں اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالتے ہیں۔ وہی تو اللہ ہیں جن کی ایسی قدرت ہے' پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کہاں اس کے غیر کی طرف چلے جا رہے ہو؟ وہی اللہ صبح کو رات سے نکالنے والے ہیں اور اس نے رات کو آرام

کے لئے بنایا اور اس نے سورج اور چاند کی رفتار کو حساب سے رکھا' اور ان کی رفتار کا حساب ایسی ذات کی طرف سے مقرر ہے جو بڑی قدرت اور بڑے علم والے ہیں۔ اور اس نے تمہارے فائدے کے لئے ستارے بنائے ہیں تا کہ تم ان کے ذریعے سے رات کے اندھیروں میں' خشکی اور دریا میں راستہ معلوم کر سکو۔ اور ہم نے یہ نشانیاں خوب کھول کھول کر بیان کر دیں ان لوگوں کے لئے جو بھلے اور برے کی سمجھ رکھتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ وہی ہیں جنہوں نے تم کو اصل کے اعتبار سے ایک ہی انسان سے پیدا کیا۔ پھر کچھ عرصہ کے لئے تمہارا ٹھکانہ زمین ہے پھر تمہیں قبر کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ بے شک ہم نے یہ دلائل بھی کھول کر بیان کر دیئے ان لوگوں کے لئے جو سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔

اور وہی اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے آسمان سے پانی اتارا اور ایک ہی پانی سے مختلف قسم کے نباتات کو زمین سے نکالا۔ پھر ہم نے اس سے سبز کھیتی نکالی' پھر اس کھیتی سے ہم ایسے دانے نکالتے ہیں جو اوپر تلے ہوتے ہیں اور کھجور کی شاخوں میں سے ایسے گچھے نکالتے ہیں جو پھل کے بوجھ کی وجہ سے جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور پھر اسی ایک پانی سے انگور کے باغ اور زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے جن کے پھل رنگ' صورت' ذائقہ میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور بعض ایک دوسرے سے نہیں بھی ملتے۔ ذرا ہر ایک درخت کے پھل میں غور تو کرو جب وہ پھل لاتا ہے کہ بالکل کچا اور بد مزہ اور پھر اس کے پکنے میں بھی غور کرو کہ اس وقت تمام صفات میں کامل ہوتا ہے۔ بے شک یقین والوں کے لئے ان چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں۔ (انعام)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَهُ الْكِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ (الجاثية: ٣٦، ٣٧)

ایک جگہ ارشاد ہے: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو آسمانوں کے رب ہیں اور زمینوں کے بھی رب ہیں اور تمام جہانوں کے رب ہیں' اور آسمانوں اور زمین میں ہر قسم کی بڑائی ان ہی کے لئے ہے۔ وہی زبردست اور حکمت والے ہیں۔ (جاثیہ)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ

الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ☆ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (ال عمران:٢٦)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ یوں کہا کیجئے کہ اے اللہ' اے تمام سلطنت کے مالک' آپ ملک کا جتنا حصہ جس کو دینا چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں چھین لیتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں عزت عطا کریں اور جس کو چاہیں ذلیل کر دیں- ہر قسم کی بھلائی آپ ہی کے اختیار میں ہے- بے شک آپ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہیں- آپ رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور آپ ہی دن کو رات میں داخل کرتے ہیں یعنی آپ بعض موسموں میں رات کے کچھ حصہ کو دن میں داخل کر دیتے ہیں جس دن بڑا ہونے لگتا ہے اور بعض موسموں میں دن کے حصے کو رات میں داخل کر دیتے ہیں جس سے رات بڑی ہو جاتی ہے اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکالتے ہیں اور بے جان چیز کو جاندار سے نکالتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں بے شمار رزق عطا فرماتے ہیں- (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ☆ وَ هُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَ يَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (الانعام:٥٩'٦٠)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور غیب کے تمام خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں' ان خزانوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' اور وہ خشکی اور تری کی تمام چیزوں کو جانتے ہیں' اور درخت سے کوئی پتہ گرنے والا ایسا نہیں جس کو وہ نہ جانتے ہوں' اور زمین کی تاریکیوں میں جو کوئی بیج بھی پڑتا ہے وہ اس کو جانتے ہیں اور ہر تر اور خشک چیز پہلے سے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوح محفوظ میں لکھی جا چکی ہے- اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو رات میں تم کو سلا دیتے ہیں اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو اس کو جانتے ہیں پھر (اللہ تعالیٰ ہی) تم کو نیند سے جگا دیتے ہیں تاکہ زندگی کی مقررہ مدت پوری کی

جائے- آخر کار تم سب کو انہی کی طرف واپس جانا ہے' وہ تم کو ان اعمال کی حقیقت سے آگاہ کر دیں گے جو تم کیا کرتے تھے- (انعام)

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ يُطْعِمُ وَ لَا يُطْعَمُ﴾ (الانعام: ١٤)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے کہیے کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار بنا لوں جو آسمانوں اور زمین کے خالق ہیں' اور وہی سب کو کھلاتے ہیں اور انہیں کوئی نہیں کھلاتا (کہ وہ ذات ان حاجتوں سے پاک ہے)- (انعام)

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَ مَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ﴾ (الحجر: ٢١)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے کے خزانے بھرے پڑے ہیں- مگر پھر ہم حکمت سے ہر چیز کو ایک معین مقدار سے اتارتے رہتے ہیں- (حجر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا﴾ (النساء: ١٣٩)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا یہ لوگ کافروں کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں تو یاد رکھیں کہ عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے- (نساء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَ اِيَّاكُمْ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (العنکبوت: ٦٠)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کتنے ہی جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی جمع کر کے نہیں رکھتے - اللہ تعالیٰ ہی ان کو بھی ان کے مقدر کی روزی پہنچاتے ہیں اور تمہیں بھی' اور وہی سب کی سنتے ہیں اور سب کو جانتے ہیں- (عنکبوت)

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ' اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ﴾ (الانعام: ٣٦)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے فرمایئے کہ ذرا یہ تو بتاؤ اگر تمہاری بدعملی پر اللہ تعالیٰ تمہارے سننے اور دیکھنے کی صلاحیت تم سے چھین لیں

اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دیں (کہ پھر کسی بات کو سمجھ نہ سکو) تو کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ذات اس کائنات میں ہے جو تم کو یہ چیزیں دوبارہ لوٹا دے- آپ دیکھئے تو ہم کس طرح مختلف پہلوؤں سے نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ بے رخی کرتے ہیں- (انعام)

وَ قَالَ تَعَالَی: ﴿قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِضِیَآءٍ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ☆ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ النَّھَارَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِلَیْلٍ تَسْکُنُوْنَ فِیْہِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ (القصص: ۷۱'۷۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے پوچھئے بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک رات ہی رہنے دیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے' کیا تم سنتے نہیں؟ آپ ان سے یہ بھی پوچھئے کہ یہ تو بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک دن ہی رہنے دیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے تاکہ تم اس میں آرام کرو- کیا تم دیکھتے نہیں؟ (قصص)

وَ قَالَ تَعَالَی: ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِہِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ☆ اِنْ یَّشَاْ یُسْکِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَھْرِہٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ اَوْیُوْبِقْھُنَّ بِمَا کَسَبُوْا وَ یَعْفُ عَنْ کَثِیْرٍ﴾ (الشوریٰ: ۳۲'۳۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے سمندر میں پہاڑ جیسے جہاز ہیں' اگر وہ چاہیں تو ہوا کو ٹھہرا دیں اور وہ جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں- بے شک اس میں (قدرت پر دلالت کے لئے) ہر صابر و شاکر مؤمن کے لئے نشانیاں ہیں- یا اگر وہ چاہیں تو ہوا چلا کر ان جہازوں کے سواروں کو ان کے برے اعمال کی وجہ سے تباہ کر دیں اور بہت سوں سے تو درگذر ہی فرما دیتے ہیں- (شوریٰ)

وَ قَالَ تَعَالَی: ﴿وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَ الطَّیْرَ وَ اَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ﴾ (سبا: ۱۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی- چنانچہ ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا تھا کہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر تسبیح کیا کرو اور یہی حکم پرندوں کو دیا تھا اور ہم نے ان کے لئے لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا تھا- (سبا)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ﴾ (القصص:۸۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہم نے قارون کی شرارتوں کی وجہ سے اس کو اپنے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا- پھر اس کی مدد کے لئے کوئی جماعت بھی کھڑی نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کو بچا لیتی اور نہ وہ اپنے آپ کو خود ہی بچا سکا- (قصص)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ﴾ (الشعراء:۶۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ اپنی لاٹھی کو دریا پر مارو- چنانچہ لکڑی مارتے ہی دریا پھٹ گیا (اور وہ پھٹ کر کئی حصے ہو گیا گویا متعدد سڑکیں کھل گئیں) اور ہر حصہ اتنا بڑا تھا جیسے بڑا پہاڑ- (شعراء)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ مَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ﴾ (القمر:۵۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہمارا حکم تو بس ایک مرتبہ کہہ دینے سے پلک جھپکنے کی طرح پورا ہو جاتا ہے- (قمر)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ﴾ (الاعراف:۵۴)

ایک جگہ ارشاد ہے: اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اسی کا حکم چلتا ہے- (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ﴾ (الاعراف:۵۹)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (ہر نبی نے آ کر اپنی قوم کو ایک ہی پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو) ان کے سوا کوئی ذات بھی عبادت کے لائق نہیں- (اعراف)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾ (لقمٰن:۲۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اس ذات پاک کی خوبیاں اس کثرت سے ہیں کہ)

اگر جتنے درخت زمین بھر میں ہیں ان سے قلم تیار کئے جائیں اور یہ جو سمندر ہیں اس کو اور اس کے علاوہ مزید سات سمندروں کو ان قلموں کے لئے بطور سیاہی کے استعمال کیا جائے اور پھر ان قلموں اور سیاہی سے اللہ تعالیٰ کے کمالات لکھنے شروع کئے جائیں تو سب قلم اور سیاہی ختم ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کمالات کا بیان پورا نہ ہوگا- بے شک اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والے ہیں- (لقمان)

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (التوبة:٥١)

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے کہ ہمیں جو چیز بھی پیش آئے گی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پیش آئے گی- وہی ہمارے آقا اور مولیٰ ہیں (لہٰذا اس مصیبت میں بھی ہمارے لئے کوئی بہتری ہوگی) اور مسلمانوں کو چاہئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کریں- (توبہ)

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (يونس:١٠٧)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی تکلیف پہنچائیں تو ان کے سوا اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں ہے- اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہیں تو ان کے فضل کو کوئی پھیرنے والا نہیں بلکہ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں- وہ بڑی مغفرت کرنے والے اور نہایت مہربان ہیں- (یونس)

احادیث نبویہ

٧٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَدِّثْنِيْ مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ الْكِتَابِ وَ النَّبِيِّيْنَ وَ تُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَ بِالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ تُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ الْحِسَابِ وَ الْمِيْزَانِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ؟ قَالَ: اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ آمَنْتَ. (و هو قطعة من

حدیث طویل) رواہ احمد ۱/۳۱۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے بتایئے ایمان کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان (کی تفصیل) یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ' آخرت کے دن' فرشتوں' اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ- مرنے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ- جنت' دوزخ' حساب اور اعمال کے ترازو پر ایمان لاؤ- اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ- حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: جب میں ان تمام باتوں پر ایمان لے آیا تو (کیا) میں ایمان والا ہو گیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان چیزوں پر ایمان لے آئے تو تم ایمان والے بن گئے- (مسند احمد)

۷۱- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَ بِلِقَآئِهٖ' وَ رُسُلِهٖ' وَ تُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ. (الحديث) رواه البخاري' باب سوال جبريل النبي ﷺ....، رقم: ۵۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو' اس کے فرشتوں کو اور (آخرت میں) اللہ تعالیٰ سے ملنے کو اور اس کے رسولوں کو حق جانو اور حق مانو (اور مرنے کے بعد دوبارہ) اٹھائے جانے کو حق جانو حق مانو- (بخاری)

۷۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ' قِيْلَ لَهُ اُدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شِئْتَ.

رواه احمد و فی اسناده شهر بن حوشب وقد وثق' مجمع الزوائد ۱/۱۸۲

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اس سے کہا جائے گا کہ تم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ- (مسند احمد' مجمع الزوائد)

۷۳- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَ لِلْمَلَكِ لَمَّةً' فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَ

تَکْذِیْبٌ بِالْحَقِّ، وَ اَمَّا لَمَّةُ الْمَلَکِ فَاِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِکَ فَلْیَعْلَمْ اَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ، وَ مَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰی فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ﴾ الْآیَةَ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن صحیح غریب، باب و من سورة البقرة، رقم: ۲۹۸۸

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے دل میں ایک خیال تو شیطان کی طرف سے آتا ہے اور ایک خیال فرشتے کی طرف سے آتا ہے۔ شیطان کی طرف سے آنے والا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ برائی پر اور حق کو جھٹلانے پر ابھارتا ہے۔ فرشتے کی طرف سے آنے والا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ نیکی اور حق کی تصدیق پر ابھارتا ہے۔ لہٰذا جو شخص اپنے اندر نیکی اور حق کی تصدیق کا خیال پائے اس کو سمجھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ہدایت) ہے اور اس پر اس کو شکر کرنا چاہئے اور جو شخص اپنے اندر دوسری کیفیت (شیطانی خیال) پائے تو اس کو چاہئے کہ شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے قرآنِ کریم کی آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے ''شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے اور گناہ کے لئے اکساتا ہے۔'' (ترمذی)

۴۷- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَجِلُّوا اللّٰهَ یَغْفِرْ لَکُمْ. رواه احمد ۱۹۹/۵

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں بٹھاؤ وہ تمہیں بخش دیں گے۔ (مسند احمد)

۴۸- عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْمَا رَوٰی عَنِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اَنَّهُ قَالَ: یَا عِبَادِیْ! اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ، وَ جَعَلْتُهُ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهُ، فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِکُمْ، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُهُ، فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ، یَا عِبَادِیْ! اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَ النَّهَارِ، وَ اَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا، فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ،

يَا عِبَادِيْ! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ' وَ لَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ' يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ' وَ اِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ' كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ' مَازَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا' يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ' وَ اِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ' كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا' يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ' وَ اِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ' قَامُوا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ' فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهُ' مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ' يَا عِبَادِيْ! اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ' ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا' فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ' وَ مَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ. رواه مسلم' باب تحريم الظلم' رقم :٦٥٧٢

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: میرے بندو! میں نے اپنے پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو- میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو' میں تمہیں ہدایت دوں گا- میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں لہٰذا تم مجھ سے کھانا مانگو' میں تمہیں کھلاؤں گا- میرے بندو! تم سب برہنہ ہو سوائے اس کے جس کو میں پہناؤں لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو' میں تمہیں پہناؤں گا- میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں لہٰذا مجھ سے بخشش طلب کرو' میں تمہیں بخش دوں گا- میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے نفع پہنچانا چاہو تو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے- میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے' انسان اور جنات' سب اس شخص کی طرح ہو جائیں جس کے دل میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالٰی کا ڈر ہو تو یہ بات میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتی- میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے' انسان اور جنات' سب اس شخص کی طرح ہو جائیں جو تم میں سب سے زیادہ فاجر و فاسق ہو تو یہ چیز میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں کر سکتی- میرے بندو! اگر

تمہارے اگلے پچھلے' انسان اور جنات' سب ایک کھلے میدان میں جمع ہو کر مجھ سے سوال کریں' اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی ہو گی جتنی کمی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے (اور یہ کمی کوئی کمی نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں بھی سب کو دے دینے سے کچھ کمی نہیں آتی) میرے بندو! تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لئے محفوظ کر رہا ہوں' پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا- لہٰذا جو شخص (اللہ کی توفیق سے) نیک عمل کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے' اور جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے (کیونکہ اس سے گناہ کا سرزد ہونا نفس ہی کے تقاضے سے ہوا)- (مسلم)

۷۶- عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا یَنَامُ وَ لَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّنَامَ' یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَ یَرْفَعُهٗ' یُرْفَعُ اِلَیْهِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ' وَ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ' حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰی اِلَیْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ. رواه مسلم' باب فی قوله علیه السلام: ان الله لاینام..... ، رقم:٤٤٥

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک موقع پر ہمیں پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: ۱- اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور سونا اس کی شان کے مناسب (بھی) نہیں' ۲- روزی کو کم اور کشادہ فرماتا ہے' -اس کے پاس رات کے اعمال دن سے پہلے' ۴- اور دن کے اعمال رات سے پہلے پہنچ جاتے ہیں' ۵- (اس کے اور مخلوق کے درمیان) پردہ اس کا نور ہے- اگر وہ یہ پردہ اٹھا دے تو جہاں تک مخلوق کی نظر جائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے انوار سب کو جلا ڈالیں- (مسلم)

۷۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اِسْرَافِیْلَ مُنْذُ یَوْمَ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَیْهِ لَا یَرْفَعُ بَصَرَهٗ' بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی سَبْعُوْنَ نُوْرًا' مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ یَدْنُوْ مِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ. مصابیح السنة ٣١/٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب سے اسرافیل علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے وہ دونوں پاؤں

برابر کیے کھڑے ہیں نظر اوپر نہیں اٹھاتے۔ ان کے اور پروردگار کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں، ہر پردہ ایسا ہے کہ اگر اسرافیل اس کے قریب بھی جائیں تو جل کر راکھ ہو جائیں۔ (مصابیح السنہ)

۷۸۔ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِجِبْرِیْلَ: ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ؟ فَانْتَفَضَ جِبْرِیْلُ وَ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اِنَّ بَیْنِیْ وَ بَیْنَہٗ سَبْعِیْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْدَنَوْتُ مِنْ بَعْضِھَا لَا حْتَرَقْتُ. مصابیح السنة ٤/ ٣٠

حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا: کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ یہ سن کر جبرئیل کانپ اٹھے اور عرض کیا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے اور ان کے درمیان تو نور کے ستر پردے ہیں اگر میں کسی ایک کے نزدیک بھی پہنچ جاؤں تو جل جاؤں۔ (مصابیح السنہ)

۷۹۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ، وَ قَالَ: یَدُ اللّٰہِ مَلْاٰی لَا یَغِیْضُھَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّیْلِ وَ النَّھَارِ وَ قَالَ: اَرَاَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَ الْاَرْضَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَدِہٖ وَ کَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ، وَ بِیَدِہِ الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَ یَرْفَعُ.

رواہ البخاری، باب قولہ و کان عرشہ علی الماء، رقم: ٤٦٨٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: تم خرچ کرو میں تمہیں دوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ یعنی اس کا خزانہ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کا مسلسل خرچ اس خزانہ کو کم نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور (اس سے بھی پہلے جب کہ) ان کا عرش پانی پر تھا کتنا خرچ کیا ہے (اس کے باوجود) ان کے خزانہ میں کچھ کمی نہیں ہوئی، تقدیر کے اچھے برے فیصلوں کا ترازو ان ہی کے ہاتھ میں ہے۔ (بخاری)

۸۰۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَ یَطْوِی السَّمَاءَ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِکُ، اَیْنَ مُلُوْکُ

الْاَرْضِ؟رواہ البخاری' باب قول اللہ تعالی ملک الناس' رقم:۷۳۸۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنے قبضہ میں لینگے اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹیں گے پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں' کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟ (بخاری)

۸۱ — وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَ حُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِیْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا عَلَیْهِ وَ مَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰہِ سَاجِدًا' وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا وَ لَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا وَ لَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشِ وَ لَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ' لَوَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ. رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب' باب ماجاء فی قول النبی ﷺ لو تعلمون......، رقم: ۲۳۱۲

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے- آسمان (عظمت الٰہی کے بوجھ سے) چرچراتا ہے (جیسے کہ چارپائی وغیرہ وزن سے بولنے لگتی ہے) اور آسمان کا حق ہے کہ وہ چرچرائے (کہ عظمت کا بوجھ بہت ہوتا ہے) اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی کوئی جگہ خالی نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ رکھے ہوئے ہو- اللہ کی قسم! اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بستروں پر اپنی بیویوں سے لطف اندوز نہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے ویرانوں میں نکل جاتے- کاش میں ایک درخت ہوتا جو (جڑ سے) کاٹ دیا جاتا- (ترمذی)

۸۲ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَةً وَ تِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً غَیْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِ الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِ الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ. رواہ الترمذی و

قال: هذا حديث غريب' باب حديث في اسماء الله.... ، رقم: ٣٥٠٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں' ایک کم سو- جس نے ان کو خوب اچھی طرح یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا-

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی مالک و معبود نہیں (اس کے ننانوے صفاتی نام یہ ہیں) الرَّحْمٰنُ بے حد رحم کرنے والا' الرَّحِیْمُ نہایت مہربان' الْمَلِکُ حقیقی بادشاہ' الْقُدُّوْسُ ہر عیب سے پاک' السَّلَامُ ہر آفت سے سلامت رکھنے والا' الْمُؤْمِنُ امن و ایمان عطا فرمانے والا' الْمُهَيْمِنُ پوری نگہبانی فرمانے والا' الْعَزِيْزُ سب پر غالب' الْجَبَّارُ خرابی کا درست کرنے والا' الْمُتَكَبِّرُ بہت بڑائی والا' الْخَالِقُ پیدا

فرمانے والا' اَلْبَارِئُ ٹھیک ٹھیک بنانے والا' اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا' اَلْغَفَّارُ گناہوں کا بہت زیادہ بخشنے والا' اَلْقَهَّارُ سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا' اَلْوَهَّابُ سب کچھ عطا کرنے والا' اَلرَّزَّاقُ بہت بڑا روزی دینے والا' اَلْفَتَّاحُ سب کے لئے رحمت کے دروازے کھولنے والا' اَلْعَلِيْمُ سب کچھ جاننے والا' اَلْقَابِضُ تنگی کرنے والا' اَلْبَاسِطُ فراخی کرنے والا' اَلْخَافِضُ پست کرنے والا' اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا' اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا' اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا' اَلسَّمِيْعُ سب کچھ سننے والا' اَلْبَصِيْرُ سب کچھ دیکھنے والا' اَلْخَبِيْرُ ہر بات سے باخبر' اَلْحَلِيْمُ نہایت بردبار' اَلْعَظِيْمُ بڑی عظمت والا' اَلْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا' اَلشَّكُوْرُ قدردان (تھوڑے پر بہت دینے والا) اَلْعَلِيُّ بلند مرتبہ والا' اَلْكَبِيْرُ بہت بڑا' اَلْحَفِيْظُ حفاظت کرنے والا' اَلْمُقِيْتُ سب کو زندگی کا سامان عطا کرنے والا' اَلْحَسِيْبُ سب کے لئے کافی ہو جانے والا' اَلْجَلِيْلُ بڑی بزرگی والا' اَلْكَرِيْمُ بے مانگے عطا فرمانے والا' اَلرَّقِيْبُ نگران' اَلْمُجِيْبُ قبول فرمانے والا' اَلْوَاسِعُ وسعت رکھنے والا' اَلْحَكِيْمُ بڑی حکمتوں والا' اَلْوَدُوْدُ اپنے بندوں کو چاہنے والا' اَلْمَجِيْدُ عزت و شرافت والا' اَلْبَاعِثُ زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا' اَلشَّهِيْدُ ایسا حاضر جو سب کچھ دیکھتا ہے اور جانتا ہے اَلْحَقُّ اپنی ساری صفات کے ساتھ موجود' اَلْوَكِيْلُ کام بنانے والا' اَلْقَوِيُّ بڑی طاقت و قوت والا' اَلْمَتِيْنُ بہت مضبوط' اَلْوَلِيُّ سرپرست و مددگار' اَلْحَمِيْدُ تعریف کا مستحق' اَلْمُحْصِيْ سب مخلوقات کے بارے میں پوری معلومات رکھنے والا' اَلْمُبْدِئُ پہلی بار پیدا کرنے والا' اَلْمُعِيْدُ دوبارہ پیدا کرنے والا' اَلْمُحْيِيْ زندگی بخشنے والا' اَلْمُمِيْتُ موت دینے والا اَلْحَيُّ ہمیشہ زندہ رہنے والا' اَلْقَيُّوْمُ سب کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا' اَلْوَاجِدُ سب کچھ اپنے پاس رکھنے والا یعنی ہر چیز اس کے خزانے میں ہے' اَلْمَاجِدُ بڑائی والا' اَلْوَاحِدُ ایک' اَلْاَحَدُ اکیلا' اَلصَّمَدُ سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج' اَلْقَادِرُ بہت زیادہ قدرت والا' اَلْمُقْتَدِرُ سب پر کامل اقتدار رکھنے والا' اَلْمُقَدِّمُ آگے کر دینے والا' اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے کر دینے والا' اَلْاَوَّلُ سب سے پہلے' اَلْآخِرُ سب کے بعد یعنی جب کوئی نہ تھا' کچھ نہ تھا' جب بھی وہ موجود تھا اور جب کوئی نہ رہے گا' کچھ نہ رہے گا وہ اس وقت

اور اس کے بعد بھی موجود رہے گا' اَلظَّاهِرُ بالکل ظاہر یعنی دلائل کے اعتبار سے اس کا وجود بالکل ظاہر ہے' اَلْبَاطِنُ نگاہوں سے اوجھل' اَلْوَالِی ہر چیز کا ذمہ دار' اَلْمُتَعَالِی مخلوق کی صفات سے برتر' اَلْبَرُّ بڑا محسن' اَلتَّوَّابُ توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ قبول کرنے والا' اَلْمُنْتَقِمُ مجرموں سے بدلہ لینے والا' اَلْعَفُوُّ بہت معافی دینے والا' اَلرَّؤُوْفُ بہت شفقت رکھنے والا' مَالِكُ الْمُلْكِ سارے جہان کا مالک' ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ عظمت وجلال اور انعام واکرام والا' اَلْمُقْسِطُ حقدار کا حق ادا کرنے والا' اَلْجَامِعُ ساری مخلوق کو قیامت کے دن یکجا کرنے والا' اَلْغَنِيُّ خود بے نیاز جس کو کسی سے کوئی حاجت نہیں' اَلْمُغْنِي اپنی عطا کے ذریعہ بندوں کو بے نیاز کر دینے والا' اَلْمَانِعُ روک دینے والا' اَلضَّارُّ (اپنی حکمت اور مشیت کے تحت) ضرر پہنچانے والا' اَلنَّافِعُ نفع پہنچانے والا' اَلنُّوْرُ سراپا نور اور نور بخشنے والا' اَلْهَادِي سیدھا راستہ دکھانے اور اس پر چلانے والا' اَلْبَدِيْعُ بلا نمونہ بنانے والا' اَلْبَاقِي ہمیشہ رہنے والا (جس کو کبھی فنا نہیں) اَلْوَارِثُ سب کے فنا ہو جانے کے بعد باقی رہنے والا اَلرَّشِيْدُ صاحب رشد وحکمت (جس کا ہر فعل اور فیصلہ درست ہے) اَلصَّبُوْرُ بہت برداشت کرنے والا (کہ بندوں کی بڑی سے بڑی نافرمانیاں دیکھتا ہے اور فوراً عذاب بھیج کر ان کو تہس نہس نہیں کر دیتا۔ (ترمذی)

ف: اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جو قرآن کریم یا دیگر روایات میں مذکور ہیں جن میں سے ننانوے اس حدیث میں ہیں۔ (مظاہر حق)

۸۳- عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا مُحَمَّدُ! اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ' فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ☆ اَللّٰهُ الصَّمَدُ☆ لَمْ يَلِدْ' وَلَمْ يُوْلَدْ☆ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ رواه احمد ۱۳٤/٥

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشرکین نے نبی کریم ﷺ سے کہا: اے محمد! ہمیں اپنے پروردگار کا نسب تو بتلایئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت (سورہ اخلاص) نازل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: آپ کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے' اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے' اس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔ (مسند احمد)

٨٤- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ): كَذَّبَنِیْ ابْنُ آدَمَ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُ ذٰلِكَ، وَ شَتَمَنِیْ وَ لَمْ یَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، اَمَّا تَكْذِیْبُهُ اِیَّایَ اَنْ یَقُوْلَ: اِنِّیْ لَنْ اُعِیْدَهُ كَمَا بَدَاْتُهُ، وَ اَمَّا شَتْمُهُ اِیَّایَ اَنْ یَقُوْلَ: اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا، وَ اَنَا الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَ لَمْ اُوْلَدْ، وَلَمْ یَكُنْ لِّیْ كُفُوًا اَحَدٌ. رواه البخاری، باب قوله الله الصمد، رقم: ٤٩٧٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لئے مناسب نہیں تھا اور مجھے برا بھلا کہا حالانکہ اسے اس کا حق نہیں تھا- اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا جیسا کہ میں نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، اور اس کا برا بھلا کہنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں نے کسی کو اپنا بیٹا بنالیا ہے حالانکہ میں بے نیاز ہوں، نہ میری کوئی اولاد ہے، نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر کا ہے- (بخاری)

٨٥- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ هٰذَا: خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ، ثُمَّ لِیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلاَثًا وَ لْیَسْتَعِذْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. رواه ابو داؤد، مشکوة المصابیح، رقم: ٧٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگ ہمیشہ (اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں) ایک دوسرے سے پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا (نعوذ باللہ)؟ جب لوگ یہ بات کہیں تو تم یہ کلمات کہو: اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ. ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایک ہیں، اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں سب ان کے محتاج ہیں، نہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو پیدا کیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوئے اور نہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ہمسر ہے- پھر اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود کی

پناہ مانگے۔ (ابوداؤد، مشکوۃ المصابیح)

۸۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یُؤْذِیْنِی ابْنُ آدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ، بِیَدِی الْاَمْرُ، اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ.

رواه البخاری، باب قول الله تعالی یریدون ان یبدلوا کلام الله، رقم: ۷۴۹۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دینا چاہتا ہے زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے حالانکہ زمانہ (کچھ نہیں وہ) تو میں ہی ہوں، میرے ہی ہاتھ میں (زمانے کے) تمام معاملات ہیں میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو گردش دیتا ہوں۔ (بخاری)

۸۷- عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ، یَدَّعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْهِمْ وَ یَرْزُقُهُمْ. رواه البخاری، باب قول الله تعالی ان الله هو الرزاق.....، رقم:۷۳۷۸

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکلیف دہ بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ برداشت کرنے والا کوئی نہیں ہے، مشرکین اس کے لئے بیٹا ثابت کرتے ہیں اور پھر بھی وہ انہیں عافیت دیتا ہے اور روزی عطا کرتا ہے۔ (بخاری)

۸۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، کَتَبَ فِیْ کِتَابِهِ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ. رواه مسلم، باب فی سعة رحمة الله تعالی.....، رقم: ۶۹۶۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا ''میری رحمت میرے غصہ سے بڑھی ہوئی ہے۔'' یہ تحریر ان کے سامنے عرش پر موجود ہے۔ (مسلم)

۸۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ، مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ اَحَدٌ، وَ لَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ، مَاقَنِطَ مِنْ جَنَّتِهِ اَحَدٌ. رواه مسلم، باب فی سعة

رحمة الله تعالى... ، رقم: ٦٩٧٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اگر مؤمن کو اس سزا کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں نافرمانوں کے لئے ہے تو اس کی جنت کی کوئی امید نہ رکھے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے تو اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔ (مسلم)

٩٠ – عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَ احِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الْبَهَائِمِ وَ الْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ، وَ بِهَا يَتَرَا حَمُوْنَ وَ بِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَ لَدِهَا وَ اَخَّرَهَا اللّٰهُ تِسْعًا وَ تِسْعِيْنَ رَحْمَةً، يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مسلم باب في سعة رحمة الله تعالى..... ، رقم: ٦٩٧٤

و في رواية لمسلم: فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ. رقم:٦٩٧٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سو رحمتیں ہیں۔ اس نے ان میں سے ایک رحمت جن و انس، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان اتاری ہے۔ اسی ایک حصہ کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر نرمی اور رحم کرتے ہیں، اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر شفقت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتوں کو قیامت کے دن کے لئے رکھا ہے کہ ان کے ذریعہ اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنی ان ننانوے رحمتوں کو اس دنیوی رحمت کے ساتھ ملا کر مکمل فرمائیں گے (پھر سو کی سو رحمتوں کے ذریعے اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے) (مسلم)

٩١ – عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْیٍ، فَاِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْیِ تَبْتَغِیْ اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَ اَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِی النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ وَ هِیَ تَقْدِرُ اَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا. رواه مسلم، باب في سعة رحمة الله تعالى......، رقم:٦٩٧٨

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے

پاس کچھ قیدی لائے گئے- ان میں ایک عورت پر نظر پڑی جو اپنا بچہ تلاش کرتی پھر رہی تھی- جونہی اسے بچہ ملا اس نے اسے اٹھا کر اپنے پیٹ سے لگایا اور دودھ پلایا- نبی کریم ﷺ نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم نہیں' خصوصاً جب کہ اسے بچے کو آگ میں ڈالنے کی قدرت بھی ہے (کوئی مجبوری نہیں) اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عورت اپنے بچے پر جتنا رحم و پیار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ رحم و پیار کرتے ہیں- (مسلم)

۹۲- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ صَلٰوةٍ وَ قُمْنَا مَعَهٗ' فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ وَ هُوَ فِی الصَّلٰوةِ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَ مُحَمَّدًا وَ لَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا. فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ: لَقَدْ حَجَّرْتَ وَ اسِعًا یُرِیْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ. رواه البخاری' باب رحمة الناس و البهائم' رقم: ۶۰۱۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے- ایک دیہات کے رہنے والے (نومسلم) نے نماز میں ہی کہا: اے اللہ! (صرف) مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم کر' ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر- جب آپ نے سلام پھیرا تو اس دیہات کے رہنے والے سے فرمایا: تم نے بڑی وسیع چیز کو تنگ کر دیا (گھبراؤ نہیں! رحمت تو اتنی ہے کہ سب پر چھا جائے پھر بھی تنگ نہ ہو' تم ہی اسے تنگ سمجھ رہے ہو) (بخاری)

۹۳- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ! لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَ لَا نَصْرَانِیٌّ' ثُمَّ یَمُوْتُ وَ لَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ' اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ. رواه مسلم' باب وجوب الایمان......' رقم: ۳۸۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اس امت میں کوئی شخص یہودی یا عیسائی ایسا نہیں جو میری (نبوت کی) خبر سنے پھر اس دین پر ایمان نہ لائے جس کو دے کر مجھے بھیجا گیا ہے' اور (اسی حال پر) مر جائے تو یقیناً وہ دوزخیوں

میں ہوگا۔ (مسلم)

۹۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَ هُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَ الْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا: اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلاً، قَالَ فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلاً، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ: وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَ الْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا وَ جَعَلَ فِيْهَا مَاْدُبَةً وَ بَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَ وَ اَكَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ وَ مَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِیَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَ لَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ، فَقَالُوْا: اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: فَالدَّارُ: الْجَنَّةُ، وَ الدَّاعِیْ: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَ مَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ، وَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ. رواه البخاری
باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، رقم: ۷۲۸۱

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کچھ فرشتے نبی کریم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب کہ آپ سو رہے تھے۔ فرشتوں نے آپس میں کہا: آپ سوئے ہوئے ہیں۔ کسی فرشتے نے کہا: آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل تو جاگ رہا ہے۔ پھر آپس میں کہنے لگے: تمہارے ان ساتھی (محمد ﷺ) کے بارے میں ایک مثال ہے اس کو ان کے سامنے بیان کرو۔ دوسرے فرشتوں نے کہا: وہ تو سو رہے ہیں (لہٰذا بیان کرنے سے کیا فائدہ؟) ان میں سے بعض نے کہا: بے شک آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل تو جاگ رہا ہے۔ پھر فرشتے ایک دوسرے سے کہنے لگے: ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا اور اس میں دعوت کا انتظام کیا پھر لوگوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ جس نے اس بلانے والے کی بات مان لی وہ مکان میں داخل ہو گا اور کھانا بھی کھائے گا اور جس نے اس بلانے والے کی بات نہ مانی وہ نہ مکان میں داخل ہوگا اور نہ ہی کھانا کھائے گا۔ یہ سن کر فرشتوں نے آپس میں کہا: اس مثال کی وضاحت کرو تاکہ یہ سمجھ لیں۔ بعض نے کہا: یہ تو سو رہے ہیں (وضاحت کرنے سے کیا فائدہ؟) دوسروں نے کہا: آنکھیں سو رہی ہیں مگر دل تو بیدار ہے۔ پھر کہنے لگے:

وہ مکان جنت ہے (جسے اللہ تعالیٰ نے بنایا اور اس میں مختلف نعمتیں رکھ کر دعوت کا انتظام کیا) اور (اس جنت کی طرف) بلانے والے حضرت محمد ﷺ ہیں۔ جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی (لہٰذا وہ جنت میں داخل ہو گا اور وہاں کی نعمتیں حاصل کرے گا) اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (لہٰذا وہ جنت کی نعمتوں سے محروم رہے گا) محمد ﷺ نے لوگوں کی دو قسمیں بنادیں (ماننے والے اور نہ ماننے والے)۔ (بخاری)

ف: حضرت انبیاء کرام علیہم السلام کی یہ خصوصیت ہے کہ ان کی نیند عام انسانوں کی نیند سے مختلف ہوتی ہے۔ عام انسان نیند کی حالت میں بالکل بے خبر ہوتے ہیں جب کہ انبیاء نیند کی حالت میں بھی بالکل بے خبر نہیں ہوتے۔ ان کی نیند کا تعلق صرف آنکھوں سے ہوتا ہے دل نیند کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی ذات عالی کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ (بذل المجہود)

۹۵- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلِیْ وَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ: یَا قَوْمِ، اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ، وَ اِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھَلِھِمْ فَنَجَوْا، وَ کَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ، فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَ اجْتَاحَھُمْ، فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ، وَ مَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَ کَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ. رواہ البخاری، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ، رقم ۷۲۸۳

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور اس دین کی مثال جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اس شخص کی سی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے اور میں ایک سچا ڈرانے والا ہوں لہٰذا نجات کی فکر کرو۔ اس پر اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے تو اس کا کہنا مانا اور آہستہ آہستہ رات میں ہی چل پڑے اور دشمن سے نجات پالی۔ کچھ لوگوں نے اس کو جھوٹا سمجھا اور صبح تک اپنے گھروں میں رہے۔ دشمن کا لشکر صبح ہوتے ہیں ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات مان لی اور میرے لائے ہوئے دین کی پیروی کی

(وہ نجات پا گیا) اور یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات نہ مانی اور اس دین کو جھٹلا دیا جس کو میں لے کر آیا ہوں (وہ ہلاک ہو گیا)۔ (بخاری)

ف: چونکہ عربوں میں صبح سویرے حملہ کرنے کا رواج تھا اس وجہ سے دشمن کے حملے سے محفوظ رہنے کے لئے راتوں رات سفر کیا جاتا تھا۔

۹۶- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ مَرَرْتُ بِاَخٍ لِيْ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَتَبَ لِيْ جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ، اَلَا اَعْرِضُهَا عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنَ ثَابِتٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اَلَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ تَعَالٰى رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا، قَالَ: فَسُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَوْ اَصْبَحَ فِيْكُمْ مُوْسٰى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوْهُ وَ تَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ، اِنَّكُمْ حَظِّيْ مِنَ الْاُمَمِ وَ اَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ.

رواه احمد ٤/٢٦٥

حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اپنے ایک بھائی کے پاس سے گذر ہوا جو کہ قبیلہ بنو قریظہ میں سے ہے۔ اس نے (میرے فائدہ کی غرض سے) تورات سے کچھ جامع باتیں لکھ کر دی ہیں' اجازت ہو تو آپ کے سامنے پیش کر دوں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ میں نے کہا: عمر! کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار نہیں دیکھ رہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا اور عرض کیا '' رَضِيْنَا بِاللّٰهِ تَعَالٰى رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا '' ہم اللہ تعالیٰ کو رب' اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہو چکے ہیں۔ یہ کلمات سن کر آپ ﷺ کے چہرہ سے غصہ کا اثر زائل ہوا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر موسیٰ (علیہ السلام) تم میں موجود ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرتے تو یقیناً گمراہ ہو جاتے۔ امتوں میں سے تم میرے حصے میں آئے ہو اور نبیوں میں سے میں تمہارے

حصے میں آیا ہوں (لہٰذا تمہاری کامیابی میری ہی اتباع میں ہے)۔ (مسند احمد)

۹۷- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی' قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ یَاْبٰی! قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی. رواه البخاری' باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ رقم :۷۲۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کر دیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! (جنت میں جانے سے) کون انکار کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔ (بخاری)

۹۸- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ. رواه البغوی فی شرح السنة ۲۱۳/۱' قال النووی: حدیث صحیح' رویناه فی کتاب الحجة باسناد صحیح' جامع العلوم و الحکم ص ۳٦٤

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی نفسانی چاہتیں اس دین کے تابع نہ ہو جائیں جس کو میں لے کر آیا ہوں۔ (شرح السنۃ' جامع العلوم والحکم)

۹۹- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَ تُمْسِیَ لَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ' ثُمَّ قَالَ لِیْ: یَا بُنَیَّ وَ ذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ' وَ مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ. (وفی الحدیث قصة طویلة) رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب' باب ماجاء فی الاخذبالسنة......، رقم:۲٦۷۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے

ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! اگر تم صبح و شام (ہر وقت) اپنے دل کی یہ کیفیت بنا سکتے ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے بارے میں ذرا بھی کھوٹ نہ ہو تو ضرور ایسا کرو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! یہ بات میری سنت میں سے ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (ترمذی)

۱۰۰ – عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰی بُیُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ یَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِیِّ ﷺ، فَلَمَّا اُخْبِرُوْا کَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا: وَ اَیْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ؟ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَاَخَّرَ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَمَّا اَنَا فَاَنَا اُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا، وَ قَالَ آخَرُ: اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَ لَا اُفْطِرُ، وَ قَالَ آخَرُ: اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَجَاءَ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ کَذَا وَ کَذَا؟ اَمَا وَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَ اَتْقَاکُمْ لَهُ، لٰکِنِّیْ اَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ، وَ اُصَلِّیْ وَ اَرْقُدُ، وَ اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ. رواه البخاری، باب الترغیب فی النکاح، رقم: رقم: ۵۰۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھنے کے لئے تین شخص ازواج مطہرات کے پاس آئے۔ جب ان لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی عبادت کا حال بتایا گیا تو انہوں نے آپ کی عبادت کو تھوڑا سمجھا اور کہا: ہمارا رسول اللہ ﷺ سے کیا مقابلہ؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں (اگر ہوں بھی تو) معاف فرما دی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے دور رہوں گا، کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ (ان میں آپس میں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ) رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: کیا تم لوگوں نے یہ باتیں کہی ہیں؟ غور سے سنو! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا، نماز پڑھتا

ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے لہٰذا) جس نے میرے طریقہ سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (بخاری)

۱۰۱ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ. رواه الطبرانی باسناد لاباس به، الترغيب ۱/ ۸۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس نے میرے طریقے کو میری امت کے بگاڑ کے وقت مضبوطی سے تھامے رکھا اسے شہید کا ثواب ملے گا۔ (طبرانی، ترغیب)

۱۰۲ – عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا کِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِیِّهٖ. رواه مالك فی الموطا، النهی عن القول فی القدر ص ۷۰۲

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔ (موطا امام مالک)

۱۰۳ – عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَ عَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِیْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُیُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَبِمَاذَا تَعْهَدُ اِلَیْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ، وَ السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَ اِنْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ، فَاِنَّهٗ مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ یَرَا اخْتِلَافًا کَثِیْرًا، وَ اِیَّاکُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ، فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ، عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ. رواه الترمذی، و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة .... ، رقم: ۲۶۷۶

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن صبح کی نماز کے بعد ایسے مؤثر انداز میں نصیحت فرمائی کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دلوں میں خوف پیدا ہو گیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو

رخصت ہونے والے کی نصیحت معلوم ہوتی ہے پھر آپ ہمیں کس چیز کی وصیت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی اور (امیر کی بات) سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ وہ امیر حبشی غلام ہو۔ تم میں جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلافات دیکھے گا۔ تم دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو کیونکہ ہر نئی بات گمراہی ہے۔ لہٰذا تم ایسا زمانہ پاؤ تو میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ (ترمذی)

۱۰۴ — عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَ قَالَ: يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ، قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ! لَا آخُذُهُ اَبَدًا، وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

رواه مسلم، باب تحريم خاتم الذهب.....، رقم: ٥٤٧٢

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: (کتنی تعجب کی بات ہے کہ) تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتا ہے یعنی جو شخص اپنے ہاتھوں میں سونے کی کوئی چیز پہنے گا اس کا ہاتھ دوزخ میں چلا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: اپنی انگوٹھی لے لو (اور) اس (کو بیچ کر یا ہدیہ کر کے اس) سے فائدہ اٹھالو۔ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نہیں، جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہو میں اس کو کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔ (مسلم)

۱۰۵ — قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ اَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَ اللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَ عَشْرًا. رواه البخاري، باب تحد المتوفى عنها اربعة اشهر و عشرا، رقم: ٥٣٣٤

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق یا کسی اور چیز کی ملاوٹ کی وجہ سے زردی تھی اس میں سے کچھ خوشبو لونڈی کو لگائی پھر اسے اپنے رخساروں پر مل لیا' اس کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کے استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ بات صرف یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے سوائے شوہر کے (کہ اس کا سوگ) چار مہینے دس دن ہے۔ (بخاری)

ف: خلوق ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے جس کے اجزاء میں اکثر حصہ زعفران کا ہوتا ہے۔

۱۰۶ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَلٰوةٍ وَ لَا صَوْمٍ وَ لَا صَدَقَةٍ' وَ لٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ' قَالَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ. رواه البخاري' باب علامة الحب في الله..... ، رقم: ٦١٧١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے لئے تم نے کیا تیار کر رکھا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے قیامت کے لئے نہ تو زیادہ (نفلی) نمازیں نہ زیادہ (نفلی) روزے تیار کئے ہیں اور نہ زیادہ صدقہ' ہاں ایک بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر (قیامت میں) تم ان ہی کے ساتھ ہوگے جن سے تم نے (دنیا میں) محبت رکھی۔ (بخاری)

۱۰۷ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ لَاَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ' وَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِيْ' وَاَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ وَلَدِيْ' وَ اِنِّيْ لَاَكُوْنُ فِي الْبَيْتِ فَاَذْكُرُكَ فَمَا اَصْبِرُ حَتّٰى آتِيَكَ فَاَنْظُرَ اِلَيْكَ' وَ اِذَا ذَكَرْتُ مَوْتِيْ وَ مَوْتَكَ' عَرَفْتُ اَنَّكَ اِذَا دَخَلْتَ

الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَ اِنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ خَشِيْتُ اَنْ لَا اَرَاكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى نَزَلَتْ عَلَيْهِ: ﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا﴾. تفسیر ابن کثیر ۱/۵۳۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، اپنی بیوی سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کا خیال آ جاتا ہے تو صبر نہیں آتا جب تک کہ حاضر ہو کر زیارت نہ کر لوں۔ مجھے یہ خبر ہے کہ اس دنیا سے تو آپ کو اور مجھے رخصت ہونا ہے اس کے بعد آپ تو انبیاء (علیہم السلام) کے درجہ پر چلے جائیں گے اور (مجھے اول تو یہ معلوم نہیں کہ میں جنت میں پہنچوں گا بھی یا نہیں) مجھے اندیشہ ہے کہ میں وہاں آپ کی زیارت نہ کر سکوں گا تو مجھے کیسے صبر آئے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات سن کر کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا" ترجمہ: اور جو شخص اللہ و رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

۱۰۸ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا، نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ، يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِيْ بِاَهْلِهٖ وَ مَالِهٖ. رواه مسلم، باب فيمن يود رؤية النبي ﷺ....، رقم: ۷۱۴۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگوں میں سے وہ (بھی) ہیں جو میرے بعد آئیں گے، ان کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنا گھر بار اور مال سب قربان کر کے کسی طرح مجھ کو دیکھ لیتے۔ (مسلم)

۱۰۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَ اُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ، وَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَ مَسْجِدًا، وَ اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً، وَ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ. رواہ مسلم، باب المساجد و مواضع الصلوۃ، رقم: ۱۱۶۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے چھ چیزوں کے ذریعے دیگر انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: ۱- مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے-۲- رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی (اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دل میں میرا رعب اور خوف پیدا فرما دیتے ہیں) ۳- مال غنیمت میرے لئے حلال بنا دیا گیا (پچھلی امتوں میں مال غنیمت کو آگ آ کر جلا دیتی تھی) ۴- ساری زمین کو میرے لئے مسجد یعنی نماز پڑھنے کی جگہ بنا دیا گیا (پچھلی امتوں میں عبادت صرف مخصوص جگہوں میں ادا ہو سکتی تھی) اور ساری زمین (کی مٹی) کو میرے لیے پاک بنا دیا گیا (تیمّم کے ذریعے بھی پاکی حاصل کی جا سکتی ہے) ۵- ساری مخلوق کے لئے مجھے نبی بنا کر بھیجا گیا (آپ ﷺ سے پہلے انبیاء کو خاص طور پر ان کی اپنی ہی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا) ۶- نبوت اور رسالت کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا یعنی اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا- (مسلم)

ف: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد "مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں" اس کا مطلب یہ ہے کہ مختصر الفاظ پر مشتمل چھوٹے جملوں میں بہت سے معانی موجود ہوتے ہیں-

۱۱۰- عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ. (الحدیث) رواہ الحاکم و قال: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ و وافقہ الذھبی ۲/۴۱۸

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور آخری نبی ہوں- (مستدرک حاکم)

۱۱۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مَثَلِیْ وَ مَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَ اَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ

زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَ يَعْجَبُوْنَ لَهُ وَ يَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. رواه البخاري باب خاتم النبيين، رقم: ۳۵۳۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے گھر بنایا ہو اور اس میں ہر طرح کا حسن اور خوبصورتی پیدا کی ہو لیکن گھر کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ اب لوگ مکان کے چاروں طرف گھومتے ہیں، مکان کی خوشنمائی کو پسند کرتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔ (بخاری)

۱۱۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! اِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ، وَ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَ اعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَ اِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب - لديث صحيح، باب حديث حنظلة.....، رقم: ۲۵۱۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک دن (سواری پر) نبی کریم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچے! میں تمہیں چند (اہم) باتیں سکھاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ (کے احکام) کی حفاظت کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کا خیال رکھو، ان کو اپنے سامنے پاؤ گے (ان کی مدد تمہارے ساتھ رہے گی) جب مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو، جب مدد لو تو اللہ تعالیٰ سے (ہی) لو، اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اتنا ہی نفع پہنچا سکتی ہے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے، (تقدیر کے) قلموں (سے سب کچھ لکھوا کر ان) کو اٹھا لیا گیا ہے اور (تقدیر کے) کاغذات کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔ یعنی تقدیری فیصلوں میں ذرہ برابر بھی تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ (ترمذی)

۱۱۳- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لِکُلِّ شَیْءٍ حَقِیْقَةٌ وَ مَا بَلَغَ عَبْدٌ حَقِیْقَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهُ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَهُ وَ مَا اَخْطَاَهُ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَهُ. رواہ احمد و الطبرانی و رجالہ ثقات' و رواہ الطبرانی فی الاوسط مجمع الزوائد ۷/۴۰۴

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے- کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اس کا پختہ یقین یہ نہ ہو کہ جو حالات اس کو پیش آئے ہیں وہ آنے ہی تھے اور جو حالات اس پر نہیں آئے وہ آ ہی نہیں سکتے تھے- (مسند احمد' طبرانی' مجمع الزوائد)

ف: انسان جن حالات سے بھی دوچار ہو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ جو کچھ بھی پیش آیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر تھا اور معلوم نہیں کہ اس میں میرے لئے کیا خیر چھپی ہوئی ہو- تقدیر پر یقین انسان کے ایمان کی حفاظت اور وسوسوں سے اطمینان کا ذریعہ ہے-

۱۱۴- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: کَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ' قَالَ: وَ عَرْشُهُ عَلَی الْمَاءِ. رواہ مسلم' باب حجاج آدم و موسٰی صلی اللہ علیہما وسلم' رقم:۶۷۴۸

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بنانے سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوقات کی تقدیریں لکھ دیں اس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا- (مسلم)

۱۱۵- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: فَرَغَ اللّٰهُ اِلٰی کُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَمْسٍ: مِنْ اَجَلِهِ وَ رِزْقِهِ وَ اَثَرِهِ وَشَقِیٌّ اَمْ سَعِیْدٌ. رواہ احمد ۵/۱۹۷

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ہر بندے کی پانچ باتیں لکھ کر فارغ ہو چکے ہیں- اس کی موت کا وقت' اس کا رزق' اس کی عمر' بدبخت ہے یا نیک بخت. (مسند احمد)

۱۱۶ – عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یُؤْمِنُ الْمَرْءُ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ. رواہ احمد ۱۸۱/۲

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہر اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ رکھے۔ (مسند احمد)

۱۱۷ – عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ: یَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ، وَ یُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَ یُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَ یُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ. رواہ الترمذی، باب ماجاء ان الایمان بالقدر......، رقم: ۲۱۴۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لے آئے۔ ۱- اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں انہوں نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، ۲- مرنے پر ایمان لائے، ۳- مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے، ۴- تقدیر پر ایمان لائے۔ (ترمذی)

۱۱۸ – عَنْ اَبِیْ حَفْصَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِابْنِهٖ: یَابُنَیَّ! اِنَّکَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِیْقَةِ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَکَ وَ مَا اَخْطَاَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَکَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَی الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ: اُکْتُبْ، فَقَالَ: رَبِّ وَ مَا ذَا اَکْتُبُ؟ قَالَ: اُکْتُبْ مَقَادِیْرَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ، یَابُنَیَّ! اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ عَلٰی غَیْرِ هٰذَا فَلَیْسَ مِنِّیْ. رواہ ابوداؤد، باب فی القدر، رقم: ۴۷۰۰

حضرت ابو حفصہ رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: میرے بیٹے! تم کو حقیقی ایمان کی لذت ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی جب تک کہ تم اس کا یقین نہ کرلو کہ جو کچھ تمہیں پیش آتا ہے تم اس سے کسی طرح چھوٹ نہیں سکتے تھے اور جو تمہیں پیش نہیں آیا وہ تم پر آ ہی نہیں سکتا تھا۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بنائی وہ قلم ہے پھر اس کو حکم دیا: لکھ! اس نے عرض کیا: پروردگار کیا لکھوں؟ ارشاد ہوا: قیامت تک جس چیز کے لئے جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ سب لکھ۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس یقین کے علاوہ کسی دوسرے یقین پر مرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (ابوداؤد)

۱۱۹- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَكَّلَ اللّٰهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ: اَىْ رَبِّ نُطْفَةٌ، اَىْ رَبِّ عَلَقَةٌ، اَىْ رَبِّ مُضْغَةٌ، فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ: اَىْ رَبِّ ذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى؟ اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْاَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ. رواه البخاري، كتاب القدر، رقم: ٦٥٩٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بچہ دانی پر ایک فرشتہ مقرر فرما رکھا ہے وہ یہ عرض کرتا رہتا ہے اے میرے رب! اب یہ نطفہ ہے، اے میرے رب! اب یہ جما ہوا خون ہے، اے میرے رب! اب یہ گوشت کا لوتھڑا ہے، (اللہ تعالیٰ کے سب کچھ جاننے کے باوجود فرشتہ اللہ تعالیٰ کو بچے کی مختلف شکلیں بتاتا رہتا ہے) پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے اس کے متعلق کیا لکھوں؟ لڑکا یا لڑکی؟ بدبخت یا نیک بخت؟ روزی کیا ہوگی؟ عمر کتنی ہوگی؟ چنانچہ ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ (بخاری)

۱۲۰- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في الصبر على البلاء، رقم: ٢٣٩٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنی آزمائش سخت ہوتی ہے اس کا بدلہ بھی اتنا ہی بڑا ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی

قوم سے محبت کرتے ہیں تو ان کو آزمائش میں ڈالتے ہیں۔ پھر جو اس آزمائش پر راضی رہا اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہو جاتے ہیں اور جو ناراض ہوا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی)

۱۲۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ، وَ اَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ، لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ.

رواه البخاري، كتاب احاديث الانبياء، رقم: ٣٤٧٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا ایک عذاب ہے جس پر چاہیں نازل فرمائیں (لیکن) اسی کو اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے لئے رحمت بنا دیا ہے۔ اگر کسی شخص کے علاقہ میں طاعون کی وبا پھیل جائے اور وہ اپنے علاقہ میں صبر کے ساتھ ثواب کی امید پر ٹھہرا رہے اور اس کا یقین رکھے کہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے (پھر تقدیری طور پر وبا میں مبتلا ہو جائے اور اس کی موت واقع ہو جائے) تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ (بخاری)

ف: حکم یہ ہے کہ طاعون کے علاقہ سے نہ بھاگا جائے اسی وجہ سے حدیث شریف میں ثواب کی امید پر ٹھہرنے کو کہا گیا ہے۔

۱۲۲۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِنْ اَهْلِهٖ قَالَ: دَعُوْهُ فَاِنَّهُ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ. مصابيح السنة للبغوی ٥٧/٤ (وهو من الحسان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آٹھ سال کی عمر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت شروع کی اور دس سال تک خدمت کی (اس عرصہ میں) جب کبھی میرے ہاتھ سے کوئی نقصان ہوا تو آپ نے مجھے کبھی اس پر ملامت نہیں فرمائی۔ اگر آپ کے گھر والوں میں سے کبھی کسی نے کچھ کہا بھی تو آپ نے فرمایا

رہنے دو (کچھ نہ کہو) کیونکہ اگر کسی نقصان کا ہونا مقصدر ہوتا ہے تو وہ ہو کہ رہتا ہے۔ (مصابیح السنہ)

۱۲۳- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، حَتّٰى الْعَجْزُ وَ الْكَيْسُ. رواه مسلم، باب كل شيء بقدر، رقم: ٦٧٥١

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب کچھ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے یہاں تک کہ (انسان کا) ناسمجھ اور ناکارہ ہونا، ہوشیار اور قابل ہونا بھی تقدیر ہی سے ہے۔ (مسلم)

۱۲۴- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، وَ فِيْ كُلٍّ خَيْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَ اسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَ لَا تَعْجَزْ، وَ اِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَ كَذَا، وَ لٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللّٰهِ، وَ مَا شَاءَ فَعَلَ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ. رواه مسلم، باب الايمان بالقدر......، رقم: ٦٧٧٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاقتور مؤمن کمزور مؤمن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے اور یوں ہر مؤمن میں بھلائی ہے۔ (یاد رکھو) جو چیز تم کو نفع دے اس کی حرص کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے مدد طلب کیا کرو اور ہمت نہ ہارو اور اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ نہ کہو اگر میں ایسا کہ لیتا تو ایسا اور ایسا ہو جاتا البتہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر یونہی تھی اور انہوں نے جو چاہا کیا، کیونکہ ''اگر'' (کا لفظ) شیطان کے کام کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (مسلم)

ف: انسان کا یوں کہنا ''اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا اور ایسا ہو جاتا'' اس وقت منع ہے جب کہ اس کا استعمال کسی ایسے جملہ میں ہو جس کا مقصد تقدیر کے ساتھ مقابلہ ہو اور اپنی تدبیر پر ہی اعتماد ہو اور یہ عقیدہ ہو کہ تقدیر کوئی چیز نہیں کیونکہ اس صورت میں شیطان کو تقدیر پر بے یقین ہٹانے کا موقع مل جاتا ہے۔ (مظاہر حق)

۱۲۵- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا وَ اِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَ لَا يَحْمِلَنَّكُمْ اِسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ

تَطْلُبُوا بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهِ. (وهو طرف من الحديث) شرح السنة للبغوى ١٤/٣٠٥، قال المحشى: رجاله ثقات وهو مرسل.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) نے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ جب تک کوئی شخص اپنا (مقدر) رزق پورا نہیں کر لیتا وہ ہرگز مر نہیں سکتا، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور رزق حاصل کرنے میں صاف ستھرے طریقے اختیار کرو، ایسا نہ ہو کہ رزق کی تاخیر تم کو رزق کی تلاش میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر آمادہ کر دے، کیونکہ تمہارا رزق اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور جو چیز ان کے قبضہ میں ہو وہ صرف ان کی فرمانبرداری ہی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ (شرح السنہ)

١٢٦ - عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَ لٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. رواه ابوداؤد، باب الرجل يحلف على حقه، رقم: ٣٦٢٧

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب وہ واپس جانے لگا تو اس نے (افسوس کے ساتھ) حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ کہا (اللہ تعالیٰ ہی میرے لئے کافی ہیں اور وہ بہترین کام بنانے والے ہیں) یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مناسب تدبیر نہ کرنے پر ملامت کرتے ہیں اس لئے ہمیشہ پہلے اپنے معاملات میں سمجھ داری سے کام لیا کرو پھر اس کے بعد بھی اگر حالات ناموافق ہو جائیں تو حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھو (اور اس سے اپنی دلی تسلی کر لیا کرو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی میرے لئے کافی ہے اور وہی ان حالات میں بھی میرے کام بنائیں گے)۔ (ابوداؤد)

موت کے بعد پیش آنے والے حالات پر ایمان

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ☆ یَوْمَ تَرَوْنَھَا تَذْھَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَ تَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَ مَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَ لٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ﴾ (الحج: ۲،۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اپنے رب سے ڈرو' یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑا ہولناک ہوگا- جس دن تم اس زلزلہ کو دیکھو گے تو یہ حال ہوگا کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے دودھ پیتے بچے کو دہشت کی وجہ سے بھول جائیں گی اور تمام حاملہ عورتیں اپنا حمل گرادیں گی اور لوگ نشے کی سی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے' بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے ہی بہت سخت (جس کی وجہ سے وہ مدہوش نظر آئیں گے)-(حج)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ☆ یُّبَصَّرُوْنَھُمْ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْہِ ☆ وَصَاحِبَتِہٖ وَاَخِیْہِ ☆ وَ فَصِیْلَتِہِ الَّتِیْ تُئْوِیْہِ ☆ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْہِ ☆ کَلَّا﴾ (المعارج: ۱۰-۱۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اس دن یعنی قیامت کے دن کوئی دوست کسی دوست کو نہیں پوچھے گا باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے یعنی ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے اس روز مجرم اس بات کی تمنا کرے گا کہ عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو' بیوی کو' بھائی کو اور خاندان کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دے دے اور یہ فدیہ دے کر اپنے آپ کو چھڑا لے- یہ ہرگز نہیں ہوگا-(معارج)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا

یُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ☆ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَ أَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ﴾ (ابراهيم: ٤٢-٤٣)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو کچھ یہ ظالم لوگ کر رہے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کو (فوری پکڑ نہ کرنے کی وجہ سے) بے خبر ہرگز نہ سمجھو کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے صرف اس دن تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے جس دن ہیبت سے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور وہ حساب کی جگہ کی طرف سر اٹھائے ہوئے دوڑے جا رہے ہوں گے اور آنکھوں کی ایسی ٹکٹکی بندھے گی کہ آنکھ جھپکے گی نہیں اور ان کے دل بالکل بدحواس ہوں گے۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ الْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ☆ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْآ أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ﴾ (الاعراف: ٨-٩)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس دن اعمال کا وزن ایک حقیقت ہے۔ پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا تو وہی کامیاب ہوگا۔ اور جن کا ایمان واعمال کا پلہ ہلکا ہوگا تو یہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَّ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ☆ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ☆ نِ الَّذِيْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ﴾ (فاطر: ٣٣-٣٥)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اچھے عمل کرنے والوں کے لئے) جنت میں ہمیشہ رہنے کے باغات ہوں گے جس میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا اور وہ ان باغوں میں داخل ہو کر کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے ہمیشہ کے لئے ہر قسم کا رنج وغم دور کیا۔ بے شک ہمارے رب بڑے بخشنے والے اور بڑے قدر دان ہیں جنہوں نے ہمیں ہمیشہ رہنے کے مقام میں داخل کیا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے نہ ہی

کسی قسم کی تھکاوٹ پہنچتی ہے۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ☆ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ☆ یَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ☆ کَذٰلِکَ وَ زَوَّجْنٰھُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ☆ یَدْعُوْنَ فِیْھَا بِکُلِّ فَاکِھَۃٍ اٰمِنِیْنَ ☆ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْھَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَۃَ الْاُوْلٰی وَ وَقٰھُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ☆ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکَ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾ (الدخان: ۵۱-۵۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے پرامن مقام میں ہوں گے یعنی باغوں اور نہروں میں۔ وہ لوگ باریک اور موٹا ریشم پہنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ سب باتیں اسی طرح ہوں گی اور ہم ان کا نکاح، گوری اور بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیں گے۔ وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگوا رہے ہوں گے۔ وہاں سوائے اس موت کے جو دنیا میں آ چکی تھی دوبارہ موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان ڈرنے والوں کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے، یہ سب کچھ ان کو آپ کے رب کے فضل سے ملا۔ بڑی کامیابی یہی ہے۔ (دخان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا ☆ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوْنَھَا تَفْجِیْرًا ☆ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا ☆ وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ☆ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُکُوْرًا ☆ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ☆ فَوَقٰھُمُ اللّٰہُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَ لَقّٰھُمْ نَضْرَۃً وَّ سُرُوْرًا ☆ وَ جَزٰھُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّۃً وَّ حَرِیْرًا ☆ مُّتَّکِئِیْنَ فِیْھَا عَلَی الْاَرَآئِکِ لَا یَرَوْنَ فِیْھَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْھَرِیْرًا ☆ وَ دَانِیَۃً عَلَیْھِمْ ظِلٰلُھَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُھَا تَذْلِیْلًا ☆ وَ یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِاٰنِیَۃٍ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّ اَکْوَابٍ کَانَتْ قَوَارِیْرَا ☆ قَوَارِیْرَا مِنْ فِضَّۃٍ قَدَّرُوْھَا تَقْدِیْرًا ☆ وَ یُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا ☆ عَیْنًا فِیْھَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا ☆ وَ یَطُوْفُ عَلَیْھِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَیْتَھُمْ

حَسِبۡتَهُمۡ لُؤۡلُؤًا مَّنۡثُوۡرًا ☆ وَ اِذَا رَاَيۡتَ ثَمَّ رَاَيۡتَ نَعِيۡمًا وَّ مُلۡكًا كَبِيۡرًا ☆ عٰلِيَهُمۡ ثِيَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّ اِسۡتَبۡرَقٌ وَّحُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّةٍ وَ سَقٰهُمۡ رَبُّهُمۡ شَرَابًا طَهُوۡرًا ☆ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمۡ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعۡيُكُمۡ مَّشۡكُوۡرًا﴿ (الدھر:۵-۲۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک نیک لوگ ایسے پیالوں میں شراب پئیں گے جس میں کافور ملا ہوا ہوگا- وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے پئیں گے اور اس چشمہ کو وہ خاص بندے جہاں چاہیں گے بہا کر لے جائیں گے- یہ وہ لوگ ہیں جو ضروری اعمال کو خلوص سے پورا کرتے ہیں اور وہ ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی کا اثر کم و بیش ہر کسی پر ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں' غریب یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں- اور وہ یوں کہتے ہیں کہ ہم تو تم کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں- ہم تم سے نہ کسی بدلے کے خواہش مند ہیں اور نہ ''شکریہ'' کے' اور ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو دن نہایت تلخ اور نہایت سخت ہو گا- تو اللہ تعالیٰ ان کو اس اطاعت اور اخلاص کی برکت سے اس دن کی سختی سے بچا لیں گے اور ان کو تازگی اور خوشی عطا فرمائیں گے اور ان لوگوں کو ان کی دین میں پختگی کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائیں گے- وہ وہاں اس حالت میں ہوں گے کہ جنت میں تخت پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور جنت میں نہ دھوپ کی تپش پائیں گے اور نہ سخت سردی (بلکہ فرحت بخش معتدل موسم ہوگا) اور جنت کے درختوں کے سائے ان لوگوں پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے پھل ان کے اختیار میں کر دیئے جائیں گے یعنی ہر وقت بلا مشقت پھل لے سکیں گے اور ان پر چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالوں کا دور چل رہا ہوگا اور شیشے بھی چاندی کے ہوں گے یعنی صاف شفاف ہوں گے' جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور ان کو وہاں ایسی شراب بھی پلائی جائے گی جس میں خشک ادرک کی ملاوٹ ہوگی جس کے چشمے کا نام جنت میں سلسبیل مشہور ہوگا اور ان کے پاس یہ چیزیں لے کر ایسے لڑکے آنا جانا کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے- اور وہ لڑکے اس قدر حسین ہوں گے کہ تم ان کو بکھرے ہوئے موتی سمجھو گے اور جب تم وہاں دیکھو گے تو بکثرت نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت

دیکھو گے۔ اور ان اہل جنت پر سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے لباس ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ انہیں ان کے رب خود نہایت پاکیزہ شراب پلائیں گے۔ اہل جنت سے کہا جائے گا کہ یہ سب نعمتیں تمہارے نیک اعمال کا صلہ ہیں اور تمہاری محنت و کوشش مقبول ہوئی۔ (دھر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ☆ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ☆ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ☆ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ☆ وَّمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ ☆ وَّ فَاکِهَةٍ کَثِیْرَةٍ ☆ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ☆ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ☆ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ☆ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْکَارًا ☆ عُرُبًا اَتْرَابًا ☆ لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ☆ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ☆ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ﴾ (الواقعة: ۲۷–۴۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور داہنے والے کیا ہی اچھے ہیں داہنے والے (مراد وہ لوگ ہیں جن کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کے لئے جنت کا فیصلہ ہوگا) وہ لوگ ایسے باغات میں ہوں گے جن میں بغیر کانٹے کی بیریاں ہوں گی اور اس باغ کے درختوں میں تہ بہ تہ کیلے لگے ہوں گے اور ان باغوں میں سائے پھیلے ہوں گے اور بہتا ہوا پانی ہوگا اور کثرت سے میوے ہوں گے جن کی نہ کبھی فصل ختم ہوگی اور نہ ان کے کھانے میں کوئی روک ٹوک ہوگی اور ان باغوں میں اونچے اونچے بچھونے ہوں گے۔ ہم نے وہاں کی عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے کہ وہ ہمیشہ کنواری رہیں گی، خاوندوں کی محبوبہ اور اہل جنت کی ہم عمر ہوں گی۔ یہ سب نعمتیں داہنے والوں کے لئے ہیں اور ان کی ایک بڑی جماعت تو پہلے لوگوں میں سے ہوگی اور ایک بڑی جماعت پچھلے لوگوں میں سے ہوگی۔ (واقعہ)

ف: پہلے لوگوں سے مراد پچھلی امتوں کے لوگ اور پچھلے لوگوں سے مراد اس امت کے لوگ ہیں۔ (بیان القرآن)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ لَکُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَ لَکُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ☆ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ﴾ (حم السجدة: ۳۱–۳۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جنت میں تمہارے لئے ہر وہ چیز موجود ہوگی جس کو تمہارا دل چاہے گا اور جو تم وہاں مانگو گے، ملے گا۔ یہ سب کچھ اس ذات کی طرف

سے بطورِ مہمانی کے ہوگا جو بہت بخشنے والے نہایت مہربان ہیں۔ (حم سجدہ)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿وَاِنَّ لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ☆ جَهَنَّمَ یَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ☆ هٰذَا فَلْیَذُوْقُوْهُ حَمِیْمٌ وَّغَسَّاقٌ☆ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ﴾ (صٓ:۵۵'۵۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بے شک سرکشوں کے لئے بہت ہی برا ٹھکانہ ہے یعنی دوزخ جس میں وہ گریں گے' وہ کیسی بری جگہ ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ (موجود) ہے' یہ لوگ اس کو چکھیں اور اس کے علاوہ اور بھی اس قسم کی مختلف ناگوار چیزیں ہیں (اس کو بھی چکھیں)۔ (ص)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰی مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ☆ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ☆ لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ☆ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ☆ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ﴾ (المرسلٰت: ۲۹-۳۳)

اللہ تعالیٰ دوزخیوں سے فرمائیں گے: چلو اس عذاب کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ تم دھوئیں کے ایسے سایہ کی طرف چلو جو بلند ہو کر پھٹ کر تین حصوں میں ہو جائے گا جس میں نہ سایہ ہے نہ وہ آگ کی تپش سے بچاتا ہے۔ وہ آگ ایسے انگارے برسائے گی جیسے بڑے محل' گویا کہ وہ کالے اونٹ ہوں یعنی جب وہ انگارے اوپر کو اٹھیں گے تو محل نما معلوم ہوں گے اور جب نیچے آ گریں گے تو اونٹ کے مثل معلوم ہوں گے۔ (مرسلات)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ﴾ (الزمر:۱۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان دوزخیوں کو آگ اوپر سے بھی گھیرے میں لئے ہوئے ہوگی اور نیچے سے بھی گھیرے ہوئے ہوگی۔ یہی وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں' اے میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہو۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ☆ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ☆ كَالْمُهْلِ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ☆ كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ☆ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ☆ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ☆ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ☆ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ﴾ (الدخان: ۴۳-۵۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک دوزخ میں بڑے گناہگاروں کے لئے زقوم کا درخت خوراک ہے اور وہ صورت میں کالے تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا جو پیٹ میں ایسا جوش مارے گا جیسے کھولتا ہوا گرم پانی اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس مجرم کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ دھکیل دو اور اس کے سر پر تکلیف دینے والا گرم پانی چھوڑ دو (اور تمسخر کرتے ہوئے کہا جائے گا کہ) لے چکھ لے۔ تو بڑا باعزت و مکرم ہے یعنی تو دنیا میں بڑا عزت والا سمجھا جاتا تھا اس لئے میرے حکموں پر چلنے میں شرم محسوس کرتا تھا' اب یہ تیری تعظیم ہو رہی ہے اور یہ تمام وہی چیزیں ہیں جس میں تم شک کر کے انکار کر دیتے تھے۔ (دخان)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مِنْ وَّرَآئِهِ جَهَنَّمُ وَ يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ☆ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَ يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَ مِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ﴾ (ابراهيم: ١٦، ١٧)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اور سرکش شخص) اب اس کے آگے دوزخ ہے اور اس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جس کو (سخت پیاس کی وجہ سے) گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا (لیکن سخت گرم ہونے کی وجہ سے) آسانی کے ساتھ حلق سے نیچے نہ اتار سکے گا اور اس کو ہر طرف سے موت آتی معلوم ہوگی اور وہ کسی طرح مرے گا نہیں (بلکہ اسی طرح سسکتا رہے گا) اور اس عذاب کے علاوہ اور بھی سخت عذاب ہوتا رہے گا۔ (ابراہیم)

احادیثِ نبویہ

۱۲۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ قَالَ: شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَ الْوَاقِعَةُ وَ الْمُرْسَلَاتُ وَ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن غريب' باب و من سورة الواقعة' رقم: ٣٢٩٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر بڑھاپا آ گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے

سورہ ھُود' سورہ واقعہ' سورہ مُرسلات ' سورہ عَمَّ یَتَسَآءَ لُوْنَ اور سورہ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ نے بوڑھا کر دیا- (ترمذی)

ف: بوڑھا اس لئے کر دیا کہ ان سورتوں میں قیامت اور آخرت اور مجرموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بڑا ہولناک بیان ہے-

۱۲۸- عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ' ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ' فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ' وَ وَلَّتْ حَذَّاءَ' وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا' وَ اِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا' فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ' فَاِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا' لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا' وَ وَاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ' اَفَعَجِبْتُمْ؟ وَ لَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً' وَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَ هُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ' وَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ' مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ' حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ' فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا' وَ اتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا' فَمَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا اَصْبَحَ اَمِيْرًا عَلٰى مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ' وَ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ نَفْسِيْ عَظِيْمًا وَّ عِنْدَ اللّٰهِ صَغِيْرًا' وَ اِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَنَاسَخَتْ' حَتّٰى تَكُوْنَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا' فَسَتَخْبُرُوْنَ وَ تُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَاءَ بَعْدَنَا. رواہ مسلم' باب الدنیا سجن للمؤمن و جنة للکافر' رقم: ۷۴۳۵

حضرت خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں میں بیان کیا- پہلے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: بلاشبہ دنیا نے اپنے ختم ہونے کا اعلان کر دیا اور پیٹھ پھیر کر تیزی سے جا رہی ہے اور دنیا میں سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جیسا کہ برتن میں پینے کی چیز تھوڑی سی رہ جاتی ہے اور آدمی اسے چوس لیتا ہے- تم دنیا سے منتقل ہو کر ایسے گھر کی طرف جاؤ گے جو کبھی ختم نہیں ہو گا اس لئے جو سب سے اچھی چیز (نیک اعمال) تمہارے پاس ہیں اسے لے کر تم اس گھر کی طرف جاؤ- ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہنم

کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے گا جو ستر سال تک جہنم میں گرتا رہے گا لیکن پھر بھی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ جہنم بھی ایک دن انسانوں سے بھر جائے گی، کیا تمہیں اس بات پر حیرت ہے؟ اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ جنتیوں کے ہجوم کی وجہ سے اتنا چوڑا دروازہ بھی بھرا ہوا ہوگا۔ میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمی تھے، میں بھی ان میں شامل تھا۔ ہمیں کھانے کو صرف درخت کے پتے ملتے تھے جنہیں مسلسل کھانے کی وجہ سے ہمارے جبڑے بھی زخمی ہو گئے تھے۔ مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے اس کے دو ٹکڑے کئے آدھے کی میں نے لنگی بنالی اور آدھے کی سعد بن مالک نے لنگی بنالی۔ آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر بنا ہوا ہے۔ میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی نگاہ میں تو بڑا بنوں اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں چھوٹا ہوں۔ نبوت کا طریقہ ختم ہوتا جا رہا ہے اور اس کی جگہ بادشاہت نے لے لی ہے۔ ہمارے بعد تم دوسرے گورنروں کا تجربہ کرلو گے۔ (مسلم)

۱۲۹ – عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَ اَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَ اِنَّا – اِنْ شَاءَ اللّٰهُ – بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. رواه مسلم باب ما يقال عند دخول القبور..... رقم: ۲۲۵۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کی میرے ہاں باری ہوتی اور رات کو تشریف لاتے تو آپ ﷺ رات کے آخری حصہ میں بقیع (قبرستان) تشریف لے جاتے اور ارشاد فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَ اَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. ترجمہ: اے مسلمان بستی والو! السلام علیکم تم پر وہ کل آ گئی جس میں تمہیں مرنے کی خبر دی گئی تھی اور ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع والوں کی مغفرت فرما دیجئے۔ (مسلم)

۱۳۰ – عَنْ مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَ اللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ هٰذِهِ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ بِمَ تَرْجِعُ؟. رواه مسلم، باب فناء الدنيا.... ،رقم: ۷۱۹۷

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈال کر نکالے پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار انگلی پر لگی ہوئی ہے یعنی جس طرح انگلی پر لگا ہوا پانی دریا کے مقابلہ میں بہت تھوڑا ہے ایسے ہی دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ہے۔ (مسلم)

۱۳۱ – عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَ الْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب حديث الكيس من دان نفسه..،رقم:۲۴۵۹

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمجھ دار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے۔ اور ناسمجھ آدمی وہ ہے جو نفس کی خواہشوں پر چلے اور اللہ تعالیٰ سے امیدیں رکھے (کہ اللہ تعالیٰ بڑے معاف فرمانے والے ہیں)۔ (ترمذی)

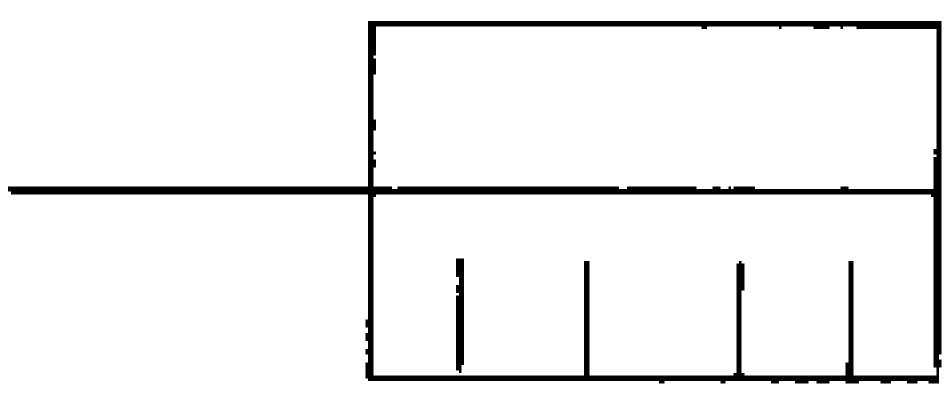
۱۳۲ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَاشِرَ عَشْرَةٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَنْ اَكْيَسُ النَّاسِ، وَ اَحْزَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ، وَ اَكْثَرُهُمْ اِسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ، اُولٰئِكَ هُمُ الْاَكْيَاسُ، ذَهَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَ كَرَامَةِ الْآخِرَةِ. قلت رواه ابن ماجه باختصار، رواه الطبراني في الصغير و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۵۵۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں دس آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا۔ انصار میں سے ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اللہ کے نبی! لوگوں میں سب سے زیادہ سمجھ دار اور محتاط آدمی کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہو اور موت کے آنے سے پہلے سب سے زیادہ موت کی تیاری کرنے والا ہو (جو لوگ ایسا

کریں وہی سمجھ دار ہیں) یہی لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی شرافت اور آخرت کی عزت حاصل کر لی - (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۳۳ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِیُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَ خَطَّ خَطًّا فِی الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ، فَقَالَ: هٰذَا الْاِنْسَانُ، وَ هٰذَا اَجَلُهُ مُحِیْطٌ بِهٖ - اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهٖ - وَهٰذَا الَّذِیْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ، وَ هٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ، فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا، وَ اِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا. رواه البخاری، باب فی الامل و طوله، رقم: ٦٤١٧

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مربع (چار لکیروں والی) شکل بنائی - پھر اس مربع شکل میں ایک دوسری لکیر کھینچی جو اس مربع سے باہر نکل گئی - پھر اس مربع شکل کے اندر چھوٹی چھوٹی لکیریں بنائیں - جس کی صورت علماء نے مختلف لکھی ہے جن میں سے ایک یہ ہے -



اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ درمیانی لکیر تو آدمی ہے اور جو (مربع لکیر) اس کو چاروں طرف سے گھیر رہی ہیں وہ اس کی موت ہے کہ آدمی اس سے نکل ہی نہیں سکتا، اور جو لکیر باہر نکل رہی ہے وہ اس کی امیدیں ہیں کہ وہ اس کی زندگی سے بھی آگے ہیں اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں اس کی بیماریاں اور حادثات ہیں - ہر چھوٹی لکیر ایک آفت ہے اگر ایک سے بچ جائے تو دوسری پکڑ لیتی ہے اور اگر اس سے جان چھوٹ جائے تو کوئی دوسری آفت آ پکڑتی ہے - (بخاری)

۱۳۴ - عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِثْنَتَانِ یَکْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ، وَ الْمَوْتُ خَیْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَ یَکْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ. رواه احمد باسنادین و رجال احدهما رجال الصحیح، مجمع الزوائد ١٠/٤٥٣

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن کو آدمی پسند نہیں کرتا۔ (پہلی چیز) موت ہے حالانکہ موت اس کے لئے فتنہ سے بہتر ہے یعنی مرنے کی وجہ سے آدمی دین کو نقصان پہنچانے والے فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور (دوسری چیز) مال کا کم ہونا جس کو آدمی پسند نہیں کرتا حالانکہ مال کی کمی آخرت کے حساب کو بہت کم کرنے والی ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۱۳۵ - عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ یَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ آمَنَ بِالْبَعْثِ وَ الْحِسَابِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (الحدیث) البدایة و النهایة ٥/٣٠٤

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں (اور اس حال میں ملے کہ) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور حساب و کتاب پر ایمان لایا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (البدایہ والنہایہ)

۱۳۶ - عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ: اَلَا تَبْتَغِیْ لِاَضْیَافِکَ مَا یَبْتَغِی الرِّجَالُ لِاَضْیَافِهِمْ فَقَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اَمَامَکُمْ عَقَبَةً کَؤُوْدًا لَا یُجَاوِزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْکَ الْعَقَبَةِ. رواه البیهقی فی شعب الایمان ٧/٣٠٩

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ابو درداء سے عرض کیا کہ آپ اور لوگوں کی طرح اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے کے لئے مال کیوں نہیں کماتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک مشکل گھاٹی ہے اس پر زیادہ بوجھ والے آسانی سے نہ گذر سکیں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس گھاٹی سے گذرنے کے لئے ہلکا پھلکا رہوں۔ (بیہقی)

۱۳۷ - عَنْ هَانِیٍٔ مَوْلٰی عُثْمَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ قَالَ: کَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ بَکٰی حَتّٰی یَبُلَّ لِحْیَتَهُ، فَقِیْلَ لَهُ تُذْکَرُ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ فَلَا تَبْکِیْ وَ تَبْکِیْ مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ

فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ' وَ اِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ: وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَ الْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ. رواه الترمذی

وقال: هذا حديث حسن غريب' باب ماجاء فی فظاعة القبر....، رقم: ۲۳۰۸

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو بہت روتے یہاں تک کہ آنسوؤں سے اپنی ڈاڑھی کو تر کر دیتے۔ ان سے عرض کیا گیا (یہ کیا بات ہے) کہ آپ جنت و دوزخ کے تذکرہ پر نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر اس قدر روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے' اگر بندہ اس سے نجات پا گیا تو آگے کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہیں' اور اگر اس منزل سے نجات نہ پا سکا تو بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہیں۔ (نیز) رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: میں نے کوئی منظر قبر کے منظر سے زیادہ خوفناک نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

۱۳۸- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَ اسْاَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْآنَ يُسْاَلُ. رواه ابوداؤد' باب الاستغفار عند القبر....، رقم: ۳۲۲۱

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور ارشاد فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرو' اور یہ مانگو کہ اللہ تعالیٰ اس کو (سوالات کے جوابات میں) ثابت قدم رکھیں کیونکہ اس وقت اس سے پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔ (ابوداؤد)

۱۳۹- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُصَلَّاهُ فَرَاٰى نَاسًا كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ: اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى اَلْمَوْتُ فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ اَلْمَوْتِ' فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ: اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ' وَ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَ اَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَ اَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ' فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَ اَهْلًا، اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَ

صِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ' قَالَ: فَیَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهٖ وَ یُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَی الْجَنَّةِ' وَ اِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَ لَا اَهْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَ صِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ' قَالَ: فَیَلْتَئِمُ عَلَیْهِ حَتّٰی یَلْتَقِیَ عَلَیْهِ وَ تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ: وَ یُقَیِّضُ اللّٰهُ لَهُ سَبْعِیْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا' فَیَنْهَشْنَهٗ وَ یَخْدِشْنَهٗ حَتّٰی یُفْضٰی بِهٖ اِلَی الْحِسَابِ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ' اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب' باب حدیث اکثروا ذکر هاذم اللذات' رقم: ۲٤٦٠

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ بعض لوگوں کے دانت ہنسی کی وجہ سے کھل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لذتوں کے توڑنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو تو تمہاری یہ حالت نہ ہو جو میں دیکھ رہا ہوں' لہٰذا لذتیں ختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں وہ یہ آواز نہ دیتی ہو کہ میں پردیس کا گھر ہوں' میں تنہائی کا گھر ہوں' میں مٹی کا گھر ہوں' میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ جب مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے تمہارا آنا مبارک ہے' بہت اچھا کیا جو تم آ گئے۔ جتنے لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے مجھے تم ان سب میں زیادہ پسند تھے۔ آج جب تم میرے سپرد کئے گئے ہو اور میرے پاس آئے ہو تو میرے بہترین سلوک کو بھی دیکھو گے۔ اس کے بعد قبر جہاں تک مردے کی نظر پہنچ سکے وہاں تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب کوئی گنہگار یا کافر قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تیرا آنا نامبارک ہے' بہت برا کیا جو تو آیا۔ جتنے لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے ان سب میں تجھ ہی سے مجھے زیادہ نفرت تھی۔ آج جب تو میرے حوالے ہوا ہے اور میرے پاس آیا ہے تو میرے برے سلوک کو بھی دیکھ لے گا۔ اس کے بعد قبر

اسے اس طرح دباتی ہے کہ پسلیاں آپس میں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر بتایا کہ اس طرح ایک جانب کی پسلیاں دوسری جانب میں گھس جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر ستر اژدھے ایسے مسلط کر دیتے ہیں کہ اگر ایک بھی ان میں سے زمین پر پھنکار مارے تو اس کے (زہریلے) اثر سے قیامت تک زمین پر گھاس اگنا بند ہو جائے' وہ اس کو قیامت تک کاٹتے اور ڈستے رہیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبر جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا ہے۔ (ترمذی)

۱۴۰ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَ لَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرُ وَ فِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ' فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ: اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ: وَ يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ' فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَادِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ' فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ' فَيَقُوْلَانِ: وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهٖ وَ صَدَّقْتُ قَالَ: فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ اَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ افْتَحُوْا لَهُ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ: فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَ طِيْبِهَا قَالَ: وَ يُفْتَحُ لَهُ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ قَالَ: وَ اِنَّ الْكَافِرَ' فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ: وَ تُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ جَسَدِهٖ وَ يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ' فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ' فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ' فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ' فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَ اَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَ افْتَحُوْا لَهُ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ: فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَ سَمُوْمِهَا قَالَ: وَ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهُ. رواه ابوداؤد' باب المسألة في القبر..... رقم: ۴۷۵۳

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ

کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازے میں (قبرستان) گئے- جب ہم قبر کے پاس پہنچے جو کہ ابھی کھودی نہیں گئی تھی نبی کریم ﷺ (وہاں قبر کی تیاری کے انتظار میں) تشریف فرما ہوئے اور آپ کے اردگرد ہم بھی اس طرح متوجہ ہو کر بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں- آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی جس سے زمین کو کرید رہے تھے (جو کسی گہری سوچ کے وقت ہوتا ہے) پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: ''عذابِ قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو'' پھر ارشاد فرمایا: (اللہ کا مؤمن بندہ اس دنیا سے منتقل ہو کر جب عالم برزخ میں پہنچتا ہے' یعنی قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے' تو) اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں' وہ اس کو بٹھاتے ہیں' پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے- پھر پوچھتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے- پھر پوچھتے ہیں کہ یہ آدمی جو تم میں (نبی بنا کر) بھیجے گئے تھے یعنی حضرت محمد ﷺ ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ کہتا ہے: وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں- فرشتے کہتے ہیں کہ تمہیں یہ بات کس نے بتائی یعنی تمہیں ان کے رسول ہونے کا علم کس ذریعہ سے ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی' اس پر ایمان لایا' اور اس کو سچ مانا' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مؤمن بندہ فرشتوں کے مذکورہ بالا سوالات کے جوابات جب اس طرح ٹھیک ٹھیک دے دیتا ہے تو) ایک منادی آسمان سے ندا دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے اعلان کرایا جاتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا' لہٰذا اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دو' اسے جنت کا لباس پہنا دو' اور اس کے لئے جنت میں ایک دروازہ کھول دو' (چنانچہ وہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے) اور اس سے جنت کی خوشگوار ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتی ہیں' اور قبر اس کے لئے حد نگاہ تک کھول دی جاتی ہے- (یہ حال تو رسول اللہ ﷺ نے مرنے والے مؤمن کا بیان فرمایا) اس کے بعد آپ نے کافر کی موت کا ذکر کیا اور ارشاد فرمایا: مرنے کے بعد اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور اس کے پاس (بھی) دو فرشتے آتے ہیں وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا- پھر فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا

تھا؟ وہ کہتا ہے: ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ یہ آدمی جو تمہارے اندر (بحیثیت نبی کے) بھیجا گیا تھا، تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال تھا؟ وہ پھر بھی یہی کہتا ہے: ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔ (اس سوال و جواب کے بعد) آسمان سے ایک پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا۔ پھر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور اسے آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے دوزخ کا ایک دروازہ کھول دو (چنانچہ یہ سب کچھ کر دیا جاتا ہے) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: (دوزخ کے اس دروازے سے) دوزخ کی گرمی اور جلانے جھلسانے والی ہوائیں اس کے پاس آتی رہتی ہیں اور قبر اس پر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ جس کی وجہ سے اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ (ابوداؤد)

ف: فرشتوں کا کافر کو یوں کہنا کہ "اس نے جھوٹ کہا" اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر کا فرشتوں کے سوال کے جواب میں اپنے انجان ہونے کو ظاہر کرنا جھوٹ ہے کیونکہ حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کے رسول اور دین اسلام کا منکر تھا۔

۱۴۱ – عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَ تَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ، وَ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ، فَيُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَ اَمَّا الْمُنَافِقُ وَ الْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِيْ، كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُهُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَ لَا تَلَيْتَ، وَ يُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ. رواه البخاري، باب ماجاء في عذاب القبر، رقم: ١٣٧٤

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی یعنی اس کے جنازے کے ساتھ آنے والے واپس چل دیتے ہیں اور (ابھی وہ اتنے قریب ہوتے ہیں کہ)

ان کی جوتیوں کی آواز وہ سن رہا ہوتا ہے' اتنے میں اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں' وہ اس کو بٹھاتے ہیں- پھر اس سے پوچھتے ہیں: تم اس شخص محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ جو مؤمن ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں- (یہ جواب سن کر) اس سے کہا جاتا ہے کہ (ایمان نہ لانے کی وجہ سے) دوزخ میں جو تمہاری جگہ ہوتی اس کو دیکھ لو' اب اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تمہیں جنت میں جگہ دی ہے (دوزخ اور جنت کے دونوں مقام اس کے سامنے کر دیئے جاتے ہیں) چنانچہ وہ دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا ہے- اور جو منافق اور کافر ہوتا ہے تو اسی طرح (مرنے کے بعد) اس سے بھی (رسول اللہ ﷺ کے بارے میں) پوچھا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ وہ منافق اور کافر کہتا ہے کہ میں ان کے بارے میں خود تو کچھ جانتا نہیں' دوسرے لوگ جو کہا کرتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا (اس کے اس جواب پر) اس کو کہا جاتا ہے کہ تو نے نہ تو خود جانا اور نہ ہی (جاننے والوں کی) پیروی کی- (پھر سزا کے طور پر) لوہے کے ہتھوڑوں سے اس کو مارا جاتا ہے جس سے وہ اس طرح چیختا ہے کہ انسان و جنات کے علاوہ اس کے آس پاس کی ہر چیز اس کا چیخنا سنتی ہے- (بخاری)

۱۴۲- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ: اَللّٰهُ اَللّٰهُ. وفی روایۃ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ: اَللّٰهُ' اَللّٰهُ. رواہ مسلم' باب ذھاب الایمان آخر الزمان' رقم: ۳۷۵' ۳۷۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ (ایسا برا وقت نہ آ جائے کہ) دنیا میں اللہ اللہ بالکل نہ کہا جائے- ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے قیامت قائم نہیں ہو گی جو اللہ اللہ کہتا ہو- (مسلم)

ف: مطلب یہ ہے کہ قیامت اس وقت آئے گی جب کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی یاد سے بالکل ہی خالی ہو جائے گی-

اس حدیث کا یہ مطلب بھی بیان کیا گیا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ دنیا میں ایسا شخص موجود ہو جو یہ کہتا ہو لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اللہ

تعالیٰ کی بندگی کرو۔ (مرقاۃ)

۱۴۳ – عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ. رواه مسلم' باب قرب الساعة رقم:۷۴۰۲

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت بدترین آدمیوں پر ہی قائم ہوگی۔ (مسلم)

۱۴۴ – عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِیْ اُمَّتِیْ فَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ: لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا' اَوْ اَرْبَعِیْنَ شَهْرًا' اَوْ اَرْبَعِیْنَ عَامًا' فَیَبْعَثُ اللّٰهُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ کَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ' فَیَطْلُبُهٗ فَیُهْلِکُهٗ ثُمَّ یَمْکُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِیْنَ' لَیْسَ بَیْنَ اثْنَیْنِ عَدَاوَةٌ' ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰهُ رِیْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ' فَلَا یَبْقٰی عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ اَوْ اِیْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتّٰی لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ دَخَلَ فِیْ کَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَیْهِ' حَتّٰی تَقْبِضَهٗ قَالَ: فَیَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ فِیْ خِفَّةِ الطَّیْرِ وَ اَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا یَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَ لَا یُنْکِرُوْنَ مُنْکَرًا' فَیَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّیْطَانُ فَیَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَجِیْبُوْنَ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَیَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ' وَ هُمْ فِیْ ذٰلِکَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ' حَسَنٌ عَیْشُهُمْ' ثُمَّ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ' فَلَا یَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰی لِیْتًا وَ رَفَعَ لِیْتًا' قَالَ: وَ اَوَّلُ مَنْ یَسْمَعُهٗ رَجُلٌ یَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ قَالَ: فَیَصْعَقُ' وَ یَصْعَقُ النَّاسُ' ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا کَاَنَّهُ الطَّلُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ' ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَنْظُرُوْنَ' ثُمَّ یُقَالُ: یٰاَیُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ' وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ' ثُمَّ یُقَالُ: اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ' فَیُقَالُ: مِنْ کَمْ؟ فَیُقَالُ: مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَ تِسْعَةً وَ تِسْعِیْنَ قَالَ: فَذٰلِکَ یَوْمَ یَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا' وَ ذٰلِکَ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ. رواه مسلم' باب فی خروج الدجال ...... رقم: ۷۳۸۱

وفی روایة: فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی النَّاسِ حَتّٰی تَغَیَّرَتْ وُجُوْهُهُمْ' فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مِنْ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تِسْعَمِائَةٍ وَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعِیْنَ وَ مِنْکُمْ وَاحِدٌ. (الحدیث)

رواه البخاری' باب قوله: وتری الناس سکاری' رقم: ۴۷۴۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت سے پہلے) دجال نکلے گا اور وہ چالیس تک ٹھہرے گا - اس حدیث کو روایت کرنے والے صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ کا مطلب چالیس سے چالیس دن تھے' یا چالیس مہینے' یا چالیس سال - آگے حدیث بیان کرتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو (دنیا میں) بھیجیں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہیں یعنی ان کی شکل و صورت حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملتی جلتی ہو گی - وہ دجال کو تلاش کریں گے (اور اس کا تعاقب کریں گے اور اس کو پکڑ کر) اس کا خاتمہ کر دیں گے - پھر سات سال تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو آدمیوں کے درمیان (بھی) آپس میں دشمنی نہیں ہو گی - پھر اللہ تعالیٰ (ملک) شام کی طرف سے ایک (خاص قسم کی) ٹھنڈی ہوا چلائیں گے جس کا یہ اثر ہو گا کہ روئے زمین پر کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو (بہر حال اس ہوا سے تمام اہل ایمان ختم ہو جائیں گے) یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی پہاڑ کے اندر (بھی) چلا جائے گا تو یہ ہوا وہیں پہنچ کر اس کا خاتمہ کر دے گی - رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد صرف برے لوگ ہی دنیا میں رہ جائیں گے (جن کے دل ایمان سے بالکل خالی ہوں گے) ان میں پرندوں والی تیزی اور پھرتی ہو گی یعنی جس طرح پرندے اڑنے میں پھرتیلے ہوتے ہیں اسی طرح یہ لوگ اپنی غلط خواہشات کے پورا کرنے میں پھرتی دکھائیں گے اور (دوسروں پر ظلم و زیادتی کرنے میں) درندوں والی عادات ہوں گی' بھلائی کو بھلا نہیں سمجھیں گے اور برائی کو برا نہ جانیں گے - شیطان ایک شکل بنا کر ان کے سامنے آئے گا اور ان سے کہے گا: کیا تم میرا حکم نہیں مانو گے؟ وہ کہیں گے تم ہم کو کیا حکم دیتے ہو؟ یعنی جو تم کہو وہ ہم کریں' تو شیطان انہیں بتوں کی پرستش کا حکم دے گا (اور وہ اس کی تعمیل کریں گے) اور اس وقت ان پر روزی کی فراوانی ہو گی' اور ان کی زندگی (بظاہر) بڑی اچھی (عیش و نشاط والی) ہو گی - پھر صور پھونکا جائے گا' جو کوئی اس صور کی آواز کو سنے گا (اس آواز کی دہشت اور خوف سے بے ہوش ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا سر جسم پر سیدھا قائم نہ رہ سکے گا بلکہ)

اس کی گردن ادھر ادھر ڈھلک جائے گی۔ سب سے پہلے جو شخص صور کی آواز سنے گا (اور جس پر سب سے پہلے اس کا اثر پڑے گا) وہ ایک آدمی ہوگا جو اپنے اونٹ کے حوض کو مٹی سے درست کر رہا ہوگا' وہ بے ہوش اور بے جان ہو کر گر جائے گا یعنی مر جائے گا اور دوسرے سب لوگ بھی اسی طرح بے جان ہو کر گر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ (ہلکی سی) بارش برسائیں گے ایسی جیسے کہ شبنم' اس کے اثر سے انسانوں کے جسموں میں جان پڑ جائے گی۔ پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو ایک دم سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ لوگو! اپنے رب کی طرف چلو (اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) انہیں (حساب کے میدان میں) کھڑا کرو (کیونکہ) ان سے پوچھ ہوگی (اور ان کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا) پھر حکم ہوگا کہ ان میں سے دوزخیوں کے گروہ کو نکالو۔ عرض کیا جائے گا کہ کتنے میں سے کتنے؟ حکم ہوگا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ وہ دن ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا یعنی اس روز کی سختی اور لمبائی کا تقاضا یہی ہوگا کہ وہ بچوں کو بوڑھا کر دے اگرچہ حقیقت میں بچے بوڑھے نہ ہوں اور یہی وہ دن ہوگا جس میں پنڈلی کھولی جائے گی یعنی جس دن اللہ تعالیٰ خاص قسم کا ظہور فرمائیں گے۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سنا کہ ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم میں جائیں گے تو اس بات سے وہ اتنے پریشان ہوئے کہ چہروں کے رنگ بدل گئے اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بات یہ ہے کہ نو سو ننانوے جو جہنم میں جائیں گے وہ یاجوج ماجوج (اور ان کی طرح کفار و مشرکین) میں سے ہوں گے' اور ایک ہزار میں سے ایک (جو جنت میں جائے گا وہ) تم میں سے (اور تمہارا طریقہ اختیار کرنے والوں میں سے) ہوگا۔ (بخاری)

۱۴۵ – عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَ اسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَیَنْفُخُ فَکَاَنَّ ذٰلِکَ ثَقُلَ عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ لَھُمْ: قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا. رواہ الترمذی و قال: ھذا حدیث حسن [illegible]

ماجاء فی شان الصور' رقم: ۲۴۳۱

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش اور چین سے رہ سکتا ہوں حالانکہ صور والے فرشتے نے صور کو منہ میں لے لیا ہے اور اس نے کان لگا رکھا ہے کہ کب اس کو صور کے پھونک دینے کا حکم ہو اور وہ پھونک دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات کو بھاری محسوس کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا کہتے رہا کرو۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہیں اور وہ بہترین کام بنانے والے ہیں' اللہ تعالیٰ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔ (ترمذی)

۱۴۶ — عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ' حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ' فَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ' وَ مِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ' وَ مِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ' وَ مِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ: وَ اَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ اِلٰى فِيْهِ. رواه مسلم'

باب فی صفة یوم القیامة' رقم: ۷۲۰۶

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سورج مخلوق سے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان سے صرف ایک میل کی مسافت کے بقدر رہ جائے گا اور (اس کی گرمی سے) لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینہ میں ہوں گے یعنی جس کے اعمال جتنے برے ہوں گے اسی قدر اس کو پسینہ زیادہ آئے گا۔ بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک ہوگا اور بعض کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کی کمر تک ہوگا اور بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے منہ تک پہنچ رہا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے منہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ ان کا پسینہ یہاں تک پہنچ رہا ہوگا)۔ (مسلم)

۱۴۷ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاةً وَ صِنْفًا رُكْبَانًا وَ صِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ كَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ؟ قَالَ: اِنَّ

الَّـذِیْ اَمْشَاھُمْ عَلٰی اَقْدَامِھِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُمْشِیَھُمْ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ' اَمَا اِنَّھُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْھِھِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَشَوْکَةٍ. رواہ الترمذی و قال: ھذا حدیث حسن' باب و من سورة بنی اسرآئیل' رقم: ۳۱۴۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین قسموں میں اٹھائے جائیں گے: پیدل چلنے والے' سوار' منہ کے بل چلنے والے- عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! منہ کے بل کس طرح چل سکیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس اللہ نے انہیں پاؤں کے بل چلایا ہے' وہ ان کو منہ کے بل چلانے پر بھی یقیناً قدرت رکھتے ہیں- اچھی طرح سمجھ لو! یہ لوگ اپنے منہ کے ذریعے ہی زمین کے ہر ٹیلے اور ہر کانٹے سے بچیں گے- (ترمذی)

۱۴۸- عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَامِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُهُ رَبُّهُ لَیْسَ بَیْنَهُ وَ بَیْنَهُ تُرْجُمَانٌ' فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلاَ یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهٖ' وَ یَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلاَ یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ' وَ یَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلاَ یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ' فَاتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. رواہ البخاری' باب کلام الرب تعالی..... رقم: ۷۵۱۲

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ اس طرح کلام فرمائیں گے کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہوگا (اس وقت بندہ بے بسی سے ادھر ادھر دیکھے گا) جب اپنی داہنی جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سوا سے کچھ نظر نہ آئے گا' جب اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سوا سے کچھ نظر نہ آئے گا اور جب اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے گا- لہٰذا دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ خشک کھجور کے ٹکڑے (کو صدقہ کرنے) کے ذریعہ ہی سے ہو- (بخاری)

۱۴۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ: اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ! مَا الْحِسَابُ الْیَسِیْرُ؟ قَالَ: اَنْ یَنْظُرَ فِیْ کِتَابِهٖ فَیَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَئِذٍ یَا عَائِشَةُ هَلَکَ. (الحدیث) رواہ احمد ۶/۴۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بعض نمازوں میں رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا (اے اللہ میرا حساب آسان فرما دیجئے) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آسان حساب کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کے اعمال نامہ پر نظر ڈالی جائے پھر اس سے درگذر کر دیا جائے کیونکہ اے عائشہ! اس دن جس کے حساب میں پوچھ گچھ کی جائے گی وہ تو ہلاک ہو جائے گا۔ (مسند احمد)

۱۵۰- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَخْبِرْنِیْ مَنْ یَّقْوٰی عَلَی الْقِیَامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ فَقَالَ: یُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ عَلَیْهِ کَالصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ. رواه البیهقی کتاب البعث و النشور' مشکوٰة المصابیح' رقم:٥٥٦٣

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے بتائیے کہ قیامت کے دن (جو کہ پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا) کسے کھڑا رہنے کی طاقت ہوگی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" ترجمہ: جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن کے لئے یہ کھڑا ہونا اتنا آسان کر دیا جائے گا کہ وہ دن اس کے لئے فرض نماز کی ادائیگی کے بقدر رہ جائے گا۔ (بیہقی' مشکوٰة)

۱۵۱- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَتَانِیْ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَیَّرَنِیْ بَیْنَ اَنْ یُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِی الْجَنَّةَ وَ بَیْنَ الشَّفَاعَةِ' فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَ هِیَ لِمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا. رواه الترمذی' باب منه حدیث تخییر النبی ﷺ..... رقم:٢٤٤١

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا' یا تو اللہ تعالیٰ میری آدھی امت کو جنت میں داخل فرما دیں یا (سب کے لئے) مجھے شفاعت کرنے کا حق دے

دیں تو میں نے حق شفاعت کو اختیار کر لیا' (تاکہ سارے ہی مسلمان اس سے فائدہ اٹھا سکیں کوئی محروم نہ رہے) چنانچہ میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ (ترمذی)

۱۵۲ – عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن صحيح غريب' باب منه حديث شفاعتي.... رقم: ٢٤٣٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گناہ کبیرہ کرنے والوں کے حق میں میری شفاعت صرف میری امت کے لوگوں کے لئے مخصوص ہوگی (دوسری امتوں کے لوگوں کے لئے نہیں ہوگی)۔ (ترمذی)

۱۵۳ – عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ، فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اِشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَ لٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَ لٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ، فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَ لٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهُ، فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَ لٰكِن عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ: اَنَا لَهَا، فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَ يُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِيَ الْاٰنَ، فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَ قُلْ تُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ شَعِيْرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَ قُلْ تُسْمَعْ وَ سَلْ تُعْطَهْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ

وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ اَدْنٰی اَدْنٰی اَدْنٰی مِثْقَالَ حَبَّةٍ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَانْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِیْ فِيْمَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ وَ كِبْرِيَائِیْ وَ عَظَمَتِیْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. رواه البخاری' باب كلام الرب تعالٰی....، رقم: ٧٥١٠

(وَ فِیْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَ شَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَ شَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ لَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِیْ نَهَرٍ فِیْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهَرُ الْحَيَاةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِیْ حَمِيْلِ السَّيْلِ قَالَ: فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِیْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ، يَعْرِفُهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَ لَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ' ثُمَّ يَقُوْلُ: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَاَيْتُمُوْهُ فَهُوَ لَكُمْ' فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ' فَيَقُوْلُ: لَكُمْ عِنْدِیْ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا' فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبَّنَا! اَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: رِضَائِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا. رواه مسلم باب معرفة طريق الرؤية' رقم: ٤٥٤

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو (پریشانی کی وجہ سے) لوگ ایک دوسرے کے پاس بھاگے بھاگے پھریں گے- چنانچہ (حضرت) آدم (علیہ السلام) کے پاس جائیں گے اور ان سے عرض کریں گے آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کر دیجئے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں' تم ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں- یہ ان کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں لیکن

تم موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ یعنی اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے والے ہیں- یہ ان کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں لیکن تم عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ رُوْحُ اللّٰہِ اور کَلِمَۃُ اللّٰہِ ہیں- یہ ان کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں البتہ تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ- چنانچہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا (بہت اچھا) شفاعت کا حق مجھے حاصل ہے- اس کے بعد میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا مجھے اجازت مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ میرے دل میں اپنی ایسی تعریفیں ڈالیں گے جو اس وقت مجھے نہیں آتیں- میں ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا- ارشاد ہوگا: محمد (ﷺ) سر اٹھاؤ' کہو تمہاری بات مانی جائے گی' مانگو ملے گا' شفاعت کرو قبول کی جائے گی- میں عرض کروں گا: یا رب میری امت! میری امت! یعنی میری امت کو بخش دیجئے- (مجھ سے) کہا جائے گا' جاؤ' جس کے دل میں جو کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو- میں جاؤں گا اور حکم کی تعمیل کروں گا- واپس آ کر پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا- ارشاد ہوگا: محمد (ﷺ) سر اٹھاؤ' کہو تمہاری بات مانی جائے گی' مانگو ملے گا' شفاعت کرو قبول کی جائے گی- میں عرض کروں گا: یا رب میری امت! میری امت (مجھ سے) کہا جائے گا: جاؤ' جس کے دل میں ایک ذرہ یا ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لو- میں جاؤں گا اور حکم کی تعمیل کروں گا- واپس آ کر پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا- ارشاد ہو گا: محمد (ﷺ) سر اٹھاؤ' کہو تمہاری بات مانی جائے گی' مانگو ملے گا' شفاعت کرو قبول کی جائے گی- میں عرض کروں گا: یا رب میری امت! میری امت! (مجھ سے) کہا جائے گا! جاؤ جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ سے بھی کم سے کمتر ایمان ہو اسے بھی نکال لو- میں جاؤں گا اور حکم کی تعمیل کر کے چوتھی مرتبہ پھر واپس آؤں گا اور پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا- ارشاد ہوگا: محمد (ﷺ) سر اٹھاؤ' کہو تمہاری بات مانی جائے گی' مانگو ملے گا' شفاعت کرو قبول کی جائے گی- میں عرض کروں گا: میرے رب! مجھے ان کے نکالنے کی بھی اجازت دے دیجئے جنہوں نے کلمہ لَآ اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰہُ پڑھا ہو- اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میری عزت کی قسم' میرے بلند مرتبہ کی قسم' میری بڑائی کی قسم اور میری بزرگی کی قسم! جنہوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا ہے انہیں تو میں ضرور جہنم سے (خود) نکال لوں گا- (بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس طرح ہے کہ (چوتھی مرتبہ آپ ﷺ کی بات کے جواب میں) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: فرشتے بھی شفاعت کر چکے' انبیاء (علیہم السلام) بھی شفاعت کر چکے اور مؤمنین بھی شفاعت کر چکے اب اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا- چنانچہ اللہ تعالیٰ مٹھی بھر کر ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال لیں گے جنہوں نے پہلے کبھی کوئی خیر کا کام نہ کیا ہوگا وہ لوگ دوزخ میں (جل کر) کوئلہ ہو چکے ہوں گے' جنت کے دروازوں کے سامنے ایک نہر ہے جسے نہر حیات کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں ان لوگوں کو ڈال دیں گے- وہ اس میں سے (فوری طور پر تر و تازہ ہو کر) نکل آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے میں (پانی اور کھاد ملنے کی وجہ سے فوری) اگ آتا ہے' اور یہ لوگ موتی کی طرح صاف ستھرے اور چمکدار ہو جائیں گے' ان کی گردنوں میں سونے کے پٹے پڑے ہوئے ہوں گے جن سے جنتی ان کو پہچانیں گے کہ یہ لوگ (جہنم کی آگ سے) اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں' انہیں اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نیک عمل کئے ہوئے جنت میں داخل کر دیا ہے- پھر اللہ تعالیٰ (ان سے) فرمائیں گے جنت میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم نے (جنت میں) دیکھا وہ سب تمہارا ہے- وہ کہیں گے ہمارے رب! آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا- اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میرے پاس تمہارے لئے اس سے افضل نعمت ہے وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! اس سے افضل کیا نعمت ہو گی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضا' اس کے بعد اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا- (مسلم)

ف: حدیث شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رُوْحُ اللّٰہِ اور کَلِمَۃُ اللّٰہِ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ ان کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کلمہ ''کن'' سے اس طرح ہوئی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی ماں کے گریبان میں پھونکا جس سے وہ ایک روح اور جان دار چیز بن گئے- (تفسیر ابن کثیر)

۱۵۴ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ.

رواه البخاری، باب صفة الجنة و النار، رقم: ٦٥٦٦

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی ایک جماعت جن کا لقب جہنمی ہوگا حضرت محمد ﷺ کی شفاعت پر دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ (بخاری)

۱۵۵ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ، مِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ. رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب منه دخول سبعين الفا..... رقم: ٢٤٤٠

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں بعض افراد وہ ہوں گے جو قوموں کی شفاعت کریں گے یعنی ان کا مقام یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کو قوموں کی شفاعت کی اجازت دیں گے۔ بعض وہ ہوں گے جو قبیلے کی شفاعت کریں گے، بعض وہ ہوں گے جو عصبہ کی شفاعت کریں گے اور بعض وہ ہوں گے جو ایک آدمی کی شفاعت کرسکیں گے (اللہ تعالیٰ ان سب کی سفارشوں کو قبول فرمائیں گے) یہاں تک کہ وہ سب جنت میں پہنچ جائیں گے۔ (ترمذی)

ف: دس سے چالیس تک کی تعداد والی جماعت کو عصبہ کہتے ہیں۔

۱۵۶ - عَنْ حُذَيْفَةَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ تُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَ الرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَ شِمَالًا، فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَ يَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَ شَدِّ الرِّجَالِ، تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ، وَ نَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ: وَ فِيْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَا مُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَ مَكْدُوْسٌ فِيْ

النَّارِ وَ الَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ! اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِیْنَ خَرِیْفًا. رواه مسلم، باب ادنی اهل الجنة منزلة فيها، رقم: ٤٨٢

حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن صفت امانت اور صلہ رحمی کو (ایک شکل دے کر) چھوڑ دیا جائے گا- یہ دونوں چیزیں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی (تاکہ اپنی رعایت کرنے والوں کی سفارش اور نہ رعایت کرنے والوں کی شکایت کریں) تمہارا پہلا قافلہ پل صراط سے بجلی کی طرح تیزی کے ساتھ گذر جائے گا- روای کہتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، بجلی کی طرح تیز گذرنے کا کیا مطلب ہوا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے بجلی کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح پل بھر میں گذر کر لوٹ بھی آتی ہے- اس کے بعد گذرنے والے ہوا کی طرح تیزی سے گذریں گے پھر تیز پرندوں کی طرح پھر جواں مردوں کے دوڑنے کی رفتار سے- غرض ہر شخص کی رفتار اس کے اعمال کے مطابق ہوگی اور تمہارے نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے ہو کر کہہ رہے ہوں گے: اے میرے رب! ان کو سلامتی سے گذار دیجئے ان کو سلامتی سے گذار دیجئے، یہاں تک کہ ایسے لوگ بھی ہوں جو اپنے اعمال کی کمزوری کی وجہ سے پل صراط پر گھسٹ کر ہی چل سکیں گے- پل صراط کے دونوں طرف لوہے کے آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے جس کے بارے میں حکم دیا جائے گا وہ اس کو پکڑ لیں گے اور بعض جہنم میں دھکیل دیئے جائیں گے- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، بلاشبہ جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے- (مسلم)

۱۵۷- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: بَیْنَمَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَاهٰذَا یَا جِبْرِیْلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَاِذَا طِیْنُهٗ مِسْكٌ اَذْفَرُ. رواه البخاری، باب في الحوض، رقم: ٦٥٨١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں چلنے کے دوران میرا گذر ایک نہر پر ہوا، اس کے دونوں جانب

کھوکھلے موتیوں سے تیار کیے ہوئے گنبد بنے ہوئے تھے- میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ نہر کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمائی ہے- میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی (جو اس کی تہہ میں تھی وہ) نہایت مہکنے والی مشک تھی- (بخاری)

۱۵۸- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ، وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ، وَمَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ، وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَ كِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ، فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا. رواه مسلم، باب اثبات حوض نبينا.... ، رقم: ۵۹۷۱

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی مسافت ایک مہینے کی ہے اور اس کے دونوں کونے بالکل برابر ہیں یعنی اس کی لمبائی چوڑائی برابر ہے اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مشک سے بھی اچھی ہے اور اس کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح (بے شمار) ہیں جو اس کا پانی پی لے گا اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی- (مسلم)

ف: ''حوض کی مسافت ایک مہینے کی ہے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حوض کوثر رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمایا ہے وہ اس قدر طویل و عریض ہے کہ اس کی ایک جانب سے دوسری جانب تک ایک مہینے کی مسافت ہے-

۱۵۹- عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَ اِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَ اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في صفة الحوض، رقم: ۲۴۴۳

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (آخرت میں) ہر نبی کا ایک حوض ہے اور انبیاء آپس میں اس بات پر فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کے پاس پینے والے زیادہ آتے ہیں- میں امید رکھتا ہوں کہ سب سے زیادہ پینے کے لئے لوگ میرے پاس آئیں گے (اور میرے حوض سے سیراب ہوں گے)- (ترمذی)

۱۶۰- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ شَهِدَ اَنْ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ اَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَ رَسُوْلُهُ وَ كَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِنْهُ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ، وَ النَّارُ حَقٌّ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ. زَادَ جُنَادَةُ: مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيِّهَا شَاءَ. رواہ البخاری، باب قولہ تعالی یاھل الکتاب...، رقم: ۳۴۳۵

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ ان کے بندے اور رسول ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بھی) اللہ تعالیٰ کے بندے اور ان کے رسول ہیں، اور ان کا کلمہ ہیں (کہ ان کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کلمہ ''کن'' سے ہوئی) اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ایک روح یعنی جان ہیں جس جان کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی پھونک کے ذریعہ حضرت مریم علیہا السلام کے بطن تک پہنچایا گیا۔ (حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونکا تھا) اور یہ کہ جنت برحق ہے، دوزخ برحق ہے (جو ان سب کی گواہی دے) خواہ اس کا عمل کیسا ہی ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں: وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (بخاری)

۱٦١ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَ لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَ لَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَءُ وا اِنْ شِئْتُمْ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾ رواہ البخاری، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ....، رقم: ۳۲۴۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں کبھی ان کا خیال گذرا۔ اگر تم چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھو: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾ ترجمہ: کوئی آدمی بھی ان نعمتوں کو نہیں جانتا جو ان بندوں کے لئے چھپا کر

رکھی گئی ہیں جن میں ان کی آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا سامان ہے-(بخاری)

۱۶۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا. رواه البخاری' باب ماجاء فی صفة الجنة.... ' رقم: ۳۲۵۰

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کوڑے کی جگہ یعنی کم سے کم جگہ بھی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر (اور زیادہ قیمتی) ہے-(بخاری)

۱۶۳- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَ لَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا' وَ لَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا' وَ لَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا' وَ لَنَصِيْفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا. رواه البخاری' باب صفة الجنة و النار' رقم: ٦٥٦٨

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے- اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت (جنت سے) زمین کی طرف جھانکے تو جنت سے لے کر زمین تک (کی جگہ کو) روشن کر دے اور خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ بھی دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے-(بخاری)

۱۶۴- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً' يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ' لَا يَقْطَعُهَا' وَاقْرَءُ وا اِنْ شِئْتُمْ ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ رواه البخاری' باب قوله و ظل ممدود' رقم: ٤٨٨١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو سال چل کر بھی اس کو پار نہ کر سکے اور تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "وَ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ" اور (جنتی) لمبے سایوں میں (ہوں گے)-(بخاری)

۱۶۵ – عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَ يَشْرَبُونَ، وَ لَا يَتْفِلُونَ وَ لَا يَبُولُونَ، وَ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَ لَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: جُشَاءٌ وَ رَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَ التَّحْمِيدَ، كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ. رواه مسلم، باب في صفات الجنة و اهلها، رقم: ۷۱۵۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے (لیکن) نہ تو تھوک آئے گا، نہ پیشاب پاخانہ ہوگا اور نہ ناک کی صفائی کی ضرورت ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کھانے کا کیا ہوگا؟ یعنی ہضم کیسے ہوگا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ڈکار آئے گی اور پسینہ مشک کے پسینے کی طرح ہوگا یعنی غذا کا جو اثر نکلنا ہوگا وہ ڈکار اور پسینہ کے ذریعہ نکل جایا کرے گا اور جنتیوں کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح اس طرح جاری ہوگی جس طرح ان کا سانس جاری ہوگا۔ (مسلم)

۱۶۶ – عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا، وَ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَ نُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ رواه مسلم، باب في دوام نعيم اهل الجنة....، رقم: ۷۱۵۷

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک پکارنے والا جنتیوں کو پکارے گا کہ تمہارے لئے صحت ہے کبھی بیمار نہ ہوگے، تمہارے لئے زندگی ہے کبھی موت نہ آئے گی، تمہارے لئے جوانی ہے کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا اور تمہارے لئے خوش حالی ہے کبھی کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ" ترجمہ: اور ان سے پکار کر کہا جائے گا یہ جنت تم کو تمہارے اعمال کے بدلے دی گئی ہے۔ (مسلم)

۱۶۷ – عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ

الْجَنَّةَ، قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَ تُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا اُعْطُوا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ. رواه مسلم، باب اثبات رؤية المؤمنين في الآخرة.... رقم: ٤٤٩

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائیں گے: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو مزید ایک چیز عطا کروں یعنی تم کو جو کچھ اب تک عطا ہوا ہے اس پر مزید ایک خاص چیز عنایت کروں؟ وہ کہیں گے- کیا آپ نے ہمارے چہرے روشن نہیں کر دیئے اور کیا آپ نے ہمیں دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ (اب اس کے علاوہ اور کیا چیز ہو سکتی ہے جس کی ہم خواہش کریں، بندوں کے اس جواب کے بعد) پھر اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دیں گے (جس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے) اب ان کا حال یہ ہوگا کہ جو کچھ اب تک انہیں ملا تھا اس سب سے زیادہ محبوب ان کے لئے اپنے رب کے دیدار کی نعمت ہوگی- (مسلم)

۱۶۸ – عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَغْبِطُوْا فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ، اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهِ، اِنَّ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا يَمُوْتُ. رواه الطبراني في الاوسط و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ١٠/٦٤٣

اَلْقَاتِلُ: اَلنَّارُ قاله البغوي في شرح السنة ١٤/٢٩٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کسی گنہگار کو نعمتوں میں دیکھ کر اس پر رشک نہ کرو، تمہیں معلوم نہیں موت کے بعد اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے- اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے لئے ایک ایسا قاتل ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی (قاتل سے مراد دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ رہے گا)- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۶۹ – عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً، قَالَ: فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَ سِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا. رواه البخاري، باب

صفة النار و انها مخلوقة' رقم: ٣٢٦٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہی (دنیا کی آگ) کافی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ دنیا کی آگ کے مقابلہ میں انہتر درجہ بڑھا دی گئی ہے۔ ہر درجہ کی حرارت دنیا کی آگ کی حرارت کے برابر ہے۔ (بخاری)

١٧٠ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا' مِنْ اَهْلِ النَّارِ' يَوْمَ الْقِيَامَةِ' فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً: ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا' وَ اللّٰهِ يَا رَبِّ! وَ يُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا' مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ' فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ' فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ اَهَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا' وَ اللّٰهِ يَا رَبِّ! مَا مَرَّبِيْ بُؤْسٌ قَطُّ' وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ. رواہ مسلم'

باب صبغ انعم اهل الدنيا في النار' رقم: ٧٠٨٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دوزخیوں میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جس نے اپنی دنیا کی زندگی نہایت عیش و آرام کے ساتھ گزاری ہوگی' اس کو دوزخ کی آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی اچھی حالت دیکھی ہے' اور کیا کبھی عیش و آرام کا کوئی دور تجھ پر گذرا ہے؟ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہے گا کبھی نہیں میرے رب! اسی طرح ایک شخص جنتیوں میں سے ایسا لایا جائے گا جس کی زندگی سب سے زیادہ تکالیف میں گذری ہوگی' اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی دکھ دیکھا ہے' کیا کوئی دور تجھ پر تکلیف کا گذرا ہے؟ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہے گا کبھی نہیں میرے رب! کبھی کوئی تکلیف مجھ پر نہیں گذری اور میں نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ (مسلم)

١٧١ - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ' وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ' وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ

النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِهٖ' وَ مِنهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰی تَرْقُوَتِهٖ. رواہ مسلم' باب جھنم' رقم: ۷۱۷۰

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض دوزخیوں کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور بعض کو ان کے گھٹنوں تک پکڑے گی اور بعضوں کو ان کی کمر تک پکڑے گی اور بعض کو ان کی ہنسلی (گردن کے نیچے کی ہڈی) تک پکڑے گی۔ (مسلم)

۱۷۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ هٰذِهِ الآيَةَ ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (البقرة ۱۳۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ' فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ. رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح' باب ماجاء فی صفة شراب اهل النار' رقم: ۲۵۸۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ" ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور (کامل) اسلام ہی پر جان دینا۔ (اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرنے کے بارے میں) آپ ﷺ نے بیان فرمایا: "زقوم" کا اگر ایک قطرہ دنیا میں ٹپک جائے تو دنیا میں بسنے والوں کے سامان زندگی کو خراب کر دے' تو کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کا کھانا ہی زقوم ہوگا (زقوم جہنم میں پیدا ہونے والا ایک درخت ہے)۔ (ترمذی)

۱۷۳- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ: اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا' فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ وَ عِزَّتِکَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ' ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ وَ عِزَّتِکَ! لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ' قَالَ: فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا' فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ وَ عِزَّتِکَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا' فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ' ثُمَّ قَالَ: يَا

جِبْرِیْلُ! اِذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ وَ عِزَّتِکَ وَ جَلَالِکَ! لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَھَا. رواہ ابوداؤد' باب فی خلق الجنۃ و النار: ٤٧٤٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبرئیل (علیہ السلام) سے فرمایا: جاؤ جنت کو دیکھو' انہوں نے جا کر دیکھا- پھر اللہ تعالیٰ سے آ کر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم جو کوئی بھی اس جنت کا حال سنے گا وہ اس میں ضرور پہنچے گا یعنی پہنچنے کی پوری کوشش کرے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ناگواریوں سے گھیر دیا یعنی شرعی احکام کی پابندی لگا دی' جن پر عمل کرنا نفس کو ناگوار ہے- پھر فرمایا: جبرئیل اب جا کر دیکھو چنانچہ انہوں نے جا کر دیکھا- پھر آ کر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی نہ جا سکے گا- پھر جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا تو جبرئیل (علیہ السلام) سے فرمایا: جبرئیل جاؤ جہنم کو دیکھو انہوں نے جا کر دیکھا- پھر اللہ تعالیٰ سے آ کر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم جو کوئی بھی اس کا حال سنے گا اس میں داخل ہونے سے بچے گا یعنی بچنے کی پوری کوشش کرے گا- اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو نفسانی خواہشات سے گھیر دیا پھر فرمایا: جبرئیل اب جا کر دیکھو انہوں نے جا کر دیکھا- پھر آ کر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم' آپ کے بلند مرتبہ کی قسم! اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ کوئی بھی جہنم میں داخل ہونے سے نہ بچ سکے گا- (ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے براہِ راست استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے اوامر کو حضرت محمد ﷺ کے طریقہ پر پورا کرنے میں دنیا و آخرت کی تمام کامیابیوں کا یقین کرنا۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب: ۳۶)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور کسی مؤمن مرد اور مؤمن عورت کے لئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کسی کام کا حکم دے دیں تو پھر ان کو اپنے کام میں کوئی اختیار باقی رہے یعنی اس کی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ عمل کرنا ہی ضروری ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا تو وہ یقیناً کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہوگا۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (النساء: ٦٤)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے ہر ایک رسول کو اسی مقصد کے لئے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان کی اطاعت کی جائے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر: ۷)

اللہ تعالیٰ کا اشارد ہے: اور جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں رک جایا کرو یعنی جو حکم بھی دیں اس کو مان لو۔ (حشر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ

یَرْجُوا اللّٰہَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا﴾ (الاحزاب: ۲۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں اچھا نمونہ ہے خاص طور سے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ (سے ملنے) اور قیامت (کے آنے) کی امید رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہے۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰی. ﴿فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ (النور: ۶۳)

ایک جگہ ارشاد ہے: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آفت آ جائے یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو۔ (مؤمنون)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَ لَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ (النحل: ۹۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص کوئی نیک کام کرے مرد ہو یا عورت' بشرطیکہ ایمان والا ہو تو ہم اسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے (یہ دنیا میں ہوگا اور آخرت میں) ان کے اچھے کاموں کے بدلے میں ان کو اجر دیں گے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴾ (الاحزاب: ۱۷)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور جس نے اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی بات مانی' اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (ال عمران: ۳۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو تم میری فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے سب گناہ بخش دیں گے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔ (ال عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ (مریم: ۹۶)

ایک جگہ ارشاد ہے: بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اللہ تعالیٰ ان کے لئے مخلوق کے دل میں محبت پیدا کر دیں گے۔ (مریم)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا یَخٰفُ ظُلْمًا وَّ لَا هَضْمًا﴾ (طٰه: ۱۱۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جس نے نیک کام کیے ہوں گے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا اس کو اس کے عمل کا پورا بدلہ ملے گا اور اس کو نہ کسی زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ ہی حق تلفی کا یعنی نہ یہ ہوگا کہ گناہ کیے بغیر لکھ دیا جائے اور نہ ہی کوئی نیکی کم لکھ کر حق تلفی کی جائے گی۔ (طٰہٰ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق: ۳،۲)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے خلاصی کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دیتے ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتے ہیں جہاں سے اس کو خیال بھی نہیں ہوتا۔ (طلاق)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَالَمْ نُمَکِّنْ لَّکُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَکْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ﴾ (الانعام: ۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی (جسمانی قوت، مال کی فراوانی، بڑے خاندان والا ہونا، عزت کا ملنا، عمروں کا دراز ہونا، حکومتی طاقت کا ہونا وغیرہ وغیرہ) اور ہم نے ان پر خوب بارشیں برسائیں۔ ہم نے ان کے کھیت اور باغوں کے نیچے سے نہریں جاری کیں پھر (باوجود اس قوت و سامان کے) ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ان کی جگہ دوسری جماعتوں کو پیدا کر دیا۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا﴾ (الکهف: ۴۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مال اور اولاد تو دنیا کی زندگی کی (فناء ہونے والی) رونق

ہیں اور اچھے اعمال جو ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے یہاں یعنی آخرت میں ثواب کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں اور امید لگانے کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں یعنی اچھے اعمال پر جو امیدیں وابستہ ہوتی ہیں وہ آخرت میں پوری ہوں گی اور امید سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ اس کے برعکس مال واسباب سے امیدیں پوری نہیں ہوتیں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ وَّلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْآ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (النحل:۹۶)

ایک جگہ ارشاد ہے: جو کچھ تمہارے پاس دنیا میں ہے وہ ایک دن ختم ہو جائے گا اور جو عمل تم اللہ تعالیٰ کے پاس بھیج دو گے وہ ہمیشہ باقی رہے گا۔ (نحل)

اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتُهَا وَمَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى اَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ﴾ (القصص:۶۰)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور جو کچھ تم دنیا میں دیا گیا ہے وہ تو صرف دنیا کی چند روزہ زندگی گذارنے کا سامان اور یہاں کی (فنا ہونے والی) رونق ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟۔ (قصص)

احادیثِ نبویہ

۱۷۴- عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تَنْظِرُوْنَ اِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا، اَوْ غِنًى مُطْغِيًا، اَوْمَرَضًا مُفْسِدًا، اَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا، اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ؟ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی المبادرة بالعمل، رقم: ۲۳۰۶ الجامع الصحیح وھو سنن الترمذی طبع دار الباز

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔ کیا تمہیں ایسی تنگدستی کا انتظار ہے جو سب کچھ بھلا دے، یا ایسی مالداری کا جو سرکش بنا دے، یا اچانک آجائے (کہ بعض

وقت توبہ کرنے کا موقع بھی نہیں ملتا) یا دجال کا جو آنے والی چھپی ہوئی برائیوں میں بدترین برائی ہے' یا قیامت کا؟ قیامت تو بڑی سخت اور بڑی کڑوی چیز ہے۔ (ترمذی)

ف: مطلب یہ ہے کہ انسان کو ان سات چیزوں میں سے کسی چیز کے آنے سے پہلے نیک اعمال کے ذریعہ اپنی آخرت کی تیاری کر لینی چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان رکاوٹوں میں سے کوئی رکاوٹ آ جائے اور انسان اعمال صالحہ سے محروم ہو جائے۔

۱۷۵ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَ يَبْقَى وَاحِدٌ' يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَ مَالُهُ وَ عَمَلُهُ' فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَ مَالُهُ وَ يَبْقَى عَمَلُهُ. رواه مسلم' كتاب الزهد' رقم: ٧٤٢٤

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے گھر والے' مال اور عمل ساتھ جاتے ہیں۔ پھر گھر والے اور مال واپس آ جاتا ہے اور عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔ (مسلم)

۱۷۶ - عَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ: اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَاْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَ الْفَاجِرُ اَلَا وَ اِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ يَقْضِيْ فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ' اَلَا وَ اِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَا فِيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ' اَلَا وَ اِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَا فِيْرِهِ فِي النَّارِ اَلَا فَاعْمَلُوْا وَ اَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ' وَ اعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ' فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ' وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ. مسند الشافعي ١٤٨/١

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: غور سے سنو' دنیا ایک عارضی اور وقتی سودا ہے (اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اس لئے) اس میں ہر اچھے برے کا حصہ ہے اور سب اس سے کھاتے ہیں۔ بلاشبہ آخرت مقررہ وقت پر آنے والی سچی حقیقت ہے اور اس میں قدرت رکھنے والا بادشاہ فیصلہ کرے گا۔ غور سے سنو' ساری بھلائیاں اور اس کی تمام قسمیں جنت میں ہیں اور ہر قسم کی برائی اور اس کی تمام قسمیں جہنم میں ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو' جو کچھ کرو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کرو اور سمجھ لو' تم اپنے اپنے اعمال

کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاؤ گے۔ جس شخص نے ذرہ برابر کوئی نیکی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا۔ (مسند شافعی)

۱۷۷- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ کَانَ زَلَفَھَا وَ کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْقِصَاصُ: اَلْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ وَ السَّیِّئَۃُ بِمِثْلِھَا اِلَّا اَنْ یَتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْھَا. رواہ البخاری، باب حسن اسلام المرء، رقم: ٤١

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب بندہ اسلام قبول کر لیتا ہے اور اسلام کا حسن اس کی زندگی میں آجاتا ہے تو جو برائیاں اس نے پہلے کی ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ اسلام کی برکت سے ان سب کو معاف فرما دیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی نیکیوں اور برائیوں کا حساب یہ رہتا ہے کہ ایک نیکی پر دس گنا سے سات سو گنا تک ثواب دیا جاتا ہے اور برائی کرنے پر وہ اسی ایک برائی کی سزا کا مستحق ہوتا ہے ہاں البتہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی درگذر فرما دیں تو بات دوسری ہے۔ (بخاری)

ف: زندگی میں اسلام کے حسن کا آنا یہ ہے کہ دل ایمان کے نور سے روشن ہو اور جسم اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری سے آراستہ ہو۔

۱۷۸- عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ، وَ تُقِیْمَ الصَّلَاۃَ، وَ تُؤْتِیَ الزَّکَاۃَ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا. (وھو جزء من الحدیث) رواہ مسلم، باب بیان الایمان و الاسلام......، رقم: ۹۳

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان میں سے) یہ ہے کہ (دل و زبان سے) تم یہ شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں (کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں) اور یہ کہ محمد ﷺ ان کے رسول ہیں اور نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ (مسلم)

۱۷۹ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ لَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا وَ تُقِیْمَ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِیَ الزَّکَاةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ تَسْلِیْمُکَ عَلٰی اَهْلِکَ فَمَنِ انْتَقَصَ شَیْئًا مِنْهُنَّ فَهُوَ سَهْمٌ مِنَ الْاِسْلَامِ یَدَعُهٗ وَ مَنْ تَرَکَهُنَّ کُلَّهُنَّ فَقَدْ وَلّٰی الْاِسْلَامَ ظَهْرَهٗ. رواه الحاكم فى المستدرك ۱/۲۱ و قال هذا الحديث مثل الاول فى الاستقامة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حج کرو، نیکی کا حکم کرو، برائی سے روکو اور اپنے گھر والوں کو سلام کرو۔ جس شخص نے ان میں سے کسی چیز میں کچھ کمی کی تو وہ اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑ رہا ہے اور جس نے ان سب کو بالکل ہی چھوڑ دیا اس نے اسلام سے منہ پھیر لیا۔ (مستدرک حاکم)

۱۸۰ - عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْاِسْلَامُ ثَمَانِیَةُ اَسْهُمٍ، اَلْاِسْلَامُ سَهْمٌ وَ الصَّلٰوةُ سَهْمٌ وَ الزَّکَاةُ سَهْمٌ وَ حَجُّ الْبَیْتِ سَهْمٌ وَ الصِّیَامُ سَهْمٌ وَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ سَهْمٌ وَ النَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ سَهْمٌ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ سَهْمٌ وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهٗ. رواه البزار و فيه يزيد بن عطاء و ثقه احمد و غيره وضعفه جماعة و بقية رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۱/۱۹۱

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کے آٹھ حصے (اہم) ہیں۔ ایمان ایک حصہ ہے، نماز پڑھنا ایک حصہ ہے، زکوٰۃ دینا ایک حصہ ہے، حج کرنا ایک حصہ ہے، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے، رمضان کے روزے رکھنا ایک حصہ ہے، نیکی کا حکم کرنا ایک حصہ ہے، برائی سے روکنا ایک حصہ ہے۔ بلاشبہ وہ شخص ناکام ہے جس کا (اسلام کے ان اہم حصوں میں سے کسی میں بھی) کوئی حصہ نہیں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۱۸۱ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تُسْلِمَ وَجْهَکَ لِلّٰهِ وَ تَشْهَدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ تُقِیْمَ

الصَّلاۃَ وَ تُؤْتِیَ الزَّکَاۃَ. (الحدیث) رواہ احمد ۱/۳۱۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو (عقائد اور اعمال میں) اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو اور (دل وزبان سے) تم یہ شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں (کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں) محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ (مسند احمد)

۱۸۲ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ، قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا، وَ تُقِیْمُ الصَّلَاۃَ الْمَكْتُوْبَۃَ، وَ تُؤَدِّی الزَّكَاۃَ الْمَفْرُوْضَۃَ، وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ، قَالَ: وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا، فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا. رواہ البخاری، باب وجوب الزکاۃ، رقم: ۱۳۹۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیہات کے رہنے والے ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرو کسی کو ان کا شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز پڑھا کرو، فرض زکوٰۃ ادا کیا کرو اور رمضان کے روزے رکھا کرو۔ ان صاحب نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! (جو اعمال آپ نے فرمائے ہیں ویسے ہی کروں گا) ان میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پھر جب وہ صاحب چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ان کو دیکھ لے۔ (بخاری)

۱۸۳ – عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ وَ لَا نَفْقَهُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا فَاِذَا هُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَ اللَّیْلَۃِ، فَقَالَ: هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ﷺ: وَ صِیَامُ رَمَضَانَ' قَالَ: هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهُ؟ قَالَ: لَا' اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ' قَالَ: وَ ذَکَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّکَاةَ' قَالَ: هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا؟ قَالَ: لَا' اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ' قَالَ: فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَ هُوَ یَقُوْلُ: وَ اللّٰهِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَ لَا اَنْقُصُ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ. رواه البخاری' باب الزکاة من الاسلام' رقم:٤٦

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل نجد میں سے ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہم ان کی آواز کی گنگناہٹ تو سن رہے تھے (لیکن فاصلہ پر ہونے کی وجہ سے) ان کی بات ہمیں سمجھ میں نہیں آ رہی تھی یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گئے تو ہمیں سمجھ میں آیا کہ وہ آپ سے اسلام (کے اعمال) کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (ان کے کے جواب میں) ارشاد فرمایا: دن رات میں پانچ (فرض) نمازیں ہیں۔ ان صاحب نے عرض کیا: کیا ان نمازوں کے علاوہ بھی کوئی نماز میرے اوپر فرض ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم نفل پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے فرض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: کیا ان روزوں کے علاوہ بھی کوئی روزہ مجھ پر فرض ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! مگر نفل روزہ رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ اس پر بھی انہوں نے عرض کیا: کیا زکوٰۃ کے علاوہ بھی کوئی صدقہ مجھ پر فرض ہے؟ آپ ﷺ نے نے ارشاد فرمایا: نہیں! مگر نفلی صدقہ دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ اس کے بعد وہ صاحب یہ کہتے ہوئے چلے گئے: اللہ کی قسم! میں ان اعمال میں نہ تو زیادتی کروں گا اور نہ ہی کمی کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس شخص نے سچ کہا تو کامیاب ہو گیا۔ (بخاری)

۱۸۴ – عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ – وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ – بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَلَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا' وَ لَا تَسْرِقُوْا' وَ لَا تَزْنُوْا' وَ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ' وَ لَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَ اَرْجُلِکُمْ' وَ لَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ' فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ' وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ فِی الدُّنْیَا فَهُوَ کَفَّارَةٌ لَهٗ' وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ

ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَی اللّٰهِ، اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَ اِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، فَبَایَعْنَاهُ عَلٰی ذٰلِکَ. رواہ البخاری، کتاب الایمان، رقم:۱۸

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کی ایک جماعت سے جو آپ کے گرد بیٹھی تھی، مخاطب ہو کر فرمایا: مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، (فقر کے ڈر سے) اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، جان بوجھ کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور شرعی احکامات میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو کوئی تم میں سے اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور جو شخص (شرک کے علاوہ) ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے اور پھر دنیا میں اس کو اس گناہ کی سزا بھی مل جائے (جیسے حد وغیرہ جاری ہو جائے) تو وہ سزا اس کے گناہ کے لئے کفارہ ہو جائے گی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی گناہ کی پردہ پوشی فرمائی (اور دنیا میں اسے سزا نہ ملی) تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے، چاہیں (وہ اپنے فضل وکرم سے) آخرت میں بھی درگذر فرمائیں اور چاہیں تو عذاب دیں۔ (حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ ہم نے ان باتوں پر آپ ﷺ سے بیعت کی۔ (بخاری)

۱۸۵ – عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ: لَا تُشْرِکْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَ اِنْ قُتِلْتَ وَ حُرِّقْتَ، وَ لَا تَعُقَّنَّ وَ الِدَیْکَ وَ اِنْ اَمَرَاکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِکَ وَ مَالِکَ، وَ لَا تَتْرُکَنَّ صَلَاةً مَکْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا، فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلَاةً مَکْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ، وَ لَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهُ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَةٍ، وَ اِیَّاکَ وَ الْمَعْصِیَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَ اِیَّاکَ وَ الْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَ اِنْ هَلَکَ النَّاسُ، وَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَ اَنْتَ فِیْهِمْ فَاثْبُتْ، وَ اَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَ لَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَ اَخِفْهُمْ فِی اللّٰهِ. رواہ احمد ۵/۲۳۸

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تمہیں اس بات کا حکم دیں کہ

بیوی کو چھوڑ دو اور سارا مال خرچ کر دو- فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے نکل جاتا ہے- شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی جڑ ہے- اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اترتی ہے- میدان جنگ سے نہ بھاگنا اگرچہ تمہارے ساتھی ہلاک ہو جائیں- جب لوگوں میں موت (وبا کی صورت میں) عام ہو جائے (جیسے طاعون وغیرہ) اور تم ان میں موجود ہو تو وہاں سے نہ بھاگنا- گھر والوں پر اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا (تربیت کے لئے) ان پر سے لکڑی نہ ہٹانا- ان کو اللہ تعالیٰ سے ڈراتے رہنا- (مسند احمد)

ف: اس حدیث شریف میں والدین کی اطاعت کے بارے میں جو ارشاد فرمایا ہے وہ اطاعت کے اعلیٰ درجہ کا بیان ہے- جیسے اسی حدیث شریف میں یہ فرمان کہ ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے'' اعلیٰ درجہ کی بات ہے- کیونکہ ایسی صورت میں زبان سے کلمہ کفر کہہ دینے کی گنجائش ہے جب کہ دل ایمان پر مطمئن ہو- (مرقاۃ)

۱۸۶- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ اَقَامَ الصَّلَاةَ، وَ صَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِيْهَا فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَ مِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ. رواه البخاري، باب درجات المجاهدين في سبيل الله، رقم: ۲۷۹۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور ان کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا کہ اسے جنت میں داخل فرمائیں خواہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا ہو یا اسی سرزمین پر رہا ہو جہاں اس کی پیدائش ہوئی یعنی جہاد نہ کیا ہو- صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا

لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نہیں) کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد پر جانے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے- جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنت کا سب سے بہترین اور سب سے اعلیٰ مقام ہے اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں- (بخاری)

۱۸۷- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِھِنَّ مَعَ اِیْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مَنْ حَافَظَ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلٰی وُضُوْءِ ھِنَّ وَ رُکُوْعِھِنَّ وَ سُجُوْدِ ھِنَّ وَ مَوَاقِیْتِھِنَّ وَ صَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَ آتَی الزَّکَاۃَ طَیِّبَۃً بِھَا نَفْسُہٗ وَ اَدَّی الْاَمَانَۃَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَ مَا اَدَاءُ الْاَمَانَۃِ؟ قَالَ: اَلْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَاْمَنِ ابْنَ آدَمَ عَلٰی شَیْءٍ مِنْ دِیْنِہٖ غَیْرَھَا. رواہ الطبرانی باسناد جید، الترغیب ۱/۲٤۱

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ پانچ اعمال کرتا ہوا (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا- پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر اہتمام سے اس طرح پڑھے کہ ان کا وضو اور رکوع سجدہ صحیح طور پر کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اگر حج کی طاقت ہو تو حج کرے، خوش دلی سے زکوٰۃ دے اور امانت ادا کرے- عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! امانت کے ادا کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنابت کا غسل کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کے بیٹے کے دینی اعمال میں سے کسی عمل پر اعتماد نہیں فرمایا سوائے غسل جنابت کے (کیونکہ غسل جنابت ایسا چھپا ہوا عمل ہے کہ اس کے کرنے پر اللہ تعالیٰ کا خوف ہی اسے آمادہ کرسکتا ہے)- (طبرانی، ترغیب)

۱۸۸- عَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَنَا زَعِیْمٌ لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَ اَسْلَمَ وَ ھَاجَرَ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ، وَ بَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّۃِ، وَ اَنَا زَعِیْمٌ لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَ اَسْلَمَ وَ جَاھَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ، وَ بَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّۃِ، وَ بَیْتٍ فِیْ اَعْلٰی

غُرَفِ الْجَنَّةِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ لَمْ یَدَعْ لِلْخَیْرِ مَطْلَبًا وَ لَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا یَمُوْتُ حَیْثُ شَاءَ اَنْ یَمُوْتَ. رواہ ابن حبان (و اسنادہ صحیح) ۱۰/۴۸۰

حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں اس شخص کے لئے جو مجھ پر ایمان لائے' فرمانبرداری اختیار کرے اور ہجرت کرے ایک گھر جنت کے مضافات میں' ایک گھر جنت کے درمیان میں دلانے کا ذمہ دار ہوں اور میں اس شخص کے لئے جو مجھ پر ایمان لائے' فرمانبرداری اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے- ایک گھر جنت کے مضافات میں' ایک گھر جنت کے درمیان میں اور ایک گھر جنت کے بالاخانوں میں دلانے کا ذمہ دار ہوں جس شخص نے ایسا کیا اس نے ہر قسم کی بھلائی کو حاصل کرلیا اور ہر قسم کی برائی سے بچ گیا اب اس کی موت چاہے جیسے آئے (وہ جنت کا مستحق ہوگیا)- (ابن حبان)

۱۸۹- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ لَا یُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا یُصَلِّی الْخَمْسَ وَ یَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ.

(الحدیث) رواہ احمد ۵/۲۳۲

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو' پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہو اور رمضان کے روزے رکھتا ہو اس کی مغفرت کردی جائے گی- (مسند احمد)

۱۹۰- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَقِیَ لَا یُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا وَ اَدّٰی زَکَاةَ مَالِهٖ طَیِّبًا بِهَا نَفْسُهٗ مُحْتَسِبًا وَسَمِعَ وَ اَطَاعَ فَلَهُ الْجَنَّةُ. (الحدیث) رواہ احمد ۲/۳۶۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ثواب کی نیت سے ادا کی ہو اور (مسلمانوں کے) امام کی بات کو سن کر اسے مانا ہو تو اس کے لئے جنت ہے- (مسند احمد)

۱۹۱ – عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ. رواه الترمذی وقال: حدیث فضالة حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی فضل من مات مرابطا، رقم: ۱۶۲۱

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے یعنی نفسانی خواہشات کے خلاف چلنے کی کوشش کرے۔ (ترمذی)

۱۹۲ – عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا يَخِرُّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ اِلٰى يَوْمِ يَمُوْتُ فِيْ مَرْضَاةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَحَقَّرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه احمد و الطبرانی فی الکبیر وفیه بقیة و هو مدلس و لکنه صرح بالتحدیث و بقیة رجاله و ثقوا، مجمع الزوائد ۱/۲۱۰

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے موت کے دن تک اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے منہ کے بل (سجدہ میں) پڑا رہے تو قیامت کے دن وہ اپنے اس عمل کو بھی کم سمجھے گا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۹۳ – عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَ مَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا: مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدٰى بِهٖ، وَ مَنْ نَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ بِهٖ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَ صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَ نَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَ لَا صَابِرًا. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب، باب انظروا الی من هو اسفل منکم، رقم: ۲۵۱۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص میں دو عادتیں ہوں اللہ تعالیٰ اس کو شاکرین اور صابرین کی جماعت میں شمار کرتے ہیں اور جس میں یہ دو عادتیں نہ پائی جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو شکر اور صبر کرنے والوں میں نہیں لکھتے۔ جو شخص دین میں اپنے سے بہتر کو دیکھے اور اس کی

پیروی کرے اور دنیا کے بارے میں اپنے سے کم درجہ کے لوگوں کو دیکھے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ (اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے) اس کو ان لوگوں سے بہتر حالت میں رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شکر اور صبر کرنے والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص دین کے بارے میں اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھے اور دنیا کے بارے میں اپنے سے اونچے لوگوں کو دیکھے اور دنیا کے کم ملنے پر افسوس کرے تو اللہ تعالیٰ نہ اس کو صبر کرنے والوں میں شمار فرمائیں گے نہ شکر گذاروں میں شمار فرمائیں گے۔ (ترمذی)

۱۹۴ – عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. رواه مسلم، باب الدنیا سجن للمؤمن... رقم: ۷۴۱۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔ (مسلم)

ف: ایک مؤمن کے لئے جنت میں جو نعمتیں تیار ہیں اس لحاظ سے یہ دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جو ہمیشہ کا عذاب ہے اس لحاظ سے دنیا اس کے لئے جنت ہے۔ (مرقاۃ)

۱۹۵ – عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا، وَ الْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَ الزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ، وَ اَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَ عَقَّ اُمَّهُ، وَ اَدْنٰى صَدِيْقَهُ وَ اَقْصٰى اَبَاهُ وَ ظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَ سَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَ كَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ، وَ اُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ، وَ ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَ الْمَعَازِفُ، وَ شُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَ لَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَ زَلْزَلَةً وَ خَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا، وَ آيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في علامة حلول المسخ و الخسف، رقم: ۲۲۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مال غنیمت کو اپنی ذاتی دولت سمجھا جانے لگے، امانت کو مال غنیمت سمجھا جانے لگے یعنی امانت کو ادا کرنے کے بجائے خود استعمال کر لیا جائے، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے یعنی خوشی سے دینے کے بجائے ناگواری سے دی جائے۔ علم، دین کے لئے نہیں

بلکہ دنیا کے لئے حاصل کیا جانے لگے' آدمی بیوی کی فرمان برداری اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے' دوست کو قریب اور باپ کو دور کرے' مسجدوں میں کھلم کھلا شور مچایا جانے لگے' قوم کی سرداری فاسق کرنے لگے' قوم کا سربراہ قوم کا سب سے ذلیل آدمی بن جائے' آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لئے کیا جانے لگے' گانے والی عورتوں کا اور ساز و باجے کا رواج ہو جائے' شراب عام پی جانے لگے اور امت کے بعد والے لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کو برا کہنے لگیں اس وقت سرخ آندھی' زلزلے' زمین میں دھنس جانے' آدمیوں کی صورت بگڑ جانے اور آسمان سے پتھروں کے برسنے کا انتظار کرنا چاہئے اور ایسے ہی مسلسل آفات کے آنے کا انتظار کرو جس طرح کسی ہار کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور اس کے موتی پے درپے جلدی جلدی گرنے لگیں۔ (ترمذی)

۱۹۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مَثَلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ السَّیِّئَاتِ' ثُمَّ یَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ' کَمَثَلِ رَجُلٍ کَانَتْ عَلَیْهِ دِرْعٌ ضَیِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ' ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَکَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً اُخْرٰی فَانْفَکَّتْ حَلْقَةٌ اُخْرٰی' حَتّٰی یَخْرُجَ اِلَی الْاَرْضِ. رواہ احمد ۱۴۵/۴

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص گناہ کرتا ہے پھر نیک اعمال کرتا رہتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس پر ایک تنگ زرہ ہو جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو۔ پھر وہ کوئی نیکی کرے جس کی وجہ سے اس زرہ کی ایک کڑی کھل جائے' پھر دوسرا کوئی نیک عمل کرے جس کی وجہ سے دوسری کڑی کھل جائے (اسی طرح نیکیاں کرتا رہے اور کڑیاں کھلتی رہیں) یہاں تک کہ پوری زرہ کھل کر زمین پر آپڑے۔ (مسند احمد)

ف: مراد یہ ہے کہ گنہگار گناہوں میں بندھا ہوا ہوتا ہے اور پریشان رہتا ہے نیکیاں کرنے کی وجہ سے گناہوں کا بندھن کھل جاتا ہے اور پریشانی دور ہو جاتی ہے۔

۱۹۷- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ: مَاظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا اُلْقِیَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبُ وَ لَا فَشَی الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا کَثُرَ فِیْهِمُ الْمَوْتُ وَ لَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِکْیَالَ وَ الْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَ لَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ الْحَقِّ اِلَّا فَشَی فِیْهِمُ الدَّمُ وَ لَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْهِمُ

الْعَدُوُّ. رواہ الامام مالك فی الموطا' باب ماجاء فی الغلول ص ٤٧٦

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کسی قوم میں مال غنیمت کے اندر خیانت کھلم کھلا ہونے لگےتو ان کے دلوں میں دشمن کا رعب ڈال دیا جاتا ہے- جب کسی قوم میں زنا عام طور سے ہونے لگےتو اس میں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے- جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگےتو اس کا رزق اٹھالیا جاتا ہے یعنی اس کے رزق میں برکت ختم کر دی جاتی ہے- جب کوئی قوم فیصلوں کے کرنے میں ناانصافی کرتی ہےتو ان میں خون ریزی پھیل جاتی ہے- جب کوئی قوم عہد کو توڑنے لگےتو اس پر دشمن مسلط کر دیئے جاتے ہیں- (موطا امام مالک)

۱۹۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ: اِنَّ الظَّالِمَ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: بَلٰی وَ اللّٰهِ حَتّٰی الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ فِیْ وَ كْرِهَا هَزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ. رواہ البیهقی فی شعب الایمان ٦/٥٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ظالم آدمی صرف اپنا ہی نقصان کرتا ہے- اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنا تو نقصان کرتا ہی ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! ظالم کے ظلم سے سرخاب (پرندہ) بھی اپنے گھونسلے میں سوکھ سوکھ کر مر جاتا ہے- (بیہقی)

ف: ظلم کا نقصان خود ظالم کی ذات تک محدود نہیں رہتا اس کے ظلم کی نحوست سے قسم قسم کی مصیبتیں نازل ہوتی رہتی ہیں' بارشیں بند ہو جاتی ہیں' پرندوں کو بھی جنگل میں کہیں دانا نصیب نہیں ہوتا اور بالآخروہ بھوک سے اپنے گھونسلوں میں مر جاتے ہیں-

۱۹۹- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْنِی مِمَّا یُكْثِرُ اَنْ یَقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ: هَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْیَا؟ قَالَ: فَیَقُصُّ عَلَیْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَقُصَّ' وَ اِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ اِنَّهُ اَتَانِی اللَّیْلَةَ آتِیَانِ' وَ اِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِیْ وَ اِنَّهُمَا قَالَا لِیْ: انْطَلِقْ' وَ اِنِّیْ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا' وَ اِنَّا اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَ اِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَیْهِ بِصَخْرَةٍ وَ اِذَا هُوَ یَهْوِیْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهٖ فَیَثْلَغُ رَاْسَهُ فَیَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَا هُنَا' فَیَتْبَعُ الْحَجَرَ فَیَاْخُذُهُ فَلَا یَرْجِعُ اِلَیْهِ حَتّٰی یَصِحَّ رَاْسُهُ كَمَا كَانَ' ثُمَّ یَعُوْدُ عَلَیْهِ فَیَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰی' قَالَ:

قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ' مَا هٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ' فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَ اِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِنْ حَدِيْدٍ' وَ اِذَا هُوَ يَاْتِيْ اَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ اِلٰى قَفَاهُ' وَ مَنْخِرَهُ اِلٰى قَفَاهُ' وَ عَيْنَهُ اِلٰى قَفَاهُ' - قَالَ وَ رُبَّمَا قَالَ اَبُوْ رَجَاءٍ: فَيَشُقُّ - قَالَ: ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ' فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى' قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ' مَا هٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ' فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّوْرِ - قَالَ وَ اَحْسِبُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ - فَاِذَا فِيْهِ لَغَطٌ وَ اَصْوَاتٌ' قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَ نِسَاءٌ عُرَاةٌ' وَ اِذَا هُمْ يَاْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ' فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا' قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ' قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ - حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ - اَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ' وَ اِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ' وَ اِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيْرَةً' وَ اِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ' ثُمَّ يَاْتِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ' ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِ' كُلَّمَا رَجَعَ اِلَيْهِ فَغَرَلَهُ فَاهُ فَاَلْقَمَهُ حَجَرًا' قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ' قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْآةِ كَاَكْرَهِ مَا اَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً' فَاِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَ يَسْعٰى حَوْلَهَا' قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؟ قَالَ: قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ' فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيْعِ' وَ اِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَاءِ' وَ اِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَاَيْتُهُمْ قَطُّ' قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؟ مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَالِيْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ' قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَ لَا اَحْسَنَ' قَالَ: قَالَا لِيْ: اِرْقَ' فَارْتَقَيْتُ فِيْهَا' قَالَ: فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَ لَبِنِ فِضَّةٍ' فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ

كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ، وَ شَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ، قَالَ: قَالَا لَهُمْ: اِذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهَرِ، قَالَ: وَ اِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِىْ كَاَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ مِنَ الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ، ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ: قَالَا لِيْ: هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ وَ هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ: فَسَمَا بَصَرِىْ صُعُدًا فَاِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ، قَالَ: قَالَا لِيْ: هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا، ذَرَانِىْ فَاَدْخُلَهُ، قَالَا اَمَّا الْآنَ فَلَا وَ اَنْتَ دَاخِلُهُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: فَاِنِّىْ قَدْ رَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا، فَمَا هٰذَا الَّذِىْ رَاَيْتُ؟ قَالَ: قَالَا لِيْ: اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ، اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِىْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَاْسُهُ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَاْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ، وَ اَمَّا الَّذِىْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ اِلٰى قَفَاهُ وَ مَنْخِرُهُ اِلٰى قَفَاهُ وَ عَيْنُهُ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَ اَمَّا الرِّجَالُ وَ النِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ فِىْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَ الزَّوَانِىْ وَ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِىْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِى النَّهَرِ وَ يُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَاِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَ اَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْآةِ الَّذِىْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَ يَسْعٰى حَوْلَهَا فَاِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَ اَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِىْ فِى الرَّوْضَةِ فَاِنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ عليه السلام وَ اَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ . قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَ اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَ اَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرًا مِنْهُمْ حَسَنٌ وَ شَطْرًا مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَ آخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. رواه البخاري، باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح، رقم: ٧٠٤٧

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہ سے پوچھا کرتے تھے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ جو کوئی خواب بیان کرتا (تو آپ اس کی تعبیر ارشاد فرماتے) ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کو میں نے خواب دیکھا ہے کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے اٹھا کر کہا ہمارے ساتھ چلئے - میں ان کے ساتھ چل دیا - ایک شخص پر ہمارا گذر ہوا جو لیٹا ہوا ہے اور دوسرا اس کے پاس پتھر اٹھائے ہوئے کھڑا ہے اور وہ لیٹے ہوئے

شخص کے سر پر زور سے پتھر مارتا ہے جس کی وجہ سے اس کا سر کچل جاتا ہے اور پتھر لڑھک کر دوسری طرف چلا جاتا ہے۔ یہ جا کر پتھر اٹھا کر لاتا ہے اس کے واپس آنے سے پہلے اس کا سر بالکل صحیح جیسے پہلے تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ پھر یہ اسی طرح پتھر مارتا ہے اور وہی کچھ ہوتا ہے جو پہلے ہوا تھا۔ میں نے ان دونوں سے تعجب سے کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ یہ دونوں شخص کون ہیں؟ (اور یہ کیا معاملہ ہو رہا ہے؟) انہوں نے کہا چلئے آگے چلئے۔ ہم آگے چلے ہمارا گذر ایک شخص پر ہوا جو چت لیٹا ہوا ہے اور ایک شخص اس کے پاس زنبور (لوہے کا کیلیں نکالنے والا آلہ) لئے کھڑا ہے جو لیٹے ہوئے شخص کے چہرے کے ایک جانب آ کر اس کا جبڑا' نتھنا' اور آنکھ گدی تک چیرتا چلا جاتا ہے۔ پھر دوسری جانب بھی اسی طرح کرتا ہے ابھی یہ دوسری جانب سے فارغ نہیں ہوتا کہ پہلی جانب بالکل اچھی ہو جاتی ہے وہ اسی طرح کرتا رہتا ہے۔ میں نے ان دونوں سے کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا چلئے آگے چلئے۔ ہم آگے چلے ایک تنور کے پاس پہنچے جس میں بڑا شور وغل ہو رہا ہے ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں بہت سے مرد وعورت ننگے ہیں ان کے نیچے سے آگ کا ایک شعلہ آتا ہے جب وہ ان کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہے تو وہ چیخنے لگتے ہیں میں نے ان دونوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا چلئے آگے چلئے۔ ہم آگے چلے ایک نہر پر پہنچے جو خون کی طرح سرخ تھی اور اس میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے دوسرا شخص تھا جس نے بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے' جب تیرنے والا شخص تیرتے ہوئے اس شخص کے پاس آتا ہے جس نے پتھر جمع کئے ہوئے ہیں تو یہ شخص اپنا منہ کھول دیتا ہے تو کنارے والا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے (جس کی وجہ سے وہ دور) چلا جاتا ہے۔ اور پھر تیر کر واپس اسی شخص کے پاس آتا ہے جب بھی یہ شخص تیرتے ہوئے کنارے والے شخص کے پاس آتا ہے تو اپنا منہ کھول دیتا ہے اور کنارے والا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے میں نے ان دونوں سے پوچھا یہ دونوں شخص کون ہیں؟ ان دونوں نے کہا چلئے آگے چلئے۔ پھر ہم آگے چلے تو جتنے بدصورت آدمی تم نے دیکھے ہوں گے ان سب سے زیادہ بدصورت آدمی کے پاس سے ہم گذرے اس کے پاس آگ جل رہی تھی جس کو وہ بھڑکا رہا تھا اور اس

کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا- میں نے ان سے پوچھا یہ شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا چلئے آگے چلئے- پھر ہم ایک ایسے باغ میں پہنچے جو ہرا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے تمام پھول تھے- اس باغ کے درمیان ایک بہت لمبے صاحب نظر آئے- ان کے بہت زیادہ لمبے ہونے کی وجہ سے میرے لئے ان کے سر کو دیکھنا مشکل تھا' ان کے چاروں طرف بہت سارے بچے تھے اتنے زیادہ بچے میں نے کبھی نہیں دیکھے- میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا آگے چلئے آگے چلئے- پھر ہم چلے اور ایک بڑے باغ میں پہنچے' میں نے اتنا بڑا اور خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا- انہوں نے مجھ سے کہا اس کے اوپر چڑھ جیئے- ہم اس پر چڑھے اور ایسے شہر کے قریب پہنچے جو اس طرح بنا ہوا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی- ہم شہر کے دروازے کے پاس پہنچے اور اسے کھلوایا وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا- ہم اس میں ایسے لوگوں سے ملے جن کے جسم کا آدھا حصہ اتنا خوبصورت تھا کہ تم نے اتنا خوبصورت نہ دیکھا ہوگا اور آدھا حصہ اتنا بدصورت تھا کہ اتنا بدصورت تم نے نہ دیکھا ہوگا- ان دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اس نہر میں کود جاؤ- میں نے دیکھا سامنے ایک چوڑی نہر بہہ رہی ہے جس کا پانی دودھ جیسا سفید ہے- وہ لوگ اس میں کود گئے' پھر جب وہ ہمارے پاس واپس آئے تو ان کی بدصورتی ختم ہو چکی تھی اور وہ بہت خوبصورت ہو چکے تھے- دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا گھر ہے' میری نظر اوپر اٹھی تو میں نے سفید بادل کی طرح ایک محل دیکھا انہوں نے کہا یہی آپ کا گھر ہے- میں نے ان سے کہا بارک اللّٰہ فیکما (اللہ تعالیٰ تم دونوں میں برکت دیں) مجھے چھوڑ دو میں اس کے اندر جاؤں- انہوں نے کہا ابھی نہیں لیکن بعد میں تشریف لے جائیں گے- میں نے ان سے پوچھا آج رات میں نے عجیب چیزیں دیکھی ہیں یہ کیا ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: اب ہم آپ کو بتاتے ہیں- پہلا شخص جس کے پاس سے آپ گذرے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور اس کو چھوڑ دیتا ہے (نہ پڑھتا ہے نہ عمل کرتا ہے) اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا ہے- (دوسرا) وہ شخص جس کے پاس سے آپ گذرے اور اس کے جبڑے نتھنے اور آنکھ کو

گدی تک چیرا جا رہا تھا یہ وہ ہے جو صبح گھر سے نکل کر جھوٹ بولتا ہے اور وہ جھوٹ دنیا میں پھیل جاتا ہے۔ (تیسرے) وہ ننگے مرد اور عورتیں جنہیں آپ نے تنور میں جلتے ہوئے دیکھا تھا زنا کار مرد اور عورتیں ہیں۔ (چوتھے) وہ شخص جس کے پاس سے آپ گذرے جو نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جا رہا تھا سود خور ہے۔ (پانچواں) وہ بدصورت آدمی جس کے پاس سے آپ گذرے جو آگ جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا جہنم کا داروغہ ہے جس کا نام مالک ہے۔ (چھٹے) وہ صاحب جو باغ میں تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور وہ بچے جو ان کے چاروں طرف تھے یہ وہ ہیں جو بچپن ہی میں فطرت (اسلام) پر مر گئے۔ اس پر کسی صحابی نے پوچھا: یا رسول اللہ! مشرکین کے بچوں کا کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بچے بھی (وہی) تھے۔ اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا جسم بدصورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ برے عمل کیے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کر دیئے۔ (بخاری)

• ۲۰۰- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بَیْنَ الْاُمَمِ' قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ كَیْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَکَ؟ قَالَ: اَعْرِفُهُمْ بِسِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ وَ اَعْرِفُهُمْ بِنُوْرِهِمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ. رواہ احمد ۵/۱۹۹

حضرت ابو ذر اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ساری امتوں میں سے اپنی امت کو قیامت کے دن پہچان لوں گا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں انہیں ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جانے کی وجہ سے پہچانوں گا اور انہیں ان کے چہروں کے نور کی وجہ سے پہچانوں گا جو سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ان پر نمایاں ہوگا۔ اور انہیں ان کے ایک (خاص) نور کی وجہ سے پہچانوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔ (مسند احمد)

ف: یہ نور ہر مؤمن کے ایمان کی روشنی ہوگی۔ ہر ایک کی ایمانی قوت کے بقدر اسے روشنی ملے گی۔ (کشف الرحمٰن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز

اللہ تعالیٰ کی قدرت سے براہِ راست استفادہ کے لئے اللہ رب العزت کے اوامر کو حضرت محمد ﷺ کے طریقہ پر پورا کرنے میں سب سے اہم اور بنیادی عمل نماز ہے۔

فرض نمازیں

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (العنکبوت: ٤٥)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی رہتی ہے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

(البقرة: ٢٧٧)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے خصوصاً نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ ادا کی تو ان کے رب کے پاس ان کا ثواب محفوظ ہے اور نہ ان کو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا

رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ۝ (ابراهيم: ٣١)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ایمان والے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ نماز کی پابندی رکھیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ خفیہ اور اعلانیہ خیرات بھی کیا کریں اس دن کے آنے سے پہلے پہلے کہ جس دن نہ کوئی خرید و فروخت ہو گی (کہ کوئی چیز دے کر نیک اعمال خرید لئے جائیں) اور نہ اس دن کوئی دوستی کام آئے گی (کہ کوئی دوست تمہیں نیک اعمال دے دے)۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ﴾ (ابراهيم: ٤٠)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی: اے میرے رب! مجھ کو اور میری اولاد کو نماز کا خاص اہتمام کرنے والا بنا دیجئے۔ اے ہمارے رب! اور میری یہ دعا قبول کر لیجئے۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل: ٧٨)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے ہونے تک نمازیں ادا کیا کیجئے یعنی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز بھی ادا کیا کیجئے۔ بے شک فجر کی نماز (اعمال لکھنے والے) فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ﴾ (المؤمنون: ٩)

(اللہ تعالیٰ نے کامیاب ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ) وہ اپنی فرض نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ (مؤمنون)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الجمعة: ٩)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! جب جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لئے اذان دی جائے تو تم اللہ تعالیٰ کی یاد یعنی خطبہ اور نماز کی طرف فوراً چل دیا کرو اور خرید و فروخت (اور اسی طرح دوسرے مشاغل) چھوڑ دیا کرو- یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں کچھ سمجھ ہو- (جمعہ)

احادیثِ نبویہ

١- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَ اِقَامِ الصَّلَاةِ، وَ اِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَ الْحَجِّ، وَ صَوْمِ رَمَضَانَ. رواه البخاري، باب دعاؤكم ايمانكم......، رقم: ٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے- لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دینا یعنی اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا- (بخاری)

٢- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ، وَ اَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ، وَ لٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ: سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ، وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ. رواه البغوي في شرح السنة، مشكوٰة المصابيح، رقم: ٥٢٠٦

حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں مال جمع کروں اور تاجر بنوں بلکہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ اپنے رب کی تسبیح اور تعریف کرتے رہیں، نماز پڑھنے والوں میں شامل رہیں اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے- (شرح السنۃ، مشکوٰۃ المصابیح)

٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سُؤَالِ جِبْرَئِيْلَ اِيَّاهُ عَنِ

اَلْاِسْلَامِ فَقَالَ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَ اَنْ تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ، وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ، وَ تَعْتَمِرَ، وَ تَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَ اَنْ تُتِمَّ الْوُضُوْءَ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقْتَ. رواه ابن خزيمة ۱/۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے جبرئیل علیہ السلام نے (جب کہ وہ ایک اجنبی شخص کی شکل میں حاضر ہوئے تھے) اسلام کے بارے میں سوال کیا- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم (دل و زبان سے) اس بات کی شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو، حج اور عمرہ کرو، جنابت سے پاک ہونے کے لئے غسل کرو، وضو کو پورا کرو اور رمضان کے روزے رکھو- حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پوچھا: جب میں یہ سارے اعمال کرلوں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں- حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا- (ابن خزیمہ)

۴- عَنْ قُرَّةَ بْنِ دَعْمُوْصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْفَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِيْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا؟ قَالَ: اَعْهَدُ اِلَيْكُمْ اَنْ تُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَ تُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ تَحُجُّوا الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَ تَصُوْمُوْا رَمَضَانَ فَاِنَّ فِيْهِ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ وَ تُحَرِّمُوْا دَمَ الْمُسْلِمِ وَمَا لَهُ وَالْمُعَاهِدَ اِلَّا بِحَقِّهِ وَ تَعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ وَ الطَّاعَةِ. رواه البيهقي في شعب الايمان ۳۴۲/۴

حضرت قرہ بن دعموص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری ملاقات نبی کریم ﷺ سے حجۃ الوداع میں ہوئی- ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کن چیزوں کی وصیت فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تم کو اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو اور رمضان کے روزے رکھو، اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے- مسلمان اور ذمی (جس سے معاہدہ کیا ہوا ہے) کے قتل کرنے کو اور ان کے مال لینے کو حرام سمجھو البتہ کسی جرم کے ارتکاب پر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کو سزا دی جائے گی- اور تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کو اور اس کی فرمانبرداری کو مضبوطی سے پکڑے رہو یعنی ہمت کے ساتھ دین کے کاموں میں

اللہ تعالیٰ کے غیر کی خوشنودی اور ناراضگی کی پرواہ کیے بغیر لگے رہو۔ (بیہقی)

۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ. رواه احمد ۳/ ۳٤٠

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ (مسند احمد)

٦- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ. (وهو بعض الحديث) رواه النسائي، باب حب النساء، رقم: ۳۳۹۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ (نسائی)

۷- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلصَّلَاةُ عَمُوْدُ الدِّيْنِ.

رواه ابو نعيم في الحلية وهو حديث حسن، الجامع الصغير ۲/ ۱۲٠

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز دین کا ستون ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، جامع صغیر)

۸- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَلصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ. رواه ابوداؤد، باب في حق المملوك، رقم: ۵۱۵٦

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز۔ اپنے غلاموں اور ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو یعنی ان کے حقوق ادا کرو۔ (ابوداؤد)

۹- عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقْبَلَ مِنْ خَيْبَرَ، وَ مَعَهُ غُلَامَانِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْدِمْنَا، قَالَ: خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ، قَالَ: خِرْلِي قَالَ: خُذْهٰذَا وَلَا تَضْرِبْهُ، فَاِنِّي قَدْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّي مَقْفَلَنَا مِنْ خَيْبَرَ، وَاِنِّي قَدْ نُهِيْتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ. (وهو بعض الحديث) رواه احمد والطبراني، مجمع الزوائد ٤/ ۴۳۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ خیبر سے واپس تشریف لائے، آپ ﷺ کے ساتھ دو غلام تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض

کیا: یا رسول اللہ! ہمیں خدمت کے لئے کوئی خادم دے دیجئے- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے جونسا چاہو لے لو- انہوں نے عرض کیا: آپ ہی پسند فرما دیں- نبی کریم ﷺ نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اس کو لے لو لیکن اس کو مارنا نہیں کیونکہ خیبر سے واپسی پر میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے- (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۰- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَ هُنَّ وَ صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَ اَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَ خُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَلَهُ، وَ مَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُ، وَ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ. رواه ابو داؤد، باب المحافظة على الصلوات، رقم: ٤٢٥

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں- جو شخص ان نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے، انہیں مستحب وقت میں ادا کرتا ہے، رکوع (سجدہ) اطمینان کے ساتھ کرتا ہے اور پورے خشوع سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی ضرور مغفرت فرمائیں گے- اور جو شخص ان نمازوں کو وقت پر ادا نہیں کرتا اور نہ ہی خشوع سے پڑھتا ہے تو اس سے مغفرت کا کوئی وعدہ نہیں- چاہیں مغفرت فرمائیں چاہیں عذاب دیں- (ابوداؤد)

۱۱- عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلٰى وُضُوْءِ هَا وَمَوَاقِيْتِهَا وَ رُكُوْعِهَا وَ سُجُوْدِهَا يَرَاهَا حَقًّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ. رواه احمد ٤/٢٦٧

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچوں نمازوں کی اس طرح پابندی کرے کہ وضو اور اوقات کا اہتمام کرے، رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے اور اس طرح نماز پڑھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے ذمہ ضروری سمجھے تو اس آدمی کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیا جائے گا- (مسند احمد)

۱۲- عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ

عَزَّوَجَلَّ: اِنِّی فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِکَ خَمْسَ صَلوَاتٍ، وَ عَهِدْتُ عِنْدِیْ عَهْدًا، اَنَّهُ مَنْ جَاءَ یُحَافِظُ عَلَیْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِیْ. رواه ابو داؤد، باب المحافظة على الصلوات، رقم: ٤٣٠

حضرت ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس بات کی میں نے ذمہ داری لے لی ہے کہ جو شخص (میرے پاس) اس حال میں آئے گا کہ اس نے ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کیا ہوگا اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جس شخص نے نمازوں کا اہتمام نہیں کیا ہوگا تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں (چاہے معاف کردوں یا سزا دوں)۔ (ابوداؤد)

۱۳ — عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ عَلِمَ اَنَّ الصَّلَاةَ حَقٌّ وَاجِبٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه عبدالله بن احمد فی زیاداته و ابو یعلی الا انه قال: حَقٌّ مَکْتُوْبٌ وَاجِبٌ و البزار بنحوه، و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ٢/١٥

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز پڑھنے کو ضروری سمجھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد، ابویعلی، بزار، مجمع الزوائد)

۱۴ — عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الصَّلَاةُ فَاِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِهِ، وَ اِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ. رواه الطبرانی فی الاوسط ولا باس باسناده انشاء الله، الترغیب ١/٢٤٥

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو باقی اعمال بھی اچھے ہوں گے، اور اگر نماز خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔ (طبرانی، ترغیب)

۱۵ — عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ: اِنَّ فُلَانًا یُصَلِّیْ فَاِذَا

اَصْبَحَ سَرَقَ. قَالَ: سَیَنْهَاهُ مَا یَقُوْلُ. رواہ البزار و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۲/۵۳۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: فلاں شخص (رات) نماز پڑھتا ہے پھر صبح ہوتے ہی چوری کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی نماز اس کو اس برے کام سے عنقریب ہی روک دے گی۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۱۶ – عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ صَلَّی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، تَحَاتَّتْ خَطَایَاهُ کَمَا یَتَحَاتُّ هٰذَا الْوَرَقُ، وَقَالَ: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ﴾ (ھود:۱۱۳). (وھو جزء من الحدیث) رواہ احمد ۵/۴۳۷

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے قرآن کریم کی آیت "وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ" تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اے محمد! آپ دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا کیجئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ باتیں، مکمل نصیحت ہیں ان لوگوں کے لئے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

ف: بعض علماء کے نزدیک دو کناروں سے مراد دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں صبح کی نماز اور دوسرے حصے میں ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں۔ رات کے کچھ حصوں میں نماز پڑھنے سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازوں کا پڑھنا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۱۷ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَ الْجُمْعَةُ اِلَی الْجُمْعَةِ، وَ رَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ، مُکَفِّرَاتٌ مَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ. رواہ مسلم، باب الصلوات الخمس...، رقم: ۵۵۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پانچوں نمازیں، جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے پچھلے رمضان تک درمیان اوقات کے تمام گناہوں کے لئے کفارہ ہیں جب کہ ان اعمال کو کرنے والا کبیرہ گناہوں سے بچے۔ (مسلم)

۱۸ – عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ. (الحديث) رواه ابن خزيمة في صحيحه، ۲/۱۸۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان پانچ فرض نمازوں کو پابندی سے پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا۔ (ابن خزیمہ)

۱۹ – عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَ بُرْهَانًا، وَ نَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرٌ وَ لَا بُرْهَانٌ، وَ لَا نَجَاةٌ، وَ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ اُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ. رواه احمد و الطبراني في الكبير و الاوسط، و رجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ۲/۲۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔ جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ (اس کے پورے ایمان دار ہونے کی) کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا اور وہ قیامت کے دن فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۰ – عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ عَلَّمُوْهُ الصَّلَاةَ. رواه الطبراني في الكبير ۸/۳۸۰ و في الحاشية: قال في المجمع ۱/۲۹۳: رواه الطبراني و البزار و رجاله رجال الصحيح

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ کے زمانے میں جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سب سے پہلے اسے نماز سکھاتے۔ (طبرانی)

۲۱- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّیْلِ الْآخِرُ' وَ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن' باب حدیث ینزل ربنا کل لیلة.... 'رقم: ۳٤۹۹

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ! کون سے وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ ارشادفرمایا: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ (ترمذی)

۲۲- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهَا' ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ یَعْتَمِلُ فَكَانَ بَیْنَ مَنْزِلِهٖ وَ مُعْتَمَلِهٖ خَمْسَةُ اَنْهَارٍ' فَاِذَا اَتَی مُعْتَمَلَهٗ عَمِلَ فِیْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ فَاَصَابَهُ الْوَسَخُ اَوِ الْعَرَقُ فَكُلَّمَا مَرَّ بِنَهْرٍ اغْتَسَلَ مَا كَانَ ذٰلِكَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ' فَكَذٰلِكَ الصَّلَاةُ كُلَّمَا عَمِلَ خَطِیْئَةً فَدَعَا وَ اسْتَغْفَرَ غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ قَبْلَهَا. رواه البزار و الطبرانی فی الاوسط و الکبیر و زاد فیه. ثُمَّ صَلّٰی صَلَاةً اسْتَغْفَرَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا كَانَ قَبْلَهَا و فیه: عبدالله بن قریظ ذکره ابن حبان فی الثقات' و بقیة رجاله رجال الصحیح' مجمع الزوائد ۲/۳۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا: پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جوصغیرہ گناہ ہو جاتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: ایک شخص کا کوئی کارخانہ ہے جس میں وہ کچھ کاروبار کرتا ہے اس کے کارخانہ اور مکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہیں۔ جب وہ کارخانہ میں کام کرتا ہے تو اس کے بدن پر میل لگ جاتا ہے یا اسے پسینہ آ جاتا ہے۔ پھر گھر جاتے ہوئے ہرنہر پر غسل کرتا ہوا جاتا ہے۔ (اس بار بار غسل کرنے سے) اس کے جسم پر میل نہیں رہتا۔ یہی حال نماز کا ہے کہ جب بھی کوئی گناہ کرلیتا ہے تو دعا استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ نماز سے پہلے کے تمام گناہوں

کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (بزار' طبرانی' مجمع الزوائد)

۲۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُمِرْنَا اَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ نَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ نُكَبِّرَهُ اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ قَالَ: فَرَاٰى رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ' فَقَالَ: اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ تَحْمَدُوا اللّٰهَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ تُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَ ثَلَاثِيْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ' قَالَ: فَاجْعَلُوْا خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوا التَّهْلِيْلَ مَعَهُنَّ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: افْعَلُوْا. رواه الترمذي وقال: هذا حديث صحيح' باب منه ماجاء في التسبيح و التكبير و التحميد عند المنام' رقم: ۳۴۱۳' الجامع الصحيح وهو سنن الترمذي' طبع دار الكتب العلمية

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں (نبی کریم ﷺ کی طرف سے) حکم دیا گیا تھا کہ ہم ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ' اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ مرتبہ پڑھیں۔ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کوئی صاحب کہتے ہیں: کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ' اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ مرتبہ پڑھو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ان صاحب نے کہا: ہر کلمہ کو ۲۵ مرتبہ کر لو اور ان کلمات کے ساتھ (۲۵ مرتبہ) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اضافہ کر لو۔ چنانچہ صبح کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہی کر لو یعنی اس کی اجازت فرما دی۔ (ترمذی)

۲۴- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ' فَقَالُوْا: قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَ النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ. فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ' وَ يَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ' وَ يَتَصَدَّقُوْنَ وَ لَا نَتَصَدَّقُ' وَ يُعْتِقُوْنَ وَ لَا نُعْتِقُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ' وَ تَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ وَ لَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ. قَالُوْا: بَلٰى' يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: تُسَبِّحُوْنَ وَ تُكَبِّرُوْنَ وَ تَحْمَدُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ' ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً' قَالَ اَبُوْ

صَالِحِ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا' فَفَعَلُوْا مِثْلَهُ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ. رواه مسلم' باب استحباب الذكر بعد الصلاة...' رقم:۱۳۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ فقراء مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کیا: مال دار بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے گئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ نماز پڑھتے ہیں' جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں وہ روزہ رکھتے ہیں (لیکن) وہ صدقہ دیتے ہیں ہم نہیں دے سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھا دوں کہ جس کی وجہ سے تم اپنے سے آگے بڑھنے والوں کے درجوں کو حاصل کرلو اور اپنے سے کم درجہ والے سے آگے بڑھے رہو اور کوئی تم سے اس وقت تک افضل نہیں ہوسکتا جب تک کہ یہ عمل نہ کرلے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتا دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' ۳۳'۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو (چنانچہ انہوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن مال داروں کو بھی رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان پہنچ گیا تو وہ بھی اس پر عمل کرنے لگے) فقراء مہاجرین نے دوبارہ حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمارے مال دار بھائیوں نے بھی یہ سن لیا اور وہ بھی یہی کرنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہیں عطا فرما دیتے ہیں۔ (مسلم)

۲۵- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ' وَ حَمِدَاللّٰهَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ' فَتِلْکَ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ' وَ قَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ' غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رواه مسلم' باب استحباب الذكر بعد الصلاة' و بيان صفته' رقم: ۱۳۵۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو

شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ' اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳ مرتبہ پڑھے' یہ کل ۹۹ مرتبہ ہوا' اور سو کی گنتی پوری کرتے ہوئے ایک مرتبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْـدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (مسلم)

۲۶- عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّمْرِیِّ اَنَّ اُمَّ الْحَکَمِ - اَوْضُبَاعَۃَ- ابْنَتَیِ الزُّبَیْرِ بْـنِ عَبْـدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا حَدَّثَتْہُ عَنْ اِحْدَاھُمَا اَنَّھَا قَالَتْ: اَصَابَ رَسُـوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَبْیًا فَـذَھَبْتُ اَنَـا وَ اُخْتِیْ وَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَشَـکَوْنَا اِلَیْہِ مَا نَحْنُ فِیْہِ وَ سَاَلْنَاہُ اَنْ یَاْمُرَ لَنَا بِشَیْءٍ مِنَ السَّبْیِ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: سَبَـقَـکُـنَّ یَتَـامٰی بَـدْرٍ' وَ لٰکِنْ سَاَدُلُّکُنَّ عَلٰی مَاھُوَ خَیْرٌ لَّکُنَّ مِنْ ذٰلِکَ' تُـکَبِّـرْنَ اللّٰـہَ عَلٰی اِثْرِ کُلِّ صَلَاۃٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِیْنَ تَکْبِیْرَۃً وَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِیْـنَ تَسْبِیْـحَۃً وَ ثَلَاثًـا وَ ثَلَاثِیْـنَ تَـحْـمِیْـدَۃً وَ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَـرِیْکَ لَـہٗ' لَـہُ الْـمُـلْـکُ وَ لَـہُ الْـحَـمْـدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. رواہ

ابو داؤد' باب فی مواضع قسم الخمس..... ' رقم: ۲۹۸۷

حضرت فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ زبیر بن عبدالمطلب کی دو صاحبزادیوں میں سے حضرت ام حکم یا حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہما نے یہ واقعہ بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ میں اور میری بہن اور نبی کریم ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ ہم تینوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنی مشکلات کا ذکر کر کے کچھ قیدی خدمت کے لئے مانگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خادم کے دینے میں تو بدر کے یتیم تم سے پہلے ہیں البتہ میں تمہیں خادم سے بہتر چیز بتاتا ہوں۔ ہر نماز کے بعد یہ تینوں کلمے سُبْحَانَ اللّٰہِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳' ۳۳ مرتبہ اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْـدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ' لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھ لیا کرو۔ (ابوداؤد)

۲۷- عَـنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا یَـخِیْـبُ قَـائِـلُـھُـنَّ' اَوْفَـا عِـلُـھُنَّ: ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِیْنَ تَسْبِیْحَۃً' وَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِیْنَ تَـحْمِیْدَۃً ' وَ اَرْبَعًا وَ ثَلَاثِیْـنَ تَـکْبِیْـرَۃً فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاۃٍ. رواہ مسلم' باب

استحباب الذکر بعد الصلاۃ ......، رقم: ۱۳۵

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کے بعد پڑھے جانے والے چند کلمات ایسے ہیں جن کا پڑھنے والا کبھی محروم نہیں ہوتا۔ وہ کلمات ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہیں۔ (مسلم)

۲۸- عَنِ السَّائِبِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَمَّا زَوَّجَہُ فَاطِمَۃَ بَعَثَ مَعَہُ بِخَمِیْلَۃٍ وَوِسَادَۃٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُھَا لِیْفٌ وَرَحَیَیْنِ وَسِقَاءٍ وَجَرَّتَیْنِ، فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِفَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ذَاتَ یَوْمٍ: وَاللّٰہِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتّٰی لَقَدِ اشْتَکَیْتُ صَدْرِیْ، قَالَ: وَقَدْ جَاءَ اللّٰہُ اَبَاکِ بِسَبْیٍ فَاذْھَبِیْ فَاسْتَخْدِمِیْہِ، فَقَالَتْ: وَ اَنَا وَ اللّٰہِ قَدْ طَحَنْتُ حَتّٰی مَجِلَتْ یَدَایَ، فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَ: مَاجَاءَ بِکِ اَیْ بُنَیَّۃُ ؟ قَالَتْ: جِئْتُ لِاُسَلِّمَ عَلَیْکَ وَ اسْتَحْیَتْ اَنْ تَسْاَلَہُ وَ رَجَعَتْ فَقَالَ: مَا فَعَلْتِ، قَالَتْ: اِسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَہُ، فَاَتَیْنَاہُ جَمِیْعًا، فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّی اشْتَکَیْتُ صَدْرِیْ، وَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا: قَدْ طَحَنْتُ قَدْ طَحَنْتُ حَتّٰی مَجِلَتْ یَدَایَ، وَقَدْ جَاءَکَ اللّٰہُ بِسَبْیٍ وَسَعَۃٍ فَاَخْدِمْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: وَاللّٰہِ لَا اُعْطِیْکُمَا وَ اَدَعُ اَھْلَ الصُّفَّۃِ تَطْوٰی بُطُوْنُہُمْ لَا اَجِدُمَا اُنْفِقُ عَلَیْہِمْ، وَ لٰکِنِّیْ اَبِیْعُہُمْ وَ اُنْفِقُ عَلَیْہِمْ اَثْمَانَہُمْ، فَرَجَعَا فَاَتَاھُمَا النَّبِیُّ ﷺ، وَقَدْ دَخَلَا فِیْ قَطِیْفَتِہِمَا اِذَا غَطَّیَا رُؤُوْسَہُمَا تَکَشَّفَتْ اَقْدَامُہُمَا، وَ اِذَا غَطَّیَا اَقْدَامَہُمَا تَکَشَّفَتْ رُؤُوْسُہُمَا فَثَارَا، فَقَالَ: مَکَانَکُمَا ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمَا بِخَیْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَانِیْ؟ قَالَا: بَلٰی، فَقَالَ: کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْہِنَّ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ: تُسَبِّحَانِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاۃٍ عَشْرًا، وَ تَحْمَدَانِ عَشْرًا، وَ تُکَبِّرَانِ عَشْرًا، وَ اِذَا اَوَیْتُمَا اِلٰی فِرَاشِکُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِیْنَ، وَ احْمَدَا ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِیْنَ، وَ کَبِّرَا اَرْبَعًا وَ ثَلَاثِیْنَ. قَالَ: فَوَاللّٰہِ مَا تَرَکْتُہُنَّ مُنْذُ عَلَّمَنِیْہِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: فَقَالَ لَہُ ابْنُ الْکَوَّاءِ: وَ لَا لَیْلَۃَ صِفِّیْنَ، فَقَالَ: قَاتَلَکُمُ اللّٰہُ یَا اَھْلَ الْعِرَاقِ نَعَمْ، وَلَا لَیْلَۃَ صِفِّیْنَ. رواہ احمد ۱/۱۰۶

حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کی شادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک چادر' ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی' دو چکیاں' ایک مشکیزہ اور دو مٹکے بھیجے- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ کی قسم! کنویں سے ڈول کھینچتے کھینچتے میرے سینے میں درد ہو گیا' تمہارے والد کے پاس کچھ قیدی اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں ان کی خدمت میں جا کر ایک خادم مانگ لو- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے ہاتھوں میں بھی چکی چلاتے چلاتے گٹے پڑ گئے- چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئیں- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیاری بیٹی کیسے آنا ہوا؟ حضرت فاطمہ نے عرض کیا: سلام کرنے آئی ہوں اور شرم کی وجہ سے اپنی ضرورت نہ بتا سکیں اور یوں ہی واپس آ گئیں- میں نے ان سے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں تو شرم کی وجہ سے خادم نہ مانگ سکی- پھر ہم دونوں اکٹھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے- میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کنویں سے پانی کھینچتے کھینچتے میرے سینے میں تکلیف ہو گئی اور حضرت فاطمہ نے عرض کیا: چکی چلا چلا کر میرے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے- اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس قیدی بھیجے ہیں اور کچھ وسعت عطا فرمائی ہے اس لئے ہمیں بھی ایک خادم دے دیجئے- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! صفہ والے بھوک کی وجہ سے ایسے حال میں ہیں کہ ان کے پیٹوں پر بل پڑے ہوئے ہیں ان پر خرچ کرنے کے لئے میرے پاس اور کچھ نہیں ہے اس لئے یہ غلام بیچ کر ان کی رقم کو صفہ والوں پر خرچ کروں گا- یہ سن کر ہم دونوں واپس آ گئے- رات کو ہم دونوں چھوٹے سے ایک کمبل میں لیٹے ہوئے تھے کہ جب اس سے سر ڈھانکتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانکتے تو سر کھل جاتا- اچانک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے ہم دونوں جلدی سے اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی جگہ لیٹے رہو اور فرمایا: تم نے مجھ سے جو خادم مانگا ہے کیا تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ ہم نے عرض کیا: ضرور بتلایئے- ارشاد فرمایا: یہ چند کلمات مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں- تم دونوں ہر نماز کے بعد

دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ' دس مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا کرو اور جب بستر پر لیٹو تو ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ' ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب سے مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے ہیں میں نے ان کا پڑھنا کبھی نہ چھوڑا۔ ابن کواء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا (کیا آپ نے) جنگ صفین کی رات میں بھی ان کلمات کو پڑھنا نہ چھوڑا؟ فرمایا: عراق والو! تم پر اللہ کی مار ہو جنگ صفین کی رات کو بھی میں نے یہ کلمات نہیں چھوڑے۔ (مسند احمد)

۲۹- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: خَصْلَتَانِ لَا یُحْصِیْھِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ' ھُمَا یَسِیْرٌ' وَمَنْ یَعْمَلُ بِھِمَا قَلِیْلٌ یُسَبِّحُ اللّٰہَ دُبُرَ کُلِّ صَلَاۃٍ عَشْرًا' وَیَحْمَدُہٗ عَشْرًا' وَیُکَبِّرُ عَشْرًا قَالَ: فَاَنَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ' یَعْقِدُھَا بِیَدِہٖ' قَالَ: فَقَالَ: خَمْسُوْنَ وَ مِائَۃٌ بِاللِّسَانِ' وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ' وَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ سَبَّحَ وَحَمِدَ وَ کَبَّرَ مِائَۃً' فَتِلْکَ مِائَۃٌ بِاللِّسَانِ' وَ اَلْفٌ فِی الْمِیْزَانِ فَاَیُّکُمْ یَعْمَلُ فِی الْیَوْمِ الْوَاحِدِ اَلْفَیْنِ وَ خَمْسَمِائَۃِ سَیِّئَۃٍ' قَالَ: کَیْفَ لَا یُحْصِیْھِمَا؟ قَالَ: یَاْتِی اَحَدَکُمُ الشَّیْطَانُ' وَھُوَ فِیْ صَلَاۃٍ' فَیَقُوْلُ: اذْکُرْ کَذَا' اُذْکُرْ کَذَا' حَتّٰی شَغَلَہٗ وَ لَعَلَّہٗ اَنْ لَایَعْقِلَ' وَ یَاْتِیْہِ فِیْ مَضْجَعِہٖ فَلَا یَزَالُ یُنَوِّمُہٗ حَتّٰی یَنَامَ. رواہ ابن حبان (حدیث صحیح) ٥/٣٥٤

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو عادتیں ایسی ہیں جو مسلمان بھی ان کی پابندی کرے وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ وہ دونوں عادتیں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ ایک یہ کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ' دس مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ' دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر شمار فرما رہے تھے کہ یہ (تینوں کلمات دس دس مرتبہ پانچ نمازوں کے بعد) پڑھنے میں ایک سو پچاس ہوئے لیکن اعمال کے ترازو میں (دس گنا ہو جانے کی وجہ سے) پندرہ سو ہوں گے۔ دوسری عادت یہ کہ جب سونے کے

لئے بستر پر آئے تو سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ پڑھے (اس طور پر کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ مرتبہ پڑھ لیا کرے) یہ پڑھنے میں سو کلمے ہو گئے جن کا ثواب ایک ہزار نیکیاں ہو گئیں (اب ان کی اور دن بھر کی نمازوں کے بعد کی کل میزان دو ہزار پانچ سو نیکیاں ہو گئیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دن میں دو ہزار پانچ سو گناہ کون کرتا ہوگا؟ یعنی اتنے گناہ نہیں ہوتے اور دو ہزار پانچ سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے کہ ان عادتوں پر عمل کرنے والے آدمی کم ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (یہ اس وجہ سے کہ) شیطان نماز میں آ کر کہتا ہے کہ فلاں ضرورت اور فلاں بات یاد کر یہاں تک کہ اس کو ان ہی خیالات میں مشغول کر دیتا ہے تاکہ ان کلمات کے پڑھنے کا دھیان نہ رہے۔ اور شیطان بستر پر آ کر سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ ان کلمات کو پڑھے بغیر ہی سو جاتا ہے۔ (ابن حبان)

۳۰- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهِ وَ قَالَ: يَا مُعَاذُ! وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ: اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ! لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ.

رواه ابوداؤد، باب فی الا ستغفار، رقم: ۱۵۲۲

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: معاذ! اللہ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے۔ پھر فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی بھی نماز کے بعد یہ پڑھنا نہ چھوڑنا: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ. ترجمہ: اے اللہ! میری مدد فرمائیے کہ میں آپ کا ذکر کروں اور آپ کا شکر کروں اور آپ کی اچھی عبادت کروں۔ (ابوداؤد)

۳۱- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ، لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ يَمُوْتَ. رواه النسائی فی عمل الیوم و اللیلة، رقم: ۱۰۰، و فی رواية: وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط باسانید واحدها جید، مجمع الزوائد ۱۰/۱۲۸

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیا کرے اس کو جنت میں جانے سے صرف اس کی موت ہی روکے ہوئے ہے- ایک روایت میں آیت الکرسی کے ساتھ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنے کا بھی ذکر ہے- (عمل الیوم واللیلة، طبرانی، مجمع الزوائد)

۳۲- عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ اِلَى الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى. رواه الطبراني و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۱۲۸

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فرض نماز کے بعد ''آیت الکرسی'' پڑھ لیتا ہے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۳۳- عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّكُمْ ﷺ اِلَّا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ خَطَايَايَ وَ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَانْعَشْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَ اهْدِنِيْ بِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ، لَايَهْدِيْ لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ. رواه الطبراني في الصغير والاوسط واسناده جيد، مجمع الزوائد ۱۰/۱۴۵

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی تمہارے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی انہیں نماز سے فارغ ہو کر یہی دعا مانگتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ خَطَايَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَ انْعَشْنِيْ وَ اجْبُرْنِيْ وَ اهْدِنِيْ بِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ، لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ-

ترجمہ: یا اللہ! میری تمام غلطیاں اور گناہ معاف فرمایئے- یا اللہ! مجھے بلندی عطا فرمایئے، میری کمی کو دور فرمایئے اور مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی توفیق نصیب فرمایئے اس لئے کہ اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں دے سکتا اور برے کاموں اور برے اخلاق کو آپ کے سوا اور کوئی دور نہیں کر سکتا- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۳۴- عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه البخاري، باب فضل صلوة الفجر، رقم: ۵۷۴

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری)

ف: دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے۔ فجر ٹھنڈے وقت کے اختتام پر اور عصر ٹھنڈک کی ابتداء پر ادا کی جاتی ہے۔ ان دونوں نمازوں کا خاص طور پر اس لئے ذکر فرمایا کہ فجر کی نماز نیند کے غلبہ کی وجہ سے اور عصر کی نماز کاروباری مشغولیت کی وجہ سے پڑھنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا ان دو نمازوں کا اہتمام کرنے والا یقیناً باقی تین نمازوں کا بھی اہتمام کرے گا۔ (مرقاۃ)

۳۵- عَنْ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَنْ يَلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا' يَعْنِى الْفَجْرَ وَ الْعَصْرَ.

رواه مسلم' باب فضل صلاتي الصبح والعصر.... رقم: ١٤٣٦

حضرت رویبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے یعنی فجر اور عصر وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ (مسلم)

۳۶- عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ فِىْ دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ هُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ' لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ' عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِىَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَ رُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَ كَانَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فِىْ حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَ حُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ لَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهُ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن صحيح غريب' باب في ثواب كلمة التوحيد.... رقم: ٣٤٧٤ و رواه النسائي في عمل اليوم و الليلة' رقم: ١٢٧ و ذكر بيده الخير مكان يُحْيِىْ وَ يُمِيْتُ' و زاد فيه: و كان له بكلّ واحدة قالها عتقُ رقبة' رقم: ١٢٧ و رواه النسائي ايضا في عمل اليوم و الليلة من حديث معاذ' و زاد فيه: و من قالهنّ حين ينصرفُ من صلاة العصر اُعطي مثل ذلك في ليلته' رقم: ١٢٦

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو

شخص فجر کی نماز کے بعد (جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں اسی طرح) دوزانو بیٹھے ہوئے بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ (یہ کلمات) پڑھتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عصر کی نماز کے بعد بھی دس مرتبہ پڑھ لیتا ہے- تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں' دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں' دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں' پورے دن ہر ناگوار اور ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہتا ہے- یہ کلمات شیطان سے بچانے کے لئے پہرہ داری کا کام دیتے ہیں اور اس دن شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہ کر سکے گا- ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر کلمہ پڑھنے پر اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے- اور عصر کی نماز کے بعد پڑھنے پر بھی رات بھر وہی ثواب ملتا ہے جو فجر کی نماز کے بعد پڑھنے پر دن بھر ملتا ہے- (وہ کلمات یہ ہیں) لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَـرِيْكَ لَهُ' لَهُ الْـمُـلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک روایت میں يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ کی جگہ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ہے- ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اپنی ذات وصفات میں اکیلے ہیں' کوئی ان کا شریک نہیں' سارا ملک دنیا و آخرت انہی کا ہے' انہی کے ہاتھ میں تمام تر بھلائی ہے اور جتنی خوبیاں ہیں وہ انہی کے لئے ہیں' وہی زندہ کرتے ہیں' وہی مارتے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں- (ترمذی' عمل الیوم واللیلۃ)

۳۷- عَنْ جُنْدُبٍ الْقَسْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ' فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ' ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ. رواہ مسلم' باب فضل صلاة العشاء .... رقم: ١٤٩٤

حضرت جندب قسری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جاتا ہے (لہٰذا اسے نہ ستاؤ) اور اس بات کا خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کو ستانے کی وجہ سے تم سے کسی چیز کا مطالبہ نہ فرمائیں کیونکہ جس سے اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کے بارے میں مطالبہ فرمائیں گے اس کی پکڑ فرمائیں گے پھر اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دیں گے- (مسلم)

۳۸- عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ اَسَرَّ اِلَيْهِ فَقَالَ: اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا، وَ اِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ، فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا. رواه ابوداؤد، باب مایقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۷۹

حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چپکے سے ارشاد فرمایا: جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرو "اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ" -''یا اللہ! مجھ کو دوزخ سے محفوظ رکھئے'' جب تم اس کو پڑھ لو گے اور پھر اسی رات تمہاری موت آ جائے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے اور اگر اس دعا کو سات مرتبہ فجر کی نماز کے بعد (بھی) پڑھ لو اور اسی دن تمہاری موت آ جائے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے- (ابوداؤد)

ف: رسول اللہ ﷺ نے چپکے سے اس لئے فرمایا تاکہ سننے والے کے دل میں بات کی اہمیت رہے- (بذل المجہود)

۳۹- عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا. رواه ابوداؤد، باب المحافظة على الصلوات، رقم: ٤٢٦

حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اول وقت میں نماز پڑھنا- (ابوداؤد)

۴۰- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ! اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ. رواه ابوداؤد، باب استحباب الوتر، رقم: ١٤١٦

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن والو یعنی مسلمانو! وتر پڑھ لیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہیں وتر پڑھنے کو پسند فرماتے ہیں- (ابوداؤد)

ف: وتر بے جوڑ عدد کو کہتے ہیں- اللہ تعالیٰ کے وتر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں- وتر پڑھنے کو پسند فرمانا بھی اس وجہ سے ہے کہ اس نماز کی

رکعتوں کی تعداد طاق ہے۔ (مجمع بحار الانوار)

۴۱- عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ، وَهِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، وَهِيَ الْوِتْرُ، فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ. رواه ابو داؤد، باب استحباب الوتر، رقم: ۱۴۱۸

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک اور نماز تمہیں عطا فرمائی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، وہ نمازِ وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس کا وقت نماز عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک مقرر فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

ف: عربوں میں سرخ اونٹ بہت قیمتی مال سمجھا جاتا تھا۔

۴۲- عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ بِثَلَاثٍ: بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رواه الطبراني في الكبير و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۲/ ۴٦۰

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے حبیب ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، سونے سے پہلے وتر پڑھنا اور فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ف: جنہیں رات کو اٹھنے کی عادت ہے ان کے لئے اٹھ کر وتر پڑھنا افضل ہے اور اگر اٹھنے کی عادت نہیں تو سونے سے پہلے ہی پڑھ لینے چاہئیں۔

۴۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ، وَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا طُهُوْرَ لَهُ، وَ لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ، اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلَاةِ مِنَ الدِّيْنِ كَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ. رواه الطبراني في الاوسط والصغير وقال: تفرد به الحسين بن الحكم الحبري، الترغيب ۱/ ۲۴٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو امانت دار نہیں وہ کامل ایمان والا نہیں۔ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جو نماز نہ پڑھے اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز کا درجہ دین میں ایسا ہی ہے جیسے سر کا درجہ

بدن میں ہے یعنی جیسے سر کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح نماز کے بغیر دین باقی نہیں رہ سکتا۔ (طبرانی، ترغیب)

۴۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: بَیْنَ الرَّجُلِ وَ بَیْنَ الشِّرْکِ وَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلَاةِ. رواه مسلم، باب بيان اطلاق اسم الكفر...... رقم: ۲٤۷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نماز کا چھوڑنا مسلمان کو کفر وشرک تک پہنچانے والا ہے۔ (مسلم)

ف: علماء نے اس حدیث کے کئی مطلب بیان فرمائے ہیں جس میں سے ایک یہ ہے کہ بے نمازی گناہوں کے کرنے پر بے باک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے کفر میں داخل ہونے کا خطرہ ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ بے نمازی کے برے خاتمے کا اندیشہ ہے۔ (مرقاۃ)

۴۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَکَ الصَّلَاةَ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ. رواه البزار و الطبراني في الكبير، و فيه: سهل بن محمود ذكره ابن ابي حاتم و قال: روى عنه احمد بن ابراهيم الدورقي و سعدان بن يزيد، قلت: و روى عنه محمد بن عبدالله المخرمي و لم يتكلم فيه احد، و بقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۲: ۲٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز چھوڑ دی وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوں گے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

۴۶- عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِیَةَ رضی اللّٰه عنه اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ، فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ و مَا لَهُ. رواه ابن حبان (و اسناده صحيح) ٤: ۳۳۰

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال ودولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (ابن حبان)

۴۷- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَیْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ، وَ فَرِّقُوْا بَیْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ. رواه ابوداؤد، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، رقم: ٤٩٥

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم کیا کرو۔ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں مارو اور اس عمر میں پہنچ کر (بہن بھائی کو) علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔ (ابوداؤد)

ف: ایسی مار ہو جس سے کوئی جسمانی نقصان نہ پہنچے۔

باجماعت نماز

آیتِ قرآنی

قَالَ اللّٰہُ تَعَالَی: ﴿وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ﴾ (البقرۃ:٤٣)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی باجماعت نماز پڑھو۔ (بقرہ)

احادیثِ نبویہ

۴۸- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُلَہٗ مَدٰی صَوْتِہٖ، وَ یَشْھَدُلَہٗ کُلُّ رَطْبٍ وَ یَابِسٍ، وَشَاھِدُ الصَّلَاۃِ یُکْتَبُ لَہٗ خَمْسٌ وَ عِشْرُوْنَ صَلَاۃً، وَیُکَفَّرُعَنْہُ مَا بَیْنَھُمَا. رواہ ابوداؤد، باب رفع الصوت بالاذان، رقم: ٥١٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤذن کے گناہ وہاں تک معاف کر دیئے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے (یعنی اگر اتنی مسافت تک کی جگہ اس کے گناہوں سے بھر جائے تو بھی وہ سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں) جاندار و بے جان جو مؤذن کی آواز سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دیں گے۔ مؤذن کی آواز پر نماز میں آنے والے کے لئے پچیس نمازوں کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور ایک نماز سے پچھلی نماز تک کے درمیانی اوقات کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

ف: بعض علماء کے نزدیک پچیس نمازوں کا ثواب مؤذن کے لئے ہے اور اس کی ایک اذان سے پچھلی اذان تک کے درمیانی گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔ (بذل المجہود)

۴۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ

مُنتَهٰی اَذَانِهٖ، وَ یَستَغفِرُ لَهٗ کُلُّ رَطْبٍ وَ یَابِسٍ سَمِعَ صَوتَهٗ. رواہ احمد و الطبرانی فی البزار الا انہ قال: وَ یُجِیْبُهٗ کُلُّ رَطْبٍ وَّ یَابِسٍ ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۲/۸۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤذن کی آواز جہاں جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، ہر جاندار اور بے جان جو اس کی اذان کو سنتے ہیں اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں- ایک روایت میں ہے کہ ہر جاندار اور بے جان اس کی اذان کا جواب دیتے ہیں- (مسند احمد، طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

۵۰- عَنْ اَبِیْ صَعْصَعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا کُنْتَ فِی الْبَوَادِیْ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَاءِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَسْمَعُ صَوْتَهٗ شَجَرٌ، وَلَا مَدَرٌ، وَلَا حَجَرٌ، وَلَا جِنٌّ، وَلَا اِنْسٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ. رواہ ابن خزیمۃ ۱/۲۰۳

حضرت ابو صعصعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے) فرمایا: جب تم جنگلات میں ہوا کرو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤذن کی آواز کو جو درخت، مٹی کے ڈھیلے، پتھر، جن اور انسان سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن مؤذن کے لئے گواہی دیں گے- (ابن خزیمہ)

۵۱- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، وَ الْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهٗ بِمَدِّ صَوْتِهٖ، وَ یُصَدِّقُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْ رَطْبٍ وَّ یَابِسٍ، وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی مَعَهٗ. رواہ النسائی، باب رفع الصوت بالاذان، رقم: ۶۴۷

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اگلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں، فرشتے ان کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں- اور مؤذن کے اتنے ہی زیادہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں جتنی حد تک وہ اپنی آواز بلند کرے، جو جاندار و بے جان اس کی اذان کو سنتے ہیں اس

کی تصدیق کرتے ہیں- اور مؤذن کو ان تمام نمازیوں کے برابر اجر ملتا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی- (نسائی)

ف: بعض علماء نے حدیث شریف کے دوسرے جملے کا یہ مطلب بھی بیان فرمایا ہے کہ مؤذن کے وہ گناہ جو اذان دینے کی جگہ سے اذان کی آواز پہنچنے کی جگہ تک کے درمیانی علاقے میں ہوئے ہوں سب معاف کر دیئے جاتے ہیں- ایک مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مؤذن کی اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک کے رہنے والے لوگوں کے گناہوں کو مؤذن کی سفارش کی وجہ سے معاف کر دیا جائے گا- (بذل المجہود)

۵۲- عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مسلم، باب فضل الاذان ... رقم: ۸۵۲

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤذن قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے- (مسلم)

ف: علماء نے اس حدیث کے کئی معانی بیان فرمائے ہیں- ایک یہ کہ چونکہ مؤذن کی اذان سن کر لوگ مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں لہٰذا نمازی تابع اور مؤذن اصل ہوا اور اصل چونکہ سردار ہوتا ہے اس لئے اس کی گردن لمبی ہوگی تا کہ اس کا سر نمایاں نظر آئے- دوسرا یہ کہ چونکہ مؤذن کو بہت زیادہ ثواب ملے گا اس لئے وہ اپنے زیادہ ثواب کے شوق میں گردن اٹھا اٹھا کر دیکھے گا اس لئے اس کی گردن لمبی نظر آئے گی- تیسرا یہ کہ مؤذن کی گردن بلند ہوگی اس لئے کہ وہ اپنے اعمال پر نادم نہ ہو گا، اور جو نادم ہوتا ہے اس کی گردن جھکی ہوئی ہوتی ہے- چوتھا یہ کہ گردن لمبی ہونے سے مراد یہ ہے کہ مؤذن میدان حشر میں سب سے ممتاز نظر آئے گا- بعض علماء کے نزدیک حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہے کہ قیامت کے دن مؤذن جنت کی طرف تیزی سے جائیں گے- (نووی)

۵۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَذَّنَ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ فِىْ كُلِّ مَرَّةٍ بِتَاذِيْنِهٖ سِتُّوْنَ حَسَنَةً و باقامته ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط البخاري ۱/ ۲۰۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اس کے لئے ہر اذان کے بدلہ میں ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے بدلہ میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (مستدرک حاکم)

۵۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يَهُوْلُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ، وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ، هُمْ عَلٰى كَثِيْبٍ مِنْ مِسْكٍ حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، وَ اَمَّ بِهٖ قَوْمًا وَ هُمْ رَاضُوْنَ بِهٖ، وَ دَاعٍ يَدْعُوْ اِلَى الصَّلَوَاتِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، وَعَبْدٌ اَحْسَنَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ رَبِّهٖ وَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَوَالِيْهِ. رواه الترمذی باختصار، وقد رواه الطبرانی فی الاوسط و الصغیر، و فیه: عبدالصمد بن عبدالعزیز المقری ذکره ابن حبان فی الثقات، مجمع الزوائد ۲/۸۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جن کو قیامت کی سخت گھبراہٹ کا خوف نہیں ہوگا، نہ ان کو حساب کتاب دینا پڑے گا۔ جب تک مخلوق اپنے حساب و کتاب سے فارغ ہو وہ مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے۔ ایک وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قرآن شریف پڑھا اور اس طرح امامت کی کہ مقتدی اس سے راضی رہے۔ دوسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لوگوں کو نماز کے لئے بلاتا ہو۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے رب سے بھی اچھا معاملہ رکھے اور اپنے ماتحتوں سے بھی اچھا معاملہ رکھے۔ (ترمذی، طبرانی، مجمع الزوائد)

۵۵۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ - اُرَاهُ قَالَ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ: رَجُلٌ يُنَادِیْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ، وَ رَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ، وَ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب احادیث فی صفة الثلاثة الذین یحبهم الله، رقم: ۲۵۶۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے- ان پر اگلے پچھلے سب لوگ رشک کریں گے- ایک وہ شخص جو دن رات کی پانچ نمازوں کے لئے اذان دیا کرتا تھا- دوسرا وہ شخص جس نے لوگوں کی امامت کی اور وہ اس سے راضی رہے- تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا بھی حق ادا کرے- (ترمذی)

۵۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اَللّٰهُمَّ! اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ. رواه ابوداؤد، باب ما یجب علی المؤذن......، رقم: ۵۱۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام ذمہ دار ہے اور مؤذن پر بھروسہ کیا جاتا ہے- اے اللہ! اماموں کی رہنمائی فرما اور مؤذنوں کی مغفرت فرما: (ابوداؤد)

ف: امام کے ذمہ دار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ امام پر اپنی نماز کے علاوہ مقتدیوں کی نمازوں کی بھی ذمہ داری ہے اس لئے جتنا ہو سکے امام کو ظاہری اور باطنی طور سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے- اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں ان کے لئے دعا بھی فرمائی ہے- مؤذن پر بھروسہ کئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے نماز کے اوقات کے بارے میں اس پر اعتماد کیا ہے- لہٰذا مؤذن کو چاہئے کہ وہ صحیح وقت پر اذان دے اور چونکہ مؤذن سے بعض مرتبہ اذان کے اوقات میں غلطی ہو جاتی ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مغفرت کی دعا کی ہے- (بذل المجہود)

۵۷- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ، ذَهَبَ حَتّٰی یَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ سُلَیْمَانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَسَاَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ؟ فَقَالَ: هِیَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ سِتَّةٌ وَ ثَلَاثُوْنَ مِیْلًا. رواه مسلم، باب فضل الاذان......، رقم: ۸۵٤

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شیطان جب نماز کے لئے اذان سنتا ہے تو مقام روحاء تک دور چلا جاتا ہے- حضرت سلیمان رحمۃ اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مقام روحاء کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مدینہ سے چھتیس میل دور ہے- (مسلم)

۵۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلَاةِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ التَّاْذِیْنَ، فَاِذَا قَضَی التَّاْذِیْنُ اَقْبَلَ، حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ اَدْبَرَ، حَتّٰی اِذَا قَضَی التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ، حَتّٰی یَخْطُرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ نَفْسِهٖ یَقُوْلُ لَهُ: اذْكُرْ كَذَا، وَ اذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ یَكُنْ یَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ، حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ مَا یَدْرِیْ كَمْ صَلّٰی. رواه مسلم، باب فضل الاذان....، رقم: ۸۵۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان بآواز ہوا خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔ جب اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے اور اقامت پوری ہونے کے بعد پھر واپس آ جاتا ہے تاکہ نمازی کے دل میں وسوسہ ڈالے۔ چنانچہ نمازی سے کہتا ہے یہ بات یاد کر اور یہ بات یاد کر۔ ایسی ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو باتیں نمازی کو نماز سے پہلے یاد نہ تھیں یہاں تک کہ نمازی کو یہ بھی خیال نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں ہوئیں۔ (مسلم)

۵۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا.

(وهو جزء من الحديث) رواه البخاری، باب الاستهام فی الاذان، رقم: ۶۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہو جاتا اور انہیں اذان اور پہلی صف قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ ہوتی تو وہ ضرور قرعہ اندازی کرتے۔ (بخاری)

۶۰- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ بِاَرْضِ قِیٍّ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَلْیَتَوَضَّأْ، فَاِنْ لَمْ یَجِدْ مَاءً فَلْیَتَیَمَّمْ، فَاِنْ اَقَامَ صَلّٰی مَعَهٗ مَلَكَاهُ، وَ اِنْ اَذَّنَ وَ اَقَامَ صَلّٰی خَلْفَهٗ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰهِ مَا لَا یُرٰی طَرَفَاهُ. رواه عبدالرزاق فی مصنفه ۱/۵۱۰

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جنگل میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وضو کرے، پانی نہ ملے تو تیمّم کرے۔ پھر جب وہ اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے دونوں (لکھنے والے)

فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں- اور اگر اذان دیتا ہے پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے لشکروں کی یعنی فرشتوں کی اتنی بڑی تعداد نماز پڑھتی ہے کہ جن کے دونوں کنارے دیکھے نہیں جا سکتے- (مصنف عبدالرزاق)

۶۱- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَ يُصَلِّيْ' فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَ يُقِيْمُ لِلصَّلَاةِ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ. رواه ابو داؤد' باب الاذان في السفر' رقم: ۱۲۰۳

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمہارے رب اس بکری چرانے والے سے بے حد خوش ہوتے ہیں جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے- اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو دیکھو اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھ رہا ہے (یہ) سب میرے ڈر کی وجہ سے کر رہا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی اور جنت کا داخلہ طے کر دیا- (ابوداؤد)

۶۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ' وَ عِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُ بَعْضًا. رواه ابو داؤد' باب الدعاء عند اللقاء' رقم: ۲۵۴۰

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں- ایک اذان کے وقت دوسرے اس وقت جب گھمسان کی لڑائی شروع ہو جائے- (ابوداؤد)

۶۳- عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ' وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ' رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا' غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ. رواه مسلم' باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه.... رقم: ۸۵۱

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: جس شخص نے مؤذن کی اذان سننے کے وقت یہ کہا: وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ترجمہ: میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کو رب ماننے پر، محمد ﷺ کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔ (مسلم)

۶۴ - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِىْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه هكذا و وافقه الذهبى ۱/ ۲۰٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کھڑے ہوئے۔ جب اذان دے چکے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یقین کے ساتھ ان جیسے کلمات کہتا ہے جو مؤذن نے اذان میں کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مستدرک حاکم)

ف: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان کا جواب دینے والا وہی الفاظ دہرائے جو مؤذن نے کہے۔ البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا جائے۔ (مسلم)

۶۵ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ. رواه ابوداؤد، باب ما يقول اذا سمع المؤذن، رقم: ٥٢٤

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اذان کہنے والے ہم سے اجر و ثواب میں بڑھے ہوئے ہیں (کیا کوئی ایسا عمل ہے کہ ہمیں بھی اذان دینے والی فضیلت مل جائے؟) رسول ﷺ نے ارشاد

فرمایا: وہی کلمات کہا کرو جو مؤذن کہتے ہیں پھر جب تم اذان کا جواب دے چکو تو دعا مانگو (جو مانگو گے) وہ دیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

۶۶۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ. رواه مسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه.... ، رقم: ۸۴۹

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب مؤذن کی آواز سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدلے دس رحمتیں بھیجتے ہیں پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک (خاص) مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ کے لئے مخصوص ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگے گا وہ میری شفاعت کا حق دار ہوگا۔ (مسلم)

۶۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ الصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَةَ وَ الْفَضِیْلَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. رواه البخاری، باب الدعاء عند النداء، رقم: ۶۱۴ و رواه البیهقی فی سننه الکبری، و زاد فی آخره: اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۱/۴۱۰

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سننے کے وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ الصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَةَ وَ الْفَضِیْلَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهُ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔ ترجمہ: اے اللہ اس پوری دعوت اور (اذان کے بعد)

ادا کی جانے والی نماز کے رب! محمد (ﷺ) کو وسیلہ عطا فرما دیجئے اور فضیلت عطا فرما دیجئے اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا دیجئے جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے' بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ (بخاری' بیہقی)

۶۸- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُنَادِي الْمُنَادِيْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ' وَ الصَّلَاةِ النَّافِعَةِ' صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ' وَ ارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ' اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ دَعْوَتَهُ. رواه احمد ۳/۳۳۷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ الصَّلَاةِ النَّافِعَةِ' صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ' وَ ارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ ترجمہ: اے اللہ! اے اس مکمل دعوت (اذان) اور نفع دینے والی نماز کے رب' حضرت محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرمائیے' اور آپ ان سے ایسا راضی ہو جائیں کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں۔ (مسند احمد)

۶۹- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَ الْاِقَامَةِ قَالُوْا: فَمَاذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن' باب في العفو و العافية' رقم: ۳۵۹۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں دعا رد نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگا کرو۔ (ترمذی)

۷۰- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ اسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ. رواه احمد ۳/۳۴۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔ (مسند احمد)

۷۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الصَّلَاةِ فَاِنَّهٗ فِیْ صَلَاةٍ مَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلَاةِ، وَ اِنَّهٗ یُکْتَبُ لَهٗ بِاِحْدٰی خُطْوَتَیْهِ حَسَنَةٌ، وَ یُمْحٰی عَنْهُ بِالْاُخْرٰی سَیِّئَةٌ، فَاِذَا سَمِعَ اَحَدُکُمُ الْاِقَامَةَ فَلَا یَسْعَ، فَاِنَّ اَعْظَمَکُمْ اَجْرًا اَبْعَدُکُمْ دَارًا قَالُوْا: لِمَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ؟ قَالَ: مِنْ اَجْلِ کَثْرَةِ الْخُطَا. رواه الامام مالک فی الموطا، جامع الوضوء ص ۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز ہی کے ارادے سے مسجد کی طرف جاتا ہے، تو جب تک وہ اس ارادے پر قائم رہتا ہے اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے- اس کے ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر اس کی ایک برائی مٹا دی جاتی ہے- جب تم میں کوئی اقامت سنے تو دوڑ کر نہ چلے اور تم میں سے جس کا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا اتنا ہی اس کا ثواب زیادہ ہوگا- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے یہ سن کر پوچھا کہ ابو ہریرہ! گھر دور ہونے کی وجہ سے ثواب زیادہ کیوں ہوگا؟ فرمایا: اس لئے کہ قدم زیادہ ہوں گے- (موطا امام مالک)

۷۲- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِهٖ، ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ کَانَ فِیْ صَلَاةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ فَلَا یَقُلْ هٰکَذَا، وَ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ. رواه الحاکم و قال: هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین و لم یخرجاه و وافقه الذهبی ۱/۲۰۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد آتا ہے تو گھر واپس آنے تک اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے- اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور ارشاد فرمایا: اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے- (مستدرک حاکم)

ف: مطلب یہ ہے کہ جیسے نماز کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا درست نہیں اور بلاوجہ ایسا کرنا پسندیدہ عمل نہیں اسی طرح جو گھر سے وضو کر کے نماز کے ارادے سے مسجد آئے اس کے لئے یہ بھی مناسب نہیں کیونکہ نماز کا ثواب حاصل کرنے کی وجہ سے یہ شخص بھی گویا نماز کے حکم میں ہوتا ہے جیسا کہ

دیگر روایات میں اس کی وضاحت ہے۔

۷۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ، لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً، وَ لَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً، فَلْيُقَرِّبْ اَحَدُكُمْ اَوْ لِيُبَعِّدْ، فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِيْ جَمَاعَةٍ غُفِرَلَهُ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَ قَدْ صَلُّوْا بَعْضًا وَ بَقِيَ بَعْضٌ صَلّٰى مَا اَدْرَكَ وَ اَتَمَّ مَا بَقِيَ، كَانَ كَذٰلِكَ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَاَتَمَّ الصَّلَاةَ، كَانَ كَذٰلِكَ. رواه ابوداؤد، باب ماجاء فی الهدی فی المشی الی الصلاة، رقم: ٥٦٣

حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے نکلتا ہے تو ہر دائیں قدم کے اٹھانے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر بائیں قدم کے رکھنے پر اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ (اب اسے اختیار ہے کہ) چھوٹے چھوٹے قدم رکھے یا لمبے لمبے قدم رکھے۔ اگر یہ شخص مسجد آ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اگر مسجد آ کر دیکھتا ہے کہ جماعت ہو رہی ہے اور لوگ نماز کا کچھ حصہ پڑھ چکے ہیں اور کچھ باقی ہے تو اسے جتنی نماز مل جاتی ہے اسے (جماعت کے ساتھ) پڑھ لیتا ہے اور باقی نماز خود مکمل کر لیتا ہے تو اس پر بھی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اگر یہ شخص مسجد آ کر دیکھتا ہے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں اور یہ اپنی نماز پڑھ لیتا ہے تو اس پر بھی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

۷۴- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهُ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ، وَ مَنْ خَرَجَ اِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ اِلَّا اِيَّاهُ فَاَجْرُهُ كَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ، وَ صَلَاةٌ عَلٰى اِثْرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ. رواه ابوداؤد، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوة، رقم: ٥٥٨

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنے گھر سے اچھی طرح وضوکر کے فرض نماز کے ارادے سے نکلتا ہے اسے احرام باندھ کر حج پر جانے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔ اور جوشخص صرف چاشت کی نماز پڑھنے کے لئے مشقت اٹھا کر اپنی جگہ سے نکلتا ہے اسے عمرہ کرنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی فضول کام اور بے فائدہ بات نہ ہو یہ عمل اونچے درجہ کے اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۷۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا یَتَوَضَّأُ اَحَدُکُمْ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَہٗ وَ یُسْبِغُہٗ، ثُمَّ یَاْتِی الْمَسْجِدَ لَا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلَاۃَ فِیْہِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰہُ اِلَیْہِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَھْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِہٖ. رواہ ابن حزیمۃ فی صحیحہ ۲/۳۷٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جوشخص اچھی طرح وضوکرتا ہے اور وضوکو کمال درجہ تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر صرف نماز ہی کے ارادے سے مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کہ کسی دور گئے ہوئے رشتہ دار کے اچانک آنے سے اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔ (ابن خزیمۃ)

۷۶- عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فِیْ بَیْتِہٖ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ، فَھُوَ زَائِرُ اللّٰہِ، وَ حَقٌّ عَلَی الْمَزُوْرِ اَنْ یُّکْرِمَ الزَّائِرَ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر واحد اسنادیہ رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۲/۱٤۹

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں اچھی طرح وضوکر کے مسجد آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے (اللہ تعالیٰ اس کے میزبان ہیں) اور میزبان کے ذمہ ہے کہ مہمان کا اکرام کرے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۷۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذٰلِکَ

رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ لَھُمْ: اِنَّہُ بَلَغَنِی اَنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ' قَالُوْا: نَعَمْ' یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِکَ فَقَالَ: یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ! دِیَارَکُمْ! تُکْتَبْ آثَارُکُمْ' دِیَارَکُمْ! تُکْتَبْ آثَارُکُمْ. رواہ مسلم' باب فضل کثرۃ الخطا الی المساجد' رقم: ۱۵۱۹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے اردگرد کچھ زمین خالی پڑی تھی- بنوسلمہ (جو مدینہ منورہ میں ایک قبیلہ تھا ان کے مکانات مسجد سے دور تھے انہوں) نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب ہی کہیں منتقل ہو جائیں- یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو- انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بے شک ہم یہی چاہ رہے ہیں- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنوسلمہ وہیں رہو! تمہارے (مسجد تک آنے کے) سب قدم لکھے جاتے ہیں' وہیں رہو! تمہارے (مسجد تک آنے کے) سب قدم لکھے جاتے ہیں- (مسلم)

۷۸- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مِنْ حِیْنِ یَخْرُجُ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنْزِلِہٖ اِلٰی مَسْجِدِیْ فَرِجْلٌ تُکْتَبُ لَہٗ حَسَنَۃً' وَ رِجْلٌ تَحُطُّ عَنْہُ سَیِّئَۃً حَتّٰی یَرْجِعَ. رواہ ابن حبان (و اسنادہ صحیح) ۵۰۳/۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے میری مسجد کے لئے نکلتا ہے تو اس کے گھر واپس ہونے تک ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ہر دوسرے قدم پر ایک برائی مٹائی جاتی ہے- (ابن حبان)

۷۹- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ - قَالَ: تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ' وَ تُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِہٖ فَتَحْمِلُہٗ عَلَیْھَا' اَوْ تَرْفَعُ لَہٗ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ' صَدَقَۃٌ - قَالَ: وَ الْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ' وَ کُلُّ خُطْوَۃٍ تَمْشِیْھَا اِلَی الصَّلَاۃِ صَدَقَۃٌ' وَ تُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ. رواہ مسلم' باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف.....، رقم: ۲۳۳۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کے ذمہ ہے کہ ہر دن جس میں سورج نکلتا ہے اپنے بدن کے ہر جوڑ کی طرف سے (اس کی سلامتی کے شکرانے میں) ایک صدقہ ادا کرے۔ تمہارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کر دینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو اس کی سواری پر بٹھانے میں یا اس کا سامان اٹھا کر اس پر رکھوانے میں اس کی مدد کرنا صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔ ہر وہ قدم جو نماز کے لئے اٹھاؤ صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دِہ چیز کو ہٹا دو یہ بھی صدقہ ہے۔ (مسلم)

۸۰- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيُضِیْءُ لِلَّذِيْنَ يَتَخَلَّلُوْنَ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ بِنُوْرٍ سَاطِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواہ الطبرانی فی الاوسط و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۱۴۸/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اندھیروں میں مساجد کی طرف جاتے ہیں (چاروں طرف) پھیلنے والے نور سے منور فرمائیں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۸۱- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَشَّاءُوْنَ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ، اُولٰئِكَ الْخَوَّاضُوْنَ فِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ. رواہ ابن ماجہ و فی اسنادہ اسماعیل بن رافع تکلم فیہ الناس، وقال الترمذی: ضعفہ بعض اهل العلم وسمعت محمدا یعنی البخاری یقول هو ~~ثقة~~ مقارب الحدیث، الترغیب ۲۱۳/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اندھیروں میں بکثرت مسجدوں میں جانے والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ لگانے والے ہیں۔ (ابن ماجہ، ترغیب)

۸۲- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواہ ابوداؤد، باب ماجاء فی المشی الی الصلوۃ فی الظلم، رقم: ۵۶۱

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اندھیروں میں بکثرت مسجدوں کو جاتے رہتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے

پورے نور کی خوشخبری سنا دیجئے۔ (ابوداؤد)

۸۳- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلاَ اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ یُكَفِّرُ الْخَطَایَا، وَیَزِیْدُ فِی الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰی، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ. اَوِ الطُّهُوْرِ. فِی الْمَكَارِهِ وَ كَثْرَةُ الْخُطَا اِلٰی هٰذَا الْمَسْجِدِ، وَ الصَّلَاةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَمَا مِنْ اَحَدٍ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهٖ مُتَطَهِّرًا حَتّٰی یَاْتِیَ الْمَسْجِدَ فَیُصَلِّیَ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَوْ مَعَ الْاِمَامِ، ثُمَّ یَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ الَّتِیْ بَعْدَهَا، اِلَّا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ. (الحدیث) رواه ابن حبان (واسناده صحیح) ۱۲۷/۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ فرماتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ فرمایا: طبیعت کی ناگواری کے باوجود (مثلاً سردی کے موسم میں) اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔ جو شخص بھی اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد میں آئے اور مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے پھر اس کے بعد والی نماز کے انتظار میں بیٹھ جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں: یا اللہ! اس کی مغفرت فرمادیجئے، یا اللہ! اس پر رحم فرمادیجئے۔ (ابن حبان)

۸۴- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلاَ اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَ یَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰی، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَكَارِهِ، وَ كَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ، وَ انْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ. رواه مسلم، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ، رقم: ۵۸۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل نہ بتلاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتے ہیں اور درجے بلند فرماتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتلائیے۔

ارشاد فرمایا: ناگواری ومشقت کے باوجود کامل وضو کرنا' مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا یہی حقیقی رِباط ہے۔ (مسلم)

ف: ''رِباط'' کے مشہور معنی ''اسلامی سرحد پر دشمن سے حفاظت کے لئے پڑاؤ ڈالنے'' کے ہیں جو بڑا عظیم الشان عمل ہے۔ اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے ان اعمال کو رباط غالبًا اس لحاظ سے فرمایا کہ جیسے سرحد پر پڑاؤ ڈال کر حفاظت کی جاتی ہے اسی طرح ان اعمال کے ذریعہ نفس و شیطان کے حملوں سے اپنی حفاظت کی جاتی ہے۔ (مرقاۃ)

۸۵- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ. اَوْ كَاتِبُهُ. بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ' وَ الْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ' وَ يُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِ. رواه احمد ٤/١٥٧

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد آ کر نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو اس کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہر اس قدم کے بدلہ جو اس نے مسجد کی طرف اٹھایا دس نیکیاں لکھتے ہیں۔ اور نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ اور گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر گھر واپس لوٹنے تک نماز پڑھنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

۸۶- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى): يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ' قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ' قَالَ: مَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ' وَ الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ' وَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكْرُوْهَاتِ' قَالَ: ثُمَّ فِيْمَ؟ قُلْتُ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ' وَ لِيْنُ الْكَلَامِ' وَ الصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ' قَالَ: سَلْ' قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ' وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ' وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ' وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَ تَرْحَمَنِيْ' وَ اِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ

مَفْتُوْن، وَ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّھَا حَقٌّ فَادْرُسُوْھَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْھَا. (وھو بعض الحدیث) رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب و من سورۃ ص، رقم:۳۲۳۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (رسول اللہ ﷺ کو خواب میں) ارشاد فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے رب میں حاضر ہوں- اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مقرب فرشتے کون سے اعمال کے افضل ہونے میں آپس میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ان اعمال کے بارے میں جو گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں- ارشاد ہوا: وہ اعمال کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: جماعت کی نمازوں کے لئے چل کر جانا، ایک نماز کے بعد سے دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا اور ناگواری کے باوجود (مثلاً سردی کے موسم میں) اچھی طرح وضو کرنا- اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور کون سے اعمال کے افضل ہونے میں آپس میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کھانا کھلانا، نرم بات کرنا اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھنا- پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مانگو، میں نے یہ دعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَ اِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ ترجمہ: ''یا اللہ! میں آپ سے نیکیوں کے کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس بات کا کہ آپ مجھے معاف فرما دیجئے، مجھ پر رحم فرما دیجئے اور جب آپ کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے اور عذاب میں مبتلا کرنے کا فیصلہ فرمائیں تو مجھے آزمائے بغیر اپنے پاس بلا لیجئے- یا اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی محبت کا اور اس شخص کی محبت کا جو آپ سے محبت رکھتا ہوں اور اس عمل کی محبت کا جو آپ کی محبت سے مجھے قریب کر دے-'' نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دعا حق ہے لہٰذا اسے سیکھنے کے لئے بار بار پڑھو- (ترمذی)

۸۷- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُہُ، وَ الْمَلَائِکَةُ تَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہُ وَ ارْحَمْہُ، مَا لَمْ یَقُمْ

مِنْ صَلاَتِهِ اَوْ يُحْدِثْ. رواه البخاري' باب اذا قال: احدكم آمين...، رقم:٣٢٢٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے وہ شخص اس وقت تک نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے۔ فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں: یا اللہ! اس کی مغفرت فرمایئے اور اس پر رحم فرمایئے۔ (نماز پڑھنے کے بعد بھی) جب تک نماز کی جگہ باوضو بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے یہی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (بخاری)

٨٨- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مُنْتَظِرُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ' كَفَارِسٍ اشْتَدَّ بِهِ فَرَسُهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ' عَلٰى كَشْحِهِ وَهُوَ فِي الرِّبَاطِ الْاَكْبَرِ. رواه احمد و الطبراني في الاوسط' واسناد احمد صالح' الترغيب ١/٢٨٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنے والا اس شہسوار کی طرح ہے جس کا گھوڑا اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیزی سے لے کر دوڑے۔ نماز کا انتظار کرنے والا (نفس و شیطان کے خلاف) سب سے بڑے مورچہ پر ہے۔ (مسند احمد' طبرانی' ترغیب)

٨٩- عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ' ثَلاَثًا' وَلِلثَّانِيْ مَرَّةً. رواه ابن ماجه' باب فضل الصف المقدم' رقم:٩٩٦

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ)

٩٠- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ' قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' وَ عَلَى الثَّانِيْ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ' قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' وَعَلَى الثَّانِيْ؟ قَالَ: وَ عَلَى الثَّانِيْ' وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ' وَ لِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ' وَسُدُّوا الْخَلَلَ' فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ - يَعْنِيْ - اَوْلاَدَ الضَّاْنِ الصِّغَارِ. رواه احمد و

الطبرانی فی الکبیر و رجال احمد موثقون' مجمع الزوائد ۲/۲۵۲

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اوراس کے فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں- صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا دوسری صف والوں کے لئے بھی یہ فضیلت ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اوراس کے فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں- صحابہ رضی اللہ عنہم نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا دوسری صف والوں کے لئے بھی یہ فضیلت ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوسری صف والوں کے لئے بھی یہ فضیلت ہے- رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو' کاندھوں کو کاندھوں کی سیدھ میں رکھا کرو' صفوں کو سیدھا رکھنے میں اپنے بھائیوں کے لئے نرم بن جایا کرو اور صفوں کے درمیانی خلا کو پر کیا کرو اس لئے کہ شیطان (صفوں میں خالی جگہ دیکھ کر) تمہارے درمیان بھیڑ کے بچوں کی طرح گھس جاتا ہے- (مسند احمد' طبرانی' مجمع الزوائد)

ف: بھائیوں کے لئے نرم بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی صف سیدھی کرنے کے لئے تم پر ہاتھ رکھ کر آگے پیچھے ہونے کو کہے تو اس کی بات مان لیا کرو-

۹۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا' وَشَرُّهَا آخِرُهَا' وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا' وَ شَرُّهَا اَوَّلُهَا.

رواہ مسلم' باب تسویۃ الصفوف..... ' رقم: ۹۸۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے زیادہ ثواب پہلی صف کا ہے اور سب سے کم ثواب آخری صف کا ہے-عورتوں کی صفوں میں سب سے زیادہ ثواب آخری صف کا ہے اور سب سے کم ثواب پہلی صف کا ہے- (مسلم)

۹۲- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِیَةٍ اِلٰی نَاحِیَةٍ' یَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَ مَنَاکِبَنَا وَ یَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ وَ کَانَ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ مَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی

الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ. رواه ابوداؤد، باب تسوية الصفوف، رقم: ٦٦٤

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک تشریف لاتے، ہمارے سینوں اور کاندھوں پر ہاتھ مبارک پھیر کر صفوں کو سیدھا فرماتے اور ارشاد فرماتے: (صفوں میں) آگے پیچھے نہ رہو اگر ایسا ہوا تو تمہارے دلوں میں ایک دوسرے سے اختلاف پیدا ہو جائے گا اور فرمایا کرتے: اللہ تعالیٰ اگلی صف والوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ان کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۹۳ – **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ، وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا.** رواه ابوداؤد، باب في الصلوة تقام....، رقم: ٥٤٣

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اگلی صفوں سے قریب صف والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس قدم سے زیادہ کوئی قدم محبوب نہیں جس کو انسان صف کی خالی جگہ کو پر کرنے کے لئے اٹھاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۹۴ – **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ.** رواه ابوداؤد، باب من يستحب ان يلي الامام في الصف....، رقم: ٦٧٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۹۵ – **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَمَّرَ جَانِبَ الْمَسْجِدِ الْاَيْسَرِ لِقِلَّةِ اَهْلِهِ فَلَهُ اَجْرَانِ.** رواه الطبراني في الكبير، وفيه: بقية، وهو مدلس وقد عنعنه ولكنه ثقة، مجمع الزوائد ٢/٢٥٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جو شخص مسجد میں صف کی بائیں جانب اس لئے کھڑا ہوتا ہے کہ وہاں لوگ کم کھڑے ہیں تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ف: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب معلوم ہوا کہ صف کے دائیں حصہ کی فضیلت بائیں کے مقابلہ میں زیادہ ہے تو سب کو شوق ہوا کہ اسی طرف کھڑے ہوں جس کی وجہ سے بائیں طرف کی جگہ خالی رہنے لگی۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے بائیں جانب کھڑے ہونے کی فضیلت بھی ارشاد فرمائی۔

۹۶ – عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ۱/۲۱٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کی خالی جگہیں پر کرنے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

۹۷ – عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَصِلُ عَبْدٌ صَفًّا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً وَ ذَرَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مِنَ الْبِرِّ. (وهو بعض الحديث) رواه الطبراني في الاوسط و لاباس باسناده، الترغيب ۱/۳۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور فرشتے اس پر رحمتوں کو بکھیر دیتے ہیں۔ (طبرانی، ترغیب)

۹۸ – عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ، وَمَا مِنْ خَطْوَةٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ خَطْوَةٍ مَشَاهَا رَجُلٌ اِلٰى فُرْجَةٍ فِي الصَّفِّ فَسَدَّهَا. رواه البزار باسناد حسن، و ابن حبان في صحيحه كلاهما بالشطر الاول، و رواه بتمامه الطبراني في الاوسط، الترغيب ۱/۳۲۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو نماز میں اپنے مونڈھے نرم رکھتے ہیں۔ سب سے زیادہ ثواب دلانے والا وہ قدم ہے جس کو انسان صف کی خالی جگہ کو پر کرنے کے لئے

اٹھاتا ہے۔ (بزار، ابن حبان، طبرانی، ترغیب)

ف: نماز میں اپنے مونڈھے نرم رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی صف میں داخل ہونا چاہے تو دائیں بائیں کے نمازی اس کے لئے اپنے مونڈھوں کو نرم کر دیں تاکہ آنے والا صف میں داخل ہو جائے۔

۹۹ - عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِی الصَّفِّ غُفِرَ لَهُ. رواه البزار و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۲/۲۰۱

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صف میں خالی جگہ کو پُر کیا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۱۰۰ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَ مَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ. (وهو بعض الحديث) رواه ابوداؤد، باب تسوية الصفوف، رقم: ٦٦٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ملا دیتے ہیں اور جو شخص صف کو توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

ف: صف توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ صف کے درمیان ایسی جگہ پر کوئی سامان رکھ دے کہ صف پوری نہ ہو سکے یا صف میں خالی جگہ دیکھ کر بھی اسے پر نہ کرے۔ (مرقاۃ)

۱۰۱ - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ. رواه البخاری، باب اقامة الصف من تمام الصلاة، رقم: ۷۲۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو کیونکہ نماز کو اچھی طرح ادا کرنے میں صفوں کو سیدھا کرنا شامل ہے۔ (بخاری)

۱۰۲ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ، فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ، اَوْمَعَ الْجَمَاعَةِ، اَوْفِی الْمَسْجِدِ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ. رواه مسلم، باب فضل الوضوء و الصلوة عقبه، رقم: ٥٤٩

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص نماز کے لئے کامل وضو کرتا ہے پھر فرض نماز کے لئے چل کر جاتا ہے اور نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (مسلم)

۱۰۳ – عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی لَیَعْجَبُ مِنَ الصَّلَاۃِ فِی الْجَمْعِ. رواہ احمد و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۲/۱۶۳

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ باجماعت نماز پڑھنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۱۰۴ – عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: فَضْلُ صَلَاۃِ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ عَلٰی صَلَاتِہٖ وَحْدَہٗ بِضْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ دَرَجَۃً. رواہ احمد ۱/۳۷۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے بیس درجے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (مسند احمد)

۱۰۵ – عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: صَلَاۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلَاتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَ فِیْ سُوْقِہٖ خَمْسًا وَّ عِشْرِیْنَ ضِعْفًا. (الحدیث) رواہ البخاری، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، رقم: ۶۴۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (بخاری)

۱۰۶ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً. رواہ مسلم، باب فضل صلوۃ الجماعۃ...، رقم: ۱۴۷۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے اجر وثواب میں ستائیس درجے زیادہ ہے۔ (مسلم)

۱۰۷- عَنْ قُبَاثِ بْنِ اَشْیَمَ اللَّیْثِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: صَلَاۃُ الرَّجُلَیْنِ یَؤُمُّ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہُ اَزْکٰی عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ صَلَاۃِ اَرْبَعَۃٍ تَتْرٰی، وَصَلَاۃُ اَرْبَعَۃٍ یَؤُمُّ اَحَدُھُمْ اَزْکٰی عِنْدَاللّٰہِ مِنْ صَلَاۃِ ثَمَانِیَۃٍ تَتْرٰی، وَ صَلَاۃُ ثَمَانِیَۃٍ یَؤُمُّ اَحَدُھُمْ اَزْکٰی عِنْدَاللّٰہِ مِنْ مِائَۃٍ تَتْرٰی. رواہ البزار و الطبرانی فی الکبیر و رجال الطبرانی موثقون، مجمع الزوائد ۱۶۳/۲

حضرت قباث بن اشیم لیثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کی جماعت کی نماز کہ ایک امام ہو ایک مقتدی، اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اسی طرح چار آدمیوں کی جماعت کی نماز آٹھ آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے اور آٹھ آدمیوں کی جماعت کی نماز سو آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۰۸- عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ صَلَاۃَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلَاتِہِ وَحْدَہُ، وَصَلَاتَہُ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلَاتِہِ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا کَثُرَ فَھُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ. (وھو بعض الحدیث) رواہ ابوداؤد، باب فی فضل صلوۃ الجماعۃ، رقم: ۵۵٤ سنن ابی داؤد طبع دار الباز للنشر و التوزیع

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کا دوسرے کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تین آدمیوں کا باجماعت نماز پڑھنا دو آدمیوں کے باجماعت نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اسی طرح جماعت کی نماز میں مجمع جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ (ابوداؤد)

۱۰۹- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلصَّلَاۃُ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّ عِشْرِیْنَ صَلَاۃً، فَاِذَا صَلَّاھَا فِیْ فَلَاۃٍ فَاَتَمَّ

رُکُوعَهَا وَ سُجُوْدَهَا بَلَغَتْ خَمْسِیْنَ صَلَاةً. رواه ابوداؤد' باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوة' رقم: ٥٦٠

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب پچیس نمازوں کے برابر ہوتا ہے اور جب کوئی شخص جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اور اس کا رکوع سجدہ بھی پورا کرتا ہے یعنی تسبیحات کو اطمینان سے پڑھتا ہے تو اس نماز کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر پہنچ جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۱۰- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْهِمُ الصَّلَاةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ' فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَةِ' فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَةَ. رواه ابوداؤد' باب التشدید فی ترک الجماعة' رقم:٥٤٧

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان پوری طرح غالب آجاتا ہے اس لئے جماعت سے نماز پڑھنے کو ضروری سمجھو۔ بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے (اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے)۔ (ابوداؤد)

۱۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهُ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهُ فِیْ اَنْ یُمَرَّضَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ رَجُلَیْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِی الْاَرْضِ. رواه البخاری' باب الغسل والوضوء فی المخضب..... ' رقم:۱۹۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آپ ﷺ نے دوسری بیویوں سے اس بات کی اجازت لی کہ آپ کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو اس بات کی اجازت دے دی۔ (پھر جب نماز کا وقت ہوا تو) رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کا سہارا لے کر (مسجد جانے کے لئے اس طرح) نکلے کہ (کمزوری کی وجہ سے) آپ کے

پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ (بخاری)

۱۱۲ – عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَ هُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُوْلَ الْاَعْرَابُ: هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ اَوْ مَجَانُوْنَ، فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً. قَالَ فَضَالَةُ: وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی معيشة اصحاب النبی ﷺ، رقم: ۲۳۶۸

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھاتے تو صف میں کھڑے بعض اصحابِ صفہ بھوک کی شدت کی وجہ سے گر جاتے یہاں تک کہ باہر کے دیہاتی لوگ ان کو دیکھتے تو یوں سمجھتے کہ یہ دیوانے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اگر تمہیں وہ ثواب معلوم ہو جائے جو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے تو تم اس سے بھی زیادہ تنگدستی اور فاقے میں رہنا پسند کرو۔ حضرت فضالہ فرماتے ہیں کہ میں اس دن آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ (ترمذی)

۱۱۳ – عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ. رواه مسلم، باب فضل صلاة العشاء و الصبح فی جماعة، رقم: ۱۴۹۱

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔ (مسلم)

۱۱۴ – عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَ صَلَاةُ الْفَجْرِ. (الحديث) رواه مسلم، باب فضل صلاة الجماعة....، رقم: ۱۴۸۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بھاری عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ (مسلم)

۱۱۵ – عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَ الصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا. (وهو طرف من الحديث) رواه البخاري، باب الاستهام في الاذان، رقم: ٦١٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو ظہر کی نماز کے لئے دوپہر کی گرمی میں چل کر مسجد جانے کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ظہر کی نماز کے لئے دوڑتے ہوئے جاتے۔ اور اگر انہیں عشاء اور فجر کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ان نمازوں کے لئے مسجد جاتے چاہے انہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔ (بخاری)

۱۱۶ – عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَمَنْ اَخْفَرَ ذِمَّةَ اللّٰهِ كَبَّهُ اللّٰهُ فِی النَّارِ لِوَجْهِهِ. رواه الطبراني في الكبير و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٢٩/٢

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آئے ہوئے شخص کو ستائے گا اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۱۷ – عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ. رواه الترمذي، باب ماجاء في فضل التكبيرة الاولى، رقم: ٢٤١، قال الحافظ المنذري: رواه الترمذي وقال: لا اعلم احدا رفعه الا ماروى مسلم بن قتيبة عن طعمة بن عمرو. قال المملي رحمه الله: و مسلم و طعمة و بقية رواته ثقات، الترغيب ٢٦٣/١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چالیس دن اخلاص سے تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا ہے تو

اس کو دو پروانے ملتے ہیں- ایک پروانہ جہنم سے بری ہونے کا دوسرا نفاق سے بری ہونے کا- (ترمذی)

۱۱۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ فِتْیَتِیْ فَیَجْمَعُ حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آتِیْ قَوْمًا یُصَلُّوْنَ فِیْ بُیُوْتِهِمْ لَیْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَاُحَرِّقُهَا عَلَیْهِمْ. رواه ابو داؤد، باب التشدید فی ترک الجماعة، رقم: ۵۴۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سارا ایندھن اکٹھا کر کے لائیں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بغیر کسی عذر کے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں- (ابوداؤد)

۱۱۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَ اَنْصَتَ، غُفِرَلَهُ مَابَیْنَهُ وَ بَیْنَ الْجُمُعَةِ، وَ زِیَادَةُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ، وَ مَنْ مَسَّ الْحَصَی فَقَدْ لَغَا. رواه مسلم، باب فضل من استمع و انصت فی الخطبة، رقم: ۱۹۸۸-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر جمعہ کی نماز کے لئے آتا ہے، خوب دھیان سے خطبہ سنتا ہے اور خطبہ کے دوران خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے گذشتہ جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں- جس شخص نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا یعنی دوران خطبہ ان سے کھیلتا رہا (یا ہاتھ، چٹائی اور کپڑے وغیرہ سے کھیلتا رہا) تو اس نے فضول کام کیا (اور اس کی وجہ سے جمعہ کا خاص ثواب ضائع کر دیا)- (مسلم)

۱۲۰- عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَ مَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَهُ، وَ لَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِهِ، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمَسْجِدَ، فَیَرْکَعَ اِنْ بَدَالَهُ وَ لَمْ یُؤْذِ اَحَدًا، ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهُ حَتّٰی یُصَلِّیَ کَانَتْ کَفَّارَةً لِمَا بَیْنَهَا وَ بَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی. رواه احمد ۵/ ۴۲۰

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' اگر خوشبو ہو تو اسے بھی استعمال کرتا ہے' اچھے کپڑے پہنتا ہے' اس کے بعد مسجد جاتا ہے۔ پھر مسجد آکر اگر موقع ہو تو نفل نماز پڑھ لیتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا یعنی لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا ہوا نہیں جاتا۔ پھر جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے اس وقت سے نماز ہونے تک خاموش رہتا ہے یعنی کوئی بات چیت نہیں کرتا تو یہ اعمال اس جمعہ سے گذشتہ جمعہ تک کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد)

۱۲۱ - عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ، وَ يَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى. رواه البخاري، باب الدهن للجمعة، رقم: ۸۸۳

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' جتنا ہو سکے پاکی کا اہتمام کرتا ہے اور اپنا تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر سے خوشبو استعمال کرتا ہے پھر مسجد جاتا ہے۔ مسجد پہنچ کر جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں نہیں بیٹھتا اور جتنی توفیق ہو جمعہ سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ دیتا ہے اس کو توجہ اور خاموشی سے سنتا ہے تو اس جمعہ سے گذشتہ جمعہ تک کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

۱۲۲ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ: مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ! اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَ عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ. رواه الطبراني في الأوسط و الصغير و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/ ۳۸۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن ارشاد فرمایا: مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے لہٰذا اس دن غسل کیا کرو اور مسواک کا اہتمام کیا کرو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۲۳ - عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ لَيَسُلُّ الْخَطَايَا مِنْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ اِنْسِلَالًا. رواه الطبرانی فی الکبیر و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/۳۹۱

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن کا غسل گناہوں کو بالوں کی جڑوں تک سے نکال دیتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۲۴ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَی بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، وَ مَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِیْ يُهْدِیْ بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِیْ بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوا صُحُفَهُمْ وَ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ. رواه البخاری، باب الاستماع الی الخطبة یوم الجمعة، رقم: ۹۲۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پہلے آنے والے کا نام پہلے، اس کے بعد آنے والے کا نام اس کے بعد لکھتے ہیں (اسی طرح آنے والوں کے نام ان کے آنے کی ترتیب سے لکھتے رہتے ہیں)۔ جو جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتا ہے اسے اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو گائے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو مینڈھا، اس کے بعد والے کو مرغی، اس کے بعد والے کو انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے تو فرشتے اپنے وہ رجسٹر جن میں آنے والوں کے نام لکھے گئے ہیں لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

۱۲۵ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: لَحِقَنِیْ عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَاَنَا مَاشٍ اِلَی الْجُمُعَةِ فَقَالَ: اَبْشِرْ، فَاِنَّ خُطَاكَ هٰذِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، سَمِعْتُ اَبَا عَبْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَی النَّارِ. رواه الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب، باب ماجاء فی فضل من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ، رقم: ۱۶۳۲

حضرت یزید بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لئے پیدل جا رہا تھا کہ حضرت عبایہ بن رافع رحمۃ اللہ علیہ مجھے مل گئے اور فرمانے لگے تمہیں

خوشخبری ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہیں- میں نے ابوعبس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار آلود ہوئے تو وہ قدم دوزخ کی آگ پر حرام ہیں- (ترمذی)

۱۲۶- عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَ اغْتَسَلَ ثُمَّ بَکَّرَ وَ ابْتَکَرَ وَ مَشٰی، وَ لَمْ یَرْکَبْ، وَ دَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَ لَمْ یَلْغُ کَانَ لَہُ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ عَمَلُ سَنَۃٍ اَجْرُ صِیَامِھَا وَ قِیَامِھَا. رواہ ابوداؤد، باب فی الغسل للجمعۃ، رقم: ۳۴۵

حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص جمعہ کے دن خوب اچھی طرح غسل کرتا ہے، بہت سویرے مسجد جاتا ہے، پیدل جاتا ہے سواری پر سوار نہیں ہوتا، امام سے قریب ہو کر بیٹھتا ہے اور توجہ سے خطبہ سنتا ہے اس دوران کسی قسم کی کوئی بات نہیں کرتا تو وہ جمعہ کے لئے جتنے قدم چل کر آتا ہے اسے ہر ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں کا ثواب اور ایک سال کی راتوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے- (ابوداؤد)

۱۲۷- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ وَ اغْتَسَلَ، وَ غَدَا وَ ابْتَکَرَ وَ دَنَا، فَاقْتَرَبَ وَ اسْتَمَعَ وَ اَنْصَتَ کَانَ لَہُ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا اَجْرُ قِیَامِ سَنَۃٍ وَصِیَامِھَا. رواہ احمد ۲/۲۰۹

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کرتا ہے، بہت سویرے جمعہ کے لئے جاتا ہے، امام کے بالکل قریب بیٹھتا ہے اور خطبہ توجہ سے سنتا ہے اس دوران خاموش رہتا ہے تو وہ جتنے قدم چل کر مسجد آتا ہے اسے ہر ہر قدم کے بدلے سال بھر کی تہجد اور سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے- (مسند احمد)

۱۲۸-- عَنْ اَبِیْ لُبَابَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ، وَ اَعْظَمُھَا عِنْدَ اللّٰہِ وَ ھُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَ یَوْمِ الْفِطْرِ. وَ فِیْہِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللّٰہُ فِیْہِ آدَمَ. وَاَھْبَطَ اللّٰہُ فِیْہِ آدَمَ اِلَی الْاَرْضِ. وَفِیْہِ تَوَفَّی اللّٰہُ آدَمَ. وَ فِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یَسْاَلُ اللّٰہَ فِیْھَا

الْعَبْدُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ، مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا. وَ فِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ. مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَ لَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. رواه ابن ماجه، باب في فضل الجمعة، رقم: ١٠٨٤

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا دن سارے دنوں کا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں سارے دنوں میں سب سے زیادہ عظمت والا ہے۔ یہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیدالاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ مرتبہ والا ہے۔ اس دن میں پانچ باتیں ہوئیں۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی دن ان کو زمین پر اتارا، اسی دن ان کو موت دی۔ اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو چیز بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں بشرطیکہ کسی حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اس دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ، سمندر سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں (اس لئے کہ قیامت جمعہ کے دن ہی آئے گی)۔ (ابن ماجہ)

۱۲۹۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَ لَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا وَهِىَ تَفْزَعُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ. رواه ابن حبان (و اسناده صحيح) ٥/٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج کے طلوع وغروب والے دنوں میں کوئی بھی دن جمعہ کے دن سے افضل نہیں یعنی جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے۔ انسان و جنات کے علاوہ تمام جاندار جمعہ کے دن سے گھبراتے ہیں (کہ کہیں قیامت قائم نہ ہو جائے)۔ (ابن حبان)

۱۳۰۔ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ وَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ فِى الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَهِىَ بَعْدَ الْعَصْرِ. رواه احمد، الفتح الرباني ١٣/٦

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس

میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرما دیتے ہیں اور وہ گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے۔ (مسند احمد، فتح الربانی)

۱۳۱ - عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: هِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَجْلِسَ الْاِمَامُ اِلَی اَنْ تُقْضَی الصَّلَاةُ. رواه مسلم،

باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة، رقم: ۱۹۷۵

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کی گھڑی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ گھڑی خطبہ شروع ہونے سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک کا درمیانی وقت ہے۔ (مسلم)

ف: جمعہ کے دن قبولیت والی گھڑی کی تعیین کے بارے میں اور بھی احادیث ہیں لہٰذا اس پورے دن زیادہ سے زیادہ دعا اور عبادت کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (نووی)

سنن ونوافل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے خطاب فرمایا: اور رات کے بعض حصے میں بیدار ہو کر تہجد کی نماز پڑھا کریں جو کہ آپ کے لئے پانچ نمازوں کے علاوہ ایک زائد نماز ہے- امید ہے کہ اس تہجد پڑھنے کی وجہ سے آپ کے رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دیں گے- (بنی اسرائیل)

ف: قیامت میں جب سب لوگ پریشان ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ کی سفارش پر اس پریشانی سے نجات ملے گی اور حساب کتاب شروع ہوگا- اس سفارش کے حق کو مقام محمود کہتے ہیں- (بیان القرآن)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا﴾ (الفرقان: ٦٤)

(اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ) وہ لوگ اپنے رب کے سامنے سجدے میں اور کھڑے ہو کر رات گذارتے ہیں- (فرقان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ☆ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ (السجدۃ: ١٦، ١٧)

ایک جگہ ارشاد ہے کہ وہ لوگ راتوں کو اپنے بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کو عذاب کے ڈر سے اور ثواب کی امید سے پکارتے رہتے ہیں (یعنی نماز، ذکر، دعا میں لگے رہتے ہیں) اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خیرات کیا کرتے ہیں- ایسے لوگوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان خزانہ غیب میں موجود ہے اس کی

کسی شخص کو بھی خبر نہیں - یہ ان کو ان اعمال کا بدلہ ملے گا جو وہ کیا کرتے تھے- (سجدہ)

وقال تعالی: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ☆ اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ☆ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ☆ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الذریت: ۱۵-۱۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: متقی لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے ان کے رب نے انہیں جو ثواب عطا کیا ہوگا وہ اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے- وہ لوگ اس سے پہلے یعنی دنیا میں نیکی کرنے والے تھے- وہ لوگ رات میں بہت ہی کم سویا کرتے تھے (یعنی رات کا اکثر حصہ عبادت میں مشغول رہتے تھے) اور شب کے آخری حصے میں استغفار کیا کرتے تھے- (ذاریات)

وقال تعالی: ﴿یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ☆ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ☆ نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ☆ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ☆ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ☆ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا ☆ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا﴾ (المزمل: ۱-۷)

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے خطاب فرمایا: اے چادر اوڑھنے والے! رات کو تہجد کی نماز میں کھڑے رہا کریں مگر کچھ دیر آرام فرمالیں یعنی آدھی رات یا آدھی رات کے سے کچھ کم یا آدھی رات سے کچھ زیادہ آرام فرمالیں- اور (اس تہجد کی نماز میں) قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کیجئے- (تہجد کے حکم کی ایک حکمت یہ ہے کہ رات کے اٹھنے کے مجاہدے کی وجہ سے طبیعت میں بھاری کلام برداشت کرنے کی استعداد خوب کامل ہو جائے کیونکہ) ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری کلام یعنی قرآن کریم نازل کرنے والے ہیں- (دوسری حکمت یہ ہے کہ) رات کا اٹھنا نفس کو خوب کچلتا ہے اور اس وقت بات ٹھیک نکلتی ہے یعنی قراءت ذکر اور دعا کے الفاظ خوب اطمینان سے ادا ہوتے ہیں اور ان اعمال میں جی لگتا ہے- (تیسری حکمت یہ ہے کہ) آپ کو دن میں بہت سے مشاغل رہتے ہیں (جیسے تبلیغی مشغلہ لہٰذا رات کا وقت تو یکسوئی کے ساتھ عبادت الٰہی کے لئے ہونا چاہئے)- (مزمل)

احادیثِ نبویہ

۱۳۲ - عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْھِمَا، وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ صَلَاتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ. رواہ الترمذی، باب ما تقرب العباد الی اللہ بمثل ماخرج منہ، رقم: ۲۹۱۱

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دو رکعت نماز کی توفیق دے دیں اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ بندہ جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے بھلائیاں اس کے سر پر بکھیر دی جاتی ہیں۔ اور بندے اللہ تعالیٰ کا قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ کی ذات سے نکلی ہے یعنی قرآن شریف۔ (ترمذی)

ف: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب قرآن کریم کی تلاوت سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۳۳ - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ فَقَالَ: مَنْ صَاحِبُ ھٰذَا الْقَبْرِ؟ فَقَالُوْا: فُلَانٌ فَقَالَ: رَکْعَتَانِ اَحَبُّ اِلٰی ھٰذَا مِنْ بَقِیَّۃِ دُنْیَاکُمْ. رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۲/۵۱۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گذرے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ قبر کس شخص کی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: فلاں شخص کی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس قبر والے شخص کے نزدیک دو رکعتوں کا پڑھنا تمہاری دنیا کی باقی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ف: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ دو رکعت کی قیمت تمام دنیا کے ساز و سامان سے زیادہ ہے، اس کا صحیح علم قبر میں پہنچ کر ہوگا۔

۱۳۴ - عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ، وَ الْوَرَقُ یَتَھَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَھَافَتُ، قَالَ:

فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ. رواہ احمد ۱۷۹/۵

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے' پتے درختوں سے گر رہے تھے- آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں ہاتھ میں لیں ان کے پتے اور بھی گرنے لگے- نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو ذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں- (مسند احمد)

۱۳۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَابَرَ عَلٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ' اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ. رواه النسائی' باب ثواب من صلى فى اليوم و الليلة ثنتى عشرة ركعة..... ' رقم: ۱۷۹۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتی ہیں: جو بارہ رکعتیں پڑھنے کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بناتے ہیں- چار رکعت ظہر سے پہلے' دو رکعت ظہر کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد' دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے- (نسائی)

۱۳۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ. رواه مسلم' باب استحباب ركعتى سنة الفجر.... ' رقم: ۱۶۸۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو نوافل (اور سنتوں) میں سے کسی نماز کا اتنا زیادہ اہتمام نہ تھا جتنا کہ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت پڑھنے کا اہتمام تھا- (مسلم)

۱۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي شَانِ الرَّكْعَتَيْنِ

عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ: لَهُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا. رواه مسلم، باب استحباب ركعتي سنة الفجر....، رقم: ۱٦۸۹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی دو رکعت سنتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ دو رکعتیں مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ (مسلم)

۱۳۸ ـ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ اَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ. رواه النسائي، باب الاختلاف على اسماعيل بن ابي خالد، رقم: ۱۸۱۷

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد چار رکعتیں پابندی سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ پر حرام فرما دیتے ہیں۔ (نسائی)

ف: ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور ظہر کے بعد کی چار رکعتوں میں دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور دو نفل ہیں۔

۱۳۹ ـ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَامِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَتَمَسُّ وَجْهَهُ النَّارُ اَبَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. رواه النسائي، باب الاختلاف على اسماعيل بن ابي خالد، رقم: ۱۸۱٤

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن بندہ بھی ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھتا ہے اسے جہنم کی آگ ان شاء اللہ کبھی نہیں چھوئے گی۔ (نسائی)

۱۴۰ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ قَالَ: اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ. رواه الترمذي وقال: حديث عبدالله بن السائب حديث حسن غريب، باب ماجاء في الصلاة عند الزوال، رقم: ٤٧٨ الجامع الصحيح و هو سنن الترمذي

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ گھڑی

ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف جائے۔ (ترمذی)

ف: ظہر سے پہلے کی چار رکعت سے مراد چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔ اور بعض علماء کے نزدیک زوال کے بعد یہ چار رکعت ظہر کی سنت مؤکدہ کے علاوہ ہیں۔

۱۴۱ – عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلَاةِ السَّحَرِ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ الشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ﴾ (النحل:۴۸) اَلْآيَةَ كُلَّهَا. رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب و من سورة النحل، رقم: ۳۱۲۸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زوال کے بعد ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں تہجد کی چار رکعتوں کے برابر ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ پھر آیت کریمہ تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: سایہ دار چیزیں اور ان کے سائے (زوال کے وقت) کبھی ایک طرف کو اور کبھی دوسری طرف کو عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہوئے جھکے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

۱۴۲ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا. رواه ابوداؤد، باب الصلاة قبل العصر، رقم: ۱۲۷۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائیں جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۴۳ – عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رواه البخاري، باب تطوع قيام رمضان من الايمان، رقم: ۳۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو رمضان کی رات میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و انعام کے شوق میں نماز پڑھتا ہے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

۱۴۴ - عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: شَهْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَ سَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَ قَامَهُ اِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَ لَدَتْهُ اُمُّهُ. رواه ابن ماجه، باب ماجاء فی قیام شهر رمضان، رقم: ۱۳۲۸

حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) رمضان کے مہینہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا ہے اور میں نے تمہارے لئے اس کی تراویح کو سنت قرار دیا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و انعام کے شوق میں اس مہینہ کے روزے رکھتا ہے اور تراویح پڑھتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہوجاتا ہے جیسا کہ اپنی ماں سے آج ہی پیدا ہوا ہو۔ (ابن ماجہ)

۱۴۵ - عَنْ اَبِيْ فَاطِمَةَ الْاَزْدِيِّ اَوِ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: يَا اَبَا فَاطِمَةَ! اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَلْقَانِيْ فَاَكْثِرِ السُّجُوْدَ. رواه احمد ۸۲٤/۳

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو فاطمہ! اگر تم مجھ سے (آخرت میں) ملنا چاہتے ہو تو سجدے زیادہ کیا کرو یعنی نمازیں کثرت سے پڑھا کرو۔ (مسند احمد)

۱۴۶ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَ اَنْجَحَ وَ اِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَ خَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلٰى ذٰلِكَ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء ان اول مايحاسب به العبد يوم القيمة الصلاة...، رقم: ٤١٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو وہ شخص کامیاب اور بامراد ہوگا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ ارشاد

فرمائیں گے: دیکھو! کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کی کمی پوری کر دی جائے- اگر نفلیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ان سے فرضوں کی کمی پوری فرما دیں گے- اس کے بعد پھر اسی طرح باقی اعمال روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا حساب ہوگا یعنی فرض روزوں کی کمی نفل روزوں سے پوری کی جائے گی اور زکوٰۃ کی کمی نفلی صدقات سے پوری کی جائے گی- (ترمذی)

۱۴۷- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِیَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ، اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَ اَطَاعَهُ فِی السِّرِّ وَ كَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ، وَ كَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِاِصْبَعِهٖ فَقَالَ: عُجِّلَتْ مَنِیَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاكِیْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن، باب ماجاء فی الكفاف...، رقم: ۲۳۴۷

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے دوستوں میں میرے نزدیک زیادہ قابل رشک وہ مؤمن ہے جو ہلکا پھلکا ہو یعنی دنیا کے ساز و سامان اور اہل و عیال کا زیادہ بوجھ نہ ہو، نماز سے اس کو بڑا حصہ ملا ہو یعنی نوافل کثرت سے پڑھتا ہو، اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کرتا ہو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت (جس طرح ظاہر میں کرتا ہو اسی طرح) تنہائی میں بھی کرتا ہو، لوگوں میں گمنام ہو اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کئے جاتے ہوں یعنی لوگوں میں مشہور نہ ہو، روزی صرف گذارے کے قابل ہو جس پر صبر کر کے عمر گزار دے- پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے چٹکی بجائی (جیسے کسی چیز کے جلد ہو جانے پر چٹکی بجاتے ہیں) اور ارشاد فرمایا: اسے موت جلدی آ جائے نہ اس پر رونے والیاں زیادہ ہوں اور نہ میراث زیادہ ہو- (ترمذی)

۱۴۸- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلْمَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ حَدَّثَهٗ قَالَ: لَمَّا فَتَحْنَا خَیْبَرَ اَخْرَجُوْا غَنَائِمَهُمْ مِنَ الْمَتَاعِ وَ السَّبْیِ فَجَعَلَ النَّاسُ یَبْتَاعُوْنَ غَنَائِمَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ رَبِحْتُ رِبْحًا مَا رَبِحَ الْیَوْمَ مِثْلَهٗ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ هٰذَا الْوَادِیْ قَالَ: وَیْحَكَ وَمَا رَبِحْتَ؟ قَالَ: مَازِلْتُ اَبِیْعُ وَ اَبْتَاعُ حَتّٰی رَبِحْتُ ثَلَاثَمِائَةِ اُوْقِیَّةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ﷺ: اَنَا اُنَبِّئُکَ بِخَیْرِ رَجُلٍ رِبحَ' قَالَ: مَا هُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ. رواه ابوداؤد' باب فی التجارة فی الغزو' رقم: ٢٦٦٧ مختصر سنن ابی داؤد للمنذری

حضرت عبداللہ بن سلمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ہم لوگ جب خیبر فتح کر چکے تو لوگوں نے اپنا مالِ غنیمت نکالا جس میں مختلف سامان اور قیدی تھے اور خرید و فروخت شروع ہو گئی (کہ ہر شخص اپنی ضروریات خریدنے لگا اور دوسری زائد چیزیں فروخت کرنے لگا) اتنے میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آج کی اس تجارت میں اس قدر نفع ہوا کہ یہاں تمام لوگوں میں سے کسی کو بھی اتنا نفع نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا کمایا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں سامان خریدتا رہا اور بیچتا رہا جس میں تین سو اوقیہ چاندی نفع میں بچی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں بہترین نفع حاصل کرنے والا شخص بتاتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ نفع کیا ہے (جسے اس آدمی نے حاصل کیا)؟ ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل۔ (ابوداؤد)

ف: ایک اوقیہ چالیس درہم اور ایک درہم تقریباً تین گرام چاندی کا ہوتا ہے۔ اس طرح تقریباً تین ہزار تولہ چاندی ہوئی۔

۱۴۹ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَاْسِ اَحَدِکُمْ - اِذَا هُوَ نَامَ - ثَلَاثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ مَکَانَ کُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ' فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ' فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقَدُهُ' فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَ اِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ. رواه ابوداؤد' باب قیام اللیل' رقم: ١٣٠٦ وفی روایة ابن ماجه: فَیُصْبِحُ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ قَدْ اَصَابَ خَیْرًا. وَ اِنْ لَمْ یَفْعَلْ' اَصْبَحَ کَسِلًا خَبِیْثَ النَّفْسِ لَمْ یُصِبْ خَیْرًا. باب ماجاء فی قیام اللیل' رقم: ١٣٢٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر

یہ پھونک دیتا ہے ''ابھی رات بہت پڑی ہے سوتا رہ''- اگر انسان بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے- اگر وضو کر لیتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پھر اگر تہجد پڑھ لیتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں- چنانچہ صبح کو چست ہشاش بشاش ہوتا ہے اسے بہت بڑی خیر مل چکی ہوتی ہے اور اگر تہجد نہیں پڑھتا تو سست رہتا ہے' طبیعت بوجھل ہوتی ہے اور بہت بڑی خیر سے محروم ہو جاتا ہے- (ابوداؤد'ابن ماجہ)

۱۵۰ – عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِيْ يَقُوْمُ اَحَدُهُمَا مِنَ اللَّيْلِ فَيُعَالِجُ نَفْسَهُ اِلَى الطُّهُوْرِ، وَ عَلَيْهِ عُقَدٌ فَيَتَوَضَّأُ، فَاِذَا وَضَّأَ يَدَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا وَضَّأَ وَجْهَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَ اِذَا وَضَّأَ رِجْلَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ - عَزَّوَجَلَّ - لِلَّذِيْنَ وَرَاءَ الْحِجَابِ: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهُ مَا سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهُ. رواه احمد' الفتح الربانی ۱/ ۳۰۴

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے دو آدمیوں میں سے ایک رات کو اٹھتا ہے اور طبیعت کے نہ چاہتے ہوئے اپنے آپ کو اس حال میں وضو پر آمادہ کرتا ہے کہ اس پر شیطان کی طرف سے گرہیں لگی ہوتی ہیں- جب وضو میں اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب چہرہ دھوتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے' جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' جب پاؤں دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے- پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں جو انسانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں: میرے اس بندہ کو دیکھو کہ وہ کس طرح مشقت اٹھا رہا ہے- میرا یہ بندہ مجھ سے جو مانگے گا وہ اسے ملے گا- (مسند احمد' فتح الربانی)

۱۵۱ – عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، اَوْ دَعَا اسْتُجِيْبَ، فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ. رواه البخاری' باب فضل من تعارمن اللیل فصلی' رقم: ۱۱۵۴

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی رات کو آنکھ کھل جائے اور پھر وہ یہ پڑھ لے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ "اے اللہ میری مغفرت فرما دیجئے" کہے یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ پھر اگر وضو کر کے نماز پڑھنے لگ جائے تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے۔ (بخاری)

۱۵۲ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ، وَ لَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ، وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ، وَ النَّارُ حَقٌّ، وَ النَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَ السَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ، وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَ اِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ - اَوْ - لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ. قال سفیان و زاد عبد الكريم ابو امية وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. رواه البخاری، باب التهجد بالليل، رقم: ۱۱۲۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جب تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ، وَ لَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ، وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ، وَ النَّارُ حَقٌّ، وَ النَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَ السَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ، وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَ اِلَيْكَ

اَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ، وِ اِلَیْکَ حَاکَمْتُ، فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ - اَوْ- لَآ اِلٰـہَ غَیْـرُکَ. ترجمہ: اے اللہ! تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، آپ ہی آسمانوں اور زمین کو اور جو مخلوق ان میں آباد ہے ان کے سنبھالنے والے ہیں- تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، زمین و آسمان اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف آپ ہی کی ہے- تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، آپ زمین و آسمان کے روشن کرنے والے ہیں- تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، آپ زمین و آسمان کے بادشاہ ہیں- تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، اصل وجود آپ ہی کا ہے، آپ کا وعدہ حق ہے (ٹل نہیں سکتا) آپ سے ملاقات ضرور ہوگی، آپ کا فرمان حق ہے، جنت کا وجود حق ہے، جہنم کا وجود حق ہے، سارے انبیاء علیہم السلام برحق ہیں، محمد ﷺ برحق (رسول) ہیں اور قیامت ضرور آئے گی- اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے سپرد کردیا، میں نے آپ کو دل سے مانا، میں نے آپ ہی پر بھروسہ کیا، آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا، (نہ ماننے والوں میں سے) جس سے جھگڑا کیا آپ ہی کی مدد سے کیا اور آپ ہی کی بارگاہ میں فریاد لایا ہوں لہٰذا میرے ان گناہوں کو معاف کردیجئے جو اب سے پہلے کئے اور جو اس کے بعد کروں اور جو گناہ میں نے چھپا کر کئے اور جو علانیہ کئے- آپ ہی توفیق دے کر دینی اعمال میں آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ ہی توفیق چھین کر پیچھے ہٹانے والے ہیں- آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے- بھلائی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے- (بخاری)

۱۵۳ – عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ، وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ، صَلٰوۃُ اللَّیْلِ.

رواہ مسلم، باب فضل صوم المحرم، رقم: ۲۷۵۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے ماہِ محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی ہے- (مسلم)

۱۵۴ – عَنْ اِیَاسِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ الْمُزَنِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَا بُدَّ

مِنْ صَلٰوةٍ بِلَيْلٍ وَلَوْحَلْبَ شَاةٍ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلِ.
رواه الطبرانی فی الکبیر و فیه: محمد بن اسحاق و هو مدلس و بقیة رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/۵۲۱ وهو ثقة، مجمع الزوائد ۱۰/۹۲

حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہجد ضرور پڑھا کرو اگرچہ اتنی تھوڑی دیر ہی کے لئے ہو جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے اور جو نماز بھی عشاء کے بعد پڑھی جائے وہ تہجد میں شامل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ف: سوکر اٹھنے کے بعد جو نفل نماز پڑھی جائے اسے تہجد کہتے ہیں۔
بعض علماء کے نزدیک عشاء کے بعد سونے سے پہلے جو نفل پڑھ لئے جائیں وہ بھی تہجد ہے۔ (اعلاء السنن)

۱۵۵ – عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَضْلُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ عَلٰى صَلٰوةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ. رواه الطبرانی فی الکبیر و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/۵۱۹

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کی نفل نماز دن کی نفل نماز سے ایسی ہی افضل ہے جیسا کہ چھپ کر دیا ہوا صدقہ علانیہ صدقہ سے افضل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۵۶ – عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَاِنَّهُ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ، وَ مَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَ مَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ. رواه الحاکم و قال: هذا حدیث صحیح علی شرط البخاری و لم یخرجاه و وافقه الذهبی ۱/۳۰۸

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہجد ضرور پڑھا کرو۔ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اس سے تمہیں اپنے رب کا قرب حاصل ہوگا، گناہ معاف ہوں گے اور گناہوں سے بچے رہو گے۔ (مستدرک حاکم)

۱۵۷ – عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ،

وَ يَضْحَكُ اِلَيْهِمْ، وَ يَسْتَبْشِرُبِهِمُ الَّذِىْ اِذَا انْكَشَفَتْ فِئَةٌ قَاتَلَ وَرَاءَ هَا بِنَفْسِهٖ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَاِمَّا اَنْ يُقْتَلَ، وَ اِمَّا اَنْ يَنْصُرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ يَكْفِيَهُ، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوْا اِلَى عَبْدِىْ هٰذَا كَيْفَ صَبَرَلِىْ بِنَفْسِهٖ؟ وَ الَّذِىْ لَهُ امْرَاَةٌ حَسَنَةٌ، وَ فِرَاشٌ لَيِّنٌ حَسَنٌ، فَيَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُوْلُ: يَذَرُ شَهْوَتَهُ، وَ يَذْكُرُنِىْ، وَ لَوْشَاءَ رَقَدَ، وَ الَّذِىْ اِذَا كَانَ فِىْ سَفَرٍ، وَ كَانَ مَعَهُ رَكْبٌ فَسَهِرُوْا ثُمَّ هَجَعُوْا فَقَامَ مِنَ السَّحَرِ فِىْ ضَرَّاءَ وَ سَرَّاءَ. رواه الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن، الترغیب ۱/۴۳۴

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں اور انہیں دیکھ کر بے حد خوش ہوتے ہیں- ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو جہاد میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اکیلا لڑتا رہے جب کہ اس کے سب ساتھی میدان چھوڑ جائیں پھر یا تو وہ شہید ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیں اور اسے غلبہ عطا فرمائیں- اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: میرے اس بندہ کو دیکھو! میری خوشنودی کی خاطر کس طرح میدان میں جما رہا- دوسرا وہ شخص ہے جس کے پہلو میں خوبصورت بیوی ہو اور بہترین نرم بستر موجود ہو اور پھر وہ (ان سب کو چھوڑ کر) تہجد میں مشغول ہو جائے- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دیکھو! اپنی چاہتوں کو چھوڑ رہا ہے اور مجھے یاد کر رہا ہے اگر چاہتا تو سوتا رہتا- تیسرا وہ شخص ہے جو سفر میں قافلے کے ساتھ ہو اور قافلے والے رات دیر تک جاگ کر سو چکے ہوں- یہ اخیر شب میں طبیعت چاہے نہ چاہے ہر حال میں تہجد کے لئے اٹھ کھڑا ہو- (طبرانی، ترغیب)

۱۵۸- عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَ بَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَ اَفْشَى السَّلَامَ، وَ صَلّٰى بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ. رواه ابن حبان (واسناده قوی) ۲/۲۶۲

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن میں اندر کی چیزیں باہر سے اور باہر کی

چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں- یہ بالا خانے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار فرمائے ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں' خوب سلام پھیلاتے ہیں اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں- (ابن حبان)

۱۵۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ: عِشْ مَاشِئْتَ فَاِنَّکَ مَيِّتٌ' وَ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّکَ مَجْزِيٌّ بِهٖ' وَاَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَاِنَّکَ مُفَارِقُهٗ' وَ اعْلَمْ اَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ' وَعِزَّهٗ اسْتِغْنَاءُهٗ عَنِ النَّاسِ. رواه الطبرانی فی الاوسط و اسناده حسن' الترغیب ۱/ ۴۳۱

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: محمد (ﷺ)! آپ جتنا بھی زندہ رہیں ایک دن موت آنی ہے- آپ جو چاہیں عمل کریں اس کا بدلہ آپ کو دیا جائے گا- جس سے چاہیں محبت کریں آخر ایک دن اس سے جدا ہونا ہے- جان لیجئے کہ مؤمن کی بزرگی تہجد پڑھنے میں ہے اور مؤمن کی عزت لوگوں سے بے نیاز رہنے میں ہے- (طبرانی' ترغیب)

۱۶۰- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَبْدَاللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ. رواه البخاری' باب مایکره من ترک قیام اللیل لمن کان یقومه' رقم: ۱۱۵۲

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: عبداللہ! تم فلاں کی طرح مت ہو جانا کہ وہ رات کو تہجد پڑھا کرتا تھا پھر تہجد چھوڑ دی- (بخاری)

ف: مطلب یہ ہے کہ بلا کسی عذر اپنے دینی معمول کو چھوڑنا اچھی بات نہیں ہے- (مظاہر حق)

۱۶۱- عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَتَشَهَّدْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُلْحِفْ فِي الْمَسْئَلَةِ ثُمَّ اِذَا دَعَا فَلْيَتَمَسْكَنْ وَ لْيَتَبَاءَسْ وَ لْيَتَضَعَّفْ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ

ذٰلِکَ فَذَاکَ الْخِدَاجُ اَوْ کَالْخِدَاجِ. رواه احمد ٤/١٦٧

حضرت مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو ہر دو رکعتوں کے اخیر میں تشہد پڑھے- پھر دعا میں اصرار کرے' مسکنت اختیار کرے' بے کسی اور کمزوری کا اظہار کرے- جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ادھوری ہے- (مسند احمد)

ف: تشہد کے بعد دعا' نماز میں بھی اور سلام کے بعد بھی مانگی جا سکتی ہے-

١٦٢- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّبِا لنَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَدِيْنَةِ قَالَ: فَقُمْتُ اُصَلِّي وَ رَاءَ هُ يُخَيَّلُ اِلَى اَنَّهُ لا يَعْلَمُ، فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَقُلْتُ اِذَا جَاءَ مِائَةَ آيَةٍ رَكَعَ، فَجَاءَ هَا فَلَمْ يَرْكَعْ، فَقُلْتُ اِذَا جَاءَ مِائَتَيْ آيَةٍ رَكَعَ، فَجَاءَ هَا فَلَمْ يَرْكَعْ، فَقُلْتُ اِذَا خَتَمَهَا رَكَعَ، فَخَتَمَ فَلَمْ يَرْكَعْ، فَلَمَّا خَتَمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، وِتْرًا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقُلْتُ اِنْ خَتَمَهَا رَكَعَ، فَخَتَمَهَا وَ لَمْ يَرْكَعْ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ افْتَتَحَ سُوْرَةَ الْمَائِدَةِ، فَقُلْتُ: اِذَا خَتَمَ رَكَعَ، فَخَتَمَهَا فَرَكَعَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، وَ يُرَجِّعُ شَفَتَيْهِ فَاَعْلَمُ اَنَّهُ يَقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى، وَ يُرَجِّعُ شَفَتَيْهِ فَاَعْلَمُ اَنَّهُ يَقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلا اَفْهَمُ غَيْرَهُ ثُمَّ افْتَتَحَ سُوْرَةَ الْاَنْعَامِ فَتَرَكْتُهُ وَ ذَهَبْتُ. رواه عبدالرزاق في مصنفه ٢/١٤٧

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نبی کریم ﷺ کے پاس سے گذرا- آپ ﷺ مدینہ منورہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے- میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اور مجھے یہ خیال تھا کہ آپ ﷺ کو یہ معلوم نہیں کہ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں- آپ ﷺ نے سورہ بقرہ شروع فرمائی- میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ سو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے لیکن جب آپ نے سو آیتیں پڑھ لیں اور رکوع نہ فرمایا تو میں نے سوچا کہ دو سو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے مگر دو سو آیتوں پر بھی رکوع نہ فرمایا تو مجھے خیال ہوا کہ سورت کے ختم پر رکوع فرمائیں گے- جب آپ نے سورت ختم فرمائی تو اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ'

اَللّٰھُمَّ! لَکَ الْحَمْدُ تین مرتبہ پڑھا- پھر سورہ آل عمران شروع فرمائی تو میں نے خیال کیا کہ اس کے ختم پر تو رکوع فرما ہی لیں گے- نبی کریم ﷺ نے یہ سورت ختم فرمائی لیکن رکوع نہیں فرمایا اور تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ! لَکَ الْحَمْدُ پڑھا- پھر سورہ مائدہ شروع فرمادی- میں نے سوچا سورہ مائدہ کے ختم پر رکوع فرمائیں گے- چنانچہ آپ ﷺ نے سورہ مائدہ کے ختم پر رکوع فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھتے سنا اور آپ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جس کی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپ ﷺ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں- پھر آپ ﷺ نے سجدہ فرمایا اور میں نے آپ ﷺ کو سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے سنا اور آپ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جس کی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپ ﷺ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں جس کو میں نہیں سمجھ رہا تھا- پھر (دوسری رکعت میں) سورہ انعام شروع فرمائی تو میں آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر چلا آیا (کیونکہ میں مزید رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کی ہمت نہ کر سکا)- (مصنف عبدالرزاق)

۱۶۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَیْلَۃً حِیْنَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِہٖ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رَحْمَۃً مِنْ عِنْدِکَ تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِیْ، وَ تَجْمَعُ بِھَا اَمْرِیْ، وَ تَلُمُّ بِھَا شَعْثِیْ، وَ تُصْلِحُ بِھَا غَائِبِیْ، وَ تَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ، وَ تُزَکِّیْ بِھَا عَمَلِیْ، وَ تُلْھِمُنِیْ بِھَا رُشْدِیْ، وَ تَرُدُّ بِھَا اُلْفَتِیْ، وَ تَعْصِمُنِیْ بِھَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ، اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَ یَقِیْنًا لَیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌ، وَ رَحْمَۃً اَنَالُ بِھَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَاءِ وَ نُزُلَ الشُّھَدَاءِ وَ عَیْشَ السُّعَدَاءِ، وَ النَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِکَ حَاجَتِیْ وَ اِنْ قَصُرَ رَاْیِیْ وَ ضَعُفَ عَمَلِیْ افْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِکَ، فَاَسْاَلُکَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ، وَ یَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ، کَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ، اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ، وَمِنْ دَعْوَۃِ الثُّبُوْرِ، وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقُبُوْرِ. اَللّٰھُمَّ مَا قَصُرَ عَنْہُ رَاْیِیْ وَ لَمْ تَبْلُغْہُ نِیَّتِیْ، وَ لَمْ تَبْلُغْہُ مَسْاَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَ عَدْتَہٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ اَوْ خَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْہِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِکَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْکَ فِیْہِ وَاَسْاَلُکَہٗ بِرَحْمَتِکَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ، وَ الْاَمْرِ

الرَّشِيْدِ، اَسْاَلُکَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ، وَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ، الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ، الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ، اَنْتَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ، وَ اِنَّکَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَ لَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِاَوْلِيَائِکَ وَعَدُوًّا لِاَعْدَائِکَ نُحِبُّ بِحُبِّکَ مَنْ اَحَبَّکَ وَ نُعَادِیْ بِعَدَاوَتِکَ مَنْ خَالَفَکَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَ عَلَيْکَ الْاِجَابَةُ وَ هٰذَا الْجُهْدُ وَ عَلَيْکَ التُّکْلَانُ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَ نُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَ نُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ، وَ نُوْرًا مِنْ خَلْفِیْ، وَ نُوْرًا عَنْ يَمِيْنِیْ، وَ نُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ، وَ نُوْرًا مِنْ فَوْقِیْ، وَ نُوْرًا مِنْ تَحْتِیْ، وَ نُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ، وَ نُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ، وَ نُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ، وَ نُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ، وَ نُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ، وَ نُوْرًا فِیْ دَمِیْ، وَ نُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا، سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَ قَالَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَ تَکَرَّمَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا يَنْبَغِی التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ، سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَ النِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَ الْکَرَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب منه دعاء: اللهم انی اسئلك رحمة من عندك....، رقم: ۳۴۱۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات تہجد کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِکَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ، وَ تَجْمَعُ بِهَا اَمْرِیْ، وَ تَلُمُّ بِهَا شَعْثِیْ، وَ تُصْلِحُ بِهَا غَائِبِیْ، وَ تَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِیْ، وَ تُزَکِّیْ بِهَا عَمَلِیْ، وَ تُلْهِمُنِیْ بِهَا رُشْدِیْ، وَ تَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِیْ، وَ تَعْصِمُنِیْ بِهَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اِيْمَانًا وَ يَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ کُفْرٌ، وَ رَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَاءِ وَ نُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَ عَيْشَ السُّعَدَاءِ، وَ النَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِکَ حَاجَتِیْ وَ اِنْ قَصُرَ رَاْيِیْ وَ ضَعُفَ عَمَلِیْ اِفْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِکَ، فَاَسْاَلُکَ يَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ، وَ يَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ، کَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ، اَنْ تُجِيْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ. اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْيِیْ وَ لَمْ

تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ، وَ لَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَ عَدْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ، وَ الْاَمْرِ الرَّشِيْدِ، اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ، وَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ، الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ، الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ، اَنْتَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ، وَ اِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَ لَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِاَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِاَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَ نُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَ عَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَ هٰذَا الْجُهْدُ وَ عَلَيْكَ التُّكْلَانُ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَ نُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَ نُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَ نُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ، وَ نُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَ نُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ، وَ نُوْرًا مِنْ فَوْقِيْ، وَ نُوْرًا مِنْ تَحْتِيْ، وَ نُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ، وَ نُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ، وَ نُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ، وَ نُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ، وَ نُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ، وَ نُوْرًا فِيْ دَمِيْ، وَ نُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَ اَعْطِنِيْ نُوْرًا وَ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا، سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَ قَالَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَ تَكَرَّمَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ، سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَ الْكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ. ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے آپ کی خاص رحمت مانگتا ہوں جس سے آپ میرے دل کو ہدایت نصیب فرما دیجئے اور اس کے ذریعہ میرے کام کو آسان فرما دیجئے اور میری پریشان حالی کو اس رحمت کے ذریعہ دور فرما دیجئے اور میری غیر حاضری کے معاملات کی نگہبانی فرمائیے اور جو چیزیں میرے پاس ہیں ان کو اس رحمت کے ذریعہ بلندی اور عزت نصیب فرما دیجئے اور میرے عمل کو اس رحمت کے ذریعہ (شرک وریا) سے پاک فرما دیجئے اور میرے دل میں اس رحمت کے ذریعہ وہی بات ڈال دیجئے جو میرے لئے صحیح اور مناسب ہو اور جس چیز سے مجھے محبت ہو وہ مجھے اس رحمت کے ذریعہ عطا فرما دیجئے اور اس رحمت کے ذریعہ میری ہر برائی سے حفاظت فرما دیجئے - یا اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین نصیب فرما دیجئے جس کے بعد کسی قسم کا بھی کفر نہ ہو اور مجھے اپنی وہ رحمت عطا

فرمایئے جس کے طفیل مجھے دنیا و آخرت میں آپ کی جانب سے عزت و شرف کا مقام حاصل ہو جائے- یا اللہ! میں آپ سے فیصلوں کی درستگی' اور آپ کے ہاں شہیدوں والی مہمانی' اور خوش نصیبوں والی زندگی اور دشمنوں کے مقابلہ میں آپ کی مدد کا سوال کرتا ہوں- یا اللہ! میں آپ کے سامنے اپنی حاجت پیش کرتا ہوں اگرچہ میری عقل ناقص ہے اور میرا عمل کمزور ہے میں آپ کی رحمت کا محتاج ہوں- اے کام بنانے والے اور دلوں کو شفا دینے والے! جس طرح آپ اپنی قدرت سے (ایک ساتھ بہنے والے) سمندروں کو ایک دوسرے سے جدا رکھتے ہیں (کہ کھارا میٹھے سے الگ رہتا ہے اور میٹھا کھارے سے الگ) اسی طرح میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ کی آگ سے اور اس عذاب سے جس کو دیکھ کر آدمی واویلا کرنے (موت کی دعا مانگنے) لگے اور قبر کے عذاب سے دور رکھیے- یا اللہ! جس بھلائی تک میری عقل نہ پہنچ سکی' اور میرا عمل اس بھلائی کے حاصل کرنے میں کمزور رہا' اور میری نیت بھی اس تک نہ پہنچی' اور میں نے آپ سے اس بھلائی کی درخواست بھی نہ کی ہو جس کا آپ نے اپنی مخلوق میں کسی بندے سے وعدہ فرمایا ہو یا کوئی ایسی بھلائی ہو کہ اس کو آپ اپنے بندوں میں کسی کو دینے والے ہوں' اے تمام جہانوں کے پالنے والے! میں بھی آپ سے اس بھلائی کا خواہش مند ہوں اور اس کو آپ کی رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں- اے مضبوط عہد والے اور نیک کاموں کے مالک اللہ! میں آپ سے عذاب کے دن امن کا' اور قیامت کے دن جنت میں ان لوگوں کے ساتھ رہنے کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے مقرب' اور آپ کے دربار میں حاضر رہنے والے' رکوع سجدے میں پڑے رہنے والے اور عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں- بے شک آپ بڑے مہربان اور بہت محبت فرمانے والے ہیں اور بلاشبہ آپ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں- یا اللہ! ہمیں دوسروں کو خیر کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا دیجئے' ایسا نہ کیجئے کہ ہم خود بھی گمراہ ہوں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہوں- آپ کے دوستوں سے ہماری صلح ہو آپ کے دشمنوں کے ہم دشمن ہوں- جو آپ سے محبت رکھے ہم آپ کی اس محبت کی وجہ سے اس سے محبت کریں اور جو آپ کا مخالف ہو ہم آپ کی اس دشمنی کی وجہ سے اس سے دشمنی کریں- اے اللہ! یہ دعا کرنا

میرا کام ہے اور قبول کرنا آپ کا کام ہے اور یہ میری کوشش ہے اور بھروسہ آپ کی ذات پر ہے۔ یا للہ! میرے دل میں نور ڈال دیجئے' اور میری قبر کو نورانی کر دیجئے میرے آگے' نور' میرے پیچھے نور' میرے دائیں نور' میرے بائیں نور' میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یعنی میرے ہر طرف آپ کا ہی نور ہو' اور میرے کانوں میں نور' میری آنکھوں میں نور' میرے روئیں روئیں میں نور' میری کھال میں نور' میرے گوشت میں نور' میرے خون میں نور' اور میری ہڈی ہڈی میں نور ہی نور کر دیں۔ اے اللہ میرے نور کو بڑھا دیجئے' مجھ کو نور عطا فرما دیجئے اور میرے لئے نور مقدر فرما دیجئے۔ پاک ہے وہ ذات' عزت جس کی چادر ہے اور اس کا فرمان عزت والا ہے' شرافت و بزرگی جس کا لباس ہے اور اس کی بخشش ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ ہر عیب سے پاکی صرف اسی کی شایان شان ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بڑے فضل اور نعمتوں والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بڑے شرف و کرم والی ہے اور پاک ہے وہ ذات جو بڑے جلال واکرام کی مالک ہے۔ (ترمذی)

۱۶۴ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰی فِیْ لَیْلَةٍ بِمِائَةِ آیَةٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ' وَ مَنْ صَلّٰی فِیْ لَیْلَةٍ بِمِائَتَیْ آیَةٍ فَاِنَّهُ یُکْتَبُ مِنَ الْقَانِتِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ. رواه الحاکم وقال: صحیح علی شرط مسلم و وافقه الذهبی ۱/۳۰۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رات نماز میں سو آیات پڑھ لیتا ہے وہ اس رات اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا اور جو شخص کسی رات نماز میں دو سو آیات پڑھ لیتا ہے وہ اس رات مخلص عبادت گزاروں میں شمار ہوتا ہے۔ (مستدرک حاکم)

۱۶۵ – عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آیَاتٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ' وَ مَنْ قَامَ بِمِائَةِ آیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ' وَمَنْ قَرَاَ بِاَلْفِ آیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِیْنَ. رواه ابن خزیمة فی صحیحه ۲/۱۸۱

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تہجد میں دس آیتیں پڑھ لیتا ہے وہ اس رات غافلین میں شمار نہیں ہوتا- جو سو آیتیں پڑھ لیتا ہے اس کا شمار عبادت گزاروں میں ہوتا ہے اور جو ہزار آیتیں پڑھ لیتا ہے وہ ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جن کو قنطار برابر ثواب ملتا ہے- (ابن خزیمۃ)

۱۶۶- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفَ اُوْقِيَةٍ، كُلُّ اُوْقِيَةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. رواه ابن حبان (و اسناده حسن) ۶/۳۱۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے- ہر اوقیہ زمین و آسمان کے درمیان کی تمام چیزوں سے بہتر ہے- (ابن حبان)

۱۶۷- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى ثُمَّ اَيْقَظَ امْرَاَتَهُ فَصَلَّتْ، فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ اَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى، فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَاءَ. رواه النسائی، باب الترغیب فی قیام اللیل، رقم: ۱۶۱۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائیں جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے پھر اپنی بیوی کو بھی جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) وہ نہ اٹھی تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر جگا دے- اور اسی طرح اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحمت فرمائیں جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے پھر اپنے شوہر کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اٹھا دے- (نسائی)

ف: اس حدیث کا تعلق ان میاں بیوی سے ہے جو تہجد کا شوق رکھتے ہوں اور اس طرح اٹھانا ان کے درمیان ناگواری کا سبب نہ ہو- (معارف الحدیث)

۱۶۸- عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا اَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَ فِی الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ. رواه ابوداؤد، باب قیام اللیل، رقم: ۱۳۰۹

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی رات میں اپنے گھر والوں کو جگاتا ہے اور میاں بیوی دونوں تہجد کی (کم از کم) دو رکعت پڑھ لیتے ہیں تو ان دونوں کا شمار کثرت سے ذکر کرنے والوں میں ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۲۹ - عَنْ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَخْبِرِيْنِي بِاَعْجَبِ مَا رَاَيْتِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: وَ اَيُّ شَانِهٖ لَمْ يَكُنْ عَجَبًا؟ اِنَّهُ اَتَانِيْ لَيْلَةً فَدَخَلَ مَعِيَ لِحَافِيْ ثُمَّ قَالَ: ذَرِيْنِيْ اَتَعَبَّدُ لِرَبِّيْ، فَقَامَ فَتَوَضَّا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ، فَبَكٰى حَتّٰى سَالَتْ دُمُوْعُهُ عَلٰى صَدْرِهٖ، ثُمَّ رَكَعَ فَبَكٰى ثُمَّ سَجَدَ فَبَكٰى، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَبَكٰى، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا يُبْكِيْكَ وَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا، وَ لِمَ لَا اَفْعَلُ وَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ: ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ الآيَاتِ. اخرجه ابن حبان في صحيحه، اقامة الحجة ص ۱۱۲

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی عجیب بات جو آپ نے دیکھی ہو وہ سنا دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات عجیب نہ تھی۔ ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ میرے لحاف میں لیٹ گئے۔ پھر فرمانے لگے چھوڑو میں تو اپنے رب کی عبادت کروں۔ یہ فرما کر بستر سے اٹھے، وضو فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ آنسو سینہ مبارک تک بہنے لگے۔ پھر رکوع فرمایا اس میں بھی اسی طرح روتے رہے۔ پھر سجدہ فرمایا اس میں بھی اسی طرح روتے رہے۔ پھر سجدے سے اٹھے اور اسی طرح روتے رہے یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر صبح کی نماز کے لئے آواز دی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اتنا کیوں رو رہے ہیں جب کہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے بھی تو) اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا پھر میں شکر گذار بندہ نہ بنوں؟ اور میں ایسا کیوں نہ کروں جب کہ

آج رات مجھ پر ﴿اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ﴾ سے سورہ آل عمران کے ختم تک کی آیات نازل ہوئی ہیں۔ (ابن حبان، اقامۃ الحجۃ)

۱۷۰- عَنۡ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهَا اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَامِنِ امۡرِیءٍ تَكُوۡنُ لَهُ صَلٰوةٌ بِلَیۡلٍ فَغَلَبَهُ عَلَیۡهَا نَوۡمٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجۡرَ صَلٰوتِهِ وَ كَانَ نَوۡمُهُ صَدَقَةً عَلَیۡهِ. رواه النسائي، باب من كان له صلاة بالليل.....، رقم: ۱۷۸۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تہجد پڑھنے کا عادی ہو اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے (کسی رات) آنکھ نہ کھلی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہجد کا ثواب لکھ دیتے ہیں اور اس کا سونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک انعام ہے کہ بغیر تہجد پڑھے اسے (اس رات) تہجد کا ثواب مل جاتا ہے۔ (نسائی)

۱۷۱- عَنۡ اَبِی الدَّرۡدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ یَبۡلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنۡ اَتٰی فِرَاشَهُ وَهُوَ یَنۡوِیۡ اَنۡ یَّقُوۡمَ یُصَلِّیۡ مِنَ اللَّیۡلِ فَغَلَبَتۡهُ عَیۡنَاهُ حَتّٰی اَصۡبَحَ، كُتِبَ لَهُ مَانَوٰی وَ كَانَ نَوۡمُهُ صَدَقَةً عَلَیۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ. رواه النسائي، باب من اتى فراشه و هو ينوى القيام فنام، رقم: ۱۷۸۸

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو سونے کے لئے بستر پر آئے اور اس کی نیت رات کو تہجد پڑھنے کی تھی لیکن وہ ایسا سویا کہ صبح ہی جاگا تو اس کو اس کی نیت پر تہجد کا ثواب ملتا ہے اور اس کا سونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے۔ (نسائی)

۱۷۲- عَنۡ مُعَاذِ بۡنِ اَنَسِ الۡجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنۡ قَعَدَ فِیۡ مُصَلَّاهُ حِیۡنَ یَنۡصَرِفُ مِنۡ صَلَاةِ الصُّبۡحِ حَتّٰی یُسَبِّحَ رَكۡعَتَیِ الضُّحٰی لَا یَقُوۡلُ اِلَّا خَیۡرًا غُفِرَ لَهُ خَطَایَاهُ، وَ اِنۡ كَانَتۡ اَكۡثَرَ مِنۡ زَبَدِ الۡبَحۡرِ. رواه ابو داؤد، باب صلوة الضحى، رقم: ۱۲۸۷

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا پھر دو رکعت اشراق کی نماز پڑھتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

چاہے وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی ہوں۔ (ابوداؤد)

۱۷۳- عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَوْاَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَمْ تَمَسَّ جِلْدَهُ النَّارُ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٣/٤٢٠

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جوشخص فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو یا چار رکعت (اشراق کی نماز) پڑھتا ہے تو دوزخ کی آگ اس کی کھال کو (بھی) نہ چھوئے گی۔ (بیہقی)

۱۷۴- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماذكر مما يستحب من الجلوس....، رقم: ٥٨٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے پھر آفتاب نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

۱۷۵- عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ - عَزَّوَجَلَّ - يَقُوْلُ: ابْنَ آدَمَ لَا تَعْجِزَنَّ مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ آخِرَهُ. رواه احمد ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٢/٤٩٢

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں چار رکعت پڑھنے سے عاجز نہ بنو میں تمہارے دن بھر کے کام بنا دوں گا۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

ف: یہ فضیلت اشراق کی نماز کی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد چاشت کی نماز ہو۔

۱۷۶ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا فَاَعْظَمُوا الْغَنِیْمَةَ وَ اَسْرَعُوا الْكَرَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا رَاَیْنَا بَعْثًا قَطُّ اَسْرَعَ كَرَّةً وَ لَا اَعْظَمَ غَنِیْمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ! فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَسْرَعَ كَرَّةً مِنْهُ وَ اَعْظَمَ غَنِیْمَةً؟ رَجُلٌ تَوَضَّاَ فِیْ بَیْتِهٖ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْهِ الْغَدَاةَ، ثُمَّ عَقَّبَ بِصَلَاةِ الضَّحْوَةِ فَقَدْ اَسْرَعَ الْكَرَّةَ وَ اَعْظَمَ الْغَنِیْمَةَ. رواہ ابو یعلی و رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۲/۴۹۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جو بہت ہی جلد بہت سارا مال غنیمت لے کر واپس لوٹ آیا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے کوئی ایسا لشکر نہیں دیکھا جو اتنی جلدی اتنا سارا مال غنیمت لے کر واپس لوٹ آیا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی کم وقت میں اس مال سے بہت زیادہ غنیمت کمانے والا شخص نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھر سے اچھی طرح وضو کر کے مسجد جاتا ہے، فجر کی نماز پڑھتا ہے، پھر (سورج نکلنے کے بعد) اشراق کی نماز پڑھتا ہے تو یہ بہت تھوڑے وقت میں بہت زیادہ نفع کمانے والا ہے۔ (ابو یعلی، مجمع الزوائد)

۱۷۷ – عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: یُصْبِحُ عَلٰی كُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَ كُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَ كُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَ كُلُّ تَكْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَ یُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ یَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی. رواہ مسلم، باب استحباب صلاة الضحی......، رقم: ۱۶۷۱

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ذمے اس کے جسم کے ایک ایک جوڑ کی سلامتی کے شکرانے میں روزانہ صبح کو ایک صدقہ ہوتا ہے۔ ہر بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا صدقہ ہے، ہر بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا صدقہ ہے، ہر بار لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا صدقہ ہے، ہر بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا صدقہ ہے،

بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے' برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ہر جوڑ کے شکر کی ادائیگی کے لئے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھنا کافی ہو جاتی ہیں۔ (مسلم)

۱۷۸- عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: فِی الْاِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَ سِتُّوْنَ مَفْصِلًا، فَعَلَیْهِ اَنْ یَتَصَدَّقَ عَنْ کُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوْا: وَ مَنْ یُطِیْقُ ذٰلِکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: النُّخَاعَةُ فِی الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا' وَ الشَّیْءُ تُنَحِّیْهِ عَنِ الطَّرِیْقِ' فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَکْعَتَا الضُّحٰی تُجْزِئُکَ. رواه ابو داؤد' باب فی اماطة الاذی عن الطریق' رقم: ۵۲۴۲

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اس کے ذمہ ضروری ہے کہ ہر جوڑ کی سلامتی کے شکرانہ میں ایک صدقہ ادا کیا کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اتنے صدقے کون ادا کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں اگر تھوک پڑا ہو تو اسے دفن کر دینا صدقہ کا ثواب رکھتا ہے' راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ اگر ان عملوں کا موقع نہ ملے تو چاشت کی دو رکعت نماز پڑھنا ان سب صدقات کے بدلے تمہارے لئے کافی ہیں۔ (ابوداؤد)

۱۷۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ' وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رواه ابن ماجه' باب ماجاء فی صلوة الضحی' رقم: ۱۳۸۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ابن ماجہ)

۱۸۰- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّی الضُّحٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ' وَ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا کُتِبَ مِنَ الْعَابِدِیْنَ' وَمَنْ صَلّٰی سِتًّا کُفِیَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ' وَمَنْ صَلّٰی ثَمَانِیًا کَتَبَهُ اللّٰهُ مِنَ الْقَانِتِیْنَ' وَ مَنْ صَلّٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ' وَ مَا مِنْ یَوْمٍ وَ لَیْلَةٍ اِلَّا لِلّٰهِ مَنٌّ یَمُنُّ بِهٖ عَلٰی عِبَادِهٖ وَ صَدَقَةٌ' وَ مَا مِنَ اللّٰهِ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ عِبَادِهٖ

اَفْضَلُ مِنْ اَنْ یُلْهِمَهُ ذِکْرَهُ. رواہ الطبرانی فی الکبیر و فیہ: موسٰی بن یعقوب الزمعی، وثقہ ابن معین و ابن حبان، وضعفہ ابن المدینی وغیرہ، و بقیۃ رجالہ ثقات، مجمع الزوائد۲/۴۹۴

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاشت کے دو نفل پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا، جو چار نفل پڑھتا ہے وہ عبادت گذاروں میں لکھا جاتا ہے، جو چھ نفل پڑھتا ہے اس کے اس دن کے کاموں میں مدد کی جاتی ہے، جو آٹھ نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فرمان برداروں میں لکھ دیتے ہیں اور جو بارہ نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بنا دیتے ہیں۔ ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر صدقہ اور احسان فرماتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہوتا ہے کہ اسے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرما دیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۸۱ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً. رواہ الترمذی وقال: حدیث ابی ہریرۃ حدیث غریب، باب ماجاء فی فضل التطوع....، رقم: ۴۳۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ ان کے درمیان کوئی فضول بات نہیں کرتا تو اسے بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

ف: مغرب کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ چار رکعت نوافل اور پڑھی جائیں تو چھ ہو جائیں گی۔ بعض علماء کے نزدیک یہ چھ رکعت، مغرب کی دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ ہیں۔ (مرقاۃ، مظاہر حق)

۱۸۲ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ: یَابِلَالُ، حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِی الْاِسْلَامِ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِیْ سَاعَةِ لَیْلٍ اَوْنَهَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِکَ الطُّهُوْرِ مَا کُتِبَ لِیْ

اَنْ اُصَلِّیَ. رواہ البخاری، باب فضل الطھور باللیل و النھار.....، رقم: ۱۱۴۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کی نماز کے وقت دریافت فرمایا: بلال! اسلام لانے کے بعد اپنا وہ عمل بتاؤ جس سے تمہیں ثواب کی سب سے زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آہٹ رات خواب میں سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے اعمال میں سب سے زیادہ امید جس عمل سے ہے وہ یہ ہے کہ میں نے رات یا دن میں جب کسی وقت بھی وضو کیا ہے تو اس وضو سے اتنی نماز (تحیۃ الوضوء) ضرور پڑھی ہے جتنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت توفیق ملی۔ (بخاری)

صلوٰۃ التسبیح

۱۸۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: یَا عَبَّاسُ! یَا عَمَّاهُ! اَلَا اُعْطِیْكَ! اَلَا اَمْنَحُكَ؟ اَلَا اَحْبُوْكَ؟ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ قَدِیْمَهُ وَ حَدِیْثَهُ خَطَاهُ وَ عَمْدَهُ، صَغِیْرَهُ وَ كَبِیْرَهُ سِرَّهُ وَ عَلَانِیَتَهُ -عَشْرَ خِصَالٍ- اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةً، فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَ اَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَ اَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَ سَبْعُوْنَ، فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَهَا فِیْ كُلِّ یَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِكَ مَرَّةً. رواہ ابو داؤد، باب صلوۃ التسبیح، رقم: ۱۲۹۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عباس! میرے چچا! کیا میں آپ کو ایک عطیہ نہ کروں؟ کیا ایک ہدیہ نہ کروں؟ کیا ایک تحفہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو ایسا عمل نہ بتاؤں جب آپ اس کو کریں گے تو آپ کو دس فائدے حاصل ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے، پچھلے، پرانے، نئے، غلطی سے کئے ہوئے، جان بوجھ کر کئے ہوئے چھوٹے، بڑے، چھپ کر کئے ہوئے، کھلم کھلا کئے ہوئے گناہ سب ہی معاف فرما دیں گے- وہ عمل یہ ہے کہ آپ چار رکعت (صلوٰۃ التسبیح) پڑھیں اور ہر رکعت میں میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں- جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں رکوع سے پہلے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ مرتبہ کہیں- پھر رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں- پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں- پھر سجدے میں چلے جائیں اور اس میں بھی یہ کلمات دس مرتبہ کہیں- پھر سجدے سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمات دس مرتبہ کہیں- پھر دوسرے سجدے میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں- پھر دوسرے سجدے کے بعد بھی کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھے بیٹھے یہی کلمات دس مرتبہ کہیں- چاروں رکعت اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمات پچھتر مرتبہ کہیں- (میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز ایک مرتبہ پڑھا کریں- اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں- اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں- اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں ایک مرتبہ ہی پڑھ لیں- (ابوداؤد)

۱۸۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: وَجَّہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اِلٰی بِلَادِ الْحَبَشَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ اعْتَنَقَہٗ وَ قَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اَھَبُ لَکَ، اَلَا اُبَشِّرُکَ اَلَا اَمْنَحُکَ اَلَا اُتْحِفُکَ؟ قَالَ: نَعَمْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. ثم ذکر نحو ما تقدم، اخرجه الحاكم وقال: هذا اسناد صحيح لا غبار عليه و مما يستدل به على صحة هذا الحديث استعمال الائمة من اتباع التابعين الى عصرنا هذاياه و مواظبتهم عليه و تعليمهم الناس منهم عبدالله بن المبارك رحمه الله، قال الذهبي هذا اسناد صحيح لا غبار عليه ۱/۳۱۹.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ روانہ فرمایا۔ جب وہ وہاں سے مدینہ طیبہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمایئے۔ پھر آپ ﷺ نے صلاۃ التسبیح کی تفصیل بیان فرمائی۔ (مستدرک حاکم)

۱۸۵ - عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَ صَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ، قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ ادْعُ تُجَبْ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب في ايجاب الدعاء.....، رقم: ۳۴۷۶

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی۔ پھر یہ دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ ''اے اللہ میری مغفرت فرمایئے، مجھ پر رحم فرمایئے۔'' رسول اللہ ﷺ نے نمازی سے ارشاد فرمایا: تم نے دعا مانگنے میں جلدی کی، جب تم نماز پڑھ کر بیٹھو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی شایان شان تعریف کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر دعا مانگو۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ایک اور صاحب نے نماز پڑھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور نبی کریم پر درود بھیجا۔ آپ نے ان صاحب سے ارشاد فرمایا: اب تم دعا کرو قبول ہوگی۔ (ترمذی)

۱۸۶ - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّ بِاَعْرَابِيٍّ، وَهُوَ يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَامَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ، وَ لَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ، وَ لَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ، وَ لَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ، وَ لَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ، يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ، وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ، وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ، وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ، وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ، وَ اَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ، وَ لَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً، وَ لَا اَرْضٌ

اَرْضًا، وَ لَا بَحْرٌ مَا فِیْ قَعْرِهٖ، وَ لَا جَبَلٌ مَا فِیْ وَعْرِهٖ، اِجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ آخِرَهٗ، وَ خَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِیْمَهٗ، وَ خَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ فِیْهِ، فَوَکَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْاَعْرَابِیِّ رَجُلًا فَقَالَ: اِذَا صَلّٰی فَائْتِنِیْ بِهٖ، فَلَمَّا صَلّٰی اَتَاهُ، وَقَدْ کَانَ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبٌ مِنْ بَعْضِ الْمَعَادِنِ، فَلَمَّا اَتَاهُ الْاَعْرَابِیُّ وَهَبَ لَهُ الذَّهَبَ، وَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ یَا اَعْرَابِیُّ؟ قَالَ: مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: هَلْ تَدْرِیْ لِمَ وَهَبْتُ لَکَ الذَّهَبَ؟ قَالَ: لِلرَّحِمِ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ لِلرَّحِمِ حَقًّا، وَ لٰکِنْ وَهَبْتُ لَکَ الذَّهَبَ بِحُسْنِ ثَنَاءِکَ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. رواه الطبرانی فی الاوسط و رجاله رجال الصحیح غیر عبدالله بن محمد بن ابی عبد الرحمن الاذرمی و هو ثقة، مجمع الزوائد ۱۰/۲٤۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ دیہات کے رہنے والے ایک شخص کے پاس سے گذرے جو نماز میں یوں دعا مانگ رہے تھے- یَامَنْ لَا تَرَاهُ الْعُیُوْنُ، وَ لَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ، وَ لَا یَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ، وَ لَا تُغَیِّرُهُ الْحَوَادِثُ، وَ لَا یَخْشَی الدَّوَائِرَ، یَعْلَمُ مَثَاقِیْلَ الْجِبَالِ، وَمَکَایِیْلَ الْبِحَارِ، وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ، وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ، وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَیْهِ اللَّیْلُ، وَ اَشْرَقَ عَلَیْهِ النَّهَارُ، وَ لَا تُوَارِیْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً، وَ لَا اَرْضٌ اَرْضًا، وَ لَا بَحْرٌ مَا فِیْ قَعْرِهٖ، وَ لَا جَبَلٌ مَا فِیْ وَعْرِهٖ، اِجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ آخِرَهٗ، وَ خَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِیْمَهٗ، وَ خَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ فِیْهِ، ترجمہ: اے وہ ذات جس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں اور کسی کا خیال وگمان اس تک پہنچ نہیں سکتا اور نہ ہی تعریف بیان کرنے والے اس کی تعریف بیان کر سکتے ہیں اور نہ زمانے کی مصیبتیں اس پر اثر انداز ہوسکتی ہیں اور نہ اسے زمانے کی آفتوں کا کوئی خوف ہے' (اے وہ ذات) جو پہاڑوں کے وزن' دریاؤں کے پیمانے' بارشوں کے قطروں کی تعداد اور درختوں کے پتوں کی تعداد کو جانتی ہے اور (اے وہ ذات جو) ان تمام چیزوں کو جانتی ہے جن پر رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے اور جن پر دن روشنی ڈالتا ہے' نہ اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا سکتا ہے اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو اور نہ سمندر اس چیز کو چھپا سکتے ہیں جو ان کی تہہ میں ہے اور نہ کوئی پہاڑ ان چیزوں کو چھپا سکتا ہے جو اس کی سخت چٹانوں

میں ہے' آپ میرے عمر کے آخری حصہ کو سب سے بہترین حصہ بنا دیجئے اور میرے آخری عمل کو سب سے بہترین عمل بنا دیجئے اور میرا بہترین دن وہ بنا دیجئے جس دن میری آپ سے ملاقات ہو یعنی موت کا دن۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک صاحب کو مقرر فرمایا کہ جب یہ شخص نماز سے فارغ ہو جائیں تو انہیں میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ وہ نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کان سے کچھ سونا ہدیہ میں آیا ہوا تھا۔ آپ نے انہیں وہ سونا ہدیہ میں دیا۔ پھر ان دیہات کے رہنے والے شخص سے پوچھا: تم کس قبیلہ کے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قبیلہ بنو عامر سے ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ سونا میں نے تمہیں کیوں ہدیہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس وجہ سے کہ ہماری آپ کی رشتہ داری ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری کا بھی حق ہوتا ہے لیکن میں نے تمہیں سونا اس وجہ سے ہدیہ کیا کہ تم نے بہت اچھے انداز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

ف: نفل نماز کے ہر رکن میں اس طرح کی دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

۱۸۷ - عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَامِنْ عَبْدٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ' ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ' ثُمَّ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْآ اَنْفُسَھُمْ﴾ اِلٰی آخِرِ الْاٰیَۃِ (آل عمران:۱۳۵) رواہ ابوداؤد' باب فی الاستغفار' رقم: ۱۵۲۱

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور اٹھ کر دو رکعت پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْآ اَنْفُسَھُمْ ترجمہ: اور وہ بندے (جن کا حال یہ ہے) کہ جب ان سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی برا کام کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلدی ہی انہیں اللہ تعالیٰ یاد آ جاتے ہیں' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے طالب ہوتے ہیں' اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کر سکتا

ہے؟ اور برے کام پر وہ اڑتے نہیں' اور وہ یقین رکھتے ہیں (کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) - (ابوداؤد)

۱۸۸ - عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا ثُمَّ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى بَرَازٍ مِنَ الْاَرْضِ فَصَلَّى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، وَ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٥/٤٠٣

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جس شخص سے کوئی گناہ ہوا پھر اس نے اچھی طرح وضو کیا اور کھلے میدان میں جا کر دو رکعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی معافی چاہی تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور معاف فرما دیتے ہیں- (بیہقی)

۱۸۹ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُوْلُ: اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ، وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ - اَوْ قَالَ: عَاجِلِ اَمْرِيْ وَ آجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ - اَوْقَالَ: فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَ آجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَ اصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهِ، قَالَ: وَ يُسَمِّيْ حَاجَتَهُ. رواه البخاري، باب ماجاء في التطوع مثنى مثنى، رقم: ١١٦٢

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے معاملات میں استخارہ کرنے کا طریقہ ایسے ہی اہتمام سے سکھاتے تھے جس اہتمام سے ہمیں قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے- آپ ﷺ فرماتے تھے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے (اور اس کے نتیجہ کے بارے میں فکر مند ہو تو اس کو اس طرح استخارہ کرنا چاہئے کہ) وہ پہلے دو نفل پڑھے اس کے بعد اس طرح دعا

کرے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ، وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ، وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ - فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ، وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ، فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْہُ، وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ، ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کے ذریعہ خیر چاہتا ہوں، آپ کی قدرت کے ذریعہ قوت چاہتا ہوں اور آپ کے بڑے فضل کا آپ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ تو ہر کام کی قدرت رکھتے ہیں اور میں کسی بھی کام کی قدرت نہیں رکھتا آپ سب کچھ جانتے ہیں اور میں کچھ نہیں جانتا اور آپ ہی تمام پوشیدہ باتوں کو خوب اچھی طرح جاننے والے ہیں۔ یا اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے لحاظ سے میرے لئے بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مقدر فرما دیجئے اور آسان بھی فرما دیجئے پھر اس میں میرے لئے برکت بھی دے دیجئے۔ اگر آپ کے علم میں یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے لحاظ سے میرے لئے بہتر نہ ہو تو اس کام کو مجھ سے الگ رکھئے اور مجھے اس سے روک دیجئے اور جہاں بھی جس کام میں بھی میرے لئے بہتری ہو وہ مجھے نصیب فرما دیجئے پھر مجھے اس کام سے راضی اور مطمئن کر دیجئے۔ (دعا میں دونوں جگہ جب "ھٰذَا الْاَمْرَ" پر پہنچے تو اپنی ضرورت کا دھیان رکھے جس کے لئے استخارہ کر رہا ہے)۔ (بخاری)

۱۹۰- عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ ﷺ فَخَرَجَ یَجُرُّ رِدَاءَ ہٗ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَی الْمَسْجِدِ وَ ثَابَ النَّاسُ اِلَیْہِ فَصَلّٰی بِھِمْ رَکْعَتَیْنِ، فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ آیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ وَ اِنَّھُمَا لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَ اِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَصَلُّوْا وَ ادْعُوْا حَتّٰی یَنْکَشِفَ مَا بِکُمْ، وَ ذٰلِکَ اَنَّ ابْنًا لِلنَّبِیِّ ﷺ مَاتَ یُقَالُ لَہٗ: اِبْرَاھِیْمُ فَقَالَ النَّاسُ فِیْ ذٰلِکَ. رواہ البخاری، باب الصلاۃ فی کسوف القمر، رقم: ۱۰۶۳

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں سورج

گرہن ہوا- آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے (تیزی سے) مسجد پہنچے- صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے پاس جمع ہو گئے- آپ ﷺ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی اور گرہن بھی ختم ہو گیا- اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں- کسی کی موت کی وجہ سے یہ گرہن نہیں ہوتے (بلکہ زمین و آسمان کی دوسری مخلوقات کی طرح ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے اور ان کی روشنی و تاریکی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے) اس لئے جب سورج اور چاند گرہن ہوں تو اس وقت تک نماز اور دعا میں مشغول رہو جب تک ان کا گرہن ختم نہ ہو جائے- چونکہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات (اسی دن) ہوئی تھی اور بعض لوگ یہ کہنے لگے تھے کہ گرہن ان کی موت کی وجہ سے ہوا ہے' اس لئے یہ بات رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی- (بخاری)

۱۹۱ – عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى' وَ حَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. رواه مسلم' باب كتاب صلاة الاستسقاء' رقم: ۲۰۷۰

حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ بارش کی دعا مانگنے کے لئے عیدگاہ تشریف لے گئے' اور آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے اپنی چادر مبارک کو الٹا (یہ گویا نیک فال تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حال اس طرح بدل دیں) (مسلم)

۱۹۲ – عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ صَلّٰى.

رواه ابو داؤد' باب وقت قيام النبي ﷺ من الليل' رقم: ۱۳۱۹

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ فوراً نماز میں مشغول ہو جاتے- (ابوداؤد)

۱۹۳ – عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهِ بَعْضُ الضِّيْقِ فِي الرِّزْقِ اَمَرَ اَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾ اتحاف السادة المتقين عن مصنف عبدالرزاق ۱۱/۳

حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ ایک قریشی صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی

کریم ﷺ کے گھر والوں پر خرچ کی کچھ تنگی ہوتی تو آپ ﷺ ان کو نماز کا حکم فرماتے اور پھر یہ آیت تلاوت فرماتے ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ ترجمہ: اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجئے اور خود بھی نماز کے پابند رہئے۔ ہم آپ سے معاش نہیں چاہتے معاش تو آپ کو ہم دیں گے، اور بہتر انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے۔ (اتحاف السادۃ، مصنف عبدالرزاق)

۱۹۴ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اِلَی اللّٰهِ اَوْ اِلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، اَسْئَلُكَ اَلَّا تَدَعَ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا لِیْ، ثُمَّ يَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَاشَاءَ فَاِنَّهُ يُقَدَّرُ. رواه ابن ماجه، باب ماجاء في صلوة الحاجة، رقم: ١٣٤٨ قال البوصيري، قلت: رواه الترمذي من طريق فائد به دون قوله: ثُمَّ يَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا الى آخره رواه الحاكم في المستدرك باختصار وزاد بعد قوله: وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، وله شاهد من حديث انس رواه الاصبهاني و رواه ابو يعلى الموصلي في مسنده من طريق فائد به....، مصباح الزجاجة ١/٢٤٦

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: جس شخص کو کوئی بھی ضرورت پیش آئے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو یا مخلوق میں کسی سے ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اس طرح دعا کرے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ اَسْئَلُكَ اَلَّا تَدَعَ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا لِیْ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑے حلم والے

اور بڑے کریم ہیں- اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں عرش عظیم کے مالک ہیں- سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے رب ہیں- یا اللہ! میں آپ سے ان تمام چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی رحمت کو لازم کرنے والی ہیں اور جن سے آپ کا مغفرت فرمانا یقینی ہو جاتا ہے- میں آپ سے ہر نیکی میں سے حصہ لینے کا اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا ہوں- میں آپ سے اس بات کا بھی سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا کوئی گناہ باقی نہ چھوڑیئے جس کو آپ بخش نہ دیں اور نہ کوئی فکر جسے آپ دور نہ فرما دیں اور نہ ہی کوئی ضرورت باقی چھوڑیئے جس میں آپ کی رضا مندی ہو جسے آپ میرے لئے پورا نہ فرما دیں"- اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے بارے میں جو چاہے مانگے اسے ملے گا- (ابن ماجہ، مصباح الزجاجہ)

۱۹۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الْبَحْرَیْنِ فِیْ تِجَارَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلِّ رَکْعَتَیْنِ. رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۲/۵۷۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں بحرین تجارت کے لئے جانا چاہتا ہوں- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (سفر سے پہلے) دو رکعت نفل پڑھ لینا- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۹۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ تَمْنَعَانِکَ مَدْخَلَ السُّوْءِ، وَ اِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِکَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ تَمْنَعَانِکَ مَخْرَجَ السُّوْءِ. رواہ البزار و رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۲/۵۷۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم گھر میں داخل ہوتو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو یہ دو رکعتیں تمہیں گھر میں داخل ہونے کے بعد کی برائی سے بچالیں گی- اسی طرح گھر سے نکلنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لیا کرو یہ دو رکعتیں تمہیں گھر سے باہر نکلنے کے بعد کی برائی سے بچالیں گی- (بزار، مجمع الزوائد)

۱۹۷- عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَهُ: کَیْفَ

تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ أُمَّ الْقُرْآنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَ لَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَ لَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا وَ إِنَّهَا لَلسَّبْعُ الْمَثَانِيْ. رواه احمد، الفتح الربانی ۱۸/ ٦٥

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم نماز کے شروع میں کیا پڑھتے ہو؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سورہ فاتحہ پڑھی- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے نہ تورات، نہ انجیل، نہ زبور اور نہ باقی قرآن میں اس جیسی کوئی سورت اتاری ہے- اور یہی وہ (سورۂ فاتحہ کی) سات آیتیں ہیں جو ہر نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہیں- (مسند احمد، فتح الربانی)

۱۹۸- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ، وَ لِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ، وَإِذَا قَالَ: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ، فَإِذَا قَالَ: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ - وَ قَالَ مَرَّةً: فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِيْ - فَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ قَالَ: هٰذَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ وَ لِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِيْ وَ لِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ. (وهو جزء من الحديث) رواه مسلم، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة.....، رقم: ۸۷۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہوئے سنا: میں نے سورۂ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردیا ہے (پہلی آدھی سورت کا تعلق مجھ سے ہے اور دوسری آدھی سورت کا تعلق میرے بندے سے ہے) اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے گا- جب بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے رب ہیں'' تو اللہ تعالیٰ ارشاد

فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری خوبی بیان کی- جب بندہ کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ''جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں'' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: بندے نے میری تعریف کی- جب بندہ کہتا ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ''جو جزا اور سزا کے دن کے مالک ہیں'' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی- جب بندہ کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ''ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں'' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے یعنی عبادت کرنا میرے لئے ہے اور مدد مانگنا بندے کی ضرورت ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے دیا جائے گا- جب بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ''ہمیں سیدھے راستہ پر چلا دیجئے' ان لوگوں کے راستہ پر جن لوگوں پر آپ نے فضل فرمایا ہے' ان پر نہ آپ کا غضب نازل ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سورت کا یہ حصہ خالص میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا وہ اسے مل گیا- (مسلم)

۱۹۹- عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) وَ اِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ' يُجِبْكُمُ اللّٰهُ. رواه مسلم' باب التشهد فى الصلاة' رقم: ٩٠٤

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب امام '' غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ'' کہے تو آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائیں گے- (مسلم)

۲۰۰- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ' فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رواه البخارى' باب جهر المأموم بالتأمين' رقم: ٧٨٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام (سورہ فاتحہ کے اخیر میں) غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا

الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جائے یعنی دونوں کی آمین کا وقت ایک ہو تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

۲۰۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهِ اَنْ یَجِدَ فِیْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَثَلَاثُ آیَاتٍ یَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ. رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن...... رقم: ۱۸۷۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ جب وہ گھر جائے تو وہاں تین حاملہ اونٹیناں موجود ہوں جو بڑی اور موٹی ہوں؟ ہم نے عرض کیا: یقیناً۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن تین آیتوں کو تم میں سے کوئی شخص نماز میں پڑھتا ہے وہ تین بڑی اور موٹی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔ (مسلم)

ف: چونکہ عربوں کے نزدیک اونٹ نہایت پسندیدہ چیز تھی خاص طور سے وہ اونٹنی جس کا کوہان خوب گوشت سے بھرا ہو اس لئے آپ ﷺ نے اونٹ کی مثال دی اور فرمایا کہ قرآن کریم کا پڑھنا اس پسندیدہ مال سے بھی بہتر ہے۔

۲۰۲- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ رَکَعَ رَکْعَةً اَوْ سَجَدَ سَجْدَةً، رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ. رواه کله احمد و البزار بنحوه باسانید و بعضها رجاله رجال الصحیح و رواه الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد ۲/۵۱۵

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ایک رکوع کرتا ہے یا ایک سجدہ کرتا ہے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کی ایک غلطی معاف کر دی جاتی ہے۔ (مسند احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۰۳- عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کُنَّا نُصَلِّیْ یَوْمًا وَرَاءَ النَّبِیِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّکْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، قَالَ رَجُلٌ:

رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیہِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنِ الْمُتَکَلِّمُ؟ قَالَ: اَنَا، قَالَ: رَاَیْتُ بِضْعَۃً وَّ ثَلَاثِیْنَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَھَا، اَیُّھُمْ یَکْتُبُھَا اَوَّلُ. رواہ البخاری، کتاب الاذان، رقم: ۷۹۹

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" اس پر ایک شخص نے کہا "رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیہِ" آپ ﷺ نے جب نماز ختم فرمائی تو دریافت فرمایا: کس نے یہ کلمات کہے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تیس سے کچھ زائد فرشتے دیکھے ہر ایک ان کلمات کا ثواب پہلے لکھنے میں دوسرے سے آگے بڑھ رہا تھا۔ (بخاری)

۲۰۴۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ! رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ، فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَۃِ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ. رواہ مسلم، باب التسمیع و التحمید و التامین، رقم: ۹۱۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو۔ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل جاتا ہے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

۲۰۵۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ، فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ. رواہ مسلم، باب ما یقال فی الرکوع و السجود، رقم: ۱۰۸۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ نماز کے دوران سجدہ کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا (اس حالت میں) خوب دعائیں کیا کرو۔ (مسلم)

ف: نفل نمازوں کے سجدوں میں خاص طور پر دعاؤں کا اہتمام کرنا

چاہئے۔

۲۰۶- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَ مَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَ رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَكْثِرُوا مِنَ السُّجُوْدِ. رواه ابن ماجه، باب ماجاء في كثرة السجود، رقم: ۱٤۲٤

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ضرور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، ایک گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ لہٰذا خوب کثرت سے سجدہ کیا کرو یعنی نماز پڑھا کرو۔ (ابن ماجہ)

۲۰۷- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا قَرَاَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ، يَقُوْلُ: يَا وَيْلِيْ! اُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَ اُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ. رواه مسلم، باب بيان اطلاق اسم الكفر....، رقم: ۲٤٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ابن آدم سجدہ کی آیت تلاوت کر کے سجدہ کر لیتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور اس نے سجدہ کیا تو وہ جنت کا مستحق ہو گیا۔ اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور میں نے سجدہ سے انکار کیا تو میں جہنم کا مستحق ہو گیا۔ (مسلم)

۲۰۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ): اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَ اَرَادَ اَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اَمَرَ الْمَلَائِكَةَ اَنْ يُخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا- مِمَّنْ اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَرْحَمَهُ- مِمَّنْ يَقُوْلُ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي النَّارِ، يَعْرِفُوْنَهُمْ بِاَثَرِ السُّجُوْدِ- تَاْكُلُ النَّارُ مِنَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ- حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ

السُّجُوْدِ، فَيُخْرِجُوْنَ مِنَ النَّارِ. رواه مسلم، باب معرفة طريق الرؤية، رقم: ٤٥١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائیں گے اور یہ ارادہ فرمائیں گے کہ اپنی رحمت سے جن کو چاہیں دوزخ سے نکال لیں تو فرشتوں کو حکم فرمائیں گے کہ جن لوگوں نے دنیا میں شرک نہ کیا ہو اور لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہا ہو انہیں دوزخ کی آگ سے نکال لیں- فرشتے ان لوگوں کو سجدہ کے نشانات کی وجہ سے پہچان لیں گے- آگ سجدوں کے نشانات کے علاوہ تمام جسم کو جلا دے گی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ پر سجدہ کے نشانات کو جلانا حرام کر دیا ہے اور یہ لوگ (جن کے بارے میں فرشتوں کو حکم دیا گیا تھا) جہنم کی آگ سے نکال لئے جائیں گے- (مسلم)

ف: سجدہ کے نشانات سے مراد وہ سات اعضاء ہیں جن پر انسان سجدہ کرتا ہے پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پیر- (نووی)

۲۰۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ. رواه مسلم، باب التشهد فى الصلاة، رقم: ٩٠٣

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے- (مسلم)

۲۱۰- عَنْ خُفَّافِ بْنِ إِيْمَاءَ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِ يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ، يَقُوْلُوْنَ يَسْحَرُ بِهَا، وَ كَذَبُوْا وَ لٰكِنَّهُ التَّوْحِيْدُ. رواه احمد مطولا و الطبرانى فى الكبير و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ٢/٣٣٣

حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے

اخیر میں یعنی قعدہ میں بیٹھتے تو اپنی شہادت کی انگلی مبارک سے اشارہ فرماتے- مشرکین کہتے تھے یہ اس اشارہ سے (اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ) جادو کرتے ہیں' حالانکہ وہ جھوٹ بولتے تھے بلکہ رسول اللہ ﷺ اس سے توحید کا اشارہ فرماتے تھے یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا اشارہ ہے- (مسند احمد' طبرانی' مجمع الزوائد)

۲۱۱- عَنْ نَافِعٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ وَ اَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَ اَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَهِیَ اَشَدُّ عَلَی الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِی السَّبَّابَةَ. رواه احمد ۱۱۹/۲

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز (کے قعدہ) میں بیٹھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے اور (شہادت کی) انگلی سے اشارہ فرمایا اور نگاہ انگلی پر رکھی- پھر (نماز کے بعد) فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے یہ (شہادت کی انگلی) شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے یعنی تشہد کی حالت میں شہادت کی انگلی سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اشارہ کرنا شیطان پر نیزے وغیرہ پھینکنے سے بھی زیادہ سخت ہے- (مسند احمد)

خشوع وخضوع

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ﴾ (البقرۃ:۲۳۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمام نمازوں کی اور خاص طور پر درمیان والی نماز یعنی نمازِ عصر کی پابندی کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک باادب اور نیاز مند ہو کر کھڑے رہا کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃِ وَ اِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ﴾ (البقرۃ:۴۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد لیا کرو۔ بے شک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے دلوں میں خشوع ہے ان پر کچھ بھی دشوار نہیں۔ (بقرہ)

ف: صبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے روکے اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پورے کرے۔ نیز تکلیفوں کو برداشت کرنا بھی صبر ہے۔ (کشف الرحمان)

آیت شریفہ میں دین پر عمل کرنے کے لئے صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد کا حکم دیا گیا ہے۔ (فتح الملھم)

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ☆ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ﴾ (المؤمنون: ۱، ۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یقیناً وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع خضوع کرنے والے ہیں۔ (مؤمنون)

احادیثِ نبویہ

۲۱۲- عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ: مَا مِنِ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُہُ صَلَاۃٌ مَکْتُوْبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَ ھَا وَخُشُوْعَھَا وَ رُکُوْعَھَا اِلَّا

كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَالَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً، وَ ذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ.

رواه مسلم، باب فضل الوضوء...، صحيح مسلم ۱/ ۲۰٦ طبع دار احياء التراث العربى

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بھی فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر خوب خشوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے جس میں رکوع بھی اچھی طرح کرتا ہے تو جب تک کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے یہ نماز اس کے لئے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے- اور نماز کی یہ فضیلت اس کو ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی- (مسلم)

ف: نماز کا خشوع یہ ہے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خوف ہو اور اعضاء میں سکون ہو- اور خشوع میں یہ بات بھی شامل ہے کہ قیام کی حالت میں نگاہ سجدے کی جگہ پر، رکوع میں پیروں کی انگلیوں کی طرف، سجدے میں ناک پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود پر ہو- (بیان القرآن، شرح سنن ابی داود للعینی)

۲۱۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رواه ابو داؤد، باب كراهية الوسوسة....، رقم: ۹۰۵

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت اس طرح پڑھتا ہے کہ اس میں کچھ بھولتا نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف پوری طرح متوجہ رہتا ہے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں- (ابوداود)

۲۱۴- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاتِهِ فَيَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ. (الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح وله طرق عن ابى اسحاق ولم يخرجاه و وافقه الذهبى ۲/ ۳۹۹

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو مسلمان بھی کامل وضو کرتا ہے پھر اپنی نماز میں اس طرح دھیان سے کھڑا ہوتا ہے کہ اسے معلوم ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو نماز سے اس حال میں فارغ ہوتا ہے کہ اس پر کوئی

گناہ نہیں ہوتا جیسے اس دن تھا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔ (مستدرک حاکم)

۲۱۵- عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ، فَغَسَلَ کَفَّیْہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ، لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا نَفْسَہُ، غُفِرَلَہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ. قَالَ ابْنُ شِھَابٍ: وَ کَانَ عُلَمَاؤُنَا یَقُوْلُوْنَ: ھٰذَا الْوُضُوْءُ اَسْبَغُ مَا یَتَوَضَّاُ بِہٖ اَحَدٌ لِلصَّلَاۃِ. رواہ مسلم، باب صفۃ الوضوء و کمالہ، رقم: ۵۳۸

حضرت حمران رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور وضو کرنا شروع کیا۔ پہلے اپنے ہاتھوں کو (گٹوں تک) تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک صاف کی پھر اپنے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر دائیں پیر کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پیر کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا: جس طرح میں نے وضو کیا ہے اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ وضو کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص میرے اس طریقے کے مطابق وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھتا ہے کہ دل میں کسی چیز کا خیال نہیں لاتا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ یہ نماز کے لئے کامل ترین وضو ہے۔ (مسلم)

۲۱۶- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَوْ اَرْبَعًا - شَکَّ سَھْلٌ - یُحْسِنُ فِیْھِمَا الرُّکُوْعَ وَ الْخُشُوْعَ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ غَفَرَلَہُ. رواہ احمد و

اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ٢/ ٥٦٤

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت پڑھتا ہے یا چار رکعت ان میں اچھی طرح رکوع کرتا ہے اور خشوع سے بھی پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

٢١٧- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ وَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَ وَجْهِهِ عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رواه ابوداؤد، باب كراهية الوسوسة...رقم:٩٠٦

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ دل نماز کی طرف متوجہ رہے اور اعضاء میں بھی سکون ہو تو اس کے لئے یقیناً جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

٢١٨- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: طُوْلُ الْقُنُوْتِ. رواه ابن حبان (واسناده صحيح) ٥/ ٥٤

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس نماز میں قیام لمبا ہو۔ (ابن حبان)

٢١٩- عَنْ مُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟. رواه البخاري، باب قوله: ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك....، رقم:٤٨٣٦

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (نماز میں اتنا لمبا) قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوں بھی تو) معاف فرما دیئے (پھر آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟) ارشاد فرمایا: کیا (اس بات پر) میں شکر گذار بندہ نہ بنوں؟ (بخاری)

۲۲۰- عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَ مَا كُتِبَ لَهُ اِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ تُسْعُهَا ثُمْنُهَا سُبْعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا. رواه ابوداؤد' باب ماجاء فی نقصان الصلوة' رقم: ۷۹۶

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لئے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے اسی طرح بعض کے لئے نواں' آٹھواں' ساتواں' چھٹا' پانچواں' چوتھائی' تہائی' آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

ف: حدیث شریف سے مراد یہ ہے کہ جس قدر نماز کی ظاہری شکل اور اندرونی کیفیات سنت کے مطابق ہوتی ہیں اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ملتا ہے۔ (بذل المجهود)

۲۲۱- عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى' تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ' وَتَضَرُّعٌ' وَ تَخَشُّعٌ' وَ تَسَاكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ تَقُوْلُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ ثَلَاثًا فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ.
رواہ احمد ۱۶۷/۴

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کی دو دو رکعتیں اس طرح پڑھو کہ ہر دو رکعتوں کے اخیر میں تشہد پڑھو۔ نماز میں عاجزی' سکون اور مسکنت کا اظہار کرو۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اپنے رب کے سامنے اس طرح اٹھاؤ کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں۔ پھر تین بار یارب یارب کہہ کر دعا کرو۔ جس نے اس طرح نہ کیا اس کی نماز (اجر وثواب کے لحاظ سے) ناقص ہوگی۔ (مسند احمد)

۲۲۲- عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَايَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ فِيْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ' فَاِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ. رواہ النسائی' باب التشدید فی الالتفات فی الصلاۃ' رقم: ۱۱۹۶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف اس وقت تک توجہ فرماتے ہیں جب تک وہ نماز میں کسی اور طرف متوجہ نہ ہو- جب بندہ اپنی توجہ نماز سے ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتے ہیں- (نسائی)

۲۲۳- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ حَتّٰى يَنْقَلِبَ اَوْيُحْدِثَ حَدَثَ سُوْءٍ. رواه ابن ماجه، باب المصلي يتنحم، رقم: ۱۰۲۳

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے یا (نماز میں) کوئی ایسا عمل کرلے جو نماز کے خشوع کے خلاف ہو- (ابن ماجہ)

۲۲۴- عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ. رواه الترمذی و قال: حديث ابی ذر حديث حسن، باب ماجاء فی كراهية مسح الحصی.....، رقم: ۳۷۹

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو نماز کی حالت میں بلاضرورت کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے- (ترمذی)

ف: ابتداء اسلام میں مسجدوں کے اندر صفوں کی جگہ کنکریاں بچھا دی جاتی تھیں- کبھی کوئی کنکری کھڑی رہ جاتی جس کی وجہ سے سجدہ کرنا مشکل ہو جاتا تھا- رسول اللہ ﷺ نے بار بار کنکریاں ہٹانے سے اس لئے منع فرمایا ہے کہ یہ وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کے متوجہ ہونے کا ہے- کنکریاں ہٹانے یا اس قسم کے کسی دوسرے کام میں متوجہ ہونے کی وجہ سے رحمت سے محرومی نہ ہو جائے-

۲۲۵- عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا فِي الصَّلٰوةِ وَ رَفَعْنَا رُءُوْسَنَا مِنَ السُّجُوْدِ اَنْ نَطْمَئِنَّ عَلَى الْاَرْضِ جُلُوْسًا وَ لَا نَسْتَوْفِزَ عَلٰى اَطْرَافِ الْاَقْدَامِ. رواه بتمامه هكذا الطبرانی فی الكبير واسناده حسن وقد تكلم الازدی وابن حزم فی بعض رجاله بما لا يقدح، مجمع الزوائد ۲/۳۲۵

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم نماز کی حالت میں سجدہ سے سر اٹھائیں تو اطمینان سے زمین پر بیٹھیں، پنجوں کے بل نہ بیٹھیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۲۶- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حِیْنَ حَضَرَتْہُ الْوَفَاۃُ قَالَ: اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا سَمِعْتُہُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اُعْبُدِاللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہُ یَرَاکَ، وَ اعْدُدْ نَفْسَکَ فِی الْمَوْتٰی، وَ اِیَّاکَ وَ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّھَا تُسْتَجَابُ، وَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَشْھَدَ الصَّلَاتَیْنِ الْعِشَاءَ وَ الصُّبْحَ وَلَوْحَبْوًا فَلْیَفْعَلْ. رواہ الطبرانی فی الکبیر و الرجل الذی من النخع لم اجد من ذکرہ وقد ورد من وجہ آخر و سماہ جابرا. وفی الحاشیۃ: ولہ شواھد یتقوی بہ، مجمع الزوائد ۲/۱۶۵

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انتقال کے وقت فرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرو گویا تم ان کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر یہ دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ اپنے آپ کو مردوں میں شمار کیا کرو (اپنے آپ کو زندوں میں نہ سمجھو کہ پھر نہ کسی بات سے خوشی نہ کسی بات سے رنج) مظلوم کی بددعا سے اپنے آپ کو بچاتے رہو کیونکہ وہ فوراً قبول ہوتی ہے۔ جو تم میں سے عشاء اور فجر کی جماعت میں شریک ہونے کے لئے زمین پر گھسٹ کر بھی جا سکتا ہو تو اسے گھسٹ کر جماعت میں شریک ہو جانا چاہئے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۲۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: صَلِّ صَلَاۃَ مُوَدِّعٍ کَاَنَّکَ تَرَاہُ، فَاِنْ کُنْتَ لَا تَرَاہُ فَاِنَّہُ یَرَاکَ. (الحدیث) ورواہ ابو محمد الابراھیمی فی کتاب الصلوۃ و ابن النجار عن ابن عمر و ھو حدیث حسن، الجامع الصغیر ۲/۹۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی طرح نماز پڑھا کرو جو سب سے رخصت ہونے والا ہو یعنی جس کو گمان ہو کہ یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے اور اس طرح نماز پڑھو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ حالت پیدا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ کیفیت ضرور ہو کہ اللہ

تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ (جامع صغیر)

۲۲۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِی الصَّلَاةِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا، فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فِی الصَّلَاةِ فَتَرُدُّ عَلَیْنَا، فَقَالَ: اِنَّ فِی الصَّلَاةِ شُغْلًا. رواه مسلم، باب تحریم الکلام فی الصلاة....، رقم: ۱۲۰۱

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ابتداءِ اسلام میں) ہم رسول اللہ ﷺ کو نماز کی حالت میں سلام کرلیا کرتے تھے اور آپ ﷺ ہمیں سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے (پہلی عادت کے مطابق) آپ کو سلام کیا آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پہلے ہم آپ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے تھے آپ ہمیں جواب دیتے تھے (لیکن اس مرتبہ آپ نے جواب نہ دیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں صرف نماز ہی کی طرف مشغول رہنا چاہئے۔ (مسلم)

۲۲۹- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یُصَلِّیْ وَ فِیْ صَدْرِهٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الرَّحٰی مِنَ الْبُکَاءِ ﷺ. رواه ابوداؤد، باب البکاء فی الصلاة، رقم: ۹۰۴

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے رونے کی آواز (سانس رکنے کی وجہ سے) ایسی مسلسل آرہی تھی جیسے چکی کی آواز ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

۲۳۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا قَالَ: مَثَلُ الصَّلَاةِ الْمَکْتُوْبَةِ کَمَثَلِ الْمِیْزَانِ مَنْ اَوْفٰی اسْتَوْفٰی. رواه البیهقی هکذا و رواه غیره عن الحسن مرسلا وهو الصواب، الترغیب ۳۵۱/۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کی مثال ترازو کی سی ہے جو نماز کو پوری طرح ادا کرتا ہے اسے پورا اجر ملتا ہے۔ (بیہقی، ترغیب)

۲۳۱- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ دَهْرِشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مُرْسَلًا (قَالَ): لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ عَبْدٍ عَمَلًا حَتّٰی یُحْضِرَ قَلْبُهٗ مَعَ بَدَنِهٖ. اتحاف السادة ۱۱۲/۳، قال المنذری:

رواہ محمد بن نصر المروزی فی کتاب الصلاۃ ھکذا مرسلا و وصلہ ابو منصور الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث ابی بن کعب و المرسل اصح، الترغیب ۱/۳٤٦

حضرت عثمان بن ابی دہرش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کے اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جس میں وہ اپنے بدن کے ساتھ دل کو بھی متوجہ رکھتا ہے۔ (اتحاف)

۲۳۲- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلصَّلَاةُ ثَلَاثَةُ اَثْلَاثٍ: اَلطُّهُوْرُ ثُلُثٌ، وَ الرُّکُوْعُ ثُلُثٌ، وَ السُّجُوْدُ ثُلُثٌ، فَمَنْ اَدَّاهَا بِحَقِّهَا قُبِلَتْ مِنْهُ، وَقُبِلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهٖ، وَ مَنْ رُدَّتْ عَلَیْهِ صَلَاتُهٗ رُدَّ عَلَیْهِ سَائِرُ عَمَلِهٖ. رواہ البزار و قال: لا نعلمہ مرفوعا الاعن المغیرۃ بن مسلم، قلت: و المغیرۃ ثقۃ و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۲/۳٤٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کے تین حصے ہیں یعنی نماز کا پورا ثواب ان تین حصوں کے صحیح ادا کرنے پر ملتا ہے۔ پاکی حاصل کرنا تہائی حصہ ہے، رکوع تہائی حصہ ہے اور سجدہ تہائی حصہ ہے۔ جو شخص نماز آداب کی رعایت کے ساتھ پڑھتا ہے اس کی نماز قبول کی جاتی ہے اور اس کے سارے اعمال بھی قبول کیے جاتے ہیں۔ جس کی نماز (صحیح نہ پڑھنے کی وجہ سے) قبول نہیں ہوتی اس کے دوسرے اعمال بھی قبول نہیں ہوتے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۲۳۳- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ، فَبَصُرَ بِرَجُلٍ یُصَلِّیْ، فَقَالَ: یَا فُلَانُ اتَّقِ اللّٰهَ، اَحْسِنْ صَلَاتَکَ اَتَرَوْنَ اَنِّیْ لَا اَرَاکُمْ، اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ، اَحْسِنُوْا صَلَاتَکُمْ وَ اَتِمُّوْا رُکُوْعَکُمْ وَ سُجُوْدَکُمْ. رواہ ابن خزیمۃ ۱/۳۳۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک صاحب کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہیں آواز دے کر فرمایا: فلانے اللہ تعالیٰ سے ڈرو! نماز کو اچھی طرح سے پڑھو۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تم کو نہیں دیکھتا؟ میں اپنے پیچھے کی چیزوں کو بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ اپنے سامنے کی چیزوں کو دیکھتا ہوں۔ اپنی نمازوں کو اچھی طرح پڑھا کرو، رکوع

اور سجدوں کو پورے طور پر ادا کیا کرو۔ (ابن خزیمۃ)

ف: نبی کریم ﷺ کا پیچھے کی چیزوں کو بھی دیکھنا آپؐ کے معجزات میں سے ہے۔

۲۳۴- عَنْ وَائِلِ بْنِ حِجْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَكَعَ فَرَّجَ اَصَابِعَهُ وَ اِذَا سَجَدَ ضَمَّ اَصَابِعَهُ. رواه الطبرانی فی الکبیر و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۲/۳۲۵

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے تو (ہاتھوں کی) انگلیاں کھلی رکھتے اور جب سجدہ فرماتے تو انگلیاں ملا لیتے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۳۵- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ یُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَ سُجُوْدَهُ لَمْ یَسْاَلِ اللّٰهَ تَعَالٰی شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ عَاجِلًا اَوْ آجِلًا. اتحاف السادة المتقین عن الطبرانی فی الکبیر ۳/۲۱

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں: جو شخص دو رکعت اس طرح پڑھتا ہے کہ اس کا رکوع اور سجدہ پورے طور پر کرتا ہے (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ فوراً یا (کسی مصلحت کی وجہ سے) کچھ دیر کے بعد ضرور عطا فرماتے ہیں۔ (طبرانی، اتحاف)

۲۳۶- عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الَّذِیْ لَا یُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَ یَنْقُرُ فِیْ سُجُوْدِهٖ مَثَلُ الْجَائِعِ یَاْكُلُ التَّمْرَةَ وَ التَّمْرَتَیْنِ لَا تُغْنِیَانِ عَنْهُ شَیْئًا. رواه الطبرانی فی الکبیر و ابو یعلی و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۲/۳۰۳

حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو پورے طریقے پر رکوع نہیں کرتا اور سجدہ میں بھی ٹھونگیں مارتا ہے اس بھوکے شخص کی سی ہے جو ایک دو کھجوریں کھائے جس سے اس کی بھوک دور نہیں ہوتی اسی طرح ایسی نماز کسی کام نہیں آتی۔ (طبرانی، ابویعلی، مجمع الزوائد)

۲۳۷- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَوَّلُ شَیْءٍ یُرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْخُشُوْعُ حَتّٰی لَا تَرٰی فِیْهَا خَاشِعًا. رواه الطبرانی فی الکبیر و

اسناده حسن مجمع الزوائد ۲/۳۲٦

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سب سے پہلے خشوع اٹھایا جائے گا یہاں تک کہ تمہیں امت میں ایک بھی خشوع والا نہ ملے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۳۸- عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ. قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ؟ قَالَ: لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَ لَا سُجُوْدَهَا، اَوْلَا یُقِیْمُ صُلْبَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَلَا فِی السُّجُوْدِ. رواه احمد و الطبرانی فی الکبیر و الاوسط و رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۲/۳۰۰

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے چوری کر لیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز میں سے کس طرح چوری کر لیتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۳۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی صَلَاةِ رَجُلٍ لَا یُقِیْمُ صُلْبَهٗ بَیْنَ رُکُوْعِهٖ وَ سُجُوْدِهٖ. (رواه احمد، الفتح الربانی ۳/۲٦۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز کی طرف دیکھتے ہی نہیں جو رکوع اور سجدہ کے درمیان یعنی قومہ میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرے۔ (مسند احمد، فتح الربانی)

۲۴۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلَاةِ قَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُهُ الشَّیْطٰنُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ما ذکر فی الالتفات فی الصلاة، رقم: ۵۹۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ شیطان کا آدمی کی نماز میں سے اچک لینا ہے۔ (ترمذی)

۲۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِى الصَّلَاةِ' اَوْلَا تَرْجِعُ اِلَيْهِمْ. رواه مسلم' باب النهى عن رفع البصر... ' رقم: ۹٦٦

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جولوگ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اوپر کی اوپر ہی رہ جائیں گی۔ (مسلم)

۲۴۲- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ ﷺ فَرَدَّ' فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ' فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى' ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ ﷺ فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ' ثَلَاثًا' فَقَالَ: وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَهُ' فَعَلِّمْنِىْ' فَقَالَ: اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ' ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ' ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا' ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا' ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا' ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِىْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا. رواه البخارى' باب وجوب القراءة للامام و المأموم فى الصلوات كلها..' رقم: ۷۵۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے- ایک اور صاحب بھی مسجد میں آئے اور نماز پڑھی پھر (رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور) رسول اللہ ﷺ کوسلام کیا- آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی- وہ گئے اور جیسے نماز پہلے پڑھی تھی ویسی ہی نماز پڑھ کر آئے پھر رسول اللہ ﷺ کو آکر سلام کیا- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی- اس طرح تین مرتبہ ہوا- ان صاحب نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا آپؐ مجھے نماز سکھایئے- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو تکبیر کہا کرو پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ تم پڑھ سکو پڑھو- پھر رکوع میں جاؤ تو اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے کھڑے ہو تو اطمینان سے کھڑے ہو- پھر سجدہ میں جاؤ تو اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اٹھو تو اطمینان سے بیٹھو یہ سب کام اپنی پوری نماز میں کرو- (بخاری)

وضو کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُ وْسِکُمْ وَ اَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ﴾ (المائدۃ:٦)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے منہ کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھولیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک دھولیا کرو۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ﴾ (التوبۃ : ١٠٨)

اور اللہ تعالیٰ خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ (توبہ)

احادیثِ نبویہ

۲۴۳۔ عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ، وَ الْحَمْدُلِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُلِلّٰہِ تَمْلَآنِ۔ اَوْتَمْلَاُ۔ مَا بَیْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَ الصَّلَاۃُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّۃٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ۔ (الحدیث) رواہ مسلم، باب فضل الوضوء، رقم: ٥٣٤

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو آدھا ایمان ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہنا (اعمال کے) ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُلِلّٰہِ آسمان وزمین کے درمیان کی خالی جگہ کو ثواب سے بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں دلیل ہے یا تمہارے خلاف دلیل ہے یعنی اگر اس کی تلاوت کی اور اس پر عمل کیا تو یہ تمہاری نجات کا ذریعہ ہوگا ورنہ تمہاری پکڑ کا ذریعہ ہوگا۔ (مسلم)

ف: اس حدیث شریف میں وضو کو آدھا ایمان اس لئے فرمایا ہے کہ ایمان سے دل کے کفر و شرک کی ناپاکی دور ہوتی ہے اور وضو سے اعضاء کی ناپاکی دور ہوتی ہے۔ نماز کے نور ہونے کا ایک معنی یہ ہے کہ نماز گناہ اور بے حیائی سے روکتی ہے جس طرح نور اندھیرے کو دور کرتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ نماز کی وجہ سے نمازی کا چہرہ قیامت کے دن روشن ہوگا اور دنیا میں بھی نمازی کے چہرہ پر تروتازگی ہوگی۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ نماز قبر اور قیامت کے اندھیروں میں روشنی ہے۔ صدقہ کے دلیل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مال انسان کو محبوب ہوتا ہے اور جب وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس کو خرچ کرتا ہے اور صدقہ کرتا ہے تو یہ صدقہ کرنا اس کے ایمان میں سچا ہونے کی علامت اور دلیل ہے۔ صبر کے روشنی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صبر کرنے والا شخص یعنی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرنے والا، نافرمانی سے رکنے والا اور تکلیفوں کو برداشت کرنے والا اپنے اندر ہدایت کی روشنی لئے ہوئے ہے۔ (نووی، مرقاۃ)

۲۴۴- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ ﷺ یَقُوْلُ: تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ. رواہ مسلم، باب تبلغ الحلیة...، رقم: ۵۸٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤمن کا زیور قیامت کے دن وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے یعنی اعضاء کے جن حصوں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک زیور پہنایا جائے گا۔ (مسلم)

۲۴۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یُطِیْلَ غُرَّتَهُ فَلْیَفْعَلْ. رواہ البخاری، باب فضل الوضوء والغر المحجلون...، رقم: ۱۳٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت قیامت کے دن اس حال میں بلائی جائے گی کہ ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرے وضو میں ڈھلنے کی وجہ سے روشن اور چمک دار ہوں گے لہٰذا جو شخص اپنی روشنی کو بڑھانا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے بڑھائے۔ (بخاری)

ف: مطلب یہ ہے کہ وضو اس اہتمام سے کیا جائے کہ اعضاءِ وضو میں کوئی جگہ

خشک نہ رہے۔ (مظاہر حق)

۲۴٦- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ. رواه مسلم، باب خروج الخطايا....، رقم: ۵۷۸

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا یعنی سنتوں اور آداب و مستحبات کا اہتمام کیا تو اس کے گناہ جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ (مسلم)

ف: علماء کی تحقیق یہ ہے کہ وضو، نماز وغیرہ عبادات سے صرف گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہیں۔ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اس لئے وضو نماز وغیرہ عبادات کے ساتھ توبہ و استغفار کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ البتہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی کے گناہ کبیرہ بھی معاف فرمادیں تو دوسری بات ہے۔ (نووی)

۲۴۷- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوْءَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ. رواه البزار و رجاله موثقون و الحديث حسن انشاء الله، مجمع الزوائد ۵٤۲/۱

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے یعنی ہر عضو کو اچھی طرح تین مرتبہ دھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۲۴۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ - أَوْ فَيُسْبِغُ - الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. رواه مسلم، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ۵۵۳، و فی رواية لمسلم عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ. (الحديث)، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ۵۵٤، وفی رواية لابن

ماجه عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ....' باب ما يقال بعد الوضوء' رقم: ٤٦٩' و في رواية لابي داؤد عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظْرَهُ اِلَى السَّمَاءِ' باب ما يقول الرجل اذا توضأ' رقم: ١٧٠' و في رواية للترمذي عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ تَوَضَّا فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ' وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ' وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. (الحديث)' باب في ما يقال بعد الوضوء' رقم :٥٥

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص مستحبات اور آداب کا اہتمام کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ پڑھے اس کے لئے یقینی طور پر جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ' وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ کا پڑھنا مذکور ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں تین مرتبہ ان کلمات کا پڑھنا مذکور ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر ان کلمات کا پڑھنا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات نقل کئے گئے ہیں: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ' وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ' وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں' اے اللہ مجھے توبہ کرنے والا اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔ (مسلم' ابن ماجہ' ابوداؤد' ترمذی)

۲۴۹ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَمَنْ تَوَضَّا ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كُتِبَ فِيْ رَقٍّ ثُمَّ طُبِعَ بِطَابِعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ

الْقِيَامَةِ. (وهو جزء من الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١/٥٦٤

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ پڑھتا ہے تو ان کلمات کو ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک نہیں توڑی جائے گی یعنی اس کے ثواب کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر دیا جائے گا۔ (مستدرک حاکم)

۲۵۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِيفَةُ الْوُضُوْءِ الَّتِي لَابُدَّ مِنْهَا، وَمَنْ تَوَضَّأَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُ كِفْلَانِ، وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ وُضُوْئِي وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي. رواه احمد ٢/٩٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو وضو میں ایک ایک مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو یہ فرض کے درجے میں ہے اور جو وضو میں دو دو مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو اسے اجر کے دو حصے ملتے ہیں اور جو وضو میں تین تین مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے۔ (مسند احمد)

۲۵۱- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ، فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ، فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ، فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهٗ نَافِلَةً لَهٗ. رواه النسائي باب مسح الاذنين مع الراس..... رقم: ١٠٣

وَفِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَفِيْهِ مَكَانَ (ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهٗ نَافِلَةً) فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ، اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ

خَطِیْئَتِہٖ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ وَ لَدَتْہُ اُمُّہٗ. رواہ مسلم، باب اسلام عمرو بن عبسة رقم: ۱۹۳۰

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اس دوران کلی کرتا ہے تو اس کے منہ کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں- جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں- جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کے جڑوں سے نکل جاتے ہیں- جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں- جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے نکل جاتے ہیں- جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کے کانوں سے نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے، تو پاؤں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں- پھر اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھنا اس کے لئے مزید (فضیلت کا ذریعہ) ہوتا ہے- (نسائی)

ایک دوسری روایت میں حضرت عمرو بن عبسہ سُلَمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر وضو کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثنا اور بزرگی بیان کرتا ہے جو ان کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو (تمام فکروں سے) خالی کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے تو یہ شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو- (مسلم)

ف: پہلی روایت کا بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وضو سے تمام جسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور نماز پڑھنے سے تمام باطنی گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں- (کشف المغطا)

۲۵۲- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَیُّمَا رَجُلٍ قَامَ اِلٰی وُضُوْءِهٖ یُرِیْدُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّیْهِ نَزَلَتْ خَطِیْئَتُهٗ مِنْ كَفَّیْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا مَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ وَ اسْتَنْثَرَ نَزَلَتْ خَطِیْئَتُهٗ مِنْ لِسَانِهٖ وَ شَفَتَیْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ نَزَلَتْ خَطِیْئَتُهٗ مِنْ سَمْعِهٖ وَ بَصَرِهٖ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَ رِجْلَیْهِ اِلَی الْكَعْبَیْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ

هُوَ لَهُ وَمِنْ كُلِّ خَطِيئَةٍ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ' قَالَ: فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَتَهُ وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا. رواه احمد ٥/٢٦٣

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی نماز کے ارادے سے وضو کرنے کے لئے اٹھتا ہے پھر اپنے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہتھیلیوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں- پھر جب کلی کرتا ہے' ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں- پھر جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے کان اور آنکھ کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں- پھر جب ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اپنے ہر گناہ اور غلطی سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو- پھر جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نماز کی وجہ سے درجہ بلند کر دیتے ہیں اور اگر بیٹھا رہتا ہے (نماز میں مشغول نہیں ہوتا) تو بھی گناہوں سے پاک صاف ہو کر بیٹھا رہتا ہے- (مسند احمد)

۲۵۳ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ. رواه ابوداؤد' باب الرجل يجدد الوضوء...' رقم: ٦٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص وضو ہونے کے باوجود تازہ وضو کرتا ہے اسے دس نیکیاں ملتی ہیں- (ابوداؤد)

ف: علماء نے لکھا ہے کہ وضو کے باوجود نیا وضو کرنے کی شرط یہ ہے کہ پہلے وضو سے کوئی عبادت کر لی ہو- (بذل المجہود)

۲۵۴ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ. رواه مسلم' باب السواك' رقم: ٥٨٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا- (مسلم)

۲۵۵- عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ: اَلْحَیَاءُ وَ التَّعَطُّرُ وَالسِّوَاکُ وَ النِّکَاحُ. رواه الترمذی و قال: حدیث ابی ایوب حدیث حسن غریب' باب ماجاء فی فضل التزویج و الحث علیه' رقم: ۱۰۸۰

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہیں- حیا کا ہونا' خوشبو لگانا' مسواک کرنا اور نکاح کرنا- (ترمذی)

۲۵۶- عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَۃِ: قَصُّ الشَّارِبِ' وَ اِعْفَاءُ اللِّحْیَۃِ' وَ السِّوَاکُ' وَ اسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ' وَقَصُّ الْاَظْفَارِ' وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ' وَ نَتْفُ الْاِبِطِ' وَ حَلْقُ الْعَانَۃِ' وَ انْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَکَرِیَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: وَ نَسِیْتُ الْعَاشِرَۃَ' اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ الْمَضْمَضَۃَ.

رواه مسلم' باب خصال الفطرة' رقم: ۶۰۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں- مونچھیں کاٹنا' ڈاڑھی بڑھانا' مسواک کرنا' ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا' ناخن تراشنا' انگلیوں کے جوڑوں کو (اور اسی طرح جسم میں جہاں جہاں میل جمتا ہے مثلاً کان اور ناک کے سوراخ بغلوں وغیرہ کا) اہتمام سے دھونا' بغل کے بال اکھیڑنا' زیرناف بال مونڈنا اور پانی سے استنجا کرنا- حدیث کے راوی حضرت مصعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دسویں چیز میں بھول گیا- میرا گمان ہے کہ دسویں چیز کلی کرنا ہے- (مسلم)

۲۵۷- عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلسِّوَاکُ مَطْھَرَۃٌ لِلْفَمِ وَ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ. رواه النسائی' باب الترغیب فی السواک' رقم: ۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو صاف کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے- (نسائی)

۲۵۸- عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَاجَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاکِ' لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ. رواه احمد ۵/۲۶۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے مجھے مسواک کرنے کی تاکید کی یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ مسواک زیادہ کرنے کی وجہ سے میں اپنے مسوڑھوں کو چھیل نہ ڈالوں۔ (مسند احمد)

۲۵۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَ لَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّأَ. رواه ابوداؤد، باب السواك لمن قام بالليل، رقم:٥٧

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم دن یا رات میں جب بھی سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔ (ابوداؤد)

۲۶۰- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْمَلَكُ خَلْفَهُ فَيَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهِ فَيَدْنُوْ مِنْهُ - اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - حَتّٰى يَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ، فَمَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا صَارَ فِيْ جَوْفِ الْمَلَكِ، فَطَهِّرُوْا اَفْوَاهَكُمْ لِلْقُرْآنِ. رواه البزار و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ٢/٢٦٥

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مسواک کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی تلاوت خوب دھیان سے سنتا ہے، پھر اس کے بہت قریب آ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے۔ قرآن کریم کا جو بھی لفظ اس نمازی کے منہ سے نکلتا ہے سیدھا فرشتہ کے پیٹ میں پہنچتا ہے (اور اس طرح یہ فرشتوں کا محبوب بن جاتا ہے) اس لئے تم اپنے منہ قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صاف ستھرے رکھو یعنی مسواک کا اہتمام کرو۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۲۶۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَكْعَتَانِ بِسِوَاكٍ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سِوَاكٍ. رواه البزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد٢/٢٦٣

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کیے ستر رکعتیں پڑھنے سے افضل ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۲۶۲- عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ لِیَتَهَجَّدَ' یَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاکِ. رواه مسلم' باب السواک' رقم: ۵۹۳

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو اچھی طرح رگڑ کر صاف کرتے۔ (مسلم)

۲۶۳- عَنْ شُرَیْحٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' قُلْتُ: بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یَبْدَأُ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاکِ. رواه مسلم' باب السواک' رقم: ۵۹۰

حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے آپ مسواک کرتے تھے۔ (مسلم)

۲۶۴- عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهِ لِشَیْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ حَتّٰی یَسْتَاکَ. رواه الطبرانی فی الکبیر و رجاله موثقون' مجمع الزوائد ۲/۲۶۶

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر سے کسی نماز کے لئے اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک مسواک نہ فرما لیتے۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

۲۶۵- عَنْ اَبِیْ خَیْرَةَ الصُّبَاحِیِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کُنْتُ فِی الْوَفْدِ الَّذِیْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَزَوَّدَنَا الْاَرَاکَ نَسْتَاکُ بِهِ' فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا الْجَرِیْدُ' وَلٰکِنَّا نَقْبَلُ کَرَامَتَکَ وَ عَطِیَّتَکَ. (الحدیث) رواه الطبرانی فی الکبیر و اسناده حسن' مجمع الزوائد ۲/۲۶۸

حضرت ابو خیرہ صباحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وفد میں شامل تھا جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ہمیں پیلو کے درخت کی لکڑیاں مسواک کرنے کے لئے توشہ میں دیں۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس (مسواک کے لئے) کھجور کے درخت کی ٹہنیاں موجود ہیں لیکن ہم آپ کے اس اکرام اور عطیہ کو قبول کرتے ہیں۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

مسجد کے فضائل واعمال

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ﴾ (التوبة:۱۸)

اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان ہی لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ دی اور (اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کیا کہ) سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور سے نہ ڈرے- ایسے لوگوں کے بارے میں امید ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دینے کا وعدہ فرمایا ہے- (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فِیۡ بُیُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَ یُذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیۡہَا بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ ☆ رِجَالٌ لَّا تُلۡہِیۡہِمۡ تِجَارَۃٌ وَّ لَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیۡتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوۡنَ یَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِیۡہِ الۡقُلُوۡبُ وَ الۡاَبۡصَارُ﴾ (النور: ۳۶، ۳۷)

(اللہ تعالیٰ نے ہدایت والوں کا حال بیان فرمایا کہ) وہ ایسے گھروں میں جا کر عبادت کیا کرتے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان گھروں کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے- ان گھروں میں ایسے لوگ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کسی قسم کی خرید غافل کرتی ہے نہ کسی قسم کی فروخت' وہ لوگ ایسے دن یعنی قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن بہت سے دل پلٹ جائیں گے اور بہت سی آنکھیں الٹ جائیں گی- (نور)

ف: ان گھروں سے مراد مساجد ہیں اور ان کا ادب یہ ہے کہ ان میں جنابت کی حالت میں داخل نہ ہوا جائے' کوئی ناپاک چیز داخل نہ کی جائے' شور نہ مچایا جائے' دنیا کے کام اور دنیا کی باتیں نہ کی جائیں' بدبودار چیز کھا کر نہ جایا جائے- (بیان القرآن)

احادیثِ نبویہ

۲۶۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مَسَاجِدُهَا، وَ اَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا. رواه مسلم، باب فضل الجلوس فی مصلاه......، رقم: ۱۵۲۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔ (مسلم)

۲۶۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَلْمَسَاجِدُ بُیُوْتُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ تُضِیْءُ لِاَهْلِ السَّمَاءِ کَمَا تُضِیْءُ نُجُوْمُ السَّمَاءِ لِاَهْلِ الْاَرْضِ. رواه الطبرانی فی الکبیر و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ۲/ ۱۱۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مساجد زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔ یہ آسمان والوں کے لئے ایسے چمکتی ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۶۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا یُذْکَرُ فِیْهِ اسْمُ اللّٰهِ، بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ. رواه ابن حبان (واسناده صحیح) ۴/ ۴۸۶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی مسجد بنائی جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں۔ (ابن حبان)

۲۶۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ وَ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ کُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ. رواه البخاری، باب فضل من غدا الی المسجد......، رقم: ۶۶۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح اور شام مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی کا انتظام

فرماتے ہیں جتنی مرتبہ صبح یا شام مسجد جاتا ہے اتنی ہی مرتبہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مہمانی کا انتظام فرماتے ہیں۔ (بخاری)

۲۷۰- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْغُدُوُّ وَ الرَّوَاحُ اِلَی الْمَسْجِدِ مِنَ الْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ. رواہ الطبرانی فی الکبیر و فیہ: القاسم ابو عبدالرحمن ثقة و فیہ اختلاف، مجمع الزوائد ۲/۱۴۷

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح اور شام مسجد جانا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے میں داخل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۷۱- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہُ کَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَ سُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، فَاِذَا قَالَ ذٰلِکَ، قَالَ الشَّیْطَانُ: حُفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْیَوْمِ. رواہ ابوداؤد، باب ما یقول الرجل عند دخولہ المسجد، رقم: ۴۶۶

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ، وَ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ، وَ سُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ''میں عظمت والے اللہ کی اور اس کی کریم ذات کی اور اس کی نہ ختم ہونے والی بادشاہت کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے'' جب یہ دعا پڑھی جاتی ہے تو شیطان کہتا ہے مجھ سے (یہ شخص) پورے دن کے لئے محفوظ ہوگیا۔ (ابوداؤد)

۲۷۲- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَہُ اللّٰہُ. رواہ الطبرانی فی الاوسط و فیہ: ابن لھیعة و فیہ کلام، مجمع الزوائد ۲/۱۳۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۷۳- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ تَقِیٍّ، وَ تَکَفَّلَ اللّٰہُ لِمَنْ کَانَ الْمَسْجِدُ بَیْتَہُ بِالرَّوْحِ وَ الرَّحْمَةِ، وَ الْجَوَازِ عَلَی الصِّرَاطِ اِلٰی رِضْوَانِ اللّٰہِ اِلَی الْجَنَّةِ. رواہ الطبرانی فی

الکبیر والاوسط و البزار و قال: اسنادہ حسن' قلت: و رجال البزار کلھم رجال الصحیح'
مجمع الزوائد ۱۳۴/۲

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ جس کا گھر مسجد ہو اسے راحت دوں گا' اس پر رحمت کروں گا' پل صراط کا راستہ آسان کر دوں گا' اپنی رضا نصیب کروں گا اور اسے جنت عطا کروں گا۔ (طبرانی' بزار' مجمع الزوائد)

۲۷۴ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ' كَذِئْبِ الْغَنَمِ' يَاْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَ النَّاحِيَةَ' فَاِيَّاكُمْ وَ الشِّعَابَ' وَ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَ الْعَامَّةِ وَ الْمَسْجِدِ. رواہ احمد ۲۳۲/۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کا بھیڑیا ہے بکریوں کے بھیڑیئے کی طرح کہ وہ ہر ایسی بکری کو پکڑ لیتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو الگ تھلگ ہو' اس لئے گھاٹیوں میں علیحدہ ٹھہرنے سے بچو۔ اجتماعیت کو' عام لوگوں میں رہنے کو اور مسجد کو لازم پکڑو۔ (مسند احمد)

۲۷۵ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْاِيْمَانِ' قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب' باب ومن سورۃ التوبۃ، رقم: ۳۰۹۳

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو بکثرت مسجد میں آنے والا دیکھو تو اس کے ایمان دار ہونے کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ (ترمذی)

۲۷۶ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَ الذِّكْرِ' اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ لَهُ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ' اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ. رواہ ابن ماجہ' باب لزوم المساجد و انتظار

الصلوة رقم: ۸۰۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان نماز اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مساجد کو اپنا ٹھکانا بنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے گھر کے لوگ اپنے کسی گھر والے کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

ف: مساجد کو ٹھکانا بنا لینے سے مراد مساجد سے خصوصی تعلق اور مساجد میں کثرت سے آنا ہے۔

۲۷۷- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَامِنْ رَجُلٍ کَانَ یُوَطِّنُ الْمَسَاجِدَ فَشَغَلَهُ اَمْرٌ اَوْ عِلَّةٌ ثُمَّ عَادَ اِلَی مَا کَانَ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ اِلَیْهِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ. رواه ابن خزيمة ١/١٨٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مساجد کو ٹھکانا بنایا ہوا تھا یعنی مساجد میں کثرت سے آتا جاتا تھا پھر وہ کسی کام میں مشغول ہو گیا یا بیماری کی وجہ سے رک گیا' پھر دوبارہ مساجد کو اسی طرح ٹھکانا بنا لیا تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ کر ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کہ گھر کے لوگ اپنے کسی گھر والے کی واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن خزیمہ)

۲۷۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا' اَلْمَلَائِکَةُ جُلَسَاؤُهُمْ' اِنْ غَابُوْا یَفْتَقِدُوْنَهُمْ' وَ اِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ' وَ اِنْ کَانُوْا فِیْ حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ وَقَالَ ﷺ: جَلِیْسُ الْمَسْجِدِ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ: اَخٌ مُسْتَفَادٌ' اَوْ کَلِمَةٌ مُحْکَمَةٌ، اَوْ رَحْمَةٌ مُنْتَظَرَةٌ. رواه احمد ٢/ ٤١٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کثرت سے مسجدوں میں جمع رہتے ہیں وہ مسجدوں کے کھونٹے ہیں۔ فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اگر وہ مسجدوں میں موجود نہ ہوں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی ضرورت کے لئے جائیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا تین فائدوں میں سے ایک فائدہ حاصل کرتا ہے۔ کسی بھائی سے

ملاقات ہوتی ہے جس سے کوئی دینی فائدہ ہو جاتا ہے یا کوئی حکمت کی بات سننے کو مل جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ کی رحمت مل جاتی ہے جس کا ہر مسلمان کو انتظار رہتا ہے۔ (مسند احمد)

۲۷۹ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ. اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ، وَ اَنْ تُنَظَّفَ وَ تُطَيَّبَ. رواه ابوداؤد، باب اتخاذ المساجد فی الدور، رقم ٤٥٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مساجد بنانے کا حکم فرمایا اور اس بات کا بھی حکم فرمایا کہ مساجد کو صاف ستھرا رکھا جائے اور ان میں خوشبو بسائی جائے۔ (ابوداؤد)

۲۸۰ - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَلْقُطُ الْقَذٰى مِنَ الْمَسْجِدِ فَتُوُفِّيَتْ فَلَمْ يُؤْذَنِ النَّبِيُّ ﷺ بِدَفْنِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا مَاتَ لَكُمْ مَيِّتٌ فَآذِنُوْنِي، وَصَلّٰى عَلَيْهَا، وَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُهَا فِي الْجَنَّةِ لِمَا كَانَتْ تَلْقُطُ الْقَذٰى مِنَ الْمَسْجِدِ. رواه الطبرانی فی الکبیر و رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۱۵/۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی، اس کا انتقال ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کے دفن کرنے کی اطلاع نہیں دی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو مجھے اس کی اطلاع دے دیا کرو۔ آپ ﷺ نے اس عورت کی نماز جنازہ پڑھی اور ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دیکھا اس لئے کہ وہ مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم وذکر

علم

اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے براہِ راست استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے اوامر کو حضرت محمد ﷺ کے طریقہ پر پورا کرنے کی غرض سے اللہ والا علم حاصل کرنا یعنی اس بات کی تحقیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس حال میں کیا چاہتے ہیں۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس طرح (ہم نے کعبہ کو قبلہ مقرر کر کے تم پر اپنی نعمت کو مکمل کیا اسی طرح) ہم نے تم لوگوں میں ایک (عظیم الشان) رسول بھیجا جو تم ہی میں سے ہیں وہ تم کو ہماری آیات پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں، تم کو نفس کی گندگی سے پاک

کرتے ہیں، تم کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے ہیں، اور اس قرآن کریم کی مراد اور اپنی سنت اور طریقہ کی (بھی) تعلیم دیتے ہیں اور تم کو ایسی (مفید) باتوں کی تعلیم دیتے ہیں جن کی تم کی خبر بھی نہ تھی۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ (النساء: ١١٣)

رسول اللہ ﷺ سے خطاب ہے: اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ باتیں سکھائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ (طٰہٰ: ١١٤)

رسول اللہ ﷺ سے خطاب ہے: اور آپ یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے۔ (طٰہٰ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (النمل: ١٥)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بلاشبہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا فرمایا اور اس پر ان دونوں نبیوں نے کہا کہ سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی۔ (نمل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَ مَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ﴾ (العنکبوت: ٤٣)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم مثالیں لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں، (لیکن) انہیں علم والے ہی سمجھتے ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (فاطر: ٢٨)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک اللہ تعالیٰ سے ان کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو ان کی عظمت کا علم رکھتے ہیں۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الزمر: ٩)

رسول اللہ ﷺ سے خطاب ہے: آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ (زمر)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَ اِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ (المجادلة:۱۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! جب تم سے یہ کہا جائے کہ مجلس میں دوسروں کے بیٹھنے کے لئے گنجائش کر دو تو تم آنے والے کو جگہ دے دیا کرو اللہ تعالیٰ تم کو جنت میں کھلی جگہ دیں گے۔ اور جب کسی ضرورت کی وجہ سے تمہیں کہا جائے کہ مجلس سے اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو، اللہ تعالیٰ (اس حکم کو اسی طرح دوسرے احکامات کو ماننے کی وجہ سے) تم میں سے ایمان والوں کے، اور جنہیں علم (دین) دیا گیا ہے ان کے درجے بلند کریں گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہیں۔ (مجادلہ)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرة:۴۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور سچ میں جھوٹ کو نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو یعنی شرعی احکام کو نہ چھپاؤ۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ (البقرة:۴۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا (غضب ہے کہ) تم، لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو (جس کا تقاضا یہ تھا کہ تم علم پر عمل کرتے) تو پھر کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰی مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ﴾ (هود:۸۸)

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا: (اور میں جس طرح ان باتوں کی تم کو تعلیم کرتا ہوں، خود بھی تو اس پر عمل کرتا ہوں) اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تمہیں منع کروں میں خود اسے کروں۔ (هود)

احادیثِ نبویہ

۱- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ مَا بَعَثَنِی اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰی وَ الْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَیْثِ الْكَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضًا' فَكَانَ مِنْهَا تَقِیَّةٌ' قَبِلَتِ الْمَاءَ' فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِیْرَ' وَ كَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ' اَمْسَكَتِ الْمَاءَ' فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَ سَقَوْا وَ زَرَعُوْا' وَ اَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰی' اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَ لَا تُنْبِتُ كَلَاً' فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِی اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ' وَمَثَلُ مَنْ لَمْ یَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ. رواه البخاری' باب فضل من علم وعلم' رقم:۷۹

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو کسی زمین پر خوب برسے- (اور جس زمین پر بارش برسی وہ تین طرح کی تھی) ۱- اس کا ایک ٹکڑا عمدہ تھا جس نے پانی کو اپنے اندر جذب کرلیا' پھر خوب گھاس اور سبزہ اگایا- ۲- زمین کا ایک (دوسرا) ٹکڑا سخت تھا (جس نے پانی کو جذب تو نہیں کیا لیکن) اس کے اوپر پانی جمع ہو گیا' اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی لوگوں کو نفع پہنچایا- انہوں نے خود بھی پیا' جانوروں کو بھی پلایا اور کھیتوں کو بھی سیراب کیا- ۳- وہ بارش زمین کے ایسے ٹکڑوں پر بھی برسی جو چٹیل میدان ہی تھے جس نے نہ پانی جمع کیا اور نہ گھاس اگائی-

(اسی طرح لوگ بھی تین قسم کے ہوتے ہیں پہلی مثال) اس شخص کی ہے جس نے دین میں سمجھ حاصل کی اور جس ہدایت کو دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس ہدایت سے نفع پہنچایا' اس نے خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا' (دوسری مثال اس مثال اس شخص کی ہے جس نے خود تو فائدہ نہیں اٹھایا مگر دوسرے لوگوں نے اس سے فائدہ حاصل کیا)' (تیسری مثال) اس شخص کی ہے جس نے اس کی طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور نہ اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول کیا جس

کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ (بخاری)

۲- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَہُ. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی تعلیم القرآن، رقم: ۲۹۰۷

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن شریف سیکھے اور سکھائے۔ (ترمذی)

۳- عَنْ بُرَیْدَۃَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ تَعَلَّمَہُ وَ عَمِلَ بِہٖ اُلْبِسَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَاجًا مِنْ نُوْرٍ ضَوْءُہُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَ یُکْسٰی وَ الِدَیْہِ حُلَّتَانِ لَا یَقُوْمُ بِھِمَا الدُّنْیَا، فَیَقُوْلَانِ بِمَا کُسِیْنَا ھٰذَا؟ فَیُقَالُ بِاَخْذِ وَلَدِکُمَا الْقُرْآنَ. رواہ الحاکم و قال: ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم و لم یخرجاہ و وافقہ الذھبی ۱/۵۶۸

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھے اسے سیکھے اور اس پر عمل کرے، اس کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جو نور کا بنا ہوا ہوگا اس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہو گی۔ اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ وہ عرض کریں گے یہ جوڑے ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے؟ ارشاد ہو گا: تمہارے بچے کے قرآن شریف پڑھنے کے بدلے میں۔ (مستدرک حاکم)

۴- عَنْ مُعَاذِ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَ عَمِلَ بِمَا فِیْہِ اُلْبِسَ وَالِدَاہُ تَاجًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، ضَوْءُہُ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِیْ بُیُوْتِ الدُّنْیَا، لَوْ کَانَتْ فِیْکُمْ فَمَا ظَنُّکُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ بِھٰذَا. رواہ ابوداؤد، باب فی ثواب قراءۃ القرآن، رقم: ۱۴۵۳

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی بھی زیادہ ہو گی۔ پھر اگر وہ سورج تمہارے گھروں میں طلوع ہو (تو جتنی روشنی وہ پھیلائے گا اس تاج کی

روشنی اس سے بھی زیادہ ہوگی) تو تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا گمان ہے جو خود قرآن شریف پر عمل کرنے والا ہو یعنی جب والدین کے لئے یہ انعام ہے تو عمل کرنے والے کا انعام اس سے کہیں زیادہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

۵- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَقَدِ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَیْنَ جَنْبَیْهِ غَیْرَ اَنَّهُ لَا یُوْحٰی اِلَیْهِ، لَا یَنْبَغِیْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اَنْ یَجِدَ مَعَ مَنْ وَجَدَ، وَ لَا یَجْهَلَ مَعَ مَنْ جَهِلَ، وَ فِیْ جَوْفِهٖ کَلَامُ اللّٰهِ. رواہ الحاکم و قال: صحیح الانساد، الترغیب ۲/۳۵۲

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلام اللہ شریف پڑھا اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا گو اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی۔ حافظ قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصہ سے پیش آئے یا جاہلانہ سلوک کرنے والوں کے ساتھ جہالت کا سلوک کرے جب کہ وہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا کلام لئے ہوئے ہے۔ (مستدرک، ترغیب)

۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ ﷺ: اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ: عِلْمٌ فِی الْقَلْبِ فَذَاکَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَی اللِّسَانِ فَذَاکَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ.

رواہ الحافظ ابوبکر الخطیب فی تاریخہ باسناد حسن، الترغیب ۱/۱۰۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ علم ہے جو دل میں اتر جائے وہی علم نافع ہے اور دوسرا وہ علم ہے جو صرف زبان پر ہو یعنی عمل اور اخلاص سے خالی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے خلاف (اس کے مجرم ہونے کی) دلیل ہے یعنی یہ علم الزام دے گا کہ جاننے کے باوجود عمل کیوں نہیں کیا۔ (ترغیب)

۷- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ فِی الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَغْدُوَ کُلَّ یَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ اَوْ اِلَی الْعَقِیْقِ فَیَاْتِیَ مِنْهُ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ، فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟ فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نُحِبُّ ذٰلِکَ قَالَ: اَفَلَا یَغْدُوْ اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَعْلَمُ اَوْ یَقْرَاُ آیَتَیْنِ مِنْ

كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَ ثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَ اَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَرْبَعٍ، وَ مِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ؟ رواہ مسلم، باب فضل قراءة القرآن......، رقم: ۱۸۷۳

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ ہم لوگ صفہ میں بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ روزانہ صبح بازارِ بطحان یا عقیق میں جائے اور دو عمدہ اونٹنیاں بغیر کسی گناہ (مثلاً چوری وغیرہ) اور بغیر قطع رحمی کے لے آئے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو تو ہم میں سے ہر شخص پسند کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا صبح کے وقت مسجد میں جا کر قرآن کی دو آیتوں کا سیکھنا یا پڑھنا دو اونٹنیوں سے، تین آیتوں کا تین اونٹنیوں سے اور چار کا چار سے افضل ہے اور ان کے برابر اونٹوں سے افضل ہے۔ (مسلم)

ف: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آیتوں کی تعداد اونٹنیوں اور اونٹوں کی تعداد سے افضل ہے مثلاً ایک آیت ایک اونٹنی اور ایک اونٹ دونوں سے افضل ہے۔

۸- عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰهُ يُعْطِيْ. (الحديث) رواه البخاري، باب من يرد الله به خيرا......، رقم: ۷۱

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ عطا کرنے والے ہیں۔ (بخاری)

ف: حدیث شریف کے دوسرے جملہ کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ علم کے تقسیم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس علم کی سمجھ، اس میں غور و فکر اور اس کے مطابق عمل کی توفیق دینے والے ہیں۔ (مرقاۃ)

۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَمَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ. رواه البخاري، باب قول النبي ﷺ اللهم علمه الكتاب، رقم: ۷۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور یہ دعا دی: یا اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما دیجئے - (بخاری)

۱۰ - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ، وَ يَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَ يُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَ يَظْهَرَ الزِّنَا. رواه البخاري، باب رفع العلم و ظهور الجهل، رقم: ۸۰

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت آ جائے گی، شراب (کھلم کھلا) پی جائے گی اور زِنا پھیل جائے گا - (بخاری)

۱۱ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظَافِيْرِيْ، ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ يَعْنِيْ عُمَرَ قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعِلْمَ. رواه البخاري، باب اللبن، رقم: ۷۰۰۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایک مرتبہ سو رہا تھا کہ (اسی حالت میں مجھے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا - میں نے اس سے اتنا پیا کہ میں اپنے ناخنوں تک سے سیرابی (کے آثار) نکلتے ہوئے محسوس کر رہا تھا - پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دیا - صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ ارشاد فرمایا: علم یعنی عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے علوم میں سے بھرپور حصہ ملے گا - (بخاری)

۱۲ - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ۲۶۸۶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن بھلائی (یعنی علم) سے کبھی سیر نہیں ہوتا - وہ علم کی باتوں کو سن کر سیکھتا رہتا ہے (یہاں تک کہ اسے موت آ جاتی ہے) اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے - (ترمذی)

۱۳ - عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا اَبَا ذَرٍّ! لَاَنْ

تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آیَةً مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ، خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تُصَلِّیَ مِائَةَ رَکْعَةٍ، وَ لَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ، عُمِلَ بِهٖ اَوْ لَمْ یُعْمَلْ، خَیْرٌ مِنْ اَنْ تُصَلِّیَ اَلْفَ رَکْعَةٍ. رواه ابن ماجه، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، رقم: ۲۱۹

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوذر! اگر تم صبح جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لو تو نوافل کی سو رکعات سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لو خواہ وہ اس وقت کا عمل ہو یا نہ ہو (مثلاً تیمّم کے مسائل) تو ہزار رکعات نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۴- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ جَاءَ مَسْجِدِیْ هٰذَا، لَمْ یَاْتِهٖ اِلَّا لِخَیْرٍ یَتَعَلَّمُهٗ اَوْ یُعَلِّمُهٗ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَمَنْ جَاءَ لِغَیْرِ ذٰلِکَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِهٖ. رواه ابن ماجه، باب فضل العلماء...... رقم: ۲۲۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو میری اس مسجد یعنی مسجد نبوی میں صرف کسی خیر کی بات کو سیکھنے یا سکھانے کے لئے آئے تو وہ (ثواب میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو دوسرے کے ساز و سامان کو دیکھ رہا ہو (اور ظاہر ہے کہ دوسرے کی چیزوں کو دیکھنے سے اپنا کوئی فائدہ نہیں)۔ (ابن ماجہ)

ف: حدیث شریف میں مذکورہ فضیلت تمام مساجد کے لئے ہے کیونکہ مساجد، مسجد نبوی کی تابع ہیں۔ (انجاح الحاجۃ)

۱۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ یَقُوْلُ: خِیَرُکُمْ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا اِذَا فَقِهُوْا. رواه ابن حبان (واسناده صحیح علی شرط مسلم) ۲۹٤/۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہیں جب کہ ساتھ ساتھ ان میں دین کی سمجھ بھی ہو۔ (ابن حبان)

۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ فَخِيَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوا. (الحدیث) رواہ احمد ۲/۵۳۹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ کانوں کی طرح ہیں جس طرح سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں- جو لوگ اسلام لانے سے پہلے بہتر رہے وہ لوگ اسلام کے زمانہ میں بھی بہتر ہیں جب کہ ان میں دین کی سمجھ ہو- (مسند احمد)

ف: اس حدیث شریف میں انسانوں کو کانوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے- جس طرح مختلف معدنیات ہوتی ہیں بعض زیادہ قیمتی جیسے سونا چاندی، بعض کم قیمتی جیسے چونا اور کوئلہ اسی طرح مختلف انسانوں میں مختلف عادات وصفات ہوتی ہیں جس کی وجہ سے بعض اونچے درجہ کے ہوتے ہیں اور بعض کم درجہ کے ہوتے ہیں- پھر جس طرح سونا چاندی جب تک کان میں پڑا رہتا ہے اس کی قیمت وہ نہیں ہوتی جو کان سے نکلنے کے بعد ہوتی ہے اسی طرح جب تک آدمی کفر کی ظلمت میں چھپا رہتا ہے خواہ اس کے اندر کتنی ہی سخاوت ہو، کتنی ہی شجاعت ہو اس کی وہ قیمت نہیں ہوتی جو اسلام لانے کے بعد دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لینے سے ہوتی ہے- (مظاہر حق)

۱۷- عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ اِلَّا اَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا، اَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَاَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتَهُ. رواہ طبرانی فی الکبیر و رجالہ موثقون کلھم، مجمع الزوائد ۱/۳۲۹

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص خیر کی بات سیکھنے سکھانے ہی کیلئے مسجد جائے تو اس کا ثواب حاجی کے ثواب کی طرح ہے جس کا حج کامل ہو- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: عَلِّمُوا وَ يَسِّرُوا وَ لَا تُعَسِّرُوا. (الحدیث) رواہ احمد ۱/۲۸۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو (دین) سکھاؤ، ان کے ساتھ آسانی کا برتاؤ کرو اور سختی کا برتاؤ نہ کرو- (مسند احمد)

۱۹ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ بِسُوْقِ الْمَدِیْنَةِ فَوَقَفَ عَلَیْهَا قَالَ: یَا اَهْلَ السُّوْقِ مَا اَعْجَزَکُمْ؟ قَالُوْا: وَمَا ذَاکَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ؟ قَالَ: ذَاکَ مِیْرَاثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یُقَسَّمُ، وَ اَنْتُمْ هٰهُنَا، اَلَا تَذْهَبُوْنَ فَتَاْخُذُوْنَ نَصِیْبَکُمْ مِنْهُ؟ قَالُوْا: وَ اَیْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِی الْمَسْجِدِ، فَخَرَجُوا سِرَاعًا، وَوَقَفَ اَبُوْهُرَیْرَةَ لَهُمْ حَتّٰی رَجَعُوْا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا لَکُمْ؟ قَالُوْا: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ! فَقَدْ اَتَیْنَا الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَلَمْ نَرَ فِیْهِ شَیْئًا یُقَسَّمُ! فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْهُرَیْرَةَ: وَ مَا رَاَیْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ اَحَدًا؟ قَالُوْا: بَلٰی! رَاَیْنَا قَوْمًا یُصَلُّوْنَ، وَقَوْمًا یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، وَ قَوْمًا یَتَذَاکَرُوْنَ الْحَلَالَ وَ الْحَرَامَ، فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: وَیْحَکُمْ فَذَاکَ مِیْرَاثُ مُحَمَّدٍ ﷺ. رواہ الطبرانی فی الاوسط و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۱/۳۳۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ کے بازار سے گذرتے ہوئے ٹھہر گئے اور فرمایا: بازار والو! تمہیں کس چیز نے عاجز بنا دیا ہے؟ لوگوں نے پوچھا: ابوہریرہ کیا بات ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا: تم یہاں بیٹھے ہو اور رسول اللہ ﷺ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے- کیا تم جا کر رسول اللہ ﷺ کی میراث سے اپنا حصہ لینا نہیں چاہتے؟ لوگوں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی میراث کہاں تقسیم ہو رہی؟ آپ نے فرمایا: مسجد میں- لوگ دوڑے ہوئے مسجد میں گئے- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے واپس آنے کے انتظار میں وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ لوگ واپس آ گئے- آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہوئی کہ تم واپس آ گئے؟ انہوں نے عرض کیا: ابوہریرہ ہم مسجد گئے، جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتی ہوئی نہیں دیکھی- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم نے مسجد میں کسی کو نہیں دیکھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، کچھ لوگ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ لوگ حلال و حرام کا مذاکرہ کر رہے تھے- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے، یہی تو رسول اللہ ﷺ کی میراث ہے- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۰ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَقَّهَهُ فِی الدِّیْنِ، وَاَلْهَمَهُ رُشْدَهُ. رواہ البزار و الطبرانی

فی الکبیر و رجالہ موثقون' مجمع الزوائد ۱/۳۲۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور صحیح بات اس کے دل میں ڈالتے ہیں۔ (بزار' طبرانی' مجمع الزوائد)

۲۱- عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ وَ النَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ' فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ ذَهَبَ وَاحِدٌ' قَالَ: فَوَقَفَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰی فُرْجَةً فِی الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِیْهَا' وَ اَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ' وَ اَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَلَی النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰی اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَآوَاهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ' وَ اَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْیَا فَاسْتَحْیَا اللّٰهُ مِنْهُ' وَ اَمَّا الْآخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ. رواہ البخاری' باب من قعد حیث ینتهی به المجلس.... رقم: ٦٦

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ بھی آپ کے پاس موجود تھے۔ اتنے میں تین آدمی آئے' دو رسول اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک صاحب کو حلقہ میں خالی جگہ نظر آئی وہ اس جگہ بیٹھ گئے' دوسرے صاحب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے اور تیسرا آدمی (جیسے کہ اوپر گذرا) پشت پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ حلقہ سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ایک نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی جگہ بنائی یعنی حلقہ میں بیٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے (اپنی رحمت میں) جگہ دے دی۔ دوسرے نے (حلقہ کے اندر بیٹھنے میں) شرم محسوس کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے ساتھ حیا کا معاملہ فرمایا یعنی اپنی رحمت سے محروم نہ فرمایا اور تیسرے نے بے رخی کی' اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے بے رخی کا معاملہ فرمایا۔ (بخاری)

۲۲- عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَاْتِیْكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یَتَعَلَّمُوْنَ' فَاِذَا جَاؤُوْكُمْ

فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا رَآنَا قَالَ: مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رواه الترمذی، باب ماجاء فی الاستیصاء.....، رقم: ۲۶۵۱

حضرت ابو ہارون عبدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم کا ارشاد نقل فرمایا: تمہارے پاس لوگ مشرق کی جانب سے دین کا علم سیکھنے آئیں گے۔ لہٰذا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابو ہارون عبدی کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوسعید ہمیں دیکھتے تو فرماتے: خوش آمدید ان لوگوں کو جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی۔ (ترمذی)

۲۳- عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَاَدْرَكَهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْاَجْرِ، وَمَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَلَمْ يُدْرِكْهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ كِفْلًا مِنَ الْاَجْرِ. رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۱/۳۳۰

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی تلاش میں لگے پھر اس کو حاصل بھی کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو اجر لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص علم کا طالب ہو لیکن اس کو حاصل نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک اجر لکھ دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۴- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ مُتَّكِئٌ عَلٰى بُرْدٍ لَهُ اَحْمَرَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ جِئْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ، اِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَتَحُفُّهُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا، ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا يَطْلُبُ. رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱/۳۴۳

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت اپنی سرخ دھاریوں والی چادر پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طالب علم کو خوش آمدید ہو! طالب علم کو فرشتے اپنے پروں

سے گھیر لیتے ہیں اور پھر اس کثرت سے آ کر اوپر تلے جمع ہوتے رہتے ہیں کہ آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ اس علم کی محبت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں جس کو یہ طالب علم حاصل کر رہا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۵ - عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِذَا قَعَدَ عَلٰى كُرْسِيِّهِ لِفَصْلِ عِبَادِهِ: اِنِّيْ لَمْ اَجْعَلْ عِلْمِيْ وَحِلْمِيْ فِيْكُمْ اِلَّا وَ اَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَغْفِرَ لَكُمْ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكُمْ وَلَا اُبَالِيْ. رواه الطبراني في الكبير و رواته ثقات، الترغيب ١/١٠١

حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کے لئے اپنی (شان کے مطابق) کرسی پر تشریف فرما ہوں گے تو علماء سے فرمائیں گے: میں نے اپنے علم اور حلم یعنی نرمی اور برداشت سے تمہیں اسی لئے نوازا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ تمہاری کوتاہیوں کے باوجود تم سے درگذر کروں اور مجھ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں یعنی تم چاہے کتنے ہی بڑے گنہگار ہو تمہیں بخشا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

۲۶ - عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَ اِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَ الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ، وَ اِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ، وَ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ. رواه ابوداؤد، باب في فضل العلم، رقم: ٣٦٤١

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلا دیتے ہیں یعنی علم حاصل کرنا اس کے لئے جنت میں داخلہ کا ایک سبب بن جاتا ہے۔ فرشتے طالب علم کی خوشنودی کے لئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ عالم کے لئے آسمان و

زمین کی ساری مخلوقات اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں سب کی سب دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ بلاشبہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو سارے ستاروں پر فضیلت ہے۔ بلاشبہ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام دینار اور درہم (مال و دولت) کا وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں' لہٰذا جس شخص نے علم دین حاصل کیا اس نے (اس میراث میں سے) بھرپور حصہ لیا۔ (ابوداوٗد)

۲۷- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: وَ مَوْتُ (الْعَالِمِ) مُصِیْبَۃٌ لَا تُجْبَرُ وَ ثُلْمَۃٌ لَا تُسَدُّ وَ ھُوَ نَجْمٌ طُمِسَ' مَوْتُ قَبِیْلَۃٍ اَیْسَرُ مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ. (وھو بعض الحدیث) رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۲۶۴/۲

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: عالم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کی تلافی نہیں ہوسکتی اور ایسا نقصان ہے جو پورا نہیں ہوسکتا اور عالم ایسا ستارہ ہے جو (موت کی وجہ سے) بے نور ہوگیا۔ ایک پورے قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے کم درجہ کی ہے۔ (بیہقی)

۲۸- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ کَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ یُھْتَدٰی بِھَا فِیْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ' فَاِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ اَوْشَکَ اَنْ تَضِلَّ الْھُدَاۃُ. رواہ احمد ۱۵۷/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ جب ستارے بے نور ہوجاتے ہیں تو اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ راستہ چلنے والے بھٹک جائیں۔ (مسند احمد)

ف: مراد یہ ہے کہ علماء کے نہ ہونے سے لوگ گمراہ ہوجاتے ہیں۔

۲۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: فَقِیْہٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث غریب' باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ' رقم: ۲۶۸۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک

عالم دین شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے- (ترمذی)

ف: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں کو دھوکہ دینا آسان ہے' پورے دین کی سمجھ رکھنے والے ایک عالم کو دھوکہ دینا مشکل ہے-

۳۰- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا: عَابِدٌ وَ الْآخَرُ عَالِمٌ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ' ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِکَتَهٗ وَ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرَضِیْنَ حَتَّی النَّمْلَةَ فِیْ جُحْرِهَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب صحیح' باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة' رقم: ۲۶۸۵

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں ایک عابد تھا اور دوسرا عالم- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی شخص پر- اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو بھلائی سکھلانے والے پر اللہ تعالیٰ' ان کے فرشتے' آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی (پانی میں اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں- (ترمذی)

۳۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَافِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْمُتَعَلِّمٌ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب' باب منه حدیث ان الدنیا ملعونة' رقم: ۲۳۲۲-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: غور سے سنو! دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے' البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہیں- (ترمذی)

۳۲- عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَ لَا تَکُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِکَ وَ الْخَامِسَةُ اَنْ تُبْغِضَ الْعِلْمَ وَ اَهْلَهٗ. رواه الطبرانی فی الثلاثة و البزار و رجاله موثقون'

مجمع الزوائد ۱/ ۳۲۸

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم بنو' یا طالب علم بنو' یا علم توجہ سے سننے والے بنو' یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے- پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو- (طبرانی' بزار' مجمع الزوائد)

۳۳- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسَلَّطَهُ عَلٰی هَلَکَتِهٖ فِی الْحَقِّ' وَ رَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ حِکْمَةً فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَیُعَلِّمُهَا. رواہ البخاری' باب انفاق المال فی حقه' رقم: ۱۴۰۹

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد دو شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ دو شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا- ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں خرچ کرتا ہو- دوسرے وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو- (بخاری)

۳۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَ لَا یَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْهِ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ وَ وَضَعَ کَفَّیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ وَ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ تُقِیْمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِیَ الزَّکَاةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ یَسْاَلُهٗ وَ یُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَ شَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَ اَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّآءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّآئِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ. رواہ مسلم' باب بیان الایمان والاسلام..... ، رقم:۹۳

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے' نہ اس کی حالت سے سفر کے آثار ظاہر تھے (کہ جس سے سمجھا جاتا کہ یہ کوئی مسافر شخص ہے) اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا (جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ یہ مدینہ کا مقامی ہے) بہرحال وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے اتنے قریب آ کر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے ملا لئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لئے- اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمدؐ! مجھے بتایئے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان میں سے) یہ ہے کہ تم (دل وزبان سے) یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' نماز ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو- یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا- حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے (گویا کہ جانتا نہ ہو) اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے (جیسے پہلے سے جانتا ہو) پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتایئے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو' ان کے فرشتوں کو' ان کی کتابوں کو' ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو- اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا- پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتایئے کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی اس طرح کرو گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو

کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں- پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے (کہ کب آئے گی)؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا' سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں- اس شخص نے عرض کیا: پھر مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) باندی اپنی مالکہ کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور جسم پر کپڑا نہیں ہے' فقیر ہیں' بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے- حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا- میں نے کچھ دیر توقف کیا (اور آنے والے شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا) پھر آپ ﷺ نے خود ہی مجھ سے پوچھا: عمر! جانتے ہو یہ سوالات کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل تھے جو تمہارے پاس تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے- (مسلم)

ف: حدیث شریف میں قیامت کی نشانیوں میں باندی کا اپنی مالکہ کو جننے کا ایک مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی یہاں تک کہ لڑکیاں جن کی طبیعت میں ماؤں کی اطاعت زیادہ ہوتی ہے وہ بھی نہ صرف یہ کہ ماؤں کی نافرمان ہو جائیں گی بلکہ الٹا ان پر اس طرح حکم چلائیں گی جس طرح ایک مالکہ اپنی باندی پر حکم چلاتی ہے- اسی کو رسول اللہ ﷺ نے اس عنوان سے تعبیر فرمایا ہے کہ عورت اپنی مالکہ کو جنے گی- دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب مال و دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں آ جائے گا جو اس کے اہل نہیں ہوں گے- ان کی دلچسپی اونچے اونچے مکانات بنانے میں ہوگی اور اسی میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے- (معارف الحدیث)

۳۵- عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ' اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ' وَالْاٰخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ' اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُوْلُ

اللہ ﷺ: فَضلُ هٰذا الْعَالِمِ الَّذِیْ یُصَلِّی الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ یَجلِسُ فَیُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ عَلَی الْعَابِدِ الَّذِیْ یَصُوْمُ النَّهارَ وَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ كَفَضْلِیْ عَلَی اَدْنَا كُمْ رَجُلاً. رواه الدارمی ۱/۱۰۹

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کون افضل ہے؟ ان میں سے ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا- دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات میں عبادت کرتا تھا- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا اور رات میں عبادت کرتا ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجہ کے شخص پر ہے- (دارمی)

۳۶- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرآنَ وَ عَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَ عَلِّمُوه النَّاسَ وَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَ عَلِّمُوهَا النَّاسَ فَاِنِّی امْرُؤٌ مَقْبُوْضٌ وَ اِنَّ الْعِلْمَ سَیُقْبَضُ حَتّٰی یَخْتَلِفَ الرَّجُلَانِ فِی الْفَرِیْضَةِ لَا یَجِدَانِ مَنْ یُخْبِرُ هُمَا بِهَا. رواه البیهقی فی شعب الایمان ۲/۲۵۵

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرض احکام سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھالیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھالیا جائے گا یہاں تک کہ دو شخص ایک فرض حکم کے بارے میں اختلاف کریں گے اور (علم کے کم ہو جانے کی وجہ سے) کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان کو اس فرض حکم کے بارے میں صحیح بات بتادے- (بیہقی)

۳۷- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یٰاَیُّهَا النَّاسُ! خُذُوْا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَ قَبْلَ اَنْ یُرْفَعَ الْعِلْمُ. (الحدیث)

رواه احمد ۵/۲٦٦

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! علم کے واپس لئے جانے اور اٹھالئے جانے سے پہلے علم حاصل کر

لو۔ (مسند احمد)

۳۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَ حَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ، عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَ نَشَرَهٗ، وَ وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ، وَ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ، اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَیْتًا لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ، اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ، اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ، وَحَیَاتِهٖ، یَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ.

رواه ابن ماجه، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم: ۲۴۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے ان میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنا گیا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو، چھٹا نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مثلاً وقف کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)۔ (ابن ماجہ)

۳۹- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰی تُفْهَمَ. (الحديث) رواه البخاري، باب من اعاد الحديث.....، رقم: ۹۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ (اس بات کو) سمجھ لیا جائے۔ (بخاری)

ف: مطلب یہ ہے کہ جب آپ کوئی اہم بات ارشاد فرماتے تو اس بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (مظاہر حق)

۴۰- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ، وَ لٰكِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَ اَضَلُّوْا. رواه البخاري، باب كيف يقبض العلم؟ رقم: ۱۰۰

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں (کے دل و دماغ) سے اسے پورے طور پر نکال لیں بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیں گے کہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتے رہیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ علماء کے بجائے جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے' ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے- نتیجہ یہ ہوگا کہ خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے- (بخاری)

۴۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِیٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ' جِیْفَةٍ بِاللَّیْلِ' حِمَارٍ بِالنَّهَارِ' عَالِمٍ بِاَمْرِ الدُّنْیَا' جَاهِلٍ بِاَمْرِ الْآخِرَةِ. رواه ابن حبان (و اسناده صحیح علی شرط مسلم) ۱/۲۷٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جو سخت مزاج ہو' زیادہ کھانے والا ہو' بازاروں میں چیخنے والا ہو' رات میں مردہ کی طرح (پڑا سوتا رہتا) ہو' دن میں گدھے کی طرح (دنیاوی کاموں میں ہی پھنسا رہتا) ہو' دنیا کے معاملات کا جاننے والا اور آخرت کے امور سے بالکل جاہل ہو- (ابن حبان)

۴۲- عَنْ یَزِیْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ قَدْ سَمِعْتُ مِنْکَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا اَخَافُ اَنْ یُنْسِیَ اَوَّلَهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِیْ بِکَلِمَةٍ تَکُوْنُ جِمَاعًا' قَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ فِیْمَا تَعْلَمُ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث لیس اسناده بمتصل و هو عندی مرسل' باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة' رقم: ۲٦۸۳

حضرت یزید بن سلمہ جعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ سے کئی حدیثیں سنی ہیں' مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آخری حدیثیں تو مجھے یاد رہیں اور پہلی حدیثیں یاد نہ رہیں' مجھے اس لئے کوئی جامع بات ارشاد فرما دیں- رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جن امور کا تمہیں علم ہے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو یعنی اپنے علم کے مطابق عمل کرو- (ترمذی)

۴۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ

لِتُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَ لَا تُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَ لَا تَخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، فَالنَّارُ النَّارُ. رواه ابن ماجه، باب الإ نتفاع بالعلم و العمل به، رقم: ٢٥٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علماء پر بڑائی جتانے، بیوقوفوں سے جھگڑنے یعنی ناسمجھ عوام سے الجھنے اور مجلسیں جمانے کے لئے حاصل نہ کرو۔ جو شخص ایسا کرے اس کے لئے آگ ہے آگ۔ (ابن ماجہ)

ف: علم کو مجلسیں جمانے کے لئے حاصل نہ کرو اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ علم کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی ذات کی طرف متوجہ نہ کرو۔

۴۴- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه ابوداؤد، باب كراهية منع العلم، رقم: ٣٦٠٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ (باوجود جاننے کے) اس کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالیں گے۔ (ابوداؤد)

۴۵- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ بِهِ كَمَثَلِ الَّذِیْ يَكْنِزُ الْكَنْزَ ثُمَّ لَا يُنْفِقُ مِنْهُ. رواه الطبرانی فی الاوسط وفی اسناده ابن لهيعة، الترغيب ١/١٢٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو علم سیکھتا ہے پھر لوگوں کو نہیں سکھاتا اس شخص کی طرح ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔ (طبرانی، ترغیب)

۴۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَ مِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا. (وهو قطعة من الحديث) رواه مسلم، باب فی الادعية، رقم: ٦٩٠٦

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ،

وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَ مِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا '' یا اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (مسلم)

۴۷- عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰی يُسْاَلَ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ، وَ عَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَ فِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَ عَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی القيامة، رقم: ٢٤١٧

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (حساب کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک اس سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے: اپنی عمر کس کام میں خرچ کی؟ اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اپنی جسمانی قوت کس کام میں لگائی؟ (ترمذی)

۴۸- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَزْدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَ يَنْسٰی نَفْسَهٗ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِیْءُ لِلنَّاسِ وَ يَحْرِقُ نَفْسَهٗ. رواه الطبرانی فی الكبير و اسناده حسن انشاء الله تعالىٰ، الترغيب ١٢٦/١

حضرت جندب بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور اپنے آپ کو بھلا دے (خود عمل نہ کرے) اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے لیکن خود کو جلا دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

۴۹- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ، وَ مَنْ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهٗ ضَرَّهٗ جَهْلُهٗ، اِقْرَاِ الْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَاِنْ لَمْ يَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَءُهٗ.. رواه الطبرانی فی الكبير و فيه شهر بن حوشب و هو ضعيف و قد وثق، مجمع الزوائد ٤٤٠/١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: بعض علم رکھنے والے علمی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے (علم کے ساتھ جو سمجھ بوجھ ہونی چاہئے اس سے خالی ہوتے ہیں) اور جس کا علم اسے فائدہ نہ پہنچائے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچائے گی۔ قرآن کریم کو تم (حقیقت میں) اس وقت پڑھنے والے (شمار) ہوگے جب تک وہ قرآن تمہیں (گناہوں اور برائیوں سے) روکتا رہے اور اگر وہ تمہیں نہ روکے تو تم اس کو حقیقت میں پڑھنے والے ہی نہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۵۰- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہُ قَامَ لَیْلَۃً بِمَکَّۃَ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَ کَانَ اَوَّاھًا، فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ نَعَمْ، وَ حَرَّضْتَ وَ جَھَدْتَ وَ نَصَحْتَ، فَقَالَ: لَیَظْھَرَنَّ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُرَدَّ الْکُفْرُ اِلٰی مَوَاطِنِہٖ، وَ لَتُخَاضَنَّ الْبِحَارُ بِالْاِسْلَامِ، وَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَتَعَلَّمُوْنَ فِیْہِ الْقُرْآنَ یَتَعَلَّمُوْنَہٗ وَ یَقْرَءُوْنَہٗ وَ یَقُوْلُوْنَ: قَدْ قَرَاْنَا وَ عَلِمْنَا، فَمَنْ ذَا الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ مِنَّا؟ (ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ) فَھَلْ فِیْ اُولٰٓئِکَ مِنْ خَیْرٍ؟ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ مَنْ اُولٰٓئِکَ؟ قَالَ: اُولٰٓئِکَ مِنْکُمْ وَ اُولٰٓئِکَ وَ قُوْدُ النَّارِ. رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ ثقات الا ان ھند بنت الحارث الخثعمیۃ التابعیۃ لم ارمن و ثقھا و لا جرحھا، مجمع الزوائد ۱/۱۹۱ طبع مؤسسۃ المعارف، بیروت و ھند مقبولۃ، تقریب التھذیب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات مکہ مکرمہ میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بہت (زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آہ وزاری کرنے والے تھے اٹھے اور عرض کیا: جی ہاں (میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ نے پہنچا دیا) آپ نے لوگوں کو اسلام کے لئے خوب ابھارا اور آپ نے اس کے لئے خوب کوشش کی اور نصیحت فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور غالب ہو کر رہے گا یہاں تک کہ کفر کو اس کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دیا جائے، اور یقیناً تم اسلام کو پھیلانے کے لئے سمندر کا سفر بھی کرو گے اور لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن کریم سیکھیں گے، اس کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے ہم نے پڑھ لیا اور جان لیا، اب ہم سے بہتر کون ہوگا؟ (نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا) کیا

ان لوگوں میں کوئی خیر ہو سکتی ہے؟ یعنی ان میں ذرہ برابر بھی خیر نہیں ہے اور دعویٰ ہے کہ ہم سے بہتر کون ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ لوگ تم ہی میں سے ہوں گے یعنی اسی امت میں سے ہوں گے اور یہ ہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۵۱- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَتَذَاكَرُ يَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ وَ يَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا يُفْقَأُ فِي وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ بِهٰذَا بُعِثْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُمِرْتُمْ؟ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. رواه الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات اثبات، مجمع الزوائد ۱/۳۸۹

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے آپس میں اس طور پر مذاکرہ کر رہے تھے کہ ایک شخص ایک آیت کو اور دوسرا شخص دوسری آیت کو اپنی بات کی دلیل میں پیش کرتا (اس طرح جھگڑے کی سی شکل بن گئی) اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ کا چہرہ مبارک (غصہ میں) ایسا سرخ ہو رہا تھا گویا آپ کے چہرہ مبارک پر انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! کیا تم اس (جھگڑے) کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہو یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ میرے اس دنیا سے جانے کے بعد جھگڑنے کی وجہ سے ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا (کہ یہ عمل کفر تک پہنچا دیتا ہے)۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۵۲- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ. اِنَّمَا الْاُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ: اَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَ اَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ، وَ اَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُدَّهُ اِلٰى عَالِمِهٖ. رواه الطبراني في الكبير و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ۱/۳۹۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: امور تین ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جس کا حق ہونا واضح ہو اس کی پیروی کرو، دوسرا وہ جس کا غلط ہونا واضح ہو اس سے بچو، تیسرا

وہ جس کا حق ہونا یا غلط ہونا واضح نہ ہو اس کو اس کے جاننے والے یعنی عالم سے پوچھو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۵۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّي اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن، باب ماجاء فی الذی یفسر القران برایه، رقم: ۲۹۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف نسبت کر کے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو صرف اسی حدیث کو بیان کرو جس کا حدیث ہونا تمہیں معلوم ہو۔ جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف غلط حدیث منسوب کی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہئے۔ جس نے قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ کہا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہئے۔ (ترمذی)

۵۴- عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ. رواه ابوداؤد، باب الکلام فی کتاب اللہ بالاعلم، رقم: ۳۶۵۲

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم (کی تفسیر) میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور وہ حقیقت میں صحیح بھی ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ابوداؤد)

ف: مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی تفسیر اپنی عقل اور رائے سے کرتا ہے پھر اتفاقاً وہ صحیح بھی ہو جائے تب بھی اس نے غلطی کی کیونکہ اس نے اس تفسیر کے لئے نہ احادیث کی طرف رجوع کیا اور نہ ہی علمائے امت کی طرف رجوع کیا۔ (مظاہر حق)

قرآن کریم اور حدیث شریف سے اثر لینا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰی اَعْیُنَھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ﴾ (المائدۃ: ۸۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو آپ (قرآن کریم کے تاثر سے) ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (الاعراف: ۲۰۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَکَ مِنْہُ ذِکْرًا﴾ (الکہف: ۷۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان بزرگ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اگر آپ (علم حاصل کرنے کے لئے) میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو اتنا خیال رہے کہ آپ کسی بات کے بارے میں پوچھیں نہیں جب تک کہ اس کے متعلق میں خود ہی نہ بتا دوں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ☆ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدٰھُمُ اللّٰہُ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (الزمر: ۱۷'۱۸)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں' یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ

اَلَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَ قُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ﴾ (الزمر: ۲۳)

ایک جگہ ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام یعنی قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ کلام ایسی کتاب ہے جس کے مضامین باہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں' اس کی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں' جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن اس کتاب کو سن کر کانپ اٹھتے ہیں' پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (زمر)

احادیثِ نبویہ

۵۵۔ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِقْرَأْ عَلَیَّ' قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَیْکَ وَ عَلَیْکَ اُنْزِلَ؟ قَالَ: فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہُ مِنْ غَیْرِیْ' فَقَرَأْتُ عَلَیْہِ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ حَتّٰی بَلَغْتُ ﴿فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَ جِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا﴾ قَالَ: اَمْسِکْ' فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ.

رواہ البخاری' باب فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید...... ' الآیۃ رقم: ۴۵۸۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں جب کہ آپ ﷺ پر قرآن اترا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا ''فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَ جِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا''

ترجمہ: اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اپنی امت پر گواہ بنائیں گے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: بس اب رک جاؤ۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری)

۵۶۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَضَی اللّٰہُ الْاَمْرَ فِی السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِکَۃُ بِاَجْنِحَتِھَا خُضْعَانًا لِقَوْلِہٖ' کَاَنَّہُ سِلْسِلَۃٌ عَلٰی صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِھِمْ قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ؟ قَالُوْا: اَلْحَقَّ وَ ھُوَ الْعَلِیُّ

الْكَبِيْرُ. رواه البخاري، باب قول الله تعالى ولا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن له الآية، رقم: ۷٤۸۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی رعب و ہیبت کی وجہ سے تھرا جاتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے صاف چکنے پتھر پر زنجیر کھینچنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا، اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے۔ (بخاری)

۵۷- **عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: اِلْتَقَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلَى الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثَا ثُمَّ مَضَى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَ بَقِيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا يُبْكِيْكَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: هٰذَا يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَ زَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ كِبْرٍ كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهِ فِي النَّارِ.** رواه احمد و الطبراني في الكبير و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۱/۲۸۲

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مروہ (پہاڑی) پر حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ وہ دونوں کچھ دیر آپس میں بات کرتے رہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمرو چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر وہاں روتے ہوئے ٹھہر گئے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ابو عبدالرحمٰن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا: یہ صاحب یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ابھی بتا کر گئے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل آگ میں ڈال دیں گے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر

اللہ تعالیٰ کے اوامر میں اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ مشغول ہونا یعنی اللہ رب العزت میرے سامنے ہیں اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

قرآن کریم کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ☆ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ (یونس: ۵۷،۵۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! تمہارے پاس، تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو سراسر نصیحت اور دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے اور (اچھے کام کرنے والوں کے لئے اس قرآن میں) رہنمائی اور (عمل کرنے والے) مؤمنین کے لئے ذریعہ رحمت ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل ومہربانی یعنی قرآن کے اترنے پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ قرآن اس دنیا سے بدر جہا

بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ اٰمَنُوْا وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (النحل: ۱۰۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے کہ بلاشبہ اس قرآن کو روح القدس یعنی جبرئیل آپ کے رب کی طرف سے لائے ہیں تاکہ یہ قرآن، ایمان والوں کے ایمان کو مضبوط کرے، اور یہ قرآن، فرمان برداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (بنی اسرائیل: ۸۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ قرآن جو ہم نازل فرما رہے ہیں، یہ مسلمانوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ﴾ (العنکبوت: ۴۵)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے ارشاد فرمایا: جو کتاب آپ پر اتاری گئی ہے اس کی تلاوت کیا کیجئے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ﴾ (فاطر: ۲۹)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ یقیناً ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کو کبھی نقصان پہنچنے والا نہیں یعنی ان کو ان کے اعمال کا اجر و ثواب پورا پورا دیا جائے گا۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ☆ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ☆ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ☆ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ☆ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ☆ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ☆ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ﴾ (الواقعة: ۷۵-۷۹)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں ستاروں کے غروب ہونے اور چھپنے کی قسم کھاتا ہوں

اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی قسم ہے- قسم اس پر کھاتا ہوں کہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوح محفوظ میں درج ہے- اس لوح محفوظ کو پاک فرشتوں کے علاوہ اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا- یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے بھیجا گیا ہے تو کیا تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو- (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ (الحشر: ۲۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (قرآن کریم اپنی عظمت کی وجہ سے ایسی شان رکھتا ہے کہ) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور پہاڑ میں شعور و سمجھ ہوتی) تو آپ اس پہاڑ کو دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا- (حشر)

احادیثِ نبویہ

۱- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَ مَسْاَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ وَ فَضْلُ کَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب، باب فضائل القرآن، رقم: ۲۹۲۶

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں- اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے- (ترمذی)

۲- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّکُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ اِلَی اللّٰهِ بِشَیْءٍ اَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ. رواه الحاکم و قال: هذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه و وافقه الذهبی ۱/۵۵۵

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں

کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے یعنی قرآن کریم۔ (مستدرک حاکم)

۳- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْقُرْآنُ مُشَفَّعٌ وَ مَاحِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهٗ اَمَامَهٗ قَادَهٗ اِلَی الْجَنَّةِ وَ مَنْ جَعَلَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ سَاقَهٗ اِلَی النَّارِ. رواه ابن حبان (و اسناده جيد) ۱/۳۳۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایسی شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا۔ جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے یعنی اس پر عمل کرے اس کو یہ جنت میں پہنچا دیتا ہے۔ اور جو اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے یعنی اس پر عمل نہ کرے اس کو یہ جہنم میں گرا دیتا ہے۔ (ابن حبان)

ف: ''قرآن کریم ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والوں کے لئے درجات کے بڑھانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھگڑتا ہے اور اس کے حق میں لاپرواہی کرنے والوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ میرا حق کیوں نہیں ادا کیا۔

۴- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلصِّيَامُ وَ الْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: اَیْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِی فِيْهِ، وَ يَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِی فِيْهِ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ لَهٗ. رواه احمد و الطبرانی فی الكبير و رجال الطبرانی رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۳/۴۱۹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ قرآن کریم کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (کہ یہ رات کو نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے چنانچہ دونوں اس کے لئے سفارش کریں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

۵- عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَ یَضَعُ بِہٖ آخَرِیْنَ. رواہ مسلم، باب فضل من یقوم بالقرآن....، رقم: ۱۸۹۷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتے ہیں یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں- اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرتے ہیں- (مسلم)

۶- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ (لِاَبِیْ ذَرٍّ): عَلَیْکَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّہٗ ذِکْرٌ لَکَ فِی السَّمَاءِ، وَ نُوْرٌ لَکَ فِی الْاَرْضِ. (وھو جزء من الحدیث) رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۲۴۲/۴

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو' اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا- (بیہقی)

۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ، رَجُلٌ آتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْآنَ، فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ آنَاءَ اللَّیْلِ وَ آنَاءَ النَّھَارِ وَ رَجُلٌ آتَاہُ اللّٰہُ مَالًا، فَھُوَ یُنْفِقُہٗ آنَاءَ اللَّیْلِ وَ آنَاءَ النَّھَارِ. رواہ مسلم، باب فضل من یقوم بالقرآن......، رقم: ۱۸۹۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو ہی شخصوں پر رشک کرنا چاہئے- ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو- دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہو- (مسلم)

۸- عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ، رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَ طَعْمُھَا طَیِّبٌ، وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ، لَا رِیْحَ لَھَا وَ طَعْمُھَا حُلْوٌ، وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَةِ، رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَ طَعْمُھَا مُرٌّ، وَ مَثَلُ

اَلْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَاُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَیْسَ لَهَا رِیْحٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ. رواه مسلم، باب فضيلة حافظ القرآن، رقم: ١٨٦٠

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال چکوترے کی طرح ہے اس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ- اور جو مؤمن قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو تو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے- اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے کہ خوشبو اچھی اور مزہ کڑوا- اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے کہ خوشبو کچھ نہیں اور مزہ کڑوا- (مسلم)

ف: اندرائن خربوزہ کی شکل کا ایک پھل ہے جو دیکھنے میں خوب صورت اور ذائقہ میں بہت تلخ ہوتا ہے-

۹- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ، وَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَ لٰکِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَ لَامٌ حَرْفٌ وَ مِیْمٌ حَرْفٌ. رواه الترمذي و قال و هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ماجاء في من قرا حرف ...، رقم: ٢٩١٠

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے- اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے- میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے یعنی یہ تین حروف ہوئے اس پر تیس نیکیاں ملیں گی- (ترمذی)

۱۰- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَاَهُ وَ قَامَ بِهٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْکًا یَفُوْحُ رِیْحُهُ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ، وَ مَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَیَرْقُدُ وَ هُوَ فِیْ جَوْفِهٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْکِیَ عَلٰی مِسْکٍ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن، باب ما جاء في سورة البقرة و آية الكرسي، رقم: ٢٨٧٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف سیکھو پھر اس کو پڑھو، اس لئے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس کھلی تھیلی کی سی ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے۔ اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر باوجود اس کے کہ قرآن کریم اس کے سینے میں ہے وہ سو جاتا ہے یعنی اس کو تہجد میں نہیں پڑھتا اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔ (ترمذی)

ف: قرآن کریم کی مثال مشک کی ہے اور حافظ کا سینہ اس تھیلی کی طرح ہے جس میں مشک ہو۔ لہٰذا قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا حافظ اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ کھلا ہو۔ اور تلاوت نہ کرنے والا مشک کی بند تھیلی کی طرح ہے۔

۱۱ – عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب من قرأ القرآن فليسأل الله به، رقم: ۲۹۱۷

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص قرآن مجید پڑھے اسے قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرنا چاہئے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔ (ترمذی)

۱۲ – عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، بَيْنَمَا هُوَ، لَيْلَةً، يَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدِهِ، إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيْتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى، فَقُمْتُ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِيْ، فِيْهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدِيْ، إِذْ جَالَتْ فَرَسِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْرَا ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَانْصَرَفْتُ، وَ كَانَ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا، خَشِيْتُ اَنْ تَطَاهُ، فَرَاَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ، فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا اَرَاهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ، وَ لَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ، مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ. رواه مسلم، باب نزول السكينة لقراءة القرآن، رقم: ۱۸۵۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے باڑے میں ایک رات قرآن مجید پڑھ رہے تھے- اچانک ان کی گھوڑی اچھلنے لگی- انہوں نے اور پڑھا وہ گھوڑی اور اچھلنے لگی- وہ پڑھتے رہے گھوڑی اور اچھلی- حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں میرے بچے یحییٰ کو (جو وہیں قریب تھا) کچل نہ ڈالے اس لئے میں گھوڑی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ بادل کی طرح کی چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئی- میں صبح کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں گذشتہ رات اپنے باڑے میں قرآن شریف پڑھ رہا تھا اچانک میری گھوڑی اچھلنے لگی- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن حضیر! پڑھتے رہتے- انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا وہ گھوڑی پھر اچھلی- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہتے- انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا پھر بھی وہ اچھلتی رہی- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے- انہوں نے عرض کیا: پھر میں اٹھ کر چل دیا کیونکہ میرا لڑکا یحییٰ گھوڑی کے قریب ہی تھا مجھے یہ خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں یحییٰ کو کچل نہ ڈالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئی- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے تمہارا قرآن سننے آئے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو اور لوگ بھی ان کو دیکھ لیتے، وہ فرشتے ان سے چھپے نہ رہتے- (مسلم)

۱- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِنْ

ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ' وَ اِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْىِ' وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا' فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُ كَانَ قَارِئٌ لَنَا يَقْرَأُ عَلَيْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ اِلَى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى' قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِىْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِىْ مَعَهُمْ. قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِيْنَا' ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا' فَتَحَلَّقُوْا وَ بَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهُ. قَالَ: فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَرَفَ مِنْهُمْ اَحَدًا غَيْرِىْ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ' وَ ذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ. رواه ابوداؤد' باب في القصص' رقم: ٣٦٦٦

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فقراء مہاجرین کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا (ان لوگوں کے پاس اتنا کپڑا بھی نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں) بعض نے بعض کی آڑ لی ہوئی تھی- اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ اس دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور بالکل ہمارے قریب کھڑے ہو گئے- رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری پر تلاوت کرنے والے صحابی خاموش ہو گئے- آپ ﷺ نے سلام کیا پھر دریافت فرمایا: تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک تلاوت کرنے والے ہمارے سامنے تلاوت کر رہے تھے ہم اللہ کی کتاب کی تلاوت توجہ سے سن رہے تھے- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جنہوں نے میری امت میں ایسے لوگ بنائے کہ ان میں مجھے ٹھہرنے کا حکم دیا گیا- اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ سب کے برابر رہیں (کسی سے قریب کسی سے دور نہ ہوں) پھر سب کو اپنے ہاتھ مبارک سے حلقہ بنا کر بیٹھنے کا حکم فرمایا- چنانچہ سب حلقہ بنا کر نبی کریم ﷺ کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مجلس والوں میں میرے علاوہ کسی کو نہیں پہچانا- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فقرائے مہاجرین کی جماعت!

تمہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری ہو اور اس بات کی بھی کہ تم مال داروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہو گے- یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہو گا- (ابوداؤد)

ف: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو پہچاننے اور باقی لوگوں کو نہ پہچاننے کی وجہ شاید یہ ہو گی کہ رات کا اندھیرا تھا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ چونکہ آپ سے قریب تھے اس لئے آپ ﷺ نے ان کو پہچان لیا- (بذل المجھود)

۱۴- عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ ھٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحَزَنٍ فَاِذَا قَرَاْتُمُوْہُ فَابْکُوا، فَاِنْ لَّمْ تَبْکُوا فَتَبَاکَوا، وَ تَغَنَّوا بِهٖ فَمَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِهٖ فَلَیْسَ مِنَّا. رواہ ابن ماجہ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، رقم: ۱۳۳۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ قرآن کریم فکر و بے قراری (پیدا کرنے) کے لئے نازل ہوا ہے- جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنا لو- اور قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ جو شخص اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی ہماری کامل اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے- (ابن ماجہ)

ف: علماء نے اس روایت کے دوسرے معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کی برکت سے لوگوں سے مستغنی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے-

۱۵- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ. رواہ مسلم، باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن، رقم: ۱۸۴۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھتا ہے- (مسلم)

۱۶- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: زَیِّنُوا الْقُرْآنَ

بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا. رواہ الحاکم ۱/۵۷۵

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی آواز سے قرآن شریف کو مزین کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حسن کو بڑھا دیتی ہے۔ (مستدرک حاکم)

۱۷- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَ الْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب من قرأ القرآن فلیسأل الله به، رقم: ۲۹۱۹

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن کریم آواز سے پڑھنے والے کا ثواب علانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ پڑھنے والے کا ثواب چھپ کر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ (ترمذی)

ف: اس حدیث شریف سے آہستہ پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے یہ اس صورت میں ہے جب کہ ریا کا شبہ ہو اگر ریا کا شبہ نہ ہو اور دوسرے کی تکلیف کا اندیشہ بھی نہ ہو تو دوسری روایات کی وجہ سے بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے کہ یہ دوسروں کے لئے ترغیب کا ذریعہ بنے گا۔ (شرح الطیبی)

۱۸- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِیْ مُوْسٰی: لَوْ رَاَیْتَنِیْ وَ اَنَا اَسْتَمِعُ قِرَاءَتَكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ اُوْتِیْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوُدَ. رواہ مسلم، باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن، رقم: ۱۸۵۲

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے گذشتہ رات دیکھ لیتے جب میں تمہارا قرآن توجہ سے سن رہا تھا (تو یقیناً خوش ہوتے) تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی سے حصہ ملا ہے۔ (مسلم)

۱۹- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یُقَالُ یَعْنِیْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِقْرَاْ وَ ارْقَ وَ رَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا، فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَةٍ تَقْرَؤُهَا. رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ان الذی لیس فی جوفه من القرآن...... ، رقم: ۲۹۱۴

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: (قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مقام وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔ (ترمذی)

ف: صاحب قرآن سے حافظ قرآن یا کثرت سے تلاوت کرنے والا یا قرآن کریم پر تدبر کے ساتھ عمل کرنے والا مراد ہے۔ (طیبی، مرقاۃ)

۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ، وَ هُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ اَجْرَانِ. رواه مسلم، باب فضل الماهر بالقرآن و الذی یتتعتع فیه، رقم: ۱۸٦۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن جسے یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو اس کا حشر قیامت میں ان معزز فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص قرآن شریف کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس میں مشقت اٹھاتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (مسلم)

ف: اٹکنے والے سے مراد وہ حافظ ہے جسے قرآن شریف اچھی طرح یاد نہ ہو لیکن وہ یاد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہو۔ نیز اس سے مراد وہ دیکھ کر پڑھنے والا بھی ہوسکتا ہے جو دیکھ کر پڑھنے میں بھی اٹکتا ہو لیکن صحیح پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو، ایسے شخص کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک اجر تلاوت کا ہے دوسرا اجر بار بار اٹکنے کی وجہ سے مشقت برداشت کرنے کا ہے۔ (طیبی، مرقاۃ)

۲۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَجِيْءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ: اِقْرَأْ وَ ارْقَ وَ يُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ان الذی لیس فی جوفه من القرآن کالبیت الخرب، رقم: ۲۹۱۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) آئے گا تو قرآن شریف اللہ

تعالیٰ سے عرض کرے گا اس کو جوڑا عطا فرمائیں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو کرامت کا تاج پہنایا جائے گا- وہ پھر درخواست کرے گا اے میرے رب! اور پہنایئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اکرام کا پورا جوڑا پہنایا جائے گا- پھر وہ درخواست کرے گا اے میرے رب! اس شخص سے راضی ہو جایئے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں گے- پھر اس سے کہا جائے گا قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا اور (اس کے لئے) ہر آیت کے بدلہ میں ایک نیکی بڑھا دی جائے گی- (ترمذی)

۲۲- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُوْلُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُوْلُ: مَا اَعْرِفُكَ' فَيَقُوْلُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُوْلُ: مَا اَعْرِفُكَ' فَيَقُوْلُ: اَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِيْ اَظْمَأْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَ اَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَ اِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَ اِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهِ وَ الْخُلْدَ بِشِمَالِهِ وَ يُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَ يُكْسَى وَ الِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يَقُوْمُ لَهُمَا اَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ: بِمَ كُسِيْنَا هٰذِهِ؟ فَيُقَالُ: بِاَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اِقْرَأْ وَ اصْعَدْ فِيْ دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَ غُرَفِهَا فَهُوَ فِيْ صُعُوْدٍ مَادَامَ يَقْرَأُ هَذًّا كَانَ اَوْ تَرْتِيْلًا. رواہ احمد' الفتح الربانی ۱۸۰/۶۹

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن جس وقت قرآن والا اپنی قبر سے نکلے گا تو قرآن اس سے اس حالت میں ملے گا جیسے کمزوری کی وجہ سے رنگ بدلا ہوا آدمی ہو اور صاحب قرآن سے پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا- قرآن دوبارہ پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا- قرآن کہے گا: میں تمہارا ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گرمی کی دوپہر میں پیاسا رکھا اور رات کو جگایا یعنی قرآن کے حکم پر عمل کی وجہ سے تم نے دن میں روزہ رکھا اور رات میں قرآن کی تلاوت کی- ہر تاجر اپنی تجارت سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اور آج تم اپنی تجارت سے سب سے زیادہ نفع حاصل

کرنے والے ہو- اس کے بعد صاحب قرآن کو دائیں ہاتھ میں بادشاہت دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں (جنت میں) ہمیشہ رہنے کا پروانہ دیا جائے گا- اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو ایسے جوڑے پہنائے جائیں گے جس کی قیمت دنیا والے نہیں لگا سکتے- والدین کہیں گے: ہمیں یہ جوڑے کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچے کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے- پھر صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر چڑھتا جا- چنانچہ جب تک وہ قرآن پڑھتا رہے گا چاہے روانی سے پڑھے چاہے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے وہ (جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر) چڑھتا جائے گا- (مسند احمد، فتح الربانی)

ف: قرآن کریم کا کمزوری کی وجہ سے رنگ بدلے ہوئے آدمی کی شکل میں قرآن والے کے سامنے آنا درحقیقت یہ خود قرآن والے کا ایک نقشہ ہے کہ اس نے راتوں کو قرآن کریم کی تلاوت اور دن میں اس کے احکام پر عمل کر کے اپنے آپ کو کمزور بنالیا تھا- (انجاح الحاجۃ)

۲۳- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰهِ اَهْلِیْنَ مِنَ النَّاسِ قَالُوْا: مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَ خَاصَّتُهُ.

رواه الحاكم، وقال الذهبي: روى من ثلاثة اوجه عن انس هذا اجودها ١/٥٥٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے بعض لوگ ایسے ہیں جیسے کسی کے گھر کے خاص لوگ ہوتے ہیں- صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: قرآن شریف والے کہ وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں- (مستدرک حاکم)

۲۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَیْتِ الْخَرِبِ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذي ليس في جوفه شيء....، رقم: ٢٩١٣

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی

طرح ہے یعنی جیسے مکان کی رونق وآبادی رہنے والے سے ہے ایسے ہی انسان کے دل کی رونق وآبادی قرآن کریم کو یاد رکھنے سے ہے۔ (ترمذی)

۲۵- عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنِ امْرِیءٍ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ یَنْسَاهُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَجْذَمَ. رواہ ابو داؤد' باب التشدید فیمن حفظ القرآن.....' رقم: ۱۴۷۴

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھ کر بھلا دے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے یہاں اس حال میں آئے گا کہ کوڑھ کے مرض کی وجہ سے اس کے اعضاء جھڑے ہوئے ہوں گے۔ (ابوداؤد)

ف: قرآن کو بھلا دینے کے کئی مطلب بیان کئے گئے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔ دوسرا یہ ہے کہ زبانی نہ پڑھ سکے۔ تیسرا یہ ہے کہ اس کی تلاوت میں غفلت کرے۔ چوتھا یہ ہے کہ قرآنی احکامات کو جاننے کے بعد اس پر عمل نہ کرے۔ (بذل المجہود شرح سنن ابی داؤد للعینی)

۲۶- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ. رواہ ابو داؤد' باب تحزیب القرآن' رقم: ۱۳۹۴

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کو تین دن سے کم میں ختم کرنے والا اسے اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا۔ (ابوداؤد)

ف: رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد عوام کے لئے ہے' چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں تین دن سے کم میں ختم کرنا بھی ثابت ہے۔ (شرح الطیبی)

۲۷- عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اُعْطِیْتُ مَكَانَ التَّوْرَاةِ السَّبْعَ وَ اُعْطِیْتُ مَكَانَ الزَّبُوْرِ الْمِئِیْنَ وَاُعْطِیْتُ مَكَانَ الْاِنْجِیْلِ الْمَثَانِیَ وَ فُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ. رواہ احمد ۱۰۷/۴

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تورات کے بدلے میں قرآن کریم کے شروع کی سات سورتیں اور زبور

کے بدلے میں ''مئین'' یعنی اس کے بعد کی گیارہ سورتیں اور انجیل کے بدلے میں ''مثانی'' یعنی اس کے بعد کی بیس سورتیں ملی ہیں اور اس کے بعد آخر قرآن تک کی سورتیں ''مفصل'' مجھے خاص طور پر دی گئی ہیں۔ (مسند احمد)

۲۸- عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ: شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ. رواه الدارمی ۲/۵۳۸

حضرت عبدالملک بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ (دارمی)

۲۹- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ: آمِيْنَ' وَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِيْنَ' فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى' غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. رواه البخاری' باب فضل التامین' رقم: ۷۸۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (سورہ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں' اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

۳۰- عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ' تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَ آلُ عِمْرَانَ. (الحديث) رواه مسلم' باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة' رقم: ۱۸۷۶

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن قرآن مجید کو لایا جائے گا اور وہ لوگ بھی لائے جائیں گے جو اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ سورہ بقرہ اور آل عمران (جو قرآن کی سب سے پہلی سورتیں ہیں) پیش پیش ہوں گی۔ (مسلم)

۳۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ' اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. رواه مسلم' باب استحباب صلاة النافلة في بيته..... ' رقم: ۱۸۲۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یعنی گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد رکھو۔ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم)

۳۲- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِقْرَءُ وا الْقُرْآنَ، فَاِنَّهُ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ، اِقْرَءُ وا الزَّهْرَاوَیْنِ: الْبَقَرَةَ وَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَاِنَّهُمَا یَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، اَوْ کَاَنَّهُمَا غَیَایَتَانِ، اَوْ کَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا، اِقْرَءُ وا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَکَةٌ، وَ تَرْکَهَا حَسْرَةٌ، وَ لَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ، قَالَ مُعَاوِیَةُ: بَلَغَنِیْ اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ. رواہ مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ۱۸۷٤

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ سورہ بقرہ اور آل عمران جو دونوں روشن سورتیں ہیں (خاص طور سے) پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لئے اس طرح آئیں گی جیسے وہ ابر کے دو ٹکڑے ہوں یا دو سائبان ہوں یا قطار باندھے پرندوں کے دو غول ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کریں گی۔ اور خصوصیت سے سورہ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا، یاد کرنا اور سمجھنا برکت کا سبب ہے اور اس کا چھوڑ دینا محرومی کی بات ہے۔ اور اس سورت سے غلط قسم کے لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ معاویہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ غلط قسم کے لوگوں سے مراد جادوگر ہیں یعنی سورہ بقرہ کی تلاوت کا معمول رکھنے والے پر کبھی کسی جادوگر کا جادو نہیں چلے گا۔ (مسلم)

۳۳- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فِیْهَا آیَةٌ سَیِّدَةُ آیِ الْقُرْآنِ لَا تُقْرَاُ فِیْ بَیْتٍ وَ فِیْهِ شَیْطَانٌ اِلَّا خَرَجَ مِنْهُ، آیَةُ الْکُرْسِیِّ. رواہ الحاکم و قال صحیح الاسناد، الترغیب ۲/ ۳۷۰.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن شریف کی تمام آیتوں کی سردار ہے- وہ آیت جیسے ہی کسی گھر میں پڑھی جائے اور وہاں شیطان ہو تو فوراً نکل جاتا ہے' وہ آیت الکرسی ہے- (مستدرک حاکم' ترغیب)

۳۴- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَ کَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَکٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَاَخَذْتُهٗ وَ قُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَ عَلَیَّ عِیَالٌ وَ لِیَ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّیْتُ عَنْهُ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: یَا اَبَاهُرَیْرَةَ، مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَکٰی حَاجَةً شَدِیْدَةً وَ عِیَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ، قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ قَدْ کَذَبَکَ وَ سَیَعُوْدُ' فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: "اِنَّهٗ سَیَعُوْدُ" فَرَصَدْتُهٗ، فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَ عَلَیَّ عِیَالٌ، لَا اَعُوْدُ' فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَا اَبَاهُرَیْرَةَ! مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ؟ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، شَکٰی حَاجَةً شَدِیْدَةً وَ عِیَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ، قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ قَدْ کَذَبَکَ وَ سَیَعُوْدُ' فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ، فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ هٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّکَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ' قَالَ: دَعْنِیْ اُعَلِّمْکَ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُکَ اللّٰهُ بِهَا' قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ "اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" (البقرة:۲۵۵) حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَةَ، فَاِنَّکَ لَنْ یَزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَ لَا یَقْرُبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ، فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، زَعَمَ اَنَّهٗ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُنِی اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ، قَالَ: مَا هِیَ؟ قُلْتُ: قَالَ لِیْ: اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَةَ "اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" وَ قَالَ لِیْ: لَنْ یَزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَ لَا یَقْرُبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ، وَ کَانُوْا اَحْرَصَ شَیْءٍ

عَلَى الْخَيْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَمَا اِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَ هُوَ كَذُوْبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُذْ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ. رواه البخاری، باب اذا وکل رجلا فترك الوكيل شيئا.....، رقم: ۲۳۱۱

وفی روایة الترمذی عَنْ اَبِی اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِقْرَاْهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَ لَا غَيْرُهُ. رقم: ۲۸۸۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کی نگرانی پر مجھے مقرر فرمایا تھا- ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھ بھر کر غلہ لینے لگا- میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلوں گا- اس نے کہا میں ایک محتاج ہوں میرے اوپر میرے اہل وعیال کا بوجھ ہے اور میں سخت ضرورتمند ہوں- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا- جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی نے کل رات کیا کیا؟ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دے دی تھی) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا- آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار رہنا اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا- مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہوگیا کہ وہ دوبارہ آئے گا- چنانچہ میں اس کی تاک میں لگا رہا- (وہ آیا) اور اپنے دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع کر دیا- میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا- اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجئے میں ضرورت مند ہوں میرے اوپر بال بچوں کا بوجھ ہے اب آئندہ میں نہیں آؤں گا- مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا- جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پھر فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہوشیار رہنا! اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا- چنانچہ میں پھر اس کی تاک میں رہا- (وہ آیا) اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنے لگا- میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ

ﷺ کے پاس لے جاؤں گا- یہ تیسرا اور آخری موقع ہے' تو نے کہا تھا آئندہ نہیں آؤں گا مگر تو پھر آ گیا- اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچائیں گے- میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو- تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا- صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے چند ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائیں گے تو میں نے اس مرتبہ بھی اسے چھوڑ دیا- رسول ﷺ نے فرمایا: وہ کلمات کیا تھے میں نے کہا کہ وہ یہ کہہ گیا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو- تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا- راوی کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر کے کاموں پر بہت زیادہ حریص تھے- (اس لئے آخری مرتبہ خیر کی بات سن کر اسے چھوڑ دیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو اگرچہ وہ جھوٹا ہے لیکن تم سے سچ بول گیا- ابوہریرہ! تم جانتے ہو کہ تم تین راتوں سے کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے کہا نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شیطان تھا (جو اس طرح مکر وفریب سے صدقات کے مال میں کمی کرنے آیا تھا)- (بخاری)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ شیطان نے یوں کہا: تم اپنے گھر میں آیت الکرسی پڑھا کرو تمہارے پاس کوئی شیطان جن وغیرہ نہ آئے گا- (ترمذی)

۳۵- عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَا اَبَا الْمُنْذِرِ! اَتَدْرِیْ اَیُّ آیَةٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَعَکَ اَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ' قَالَ: یَا اَبَا الْمُنْذِرِ! اَتَدْرِیْ اَیُّ آیَةٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَعَکَ اَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: "اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" قَالَ: فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَ قَالَ: وَ اللّٰہِ! لِیَھْنِکَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ. رواہ مسلم' باب فضل سورة الکھف و آیة الکرسی' رقم: ۱۸۸۵'

وَ فِیْ رِوَایَةٍ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ لَھَا لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ تُقَدِّسُ الْمَلِکَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ. قلت: ھو فی الصحیح باختصار رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح' مجمع الزوائد ۷/۳۹

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوالمنذر! (یہ حضرات ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور ان کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں- نبی کریم ﷺ نے دوبارہ پوچھا: ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: "اللہ لآ الٰہ الا ھو الحی القیوم" (آیت الکرسی) آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا (گویا اس جواب پر شاباش دی) اور ارشاد فرمایا: ابوالمنذر! تجھے علم مبارک ہو- (مسلم)

ایک روایت میں آیت الکرسی کے بارے میں فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جو عرش کے پائے کے پاس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں- (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۳۶- عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامٌ وَ اِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ، وَ فِیْھَا آیَۃٌ ھِیَ سَیِّدَۃُ آیِ الْقُرْآنِ ھِیَ آیَۃُ الْکُرْسِیِّ. رواہ الترمذی و قال: ھذا حدیث غریب، باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ و آیۃ الکرسی، رقم: ۲۸۷۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے (جو سب سے اوپر اور بالاتر ہوتی ہے) اور قرآن کریم کی چوٹی سورہ بقرہ ہے- اور اس میں ایک آیت ایسی ہے جو قرآن شریف کی ساری آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت الکرسی ہے- (ترمذی)

۳۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: بَیْنَا جِبْرِیْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ، سَمِعَ نَقِیْضًا مِنْ فَوْقِہٖ، فَرَفَعَ رَاْسَہٗ، فَقَالَ: ھٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْیَوْمَ، لَمْ یُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْہُ مَلَکٌ فَقَالَ: ھٰذَا مَلَکٌ نَزَلَ اِلَی الْاَرْضِ، لَمْ یَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ، فَسَلَّمَ وَ قَالَ: اَبْشِرْ بِنُوْرَیْنِ اُوْتِیْتَھُمَا لَمْ یُؤْتَھُمَا نَبِیٌّ قَبْلَکَ، فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ وَ خَوَاتِیْمُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ، لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِنْھُمَا اِلَّا اُعْطِیْتَہٗ. رواہ مسلم، باب فضل الفاتحۃ......، رقم: ۱۸۷۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آسمان سے کچھ کھڑکا سنائی دیا- انہوں نے سر اٹھایا اور کہا یہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا- اس فرشتے نے حاضر خدمت ہو کر سلام کیا اور عرض کیا: خوشخبری ہو آپ کو دو نور دیئے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے تھے- ایک سورہ فاتحہ دوسرے سورہ بقرہ کی آخری (دو) آیات- آپ ان میں سے جو جملہ بھی پڑھیں گے وہ آپ کو ملے گا-

ف: یعنی اگر تعریفی جملہ ہے تو تعریف کرنے کا ثواب ملے گا' اور اگر دعا کا جملہ ہے تو دعا قبول کی جائے گی- (مسلم)

۳۸- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ' وَ لَا يُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ. رواه الترمذی

وقال: هذا حديث حسن غريب' باب ما جاء في آخر سورة البقرة' رقم: ۲۸۸۲

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان و زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی- اس کتاب میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن پر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو ختم فرمایا- یہ آیتیں جس مکان میں تین رات تک پڑھی جاتی رہیں شیطان اس کے نزدیک بھی نہیں آتا- (ترمذی)

۳۹- عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح' باب ماجاء في آخر سورة البقرة' رقم: ۲۸۸۱

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لے تو یہ دونوں آیتیں اس کے لئے کافی ہو جائیں گی- (ترمذی)

ف: دو آیتوں کے کافی ہو جانے کے دو مطلب ہیں- ایک یہ کہ ان کا پڑھنے

والا اس رات ہر برائی سے محفوظ رہے گا- دوسرا یہ کہ یہ دو آیتیں تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی- (نووی)

۴۰- عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ. رواه الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳٤۰۷

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بستر پر جا کر قرآن کریم کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں- پھر جب بھی وہ بیدار ہو اس کے بیدار ہونے تک کوئی تکلیف دِہ چیز اس کے قریب بھی نہیں آتی - (ترمذی)

۴۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ. (وهو بعض الحديث) رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه و وافقه الذهبی ۱/۳۰۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات کی تلاوت کرے وہ اس رات عبادت گزاروں میں شمار کیا جائے گا- (مستدرک حاکم)

۴۲- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ، وَ الْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا. (الحديث) رواه الطبرانی فی الكبير و الاوسط و فيه اسماعيل بن عياش و لكنه من روايته عن الشاميين و هی مقبولة، مجمع الزوائد ۲/۵٤۷

حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رات دس آیات کی تلاوت کرے اس کے لئے ایک قنطار لکھا جاتا ہے اور قنطار دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۴۳- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ. رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح

علی شرط مسلم و وافقه الذهبی ۱/ ۵۵۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص رات میں دس آیتوں کی تلاوت کرے وہ اس رات اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوگا۔ (مستدرک حاکم)

۴۴- عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْآنِ، حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ، وَ اَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّیْلِ، وَ اِنْ کُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِیْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ.

(الحدیث) رواه مسلم، باب من فضائل الاشعریین رضی الله عنهم، رقم: ٦٤٠٧

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اشعر قوم کے رفقاء سفر کے قرآن کریم پڑھنے کی آواز کو پہچان لیتا ہوں جب کہ وہ اپنے کاموں سے واپس آ کر رات کو اپنی قیام گاہوں میں قرآن شریف پڑھتے ہیں اور رات کو ان کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سے ان کی قیام گاہوں کو بھی پہچان لیتا ہوں گرچہ دن میں، میں نے انہیں ان کی قیام گاہوں پر اترتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔ (مسلم)

۴۵- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَشِیَ مِنْکُمْ اَنْ لَا یَسْتَیْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهٖ، وَ مَنْ طَمِعَ مِنْکُمْ اَنْ یَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ، فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِیْ آخِرِ اللَّیْلِ مَحْضُوْرَةٌ، وَ هِیَ اَفْضَلُ. رواه الترمذی، باب ماجاء فی کراهیة النوم قبل الوتر، رقم: ٤٥٥

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہ اٹھ سکے گا اس کو رات کے شروع میں (سونے سے پہلے) وتر پڑھ لینے چاہئے۔ اور جس کو رات کے آخری حصے میں اٹھنے کی امید ہو اسے اخیر رات میں وتر پڑھنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصے میں قرآن کریم کی تلاوت کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اسی وقت تلاوت کرنا افضل ہے۔ (ترمذی)

۴۶- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ ثَلَاثَ آیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْکَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث

حسن صحیح' باب ماجاء فی فضل سورة الکهف' رقم: ٢٨٨٦

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورکہف کی شروع کی تین آیتیں پڑھ لیں وہ دجال کے فتنے سے بچا لیا گیا۔ (ترمذی)

۴۷- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْکَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ' وفی روایة: مِنْ آخِرِ الْکَهْفِ.

رواه مسلم' باب فضل سورة الکهف و آية الکرسی' رقم: ١٨٨٣

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی دس آیات یاد کرلیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہوگیا۔ اور ایک روایت میں سورہ کہف کی آخری دس آیتوں کے یاد کرنے کا ذکر ہے۔ (مسلم)

۴۸- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ سُوْرَةِ الْکَهْفِ فَاِنَّهُ عِصْمَةٌ لَهُ مِنَ الدَّجَّالِ. رواه النسائی فی عمل الیوم و اللیلة، رقم: ٩٤٨ قال المحقق: هذا الاسناد رجاله ثقات

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھ لے تو یہ پڑھنا اس کے لئے دجال کے فتنے سے بچاؤ ہوگا۔ (عمل الیوم واللیلۃ)

۴۹- عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْکَهْفِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَعْصُوْمٌ اِلٰی ثَمَانِیَةِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ فِتْنَةٍ، وَ اِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ عُصِمَ مِنْهُ. التفسیر لابن کثیر عن المختارة للحافظ الضیاء المقدسی ٣/٧٥

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ لے وہ آٹھ دن تک یعنی اگلے جمعہ تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اگر اس دوران دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنہ سے بھی محفوظ رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

۵۰- عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْکَهْفِ کَمَا اُنْزِلَتْ کَانَتْ لَهُ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ اِلٰی مَکَّةَ

وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ. (الحديث)

رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم و وافقه الذهبي ١/٥٦٤

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کو (حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ) اس طرح پڑھا جس طرح کہ وہ نازل کی گئی ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کے رہنے کی جگہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک نور بن جائے گی۔ جس شخص نے اس سورت کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجال آیا تو دجال اس پر قابو نہ پا سکے گا۔ (مستدرک حاکم)

۵۱ - عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْبَقَرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ وَ ذُرْوَتُهُ نَزَلَ مَعَ كُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ثَمَانُوْنَ مَلَكًا وَ اسْتُخْرِجَتْ "اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَوُصِلَتْ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَ "يٰسٓ" قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرَأُهَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اللّٰهَ - تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى - وَ الدَّارَ الْآخِرَةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ وَ اقْرَءُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ. رواه احمد ٥/٢٦

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی چوٹی یعنی سب سے اونچا حصہ سورہ بقرہ ہے۔ اس کی ہر آیت کے ساتھ اسّی فرشتے اترے ہیں اور آیت الکرسی عرش کے نیچے سے نکالی گئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص خزانے سے نازل ہوئی ہے۔ پھر اس کو سورہ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا یعنی اس میں شامل کر لیا گیا۔ اور سورہ یٰسین قرآن کریم کا دل ہے۔ اس کو جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نیت سے پڑھے گا تو یقیناً اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ لہٰذا اس سورت کو اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو (تاکہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو)۔ (مسند احمد)

ف: حدیث شریف میں سورہ بقرہ کو قرآن کریم کی چوٹی غالباً اس وجہ سے فرمایا ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول اور عقائد اور شریعت کے احکام کا جتنا تفصیلی بیان سورہ بقرہ میں کیا گیا ہے اتنا اور اس طرح قرآن کریم کی کسی دوسری سورت میں نہیں کیا گیا۔ (معارف الحدیث)

۵۲- عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غُفِرَلَهُ. رواه ابن حبان (ورجاله ثقات) ۳۱۲/۶

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورہ یٰسین کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھی تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (ابن حبان)

۵۳- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَأَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ. رواه البيهقي في شعب الايمان ۴۹۱/۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورہ واقعہ پڑھی اس پر فقر نہیں آئے گا۔ (بیہقی)

۵۴- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ، وَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ. رواه الترمذي، باب ماجاء في فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورہ الٓمّٓ سجدہ (جو اکیسویں پارے میں ہے) اور تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی)

۵۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهُ وَ هِيَ سُوْرَةُ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں ایک سورت تیس آیات کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے وہ سورہ "تَبَارَكَ الَّذِيْ" ہے۔ (ترمذی)

۵۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

خِبَاءَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسَبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيْهِ قَبْرُ إِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ ضَرَبْتُ خِبَائِيْ وَأَنَا لَا أَحْسَبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيْهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ ان کو علم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک اس جگہ کسی کو سورۂ تبارک الذی پڑھتے ہوئے سنا تو نبی کریم ﷺ سے آ کر عرض کیا کہ میں نے ایک جگہ خیمہ لگایا تھا مجھے معلوم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک میں نے اس جگہ کسی کو سورۂ تبارک الذی آخر تک پڑھتے ہوئے سنا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے روکنے والی ہے اور قبر کے عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ (ترمذی)

۵۷۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يُؤْتَى الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهِ فَتُؤْتَى رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ رِجْلَاهُ لَيْسَ لَكُمْ عَلٰى مَا قِبَلِيْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقُوْمُ يَقْرَأُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ صَدْرِهِ أَوْ قَالَ بَطْنِهِ فَيَقُوْلُ لَيْسَ لَكُمْ عَلٰى مَا قِبَلِيْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتٰى رَأْسُهُ فَيَقُوْلُ لَيْسَ لَكُمْ عَلٰى مَا قِبَلِيْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ، فَهِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ سُوْرَةُ الْمُلْكِ، مَنْ قَرَأَهَا فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَ أَطْنَبَ. رواه

الحاكم و قال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ۲/۴۹۸

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر میں آدمی پر پیروں کی طرف سے عذاب آتا ہے تو اس کے پیر کہتے ہیں کہ میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھتا تھا۔ پھر وہ سینے یا پیٹ کی طرف سے آتا ہے تو سینہ یا پیٹ کہتا ہے میری طرف سے تیرے لئے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کہتا ہے کہ تیرے لئے میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ (حضرت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) یہ سورت قبر کے عذاب کو روکنے والی ہے۔ تورات میں اس کا نام سورہ ملک ہے۔ جس شخص نے اس کو کسی رات میں پڑھا اس نے بہت زیادہ ثواب کمایا۔ (مستدرک حاکم)

۵۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ: "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" وَ "اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ" وَ "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ". رواه الترمذي و قال هذا حديث حسن غريب' باب و من سورة "اذا الشمس كورت" رقم: ۳۳۳۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن کا منظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو اسے سورہ "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ' اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" پڑھنی چاہئے (اس لئے کہ ان سورتوں میں قیامت کا بیان ہے)۔ (ترمذی)

۵۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا زُلْزِلَتِ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ' وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ' وَ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث غريب' باب ماجاء في اذا زلزلت' رقم: ۲۸۹٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ آدھے قرآن کے برابر ہے' سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورہ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

ف: قرآن کریم میں انسان کی دنیا اور آخرت کی زندگی کو بیان کیا گیا ہے اور سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ میں آخرت کی زندگی کا مؤثر انداز میں بیان ہے اس لئے یہ سورت آدھے قرآن کے برابر ہے۔ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو ایک تہائی قرآن کے برابر اس لئے فرمایا کہ قرآن کریم میں بنیادی طور پر تین قسم کے مضمون مذکور ہیں: واقعات' احکامات' توحید۔ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں توحید کا بیان نہایت عمدہ طریقے پر کیا گیا ہے۔ سورہ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر اس طور پر ہے کہ اگر قرآن کریم میں توحید' نبوت' احکام' واقعات یہ چار مضمون سمجھے جائیں تو اس سورت میں توحید کا بہت اعلیٰ بیان ہے۔

بعض علماء کے نزدیک ان سورتوں کے آدھے‘ تہائی اور چوتھائی قرآن کریم کے برابر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان سورتوں کی تلاوت پر آدھے‘ تہائی اور چوتھائی قرآن کریم کی تلاوت کے برابر اجر ملے گا۔ (مظاہر حق)

۲۰ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَاَ اَلْفَ آیَةٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ؟ قَالُوْا: وَ مَنْ یَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ قَالَ: اَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَاَ اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ. رواه الحاكم وقال: رواة هذا الحديث كلهم ثقات و عقبة هذا غير مشهور و وافقه الذهبي ۱/۵۶۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں قرآن شریف کی پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھے‘ ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اتنا نہیں کرسکتا کہ سورہ ”اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ“ پڑھ لیا کرے (کہ اس کا ثواب ایک ہزار آیتوں کے برابر ہے)۔ (مستدرک حاکم)

۲۱ – عَنْ نَوْفَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ: اِقْرَاْ ”قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ“ ثُمَّ نَمْ عَلٰی خَاتِمَتِهَا فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْکِ. رواه ابو داؤد باب ما يقول عند النوم‘ رقم: ۵۰۵۵

حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: سورہٴ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھنے کے بعد بغیر کسی سے بات کئے ہوئے سوجایا کرو کیونکہ اس سورت میں شرک سے براءت ہے۔ (ابوداؤد)

۲۲ – عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قال لرجل من اصحابه: هَلْ تزوَّجت یا فُلانُ؟ قال: لا‘ و اللّٰه یا رسول اللّٰه و لا عندی ما اتزوَّج به قال: اَلَیس معک قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ؟ قال: بلٰی‘ قال: ثُلُثُ الْقُرْآنِ‘ قَالَ: اَلَیْسَ معک اذا جاءَ نصرُ اللّٰه و الْفَتْحُ؟ قال: بلٰی‘ قال: رُبُعُ الْقُرْآنِ‘ قَالَ: اَلَیْسَ مَعَکَ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ؟ قال: بلٰی‘ قال: رُبُعُ الْقُرْآنِ‘ قال: اَلَیْسَ مَعَکَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ؟ قال: بلٰی‘ قال: رُبُعُ الْقُرْآنِ‘ قال: تزوَّجْ تزوَّجْ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن‘ باب ماجاء في اذا زلزلت‘ رقم: ۲۸۹۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شادی نہیں کی اور نہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں شادی کرسکوں یعنی میں غریب آدمی ہوں- آپؐ نے پوچھا: تمہیں سورۂ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے- ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) تہائی قرآن (کے برابر) ہے- پوچھا: کیا تمہیں سورۂ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے- ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے- پوچھا: کیا تمہیں قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے- ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے- پوچھا: کیا تمہیں سورۂ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے- ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے- شادی کرلو شادی کرلو- (ترمذی)

ف: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جب تمہیں یہ سورتیں یاد ہیں تو تم غریب نہیں بلکہ غنی ہو لہٰذا تمہیں شادی کرنی چاہئے- (عارضۃ الاحوذی)

۶۳- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَجَبَتْ فَسَاَلْتُهُ: مَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْجَنَّةُ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَاَرَدْتُ اَنْ اَذْهَبَ اِلَی الرَّجُلِ فَاُبَشِّرُهُ ثُمَّ فَرِقْتُ اَنْ یَفُوْتَنِی الْغَدَآءُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰثَرْتُ الْغَدَآءَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلَی الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ. رواہ الامام مالك فی المؤطا ماجاء فی قراءۃ قل هو الله احد ص ۱۹۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا- آپ ﷺ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سن کر ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی- میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا واجب ہوگئی؟ ارشاد فرمایا: جنت واجب ہوگئی- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے چاہا کہ ان صاحب کے پاس جا کر یہ خوشخبری سنا دوں پھر مجھے ڈر ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوپہر کا کھانا نہ چھوٹ جائے تو میں نے کھانے کو ترجیح دی (کہ آپ ﷺ کے ساتھ کھانا سعادت کی بات ہے) پھر ان صاحب کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ جا چکے

تھے۔(موطا امام مالک)

۶۴- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَاَ فِی لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالُوْا: وَ کَیْفَ یَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. رواہ مسلم، باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد، رقم: ۱۸۸۶

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ایک رات میں تہائی قرآن کیسے کوئی پڑھ سکتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔(مسلم)

۶۵- عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" حَتّٰی یَخْتِمَھَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّۃِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اِذًا اَسْتَکْثِرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَللّٰہُ اَکْثَرُ وَ اَطْیَبُ. رواہ احمد ۳/۴۳۷

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دس مرتبہ سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک محل بنا دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یا رسول اللہ پھر تو میں بہت زیادہ پڑھا کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ اور بہت عمدہ ثواب دینے والے ہیں۔(مسند احمد)

۶۶- عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَ کَانَ یَقْرَاُ لِاَصْحَابِہٖ فِی صَلَاتِہٖ فَیَخْتِمُ بِـ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِکَ؟ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ: لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ، وَ اَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِھَا، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ. رواہ البخاری، باب ماجاء فی دعاء النبی ﷺ......، رقم: ۷۳۷۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے اور (جو بھی سورت پڑھتے اس کے ساتھ) اخیر میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے۔ جب یہ لوگ واپس ہوئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ

نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سورت میں رحمان کی صفات کا بیان ہے اس لئے اسے زیادہ پڑھنا مجھے محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتے ہیں۔ (بخاری)

۶۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَ وَجْهِهٖ وَ مَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رواه ابوداؤد، باب ما يقول عند النوم، رقم: ۵۰۵۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب رات کو سونے کے لئے لیٹتے تو دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)، (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) اور (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھ کر ہتھیلیوں میں دم فرماتے، پھر جہاں تک آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک پہنچ سکتے ان کو جسم مبارک پر پھیرتے، پہلے سر اور چہرے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ (ابوداؤد)

۶۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُلْ، فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: مَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، حِيْنَ تُمْسِيْ وَ حِيْنَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ. رواه ابوداؤد، باب ما يقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۸۲

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (مجھے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا۔ پھر ارشاد فرمایا، کہو، میں چپ رہا۔ پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: صبح شام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ سورتیں ہر (تکلیف دینے والی) چیز سے تمہاری حفاظت کریں گی۔ (ابوداؤد)

ف: بعض علماء کے نزدیک ارشادِ نبوی کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ زیادہ نہ پڑھ سکیں وہ کم از کم یہ تین سورتیں صبح و شام پڑھ لیا کریں یہی انشاء اللہ کافی ہوں گی۔ (شرح الطیبی)

۶۹- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ! اِنَّكَ لَنْ تَقْرَاَ سُوْرَةً اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ، وَ لَا اَبْلَغَ عِنْدَهُ، مِنْ اَنْ تَقْرَاَ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَفُوْتَكَ فِيْ صَلَاةٍ فَافْعَلْ. رواه ابن حبان (و اسناده قوى) ۵/۱۵۰

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا: اے عقبہ بن عامر! تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک سورۃ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" سے زیادہ محبوب اور اس سے زیادہ جلد قبول ہونے والی اور کوئی سورت نہیں پڑھ سکتے۔ لہٰذا جہاں تک تم سے ہو سکے اس کو نماز میں پڑھنا مت چھوڑو۔ (ابن حبان)

۷۰- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ". رواه مسلم، باب فضل قراءة المعوذتين، رقم: ۱۸۹۱

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج رات جو آیتیں مجھ پر نازل کی گئیں (وہ ایسی بے مثال ہیں کہ) ان جیسی آیات دیکھنے میں نہیں آئیں۔ وہ سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں۔ (مسلم)

۷۱- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَ الْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَ ظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِـ "اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" وَ "اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" وَ هُوَ يَقُوْلُ: يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا قَالَ: وَ سَمِعْتُهُ يَؤُمُّنَا بِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ. رواه ابوداؤد، باب في المعوذتين، رقم: ۱۴۶۳

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں رسول اللہ کے ساتھ

جحفہ اور ابواء کے درمیان چل رہا تھا کہ اچانک آندھی اور سخت اندھیرا ہم پر چھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے لگے اور مجھ سے ارشاد فرمانے لگے: عقبہ تم بھی یہ دو سورتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لو۔ کسی پناہ لینے والے نے ان جیسی دو سورتوں کی طرح کسی چیز سے پناہ نہیں لی یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے میں کوئی دعا ایسی نہیں ہے جو ان دو سورتوں کی طرح ہو۔ اس خصوصیت میں یہ دو سورتیں بے مثل ہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو امامت کرتے وقت ان دونوں سورتوں کو پڑھتے ہوئے سنا۔ (ابوداؤد)

ف: جحفہ اور ابواء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستہ میں دو مشہور مقام تھے۔ (بذل المجہود)

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالَی: ﴿فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ﴾ (البقرۃ: ۱۵۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ (بقرہ)

یعنی دنیا و آخرت میں میری عنایات اور احسانات تمہارے ساتھ رہیں گے۔

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا﴾ (المزمل:۸)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ اپنے رب کے نام کو یاد کرتے رہا کیجئے اور ہر طرف سے لاتعلق ہو کر ان ہی کی طرف متوجہ رہئے۔ (مزمل)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد:۲۸)

ایک جگہ ارشاد فرمایا: خوب سمجھ لو! اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ہوا کرتا ہے۔ (رعد)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ﴾ (العنکبوت: ۴۵)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ﴾
(آل عمران: ۱۹۱)

ایک جگہ ارشاد ہے: عقل مند وہ لوگ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرتے ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَ کُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا﴾ (البقرۃ: ۲۰۰)

ایک اور جگہ ارشاد ہے: تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کا ذکر کیا کرتے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس سے بھی زیادہ کیا کرو۔ (بقرہ)

وَ قَالَ تَعَالَی: ﴿وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَھْرِ

مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ﴾ (الاعراف: ۲۰۵)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: اور صبح وشام اپنے رب کو دل ہی دل میں عاجزی، خوف اور پست آواز سے قرآن کریم پڑھ کر یا تسبیح کرتے ہوئے یاد کرتے رہیے، اور غافل نہ رہیے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ مَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّ لَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَیْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ﴾ (یونس: ۶۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: اور تم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی (اور) کام کرتے ہو، جب اس میں مصروف ہوتے ہو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ☆ الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ☆ وَ تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ☆ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

(الشعراء: ۲۱۷-۲۲۰)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: اور آپ اس زبردست رحم کرنے والے پر بھروسہ رکھئے جو آپ کو اس وقت بھی دیکھتا ہے جب آپ تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور اس وقت بھی آپ کے اٹھنے بیٹھنے کو دیکھتا ہے جب آپ نمازیوں میں ہوتے ہیں۔ بے شک وہی خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ (الحدید: ٤)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہیں جہاں کہیں تم ہو۔ (حدید)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ﴾ (الزخرف: ٣٦)

ایک اور جگہ ارشاد ہے: اور جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں پھر ہر وقت وہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ (زخرف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَلَوْ لَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ☆ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ﴾ (الصافات: ۱۴۳، ۱٤٤)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں بھی اور مچھلی کے

پیٹ میں جانے سے پہلے بھی' اللہ تعالیٰ کی کثرت سے تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ سے نکلنا نصیب نہیں ہوتا (یعنی مچھلی کی غذا بن جاتے- مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام کی تسبیح لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنـتَ سُبحٰنَکَ اِنِّی کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِینَ تھی)- (صافات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَسُبحٰنَ اللّٰہِ حِینَ تُمسُونَ وَحِینَ تُصبِحُونَ﴾(الروم: ۱۷)

ایک اور جگہ ارشاد ہے: تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہر وقت کیا کرو خصوصاً شام کے وقت اور صبح کے وقت- (روم)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اذکُرُوا اللّٰہَ ذِکرًا کَثِیرًا ☆ وَ سَبِّحُوہُ بُکرَۃً وَّ اَصِیلًا﴾ (الاحزاب: ۴۱'۴۲)

ایک جگہ ارشاد ہے: ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کیا کرو- (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہُ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیہِ وَ سَلِّمُوا تَسلِیمًا﴾ (الاحزاب: ۵۶)

ایک جگہ ارشاد ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں- ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو-

یعنی اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اپنے نبی کو نوازتے ہیں اور اس خاص رحمت کے بھیجنے کے لئے فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے ہیں- لہٰذا مسلمانو! تم بھی رسول اللہ ﷺ کے لئے اس خاص رحمت کے نازل ہونے کی دعا کیا کرو اور آپ پر کثرت سے سلام بھیجا کرو- (احزاب)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ الَّذِینَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَۃً اَو ظَلَمُوٓا اَنفُسَھُم ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاستَغفَرُوا لِذُنُوبِھِم وَ مَن یَّغفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَم یُصِرُّوا عَلٰی مَا فَعَلُوا وَ ھُم یَعلَمُونَ ☆ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُم مَّغفِرَۃٌ مِّن رَّبِّھِم وَ جَنّٰتٌ تَجرِی مِن تَحتِھَا الاَنھٰرُ خٰلِدِینَ فِیھَا وَنِعمَ اَجرُ العٰمِلِینَ﴾

(آل عمران: ۱۳۵'۱۳۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تقویٰ والوں کی صفات میں سے یہ ہے کہ وہ لوگ جب

کھلم کھلا کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا اور کوئی بری حرکت کر کے خاص اپنی ذات کو نقصان پہنچاتے ہیں تو اسی لمحہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و عذاب کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں' اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور برے کام پر وہ اڑتے نہیں' اور وہ یقین رکھتے ہیں (کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی جانب سے بخشش اور ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں' یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الانفال: ۳۳)

ایک جگہ ارشاد فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہی نہیں ہے کہ لوگ استغفار کرنے والے ہوں اور پھر ان کو عذاب دیں۔ (انفال)

وَ قَالَ تَعَالَی: ﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (النحل: ۱۱۹)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: پھر بے شک آپ کا رب ان لوگوں کے لئے جو نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھیں پھر اس برائی کے بعد وہ توبہ کر لیں اور اپنے اعمال درست کر لیں تو بے شک آپ کا رب اس توبہ کے بعد بڑا بخشنے والا' نہایت مہربان ہے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (النمل: ٤٦)

ایک جگہ ارشاد ہے: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (نمل)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (النور: ۳۱)

ایک جگہ ارشاد ہے: ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم بھلائی پاؤ۔ (نور)

وَ قَالَ تَعَالَی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ (التحریم: ۸)

ایک جگہ ارشاد ہے: ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سچے دل سے توبہ کرو (کہ دل میں اس گناہ کا خیال بھی نہ رہے)۔ (تحریم)

احادیثِ نبویہ

۷۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا اَنْجٰى لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى' قِيْلَ: وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَ لَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ. رواه الطبراني في الصغير و الاوسط و رجالهما رجال الصحيح' مجمع الزوائد' ۷۱/۱۰

حضرت جابر بن عبداللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دلانے والا نہیں ہے- عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر نہیں مگر یہ کہ کوئی ایسی بہادری سے جہاد کرے کہ تلوار چلاتے چلاتے ٹوٹ جائے پھر تو یہ عمل بھی ذکر کی طرح عذاب سے بچانے والا ہوسکتا ہے- (طبرانی' مجمع الزوائد)

۷۳- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ' وَ اَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ' وَ اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ' وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا' وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا' وَ اِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً. رواه البخاري' باب قول الله تعالى و يحذركم الله نفسه ۲٦۹٤/٦ طبع دار ابن كثير بيروت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا میرے ساتھ گمان کرتا ہے- جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں- اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں- اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں- اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا

ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری)

ف: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اعمال صالحہ کے ذریعہ جتنا زیادہ میرا قرب حاصل کرتا ہے میں اس سے زیادہ اپنی رحمت اور مدد کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

۷۴- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ: اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا هُوَ ذَكَرَنِیْ وَ تَحَرَّكَتْ بِیْ شَفَتَاهُ. رواه ابن ماجه، باب فضل الذکر، رقم: ۳۷۹۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حدیث قدسی میں اپنے رب کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں ہلتے رہتے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں (ابن ماجہ)

۷۵- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ، قَالَ: لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی فضل الذکر، رقم: ۳۳۷۵

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احکام تو شریعت کے بہت سے ہیں (جن پر عمل تو ضروری ہے ہی لیکن) مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کو میں اپنا معمول بنا لوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہر وقت تر رہے۔ (ترمذی)

۷۶- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ كَلِمَةٍ فَارَقْتُ عَلَیْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَ لِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی. رواه ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة، رقم: ۲، و قال المحقق: اخرجه البزار كما فی كشف الاستار و لفظه: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِاَفْضَلِ الْاَعْمَالِ وَ اَقْرَبِهَا اِلَی اللّٰهِ..... الحدیث، و حسن الهیثمی اسناده فی مجمع الزوائد ۷۴/۱۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری آخری گفتگو جو رسول اللہ ﷺ سے جدائی کے وقت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پوچھا تمام اعمال میں محبوب ترین عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے؟ ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مجھے سب سے افضل عمل اور اللہ کے سب سے زیادہ قرب دلانے والا عمل بتائیے۔ ارشاد فرمایا: تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو (اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب زندگی میں ذکر کا اہتمام رہا ہو)۔ (عمل الیوم واللیلۃ، بزار، مجمع الزوائد)

ف: جدائی کے وقت کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر بھیجا تھا اس موقعہ پر یہ گفتگو ہوئی تھی۔

۷۷- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَلا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَ اَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَ اَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ، وَ خَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَ الْوَرِقِ، وَخَیْرٍ لَکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوا اَعْنَاقَھُمْ وَ یَضْرِبُوا اَعْنَاقَکُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰی، قَالَ: ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی. رواہ الترمذی، باب منہ کتاب الدعوات، رقم: ۳۳۷۷

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو، تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ، تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والا، سونے چاندی کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے بھی بہتر اور جہاد میں تم دشمنوں کو قتل کرو وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑھا ہوا ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (ترمذی)

۷۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِیَھُنَّ فَقَدْ اُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ: قَلْبًا شَاکِرًا، وَ لِسَانًا ذَاکِرًا، وَ بَدَنًا عَلَی الْبَلَاءِ صَابِرًا، وَ زَوْجَۃً لَا تَبْغِیْہِ حَوْبًا فِیْ نَفْسِھَا وَ لَا مَالِہٖ. رواہ الطبرانی فی الکبیر و الاوسط و رجال الاوسط رجال الصحیح مجمع الزوائد ۵۰۲/۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی ہر خیر مل گئی-شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبتوں پر صبر کرنے والا بدن اور ایسی بیوی جو نہ اپنے نفس میں خیانت کرے یعنی پاک دامن رہے اور نہ شوہر کے مال میں خیانت کرے- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۷۹- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ یَوْمٍ وَ لَیْلَةٍ اِلَّا لِلّٰهِ مَنٌّ یَمُنُّ بِهٖ عَلٰی عِبَادِهٖ وَ صَدَقَةٌ، وَ مَا مَنَّ اللّٰهُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ عِبَادِهٖ اَفْضَلُ مِنْ اَنْ یُلْهِمَهُ ذِکْرَهُ. (وھو جزء من الحدیث) رواہ الطبرانی فی الکبیر، و فیہ: موسٰی بن یعقوب الزمعی، و ثقه ابن معین و ابن حبان، و ضعفه ابن المدینی وغیرہ، وبقیة رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/۴۹۴

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزانہ دن رات بندوں پر احسان اور صدقہ ہوتا رہتا ہے لیکن کوئی احسان کسی بندے پر اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کی توفیق نصیب فرمادیں- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۸۰- عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَیْدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! اِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ، وَ فِی الذِّکْرِ، لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلَائِکَةُ عَلٰی فُرُشِکُمْ، وَ فِیْ طُرُقِکُمْ، وَ لٰکِنْ، یَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَ سَاعَةً ثَلَاثَ مِرَارٍ. رواہ مسلم، باب فضل دوام الذکر......، رقم: ۶۹۶۶

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تمہارا حال ویسا رہے جیسا میرے پاس ہوتا ہے اور تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کرنے لگیں لیکن حنظلہ بات یہ ہے کہ یہ کیفیت کبھی کبھی ہوتی ہے- آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی یعنی انسان کی ایک ہی کیفیت ہر وقت نہیں رہتی بلکہ حالات کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے- (مسلم)

۸۱- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَیْسَ

يَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا. رواه الطبراني في الكبير و البيهقي في شعب الايمان وهو حديث حسن' الجامع الصغير ٤٦٨/٢

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والوں کو جنت میں جانے کے بعد دنیا کی کسی چیز کا افسوس نہیں ہوگا سوائے اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گذری ہوگی۔
(طبرانی' بیہقی' جامع صغیر)

۸۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَدُّوْا حَقَّ الْمَجَالِسِ: اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا. (الحديث) رواه الطبراني في الكبير وهو حديث حسن' الجامع الصغير ٥٣/١

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجلسوں کا حق ادا کیا کرو (اس میں سے ایک یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر ان میں کثرت سے کرو۔ (طبرانی' جامع صغیر)

۸۳- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُوْ فِيْ مَسِيْرِهِ بِاللّٰهِ وَ ذِكْرِهِ اِلَّا رَدِفَهُ مَلَكٌ' وَ لَا يَخْلُوْ بِشِعْرٍ وَ نَحْوِهِ اِلَّا رَدِفَهُ شَيْطَانٌ. رواه الطبراني و اسناده حسن' مجمع الزوائد ١٨٥/١٠

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھتا ہے تو فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اور جو شخص بیہودہ اشعار یا کسی اور بیکار کام میں لگا رہتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ رہتا ہے۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

۸۴- عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَ الَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَ الْمَيِّتِ. رواه البخاري' باب فضل ذكر الله عزوجل' رقم: ٦٤٠٧ و في رواية لمسلم: مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَ الْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَ الْمَيِّتِ. باب استحباب صلاة النافلة في بيته.....' رقم: ١٨٢٣

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا' ان دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی طرح ہے- ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے- ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو زندہ شخص کی طرح ہے یعنی وہ آباد ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہوتا ہو وہ مردہ شخص کی طرح ہے یعنی ویران ہے- (بخاری' مسلم)

۸۵- عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ: اَیُّ الْجِهَادِ اَعْظَمُ اَجْرًا؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی ذِكْرًا قَالَ: فَاَیُّ الصَّائِمِیْنَ اَعْظَمُ اَجْرًا؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی ذِكْرًا ثُمَّ ذَكَرَلَنَا الصَّلٰوةَ وَ الزَّكٰوةَ وَ الْحَجَّ وَ الصَّدَقَةَ كُلُّ ذٰلِكَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی ذِكْرًا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا اَبَا حَفْصٍ! ذَهَبَ الذَّاكِرُوْنَ بِكُلِّ خَيْرٍ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَجَلْ. رواه احمد ۴۸۳/۳

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سے جہاد کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ ارشاد فرمایا: جس جہاد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہو- پوچھا: روزہ داروں میں سب سے زیادہ اجر کسے ملے گا؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہو- پھر اسی طرح نماز' زکوٰۃ' حج اور صدقہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ نماز' زکوٰۃ' حج اور صدقہ افضل ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ ہو- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابوحفص! ذکر کرنے والے ساری خیر و بھلائی لے گئے- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بالکل ٹھیک کہتے ہو- (مسند احمد)

ف: ابوحفص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے-

۸۶- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ' قَالُوْا: وَ مَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِیْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا. رواه الترمذی و قال:

هذا حدیث حسن غریب، باب سبق المفردون..... ، رقم: ۳۵۹۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مفرد لوگ بہت آگے بڑھ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مفرد لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مر مٹنے والے، ذکر ان کے بوجھوں کو ہلکا کردے گا، چنانچہ وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔ (ترمذی)

۸۷- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِیْ حِجْرِہٖ دَرَاھِمُ یُقَسِّمُھَا، وَ آخَرُ یَذْکُرُ اللّٰہَ کَانَ ذِکْرُ اللّٰہِ اَفْضَلَ. رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجالہ و ثقوا، مجمع الزوائد ۱۰/۷۲

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر (کرنے والا) افضل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۸۸- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ اَکْثَرَ ذِکْرَ اللّٰہِ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ. رواہ الطبرانی فی الصغیر وھو حدیث صحیح، الجامع الصغیر ۲/۵۷۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے وہ نفاق سے بری ہے۔ (طبرانی، جامع صغیر)

۸۹- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَیَذْکُرَنَّ اللّٰہَ قَوْمٌ عَلَی الْفُرُشِ الْمُمَھَّدَۃِ یُدْخِلُھُمُ الْجَنَّاتِ الْعُلٰی. رواہ ابویعلی و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۸۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس ذکر کی برکت سے ان کو جنت کے اعلیٰ درجوں میں پہنچا دیتے ہیں۔ (ابویعلی، مجمع الزوائد)

۹۰ — عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ. رواه ابوداؤد، باب في الرجل يجلس متربعا، رقم: ٤٨٥٠

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو چار زانو بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا۔ (ابوداؤد)

۹۱ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ، وَ لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً. رواه ابوداؤد، باب في القصص، رقم: ٣٦٦٧

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں صبح کی نماز کے بعد سے آفتاب نکلنے تک ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے اسی طرح میں عصر کی نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (ابوداؤد)

ف: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کا ذکر اس لئے فرمایا کہ وہ عربوں میں افضل اور شریف ہونے کی وجہ سے زیادہ قیمتی ہیں۔

۹۲ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلٰى حَاجَتِكُمْ، فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّوَجَلَّ، وَ هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ: تَقُولُ: يُسَبِّحُونَكَ وَ يُكَبِّرُونَكَ، وَ يَحْمَدُونَكَ، وَ يُمَجِّدُونَكَ فَيَقُولُ: هَلْ

رَاَوْنِیْ؟ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ: لَا، وَ اللّٰهِ مَا رَاَوْکَ، قَالَ فَیَقُوْلُ: کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْکَ کَانُوْا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَةً، وَ اَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا، وَ اَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا، قَالَ یَقُوْلُ: فَمَا یَسْاَلُوْنِیْ؟ قَالَ: یَسْاَلُوْنَکَ الْجَنَّةَ، قَالَ یَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَا، وَ اللّٰهِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا، قَالَ فَیَقُوْلُ: فَکَیْفَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْهَا حِرْصًا وَ اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَ اَعْظَمَ فِیْهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ یَقُوْلُ: وَ هَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَا، وَ اللّٰهِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا، قَالَ یَقُوْلُ: فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا کَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَ اَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ فَیَقُوْلُ: فَاُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ یَقُوْلُ مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِکَةِ: فِیْهِمْ فُلَانٌ لَیْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقَی جَلِیْسُهُمْ. رواه البخاری، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، رقم: ٦٤٠٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گھومتی پھرتی ہے- جب وہ کسی ایسی جماعت کو پالیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ آؤ یہاں تمہاری مطلوبہ چیز ہے- اس کے بعد وہ سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں- اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ باخبر ہیں کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ فرشتے جواب میں کہتے ہیں: وہ آپ کی پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہیں- پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو دیکھا تو نہیں- ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اور زیادہ عبادت کرتے اور تعریف کرتے- پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ آپ سے جنت کا سوال کر رہے ہیں- ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے رب انہوں نے جنت کو دیکھا

تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ جنت کے شوق' تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے رب انہوں نے دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ اس سے ڈرتے اور بھاگنے کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: اچھا تم گواہ رہو میں نے ان مجلس والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ ایک شخص کے بارے میں عرض کرتا ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت سے مجلس میں آیا تھا (اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا) ارشاد ہوتا ہے: یہ لوگ ایسی مجلس والے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔ (بخاری)

۹۳۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰہِ سَیَّارَۃً مِنَ الْمَلَائِکَۃِ یَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّکْرِ، فَاِذَا اَتَوا عَلَیْھِمْ وَ حَفُّوا بِھِمْ، ثُمَّ بَعَثُوا رَائِدَھُمْ اِلَی السَّمَاءِ اِلٰی رَبِّ الْعِزَّۃِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی، فَیَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَتَیْنَا عَلٰی عِبَادٍ مِنْ عِبَادِکَ یُعَظِّمُوْنَ آلَاءَکَ، وَ یَتْلُوْنَ کِتَابَکَ، وَ یُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَ یَسْاَلُوْنَکَ لِاٰخِرَتِھِمْ وَ دُنْیَاھُمْ، فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: غَشُّوْھُمْ رَحْمَتِیْ. فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ، اِنَّ فِیْھِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءُ اِنَّمَا اعْتَنَقَھُمْ اِعْتِنَاقًا، فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: غَشُّوْھُمْ رَحْمَتِیْ، فَھُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ. رواہ البزار من طریق زائدۃ بن ابی الرقاد، عن زیاد النمیری، و کلاھما وثق علی ضعفہ، فعاد ھذا اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۷۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی چلنے پھرنے والی ایک جماعت ہے جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں ہوتی ہے۔ جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس آتی ہے اور ان کو گھیر لیتی ہے تو اپنا ایک قاصد (پیغام دے کر) اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان پر بھیجتی ہے۔ وہ ان سب کی طرف سے

عرض کرتا ہے: ہمارے رب! ہم آپ کے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی نعمتوں (قرآن، ایمان، اسلام) کی بڑائی بیان کر رہے ہیں، آپ کی کتاب کی تلاوت کر رہے ہیں، آپ کے نبی محمد ﷺ پر درود شریف بھیج رہے ہیں اور اپنی آخرت اور دنیا کی بھلائی آپ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب! ان کے ساتھ ساتھ ایک گنہگار بندہ بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ان سب کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایسے لوگوں کی مجلس ہے کہ ان میں بیٹھنے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۹۴ – عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا یَذْکُرُونَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَا یُرِیْدُوْنَ بِذٰلِکَ اِلَّا وَجْھَہٗ اِلَّا نَادَاھُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ: اَنْ قُوْمُوا مَغْفُوْرًا لَکُمْ، فَقَدْ بُدِّلَتْ سَیِّاٰتُکُمْ حَسَنَاتٍ. رواہ احمد و ابو یعلی و البزار و الطبرانی فی الاوسط، و فیہ: میمون المرئی، وثقہ جماعۃ، و فیہ ضعف، و بقیۃ رجال احمد رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۷۵/۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوں، اور ان کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مجلس کے ختم ہونے پر) اعلان کرتا ہے کہ بخشے بخشائے اٹھ جاؤ۔ تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، ابویعلی، بزار، مجمع الزوائد)

۹۵ – عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّھُمَا شَھِدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلَائِکَۃُ، وَ غَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ، وَ نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ، وَ ذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ. رواہ مسلم، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن.....، رقم: ۶۸۵۵

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں حضرات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر

میں مشغول ہو فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں' رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے' سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔ (مسلم)

۹٦ — عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَیَبْعَثَنَّ اللّٰہُ اَقْوَامًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ وُجُوْھِھِمُ النُّوْرُ عَلٰی مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ، یَغْبِطُھُمُ النَّاسُ، لَیْسُوْا بِاَنْبِیَاءَ وَ لَا شُھَدَاءَ قَالَ: فَجَثَا اَعْرَابِیٌّ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! حَلِّھِمْ لَنَا نَعْرِفُھُمْ، قَالَ: ھُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ، مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰی وَ بِلَادٍ شَتّٰی یَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ یَذْکُرُوْنَہٗ. رواہ الطبرانی و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۷۷

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کا حشر ایسی طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں پر نور چمکتا ہوا ہوگا' وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے' لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے' وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے۔ ایک دیہات کے رہنے والے (صحابی) نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا حال بیان کر دیجئے کہ ہم ان کو پہچان لیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مختلف خاندانوں سے مختلف جگہوں سے آکر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

۹۷ — عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ ۔ وَ کِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ ۔ رِجَالٌ لَیْسُوْا بِاَنْبِیَاءَ، وَلَا شُھَدَاءَ، یَغْشٰی بَیَاضُ وُجُوْھِھِمْ نَظَرَ النَّاظِرِیْنَ، یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَ الشُّھَدَاءُ بِمَقْعَدِھِمْ، وَ قُرْبِھِمْ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَنْ ھُمْ؟ قَالَ: ھُمْ جُمَّاعٌ مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ، یَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ، فَیَنْتَقُوْنَ اَطَایِبَ الْکَلَامِ، کَمَا یَنْتَقِیْ آکِلُ التَّمْرِ اَطَایِبَہٗ. رواہ الطبرانی و رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱۰/۷۸

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: رحمان کے داہنی طرف۔ اور ان کے دونوں ہی ہاتھ داہنے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے کہ وہ نہ تو نبی ہوں گے نہ شہید' ان کے چہروں کی

نورانیت دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ رکھے گی' ان کے بلند مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو مختلف خاندانوں سے اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں سے دور ہو کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے (ایک جگہ) جمع ہوتے تھے اور یہ سب اس طرح چھانٹ چھانٹ کر اچھی باتیں کرتے تھے جیسے کھجوریں کھانے والا (کھجوروں کے ڈھیر میں سے) اچھی کھجوریں چھانٹ کر نکالتا رہتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ف: حدیث شریف میں رحمان کے داہنی طرف ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے یہاں خاص مقام ہوگا۔ رحمان کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں کا مطلب یہ ہے کہ جیسے داہنا ہاتھ خوبیوں والا ہوتا ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کی ذات میں خوبیاں ہی ہیں۔

انبیاء علیہم السلام اور شہداء کا ان پر رشک کرنا ان لوگوں کے اس خاص عمل کی وجہ سے ہوگا اگرچہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور شہداء کا درجہ ان سے کہیں زیادہ ہوگا۔ (مجمع بحار الانوار)

٩٨ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ بَعْضِ اَبْيَاتِهِ ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ﴾ الآيَة، فَخَرَجَ يَلْتَمِسُهُمْ فَوَجَدَ قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْهُمْ ثَائِرُ الرَّاْسِ وَ جَافُ الْجِلْدِ وَ ذُوا لثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلَمَّا رَآهُمْ جَلَسَ مَعَهُمْ وَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ اَمَرَنِيْ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ. تفسیر ابن کثیر ٣/٨٥

حضرت عبدالرحمٰن بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں تھے کہ آپ پر یہ آیت اتری ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ﴾ ترجمہ: اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس (بیٹھنے کا) پابند کیجئے جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے۔ ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول

ہے۔ بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے' خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں (کہ صرف ایک لنگی ان کے پاس ہے) جب نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے خود ان کے پاس بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۹۹ — عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا غَنِیْمَۃُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ؟ قَالَ: غَنِیْمَۃُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ الْجَنَّۃُ الْجَنَّۃُ. رواہ احمد و الطبرانی و اسناد احمد حسن' مجمع الزوائد ۱۰/۷۸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ذکر کی مجالس کا کیا اجر وانعام ہے؟ ارشاد فرمایا: ذکر کی مجالس کا اجر وانعام جنت ہے جنت۔ (مسند احمد' طبرانی' مجمع الزوائد)

۱۰۰ — عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ' سَیَعْلَمُ اَھْلُ الْجَمْعِ مَنْ اَھْلُ الْکَرَمِ' فَقِیْلَ: وَ مَنْ اَھْلُ الْکَرَمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّکْرِ فِی الْمَسَاجِدِ. رواہ احمد باسنادین و احدھما حسن و ابو یعلی کذلک' مجمع الزوائد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیں گے کہ آج قیامت کے میدان میں جمع ہونے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ عزت واحترام والے کون لوگ ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ عزت واحترام والے کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: مساجد میں ذکر کی مجالس (والے)۔ (مسند احمد' ابویعلیٰ' مجمع الزوائد)

۱۰۱ — عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا' قَالُوْا: وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّکْرِ. رواہ الترمذی' وقال: ھذا حدیث حسن غریب' باب حدیث فی اسماء اللہ الحسنی' رقم: ۳۵۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنت کے باغوں پر گذرو تو خوب چرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے۔ (ترمذی)

۱۰۲ — عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَ نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ، وَ مَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا، قَالَ: آللّٰهِ! مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: وَ اللّٰهِ! مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ، قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَ لٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ.

رواه مسلم، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر، رقم: ٦٨٥٧

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ان سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس بات کا شکر ادا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر احسان کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! صرف اسی لئے بیٹھے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں جھوٹا سمجھ کر قسم نہیں لی بلکہ بات یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور یہ خبر سنا گئے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرما رہے ہیں۔ (مسلم)

۱۰۳ — عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِيْ تُصِيْبُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ؟ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّكْرِ وَ اِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ. (الحديث) رواه البيهقي في شعب الايمان، مشكوة المصابيح رقم: ٥٠٢٥

حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو دین کی بنیادی چیز نہ بتاؤں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرلو؟ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی مجلسوں میں بیٹھا کرو۔ اور تنہائی میں بھی جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھو۔ (بیہقی، مشکوۃ)

۱۰۴ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللّٰهَ رُؤْيَتُهٗ وَ زَادَ فِيْ عَمَلِكُمْ مَنْطِقُهٗ، وَ ذَكَّرَكُمْ

بِالْاٰخِرَةِ عَمَلُهٗ. رواه ابو یعلی و فیه مبارك بن حسان، وقد وثق و بقیة رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/۳۸۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: ہمارے لئے کس شخص کے پاس بیٹھنا بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ تعالیٰ یاد آئیں، جس کی بات سے تمہارے عمل میں ترقی ہو اور جس کے عمل سے تمہیں آخرت یاد آ جائے۔ (ابو یعلی، مجمع الزوائد)

۱۰۵۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ حَتّٰی یُصِیْبَ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهٖ لَمْ یُعَذِّبْهُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ. رواه الحاکم و قال: هذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه و وافقه الذهبی ۴/۲۶۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے کچھ آنسو زمین پر گر پڑیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے۔ (مستدرک حاکم)

۱۰۶۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَ اَثَرَیْنِ: قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ، وَ قَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَ اَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اَثَرٌ فِیْ فَرِیْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب، باب ما جاء فی فضل المرابط، رقم: ۱۶۶۹

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہہ جائے۔ اور دو نشانوں میں ایک اللہ تعالیٰ کے راستے کا کوئی نشان (جیسے زخم یا غبار یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں چلنے کا نشان) اور ایک وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے کسی فریضہ کی ادائیگی میں پڑ گیا ہو (جیسے سجدہ یا سفر حج وغیرہ کا کوئی نشان)۔ (ترمذی)

۱۰۷ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِی ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ: اِمَامٌ عَدْلٌ، وَ شَابٌّ نَشَأَ فِی عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَ رَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ، وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ، اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَیْهِ، وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ، وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ. رواہ البخاری، باب الصدقۃ بالیمین، رقم: ۱۴۲۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں ایسے دن جگہ عطا فرمائیں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا -۱- عادل بادشاہ -۲- وہ جوان جو جوانی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو -۳- وہ شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہو -۴- دو ایسے شخص جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتے ہوں ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی ہو -۵- وہ شخص جس کو کوئی اونچے خاندان والی حسین عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ کہہ دے میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں -۶- وہ شخص جو اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کر داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے -۷- وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا ذکر تنہائی میں کرے اور آنسو بہنے لگیں۔ (بخاری)

۱۰۸ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَ لَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ. رواہ الترمذی و قال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی القوم یجلسون و لا یذکرون اللہ، رقم: ۳۳۸۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن خسارہ کا سبب ہوگی - اب یہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے ان کو عذاب دیں چاہے معاف فرما دیں۔ (ترمذی)

۱۰۹ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْكُرِ اللّٰهَ فِیْهِ كَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا

يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ. رواه ابوداؤد، باب كراهية ان يقوم الرجل من مجلسه و لا يذكر الله، رقم: ٤٨٥٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو وہ مجلس اس کے لئے نقصان دِہ ہوگی- اور جو شخص لیٹنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو یہ لیٹنا بھی اس کے لئے نقصان دہ ہوگا- (ابوداؤد)

١١٠- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ وَ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ، اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ اِنْ اُدْخِلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ. رواه ابن حبان (واسناده صحيح) ٢/٣٥٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجیں تو ان کو قیامت کے دن (ذکر اور درود شریف کے) ثواب کو دیکھتے ہوئے اس مجلس پر افسوس ہوگا- اگرچہ وہ لوگ (اپنی دوسری نیکیوں کی وجہ سے) جنت میں داخل بھی ہو جائیں- (ابن حبان)

١١١- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَ كَانَ لَهُمْ حَسْرَةً. رواه ابوداؤد، باب كراهية ان يقوم الرجل من مجلسه و لا يذكر الله، رقم: ٤٨٥٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ گویا (بدبودار) مردہ گدھے کے پاس سے اٹھے ہیں اور یہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن افسوس کا ذریعہ ہوگی- (ابوداؤد)

ف: افسوس کا ذریعہ اس لئے ہوگی کہ مجلس میں عموماً کوئی فضول بات ہو ہی جاتی ہے جو پکڑ کا سبب بن سکتی ہے البتہ اس میں اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیا جائے تو اس کی وجہ سے پکڑ سے بچاؤ ہو جائے گا- (بذل المجہود)

۱۱۲- عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ؟ فَسَاَلَہُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِہٖ: کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ؟ قَالَ: یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَیُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ، وَ تُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ. رواہ مسلم، باب فضل التھلیل و التسبیح و الدعاء، رقم: ٦٨٥٢

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے سوال کیا: ہم میں سے کوئی آدمی ایک ہزار نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ پڑھے اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ایک ہزار گناہ معاف کر دیئے جائیں گے- (مسلم)

۱۱۳- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ مِمَّا تَذْکُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللّٰہِ، التَّسْبِیْحَ وَ التَّہْلِیْلَ وَ التَّحْمِیْدَ یَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ، لَہُنَّ دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ، تُذَکِّرُ بِصَاحِبِہَا، اَمَا یُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ، اَوْلَا یَزَالُ لَہٗ مَنْ یُّذَکِّرُ بِہٖ؟ رواہ ابن ماجہ، باب فضل التسبیح، رقم: ٣٨٠٩

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن چیزوں سے تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہو ان میں سے سُبْحَانَ اللّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہیں- یہ کلمات عرش کے چاروں طرف گھومتے ہیں- ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھن بھناہٹ کی طرح ہوتی ہے- اس طرح یہ کلمات اپنے پڑھنے والے کا (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) تذکرہ کرتے ہیں- کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی تمہارا ہمیشہ تذکرہ کرتا رہے؟ - (ابن ماجہ)

۱۱۴- عَنْ یُسَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَ التَّہْلِیْلِ وَ التَّقْدِیْسِ وَ اعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّہُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَیْنَ الرَّحْمَۃَ. رواہ الترمذی و قال: ھذا حدیث حسن غریب، باب فی فضل التسبیح.....، رقم: ٣٥٨٣

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر تسبیح (سُبحَانَ اللّٰہِ کہنا) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا) اور تقدیس (اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا مثلاً سُبحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ کہنا) لازم کرلو۔ اور انگلیوں پر گنا کرو، اس لئے کہ انگلیوں سے سوال کیا جائے گا (کہ ان سے کیا عمل کئے اور جواب کے لئے) بولنے کی طاقت دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرنا ورنہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کرلوگی۔ (ترمذی)

۱۱۵ - عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ. رواہ البزار و اسنادہ جید، مجمع الزوائد ۱۰/۱۱۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۱۱۶ - عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَا اصْطَفَاہُ اللّٰہُ لِمَلَائِكَتِہٖ اَوْ لِعِبَادِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ. رواہ مسلم، باب فضل سبحان اللہ و بحمدہ، رقم: ۶۹۲۵

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: افضل کلام کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل کلام وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے۔ وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ ہے۔ (مسلم)

۱۱۷ - عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَةَ مَرَّةٍ كَتَبَ اللّٰہُ لَهُ مِائَةَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّاَرْبَعًا وَّعِشْرِیْنَ اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِذًا لَا یَهْلِكُ مِنَّا اَحَدٌ؟ قَالَ: بَلٰی، اِنَّ اَحَدَكُمْ لَیَجِیْءُ بِالْحَسَنَاتِ لَوْ وُضِعَتْ عَلٰی جَبَلٍ اَثْقَلَتْهُ، ثُمَّ تَجِیْءُ النِّعَمُ فَتَذْهَبُ بِتِلْكَ، ثُمَّ یَتَطَاوَلُ الرَّبُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِہٖ. رواہ الحاکم وقال: صحیح الاسناد،

الترغیب ۲/۴۲۱

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے- جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں- صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسی حالت میں تو کوئی بھی (قیامت میں) ہلاک نہیں ہو سکتا (کہ نیکیاں زیادہ ہی رہیں گی)؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بعض لوگ پھر بھی ہلاک ہوں گے اس لئے کہ) تم میں سے ایک شخص اتنی نیکیاں لے کر آئے گا کہ اگر پہاڑ پر رکھ دی جائیں تو وہ دب جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں وہ نیکیاں ختم ہو جائیں گی- پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس کی چاہیں گے مدد فرمائیں گے اور ہلاک ہونے سے بچا لیں گے- (مستدرک حاکم، ترغیب)

۱۱۸ - عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ؟ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ. رواہ مسلم، باب فضل سبحان اللہ و بحمدہ، رقم: ۶۹۲۶، و الترمذی الا انہ قال: سبحان ربی و بحمدہ و قال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ای الکلام احب الی اللہ، رقم: ۳۵۹۳

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بتا دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ“ ہے- (مسلم)

دوسری روایت میں سب سے زیادہ پسندیدہ کلام ”سُبْحَانَ رَبِّیْ وَ بِحَمْدِهٖ“ ہے- (ترمذی)

۱۱۹ - عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ. رواہ الترمذی و قال: ھذا حدیث

حسن غریب' باب فی فضائل سبحان الله و بحمده...... ' رقم: ٣٤٦٥

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ کہا اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (ترمذی)

۱۲۰- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: کَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ. رواہ البخاری' باب قول الله تعالی و نضع الموازین القسط لیوم القیامة' رقم: ٧٥٦٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب' زبان پر بہت ہلکے اور ترازو میں بہت وزنی ہیں۔ وہ کلمات سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ہیں۔ (بخاری)

۱۲۱- عَنْ صَفِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَ بَیْنَ یَدَیَّ اَرْبَعَۃُ آلَافِ نَوَاۃٍ اُسَبِّحُ بِھِنَّ فَقَالَ: یَا بِنْتَ حُیَیٍّ! مَا ھٰذَا؟ قُلْتُ: اُسَبِّحُ بِھِنَّ' قَالَ: قَدْ سَبَّحْتُ مُنْذُ قُمْتُ عَلٰی رَاْسِکِ اَکْثَرَ مِنْ ھٰذَا قُلْتُ: عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: قُوْلِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ مِنْ شَیْءٍ. رواہ الحاکم فی المستدرك و قال: هذا حدیث صحیح و لم یخرجاه و وافقه الذهبی ١/٥٤٧

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میرے سامنے چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیی کی بیٹی (صفیہ)! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ان گٹھلیوں پر تسبیح پڑھ رہی ہوں۔ ارشاد فرمایا: میں جب سے تمہارے پاس آ کر کھڑا ہوں اس سے زیادہ تسبیح پڑھ چکا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ مجھے سکھا دیں۔ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ مِنْ شَیْءٍ کہا کرو یعنی جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں ان کی تعداد کے برابر میں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں۔ (مستدرک حاکم)

۱۲۲- عَنْ جُوَیْرِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِھَا بُکْرَۃً حِیْنَ

صَلَّى الصُّبحَ، وَ هِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحَى، وَ هِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَ رِضَا نَفْسِهِ، وَ زِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ. رواہ مسلم، باب التسبیح اول النہار وعند النوم، رقم: ۶۹۱۳

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کے وقت ان کے پاس سے تشریف لے گئے اور یہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھی ہوئی (ذکر میں مشغول تھیں) نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز کے بعد تشریف لائے تو یہ اسی حال میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: تم اسی حال میں ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے۔ اگر ان کلمات کو ان سب کے مقابلہ میں تولا جائے جو تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے تو وہ کلمے بھاری ہو جائیں۔ وہ کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَ رِضَا نَفْسِهِ وَ زِنَةَ عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ ''میں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، اس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کے لکھنے کی سیاہی کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا ہوں''۔ (مسلم)

۱۲۳- عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَاَةٍ وَ بَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى - اَوْ حَصًى - تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ: اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ. رواہ ابوداؤد، باب التسبیح بالحصی، رقم: ۱۵۰۰

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا جن کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی

ہوئی تھیں- وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ بتلاؤں جو تمہارے لئے اس عمل سے زیادہ آسان ہیں؟ اس کے بعد یہ کلمات بتائے سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ ''میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے آسمان میں پیدا فرمائی ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا فرمائی ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو آسمان اور زمین کے درمیان اس نے پیدا کی ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اللہ تعالیٰ آئندہ پیدا فرمانے والے ہیں'' پھر فرمایا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اسی طرح، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اسی طرح اور لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کو بھی اسی طرح پڑھو یعنی ان کلمات کے ساتھ بھی آخر میں عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ اور عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ اور عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ اور عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ ملا دو- (ابوداؤد)

۱۲۴- عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا جَالِسٌ اُحَرِّكُ شَفَتَيَّ فَقَالَ: بِمَ تُحَرِّكُ شَفَتَيْكَ؟ قُلْتُ: اَذْكُرُ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اَفَلَا اُخْبِرُكَ بِشَيْءٍ اِذَا قُلْتَهُ ثُمَّ دَأَبْتَ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَمْ تَبْلُغْهُ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: تَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهُ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا فِي كِتَابِهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى خَلْقُهُ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا فِي خَلْقِهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ سَمٰوَاتِهِ وَ اَرْضِهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، وَ تُسَبِّحُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَ تُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ. رواه الطبراني من طريقين و اسناد احدهما حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۹

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور میں بیٹھا ہوا تھا میرے ہونٹ حرکت کر رہے تھے- آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اپنے ہونٹ کس وجہ سے ہلا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہوں- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ بتلا دوں کہ اگر

تم ان کو کہہ لو تو تمہارا دن رات مسلسل ذکر کرنا بھی اس کے ثواب کو نہ پہنچ سکے؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتلا دیجئے - ارشاد فرمایا: یہ کلمات کہا کرو وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی خَلْقُهٗ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ مِلْءَ مَا فِی خَلْقِهٖ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ مِلْءَ سَمٰوَاتِهٖ وَ اَرْضِهٖ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ عَدَدَ کُلَّ شَیْءٍ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اور اسی طرح سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ کے ساتھ یہ کلمات کہا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُهٗ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِیْ کِتَابِهٖ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی خَلْقُهٗ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِیْ خَلْقِهٖ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ سَمٰوَاتِهٖ وَ اَرْضِهٖ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُهٗ، وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا فِی کِتَابِهٖ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا اَحْصٰی خَلْقُهٗ، وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ مِلْءَ مَا فِیْ خَلْقِهٖ، وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ مِلْءَ سَمٰوَاتِهٖ وَ اَرْضِهٖ، وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ،

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس کی کتاب میں ہیں، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی مخلوق نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو مخلوقات میں ہیں، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمینوں کے خلا کو بھر دینے کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ہر چیز پر-

اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس کی کتاب میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی مخلوقات نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو مخلوقات میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے آسمانوں اور زمینوں کے خلا کو بھر دینے کے برابر، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ہر چیز پر-

اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار

کیا ہے' اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو ان کی کتاب میں ہیں' اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی مخلوقات نے شمار کیا ہے' اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو مخلوقات میں ہیں' اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے آسمانوں اور زمینوں کے خلا کو بھر دینے کے برابر' اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ہر چیز پر۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

۱۲۵ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَ الضَّرَّاءِ. رواه الحاكم و قال: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه و وافقه الذهبي ۱/۵۰۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جنت کی طرف بلائے جانے والے وہ لوگ ہوں گے جو خوش حالی اور تنگدستی (دونوں حالتوں) میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

۱۲۶ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا' اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا. رواه مسلم؛ باب استحباب حمد الله تعالى بعد الاكل و الشرب' رقم: ۶۹۳۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ سے بے حد خوش ہوتے ہیں جو لقمہ کھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے یا پانی کا گھونٹ پیئے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ (مسلم)

۱۲۷ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كَلِمَتَانِ اِحْدَاهُمَا لَيْسَ لَهَا نَاهِيَةٌ دُوْنَ الْعَرْشِ' وَ الْاُخْرٰى تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. رواه الطبراني و رواته الى معاذ بن عبدالله ثقة تسوى ابن لهيعة و لحديثه هذا شواهد' الترغيب ۲/۴۳۴

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لآ الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمے ہیں' ان میں سے ایک (لآ

اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰـهُ) تو عرش سے پہلے کہیں رکتا ہی نہیں اور دوسرا (اَللّٰـهُ اَكْبَرُ) زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو (نور یا اجر سے) بھر دیتا ہے۔ (طبرانی' ترغیب)

۱۲۸ - عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ سُلَيْمٍ قَالَ: عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ يَدِیْ - اَوْ فِیْ يَدِهٖ - التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَ التَّكْبِيْرُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ. (الحديث) رواه الترمذي و قال: حديث حسن' باب فيه حديثان التسبيح نصف الميزان' رقم: ۳۵۱۹

قبیلہ بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان باتوں کو میرے ہاتھ یا اپنے دست مبارک پر گن کر فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا آدھے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا پورے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کا ثواب زمین و آسمان کے درمیان کی خالی جگہ کو پُر کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

۱۲۹ - عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى' يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. رواه الحاكم و قال: صحيح على شرطهما و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ۲۹۰/۴

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتلائیے! ارشاد فرمایا: وہ دروازہ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔ (مستدرک حاکم)

۱۳۰ - عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ مَرَّ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا جِبْرِيْلُ مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ' قَالَ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مُرْ اُمَّتَكَ فَلْيُكْثِرُوْا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ فَاِنَّ تُرْبَتَهَا طَيِّبَةٌ وَ اَرْضَهَا وَاسِعَةٌ قَالَ: وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. رواه احمد و رجال احمد رجال الصحيح غير عبدالله بن عبدالرحمن بن عبدالله بن عمر بن الخطاب و هو ثقة لم يتكلم فيه احد و وثقه ابن حبان' مجمع الزوائد ۱۱۹/۱۰

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گذرے تو انہوں نے پوچھا:

جبرئیل! یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: محمد ﷺ ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: آپ اپنی امت سے کہیے کہ وہ جنت کے پودے زیادہ سے زیادہ لگائیں اس لئے کہ جنت کی مٹی عمدہ ہے اوراس کی زمین کشادہ ہے۔ پوچھا: جنت کے پودے کیا ہیں؟ ارشادفرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۱۳۱ - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ. (وهو جزء من الحديث) رواه مسلم باب كراهة التسمية بالاسماء القبيحة.....، رقم: ۵۶۰۱، و زاد احمد: اَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْآنِ اَرْبَعٌ وَهِيَ مِنَ الْقُرْآنِ ۵/۲۰

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: چار کلمے اللہ تعالیٰ کوسب سے زیادہ محبوب ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ان میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھو (اور جس کو چاہو بعد میں پڑھوکوئی حرج نہیں)۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ یہ چاروں کلمے قرآن مجید کے بعد سب سے افضل ہیں اور یہ قرآن کریم ہی کے کلمات ہیں۔ (مسند احمد)

۱۳۲ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. رواه مسلم، باب فضل التهليل و التسبيح و الدعاء، رقم: ۶۸۴۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: مجھے سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، کہنا ہراس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (کیونکہ ان کا اجروثواب باقی رہے گا اور دنیا اپنے تمام سازوسامان سمیت ختم ہو جائے گی)۔ (مسلم)

۱۳۳ - عَنْ اَبِيْ سَلْمٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ بِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ. رواه الحاكم و

قال: هذا حديث صحيح الاسناد و وافقه الذهبى ۱/ ۵۱۱

حضرت ابو سلمٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: واہ واہ! پانچ چیزیں اعمال نامہ کے ترازو میں کتنی زیادہ وزنی ہیں۔ ۱-لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ -۲-سُبْحَانَ اللّٰهِ -۳-اَلْحَمْدُلِلّٰهِ-۴- اَللّٰهُ اَكْبَرُ-۵-کسی مسلمان کا نیک لڑکا فوت ہو جائے اور وہ ثواب کی امید پر صبر کرے۔ (مستدرک حاکم)

۱۳۴ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ. (وهو جزء من الحديث) رواه الطبراني في الكبير والاوسط و رجالهما رجال الصحيح غير محمد بن منصور الطوسي و هو ثقة، مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۰۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ، وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے، ہر حرف کے بدلے اس کے اعمال نامہ میں دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۳۵ – عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ كَبِرْتُ وَ ضَعُفْتُ، اَوْ كَمَا قَالَتْ: فَمُرْنِيْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُ وَ اَنَا جَالِسَةٌ؟ قَالَ: سَبِّحِي اللّٰهَ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ، فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُعْتِقِيْنَهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَ احْمَدِي اللّٰهَ مِائَةَ تَحْمِيْدَةٍ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلِيْنَ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَ كَبِّرِي اللّٰهَ مِائَةَ تَكْبِيْرَةٍ، فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ، وَ هَلِّلِي اللّٰهَ مِائَةً، قَالَ ابْنُ خَلَفٍ: اَحْسِبُهُ قَالَ: تَمْلَاُمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ، وَ لَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِاَحَدٍ عَمَلٌ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ بِمِثْلِ مَا اَتَيْتِ. قلت: رواه ابن ماجه باختصار و رواه احمد و الطبراني في الكبير و لم يقل اَحْسِبُهُ و رواه في الاوسط الا انه قال فيه: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَبِرَتْ سِنِّيْ، وَ رَقَّ عَظْمِيْ فَدُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ: بَخٍ بَخٍ، لَقَدْ سَاَلْتِ، وَقَالَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُجَلَّلَةٍ تُهْدِيْنَهَا اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَ قَوْلِيْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مِائَةَ مَرَّةٍ، فَهُوَ خَيْرٌ

لَکَ مِمَّا اَطْبَقَتْ عَلَیْہِ السَّمَاءُ وَ الْاَرْضُ، وَلَا یُرْفَعُ یَوْمَئِذٍ لِاَحَدٍ عَمَلٌ اَفْضَلُ مِمَّا رُفِعَ لَکَ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قُلْتِ اَوْ زَادَ۔ و اسانیدھم حسنۃ، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۸ و رواہ الحاکم و قال: قَوْلِیْ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا تَتْرُکُ ذَنْبًا، وَلَا یُشْبِھُھَا عَمَلٌ۔ وقال: ھذا حدیث صحیح الاسناد و وافقہ الذھبی ۱/۵۱٤

حضرت ام ھانئ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں، کوئی عمل ایسا بتا دیجئے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم اولادِ اسماعیل میں سے سو غلام آزاد کرو۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ سو مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسے سو گھوڑوں کے برابر ہے جن پر زین کسی ہوئی ہو اور لگام لگی ہوئی ہو انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں سواری کے لئے دے دو۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب ایسے سو اونٹوں کو ذبح کئے جانے کے برابر ہے جن کی گردنوں میں قربانی کا پٹہ پڑا ہوا ہو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب تو آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور اس دن تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو البتہ اس شخص کا عمل بڑھ سکتا ہے جس نے تمہارے جیسا عمل کیا ہو۔ (ابن ماجہ، مسند احمد، طبرانی)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ام ھانئ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں، کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: واہ واہ! تم نے بہت اچھا سوال کیا، اور فرمایا کہ اللہ اکبر سو مرتبہ پڑھا کرو، یہ تمہارے لئے ایسے سو اونٹوں سے بہتر ہے جن کی گردن میں پٹہ پڑا ہوا ہو، جھول ڈلی ہوئی ہو اور وہ مکہ میں ذبح کئے جائیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو مرتبہ پڑھا کرو وہ تمہارے لئے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن کو آسمان و زمین نے ڈھانپ رکھا ہے، اور اس دن تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو البتہ اس شخص کا عمل بڑھ سکتا ہے جس نے یہ کلمات اتنے ہی مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے ہوں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا کرو، یہ کسی گناہ کو نہیں چھوڑتا اور اس جیسا کوئی عمل نہیں۔ (مستدرک حاکم)

۱۳۶ – عَـنْ اَبِـىْ هُـرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَـرَّبِهٖ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: يَا اَبَاهُرَيْرَةَ! مَا الَّذِىْ تَغْرِسُ؟ قُلْتُ: غِرَاسًا لِىْ، قَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَـلٰى غِرَاسٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰـهِ، وَ الْـحَـمْدُلِلّٰهِ، وَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، يُغْرَسُ لَكَ، بِكُلِّ وَاحِدَةٍ، شَجَرَةٌ فِى الْجَنَّةِ. رواه ابن ماجة، باب فضل التسبيح، رقم: ۳۸۰۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ میرے پاس سے گذرے اور میں پودا لگا رہا تھا فرمایا: ابو ہریرہ کیا لگا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: اپنے لئے پودے لگا رہا ہوں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر پودے نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا: سُبْـحَانَ اللّٰهِ، وَ الْـحَمْدُلِلّٰهِ، وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا، ان میں سے ہر کلمے کے بدلے میں تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

۱۳۷ – عَـنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: خُذُوْا جُنَّتَكُمْ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمِنْ عَدُوٍّ حَضَرَ؟ فَقَالَ: خُذُوْا جُنَّتَكُمْ مِنَ الـنَّارِ، قُوْلُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِـاللّٰـهِ، فَـاِنَّهُـنَّ يَاْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْتَقْدِمَاتٍ، وَ مُسْتَاْخِرَاتٍ، وَ مُنْجِيَاتٍ وَ مُجَنِّبَاتٍ وَ هُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ. مجمع البحرين فى زوائد المعجمين ۷/۳۲۹ قال المحشى اخرجه الطبرانى فى الصغير و قال الهيثمى فى المجمع و رجاله رجال الصحيح غير داؤد بن بلال و هو ثقة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: دیکھو اپنے بچاؤ کے لئے ڈھال لے لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا کوئی دشمن آ گیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ سے بچاؤ کے لئے ڈھال لے لو۔ سُبْـحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن اپنے کہنے والے کے آگے، پیچھے، دائیں

بائیں سے آئیں گے اور اس کو نجات دلانے والے ہوں گے اور یہی وہ نیک اعمال ہیں جن کا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ (مجمع البحرین)

ف: حدیث شریف کے اس جملہ ''یہ کلمات اپنے پڑھنے والے کے آگے سے آئیں گے'' کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ کلمے آگے بڑھ کر اپنے پڑھنے والے کی سفارش کریں گے ''اور دائیں بائیں پیچھے سے آنے'' کا مطلب یہ ہے کہ اپنے پڑھنے والے کی عذاب سے حفاظت کریں گے۔

۱۳۸ - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَنْفُضُ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. رواہ احمد ۱۵۲/۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ، وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کی وجہ سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے (سردی میں) درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ (مسند احمد)

۱۳۹ - عَنْ عِمْرَانَ - يَعْنِي: ابْنَ حُصَيْنٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ اُحُدٍ عَمَلًا؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَعْمَلَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِثْلَ اُحُدٍ عَمَلًا؟ قَالَ: كُلُّكُمْ يَسْتَطِيْعُهُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاذَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ. رواہ الطبرانی و البزار و رجالهما رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰۵/۱۰

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز احد پہاڑ کے برابر عمل نہیں کرسکتا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احد پہاڑ کے برابر کون عمل کرسکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کرسکتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے؟ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ (کا ثواب) احد سے بڑا ہے، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ کا ثواب احد سے بڑا ہے، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ثواب احد سے

بڑا ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کا ثواب احد سے بڑا ہے۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

۱۴۰- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الْمَسَاجِدُ قُلْتُ: وَ مَا الرَّتْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ. رواه الترمذی و قال: حدیث حسن غریب، باب حدیث فی اسماء الله الحسنی مع ذکرها تماما، رقم: ۳۵۰۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کے باغوں پر گذرو تو خوب چرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: مسجدیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! چرنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ کا پڑھنا۔ (ترمذی)

۱۴۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی مِنَ الْکَلَامِ اَرْبَعًا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ، فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ کُتِبَ لَهُ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً، وَ حُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَیِّئَةً، وَ مَنْ قَالَ: اللّٰهُ اَکْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ، وَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ، وَ مَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ کُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً وَ حُطَّتْ عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ سَیِّئَةً. رواه النسائی فی عمل الیوم و اللیلة، رقم: ۸۴۰

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں سے چار کلمے چنے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ۔ جو شخص ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس کی بیس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ جو شخص اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اس کے لئے بھی یہی اجر ہے۔ جو شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اس کے لئے بھی یہی اجر ہے۔ جو شخص دل کی گہرائی سے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ معاف کر دیئے

جاتے ہیں۔ (عمل الیوم واللیلۃ)

۱۴۲ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اسْتَكْثِرُوا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ. قِيْلَ: وَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْمِلَّةُ، قِيْلَ وَ مَا هِيَ؟ قَالَ: التَّكْبِيْرُ وَ التَّهْلِيْلُ، وَ التَّسْبِيْحُ، وَ التَّحْمِيْدُ، وَ لَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. رواه الحاكم و قال: هذا اصح اسناد المصريين و وافقه الذهبى ۱/۵۱۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقیات صالحات کی کثرت کیا کرو۔ کسی نے پوچھا وہ کیا چیزیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ دین کی بنیادیں ہیں۔ عرض کیا گیا: وہ بنیادیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا) تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا) تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا) تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا) اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہنا۔ (مستدرک حاکم)

ف: باقیات صالحات سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جن کا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کلمات کو ملت اس لئے فرمایا ہے کہ یہ کلمات دین اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ (فتح الربانی)

۱۴۳ - عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَاِنَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ، وَ هُنَّ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا، وَهُنَّ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ. رواه الطبرانى باسنادين فى احدهما: عمر بن راشد اليمامى، وقد وثق على ضعفه و بقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۴

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا کرو۔ یہ باقیات صالحات ہیں اور یہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت سے (سردی کے موسم میں) پتے جھڑتے ہیں، اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۴۴ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا

عَلَی الْاَرْضِ اَحَدٌ یَقُوْلُ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِلَّا کُفِّرَتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَ لَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی فضل التسبیح و التکبیر و التحمید، رقم: ۳٤٦۰ و زاد الحاکم: سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وقال الذھبی: حاتم ثقۃ، و زیادتہ مقبولۃ ۱/۵۰۳

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: زمین پر جوشخص بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں. خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں- (ترمذی)

ایک روایت میں یہ فضیلت سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُلِلّٰہِ کے اضافہ کے ساتھ ذکر کی گئی ہے- (مستدرک حاکم)

۱۴۵ – عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُلِلّٰہِ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، قَالَ اللّٰہُ: اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ. رواہ الحاکم وقال: صحیح الاسناد و وافقہ الذھبی ۱/۵۰۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جوشخص (دل سے) سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَ الْحَمْدُلِلّٰہِ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ فرمان بردار ہو گیا اور اپنے آپ کو میرے حوالہ کر دیا- (مستدرک حاکم)

۱۴۶ – عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّھُمَا شَھِدَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہُ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، صَدَّقَہُ رَبُّہُ وَ قَالَ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ قَالَ: یَقُوْلُ اللّٰہُ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَ اَنَا وَحْدِیْ، وَ اِذَا قَالَ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ، قَالَ اللّٰہُ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْکَ لِیْ، وَاِذَا قَالَ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ، قَالَ اللّٰہُ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْکُ وَ لِیَ الْحَمْدُ، وَ اِذَا قَالَ: لَا اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ. وَكَانَ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ. رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء ما يقول العبد اذا مرض، رقم: ٣٤٣٠

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑے ہیں'' تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہیں اور فرماتے ہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ ''میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں''۔ اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَ اَنَا وَحْدِیْ ''میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اکیلا ہوں'' اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلے ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں ہے'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِيْكَ لِیْ ''میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں ہے۔'' اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں انہی کے لئے بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں انہی کے لئے ہیں'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَ لِیَ الْحَمْدُ ''میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لئے ہی بادشاہت ہے اور میرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں''۔ اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کو ہے'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ ''میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی قوت مجھ ہی کو ہے'' رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص بیماری میں ان مذکورہ کلمات یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کو پڑھے اور پھر مر جائے تو جہنم کی آگ اسے چکھے گی بھی نہیں۔ (ترمذی)

۱۴۷ - عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، مُخْلِصًا بِهَا رُوْحُهُ، مُصَدِّقًا بِهَا قَلْبُهُ لِسَانَهُ اِلَّا فُتِقَ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يَنْظُرَ اللّٰهُ اِلٰى قَائِلِهَا وَحُقَّ لِعَبْدٍ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ يُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ. رواه النسائي في عمل اليوم و الليلة، رقم: ۲۸

حضرت یعقوب بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ دو صحابہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس طور پر کہے کہ اس کے اندر اخلاص ہو اور دل زبان سے کہے ہوئے کلمات کی تصدیق کرتا ہو تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے کہنے والے کو اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت سے دیکھتے ہیں- اور جس بندہ پر اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت پڑ جائے تو وہ اس کا مستحق ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے اللہ تعالیٰ اسے دے دیں- (عمل الیوم واللیلۃ)

۱۴۸ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب في دعاء يوم عرفة، رقم: ۳۵۸۵

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور سب سے بہتر کلمات جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہے یہ ہیں "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"- (ترمذی)

۱۴۹ - رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ. رواه الترمذي، باب ماجاء في فضل الصلاة

عبی النبی ﷺ، رقم : ٤٨٤

ایک روایت میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ (ترمذی)

۱۵۰ – عَنْ عُمَيْرِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِنْ اُمَّتِيْ صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهٖ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَ رَفَعَهٗ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَ كَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَ مَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ. رواه النسائي في عمل اليوم و الليلة، رقم: ٦٤

حضرت عمیر انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے جو شخص دل کے خلوص کے ساتھ مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے بدلے میں دس درجے بلند فرماتے ہیں، اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیتے ہیں۔ (عمل الیوم و اللیلۃ)

۱۵۱ – عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ آنِفًا عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ: مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ مَرَّةً وَاحِدَةً اِلَّا صَلَّيْتُ اَنَا وَ مَلَائِكَتِيْ عَلَيْهِ عَشْرًا. رواه الطبراني عن ابي ظلال عنه، و ابو ظلال وثق، و لا يضر في المتابعات، الترغيب ٢/٤٩٨

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ جبرئیل علیہ السلام اپنے رب کی جانب سے میرے پاس ابھی یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ روئے زمین پر جو کوئی مسلمان آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور میرے فرشتے اس کے لئے دس مرتبہ دعائے مغفرت کریں گے۔ (طبرانی، ترغیب)

۱۵۲ – عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْ كُلِّ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَاِنَّ صَلَاةَ اُمَّتِيْ تُعْرَضُ عَلَيَّ فِيْ كُلِّ يَوْمِ

جُمُعَةٍ، فَمَنْ كَانَ اَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ اَقْرَبَهُمْ مِنِّيْ مَنْزِلَةً. رواه البيهقي باسناد حسن الا ان مكحولا قيل: لم يسمع من ابى امامة، الترغيب ۲/ ۵۰۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لہٰذا جو شخص جتنا زیادہ میرے اوپر درود بھیجے گا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) درجہ کے لحاظ سے اتنا ہی زیادہ قریب ہوگا۔ (بیہقی، ترغیب)

۱۵۳- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي ﷺ، رقم: ۴۸۴

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین میرا وہ امتی ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ (ترمذی)

۱۵۴- عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: يَاۤيُّهَا النَّاسُ! اذْكُرُوا اللّٰهَ، اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، قَالَ اُبَيٌّ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، قَالَ قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ: فَالنِّصْفَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا؟ قَالَ: اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُلَكَ ذَنْبُكَ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب في الترغيب في ذكر الله......، رقم: ۲۴۵۷

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے تو رسول اللہ ﷺ (تہجد کے لئے) اٹھتے اور فرماتے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ ہلا دینے والی چیز آ پہنچی اور اس کے بعد آنے والی چیز آ پہنچی (مراد یہ ہے کہ پہلے صور اور اس کے بعد دوسرے صور کے پھونکے جانے کا وقت قریب آ

گیا)۔موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آگئی ہے موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آگئی ہے۔ اس پر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہتا ہوں میں اپنے دعا اوراذکار کے وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تمہارا دل چاہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک چوتھائی وقت؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آدھا کر دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی کر دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری فکروں کو ختم فرمادیں گے اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی)

۱۵۵ - عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ. رواه البزار و الطبراني في الاوسط و الكبير و اسانيدهم حسنة، مجمع الزوائد ۱۰/۲٥٤

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص محمد ﷺ پر اس طرح درود بھیجے اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

ترجمہ: اے اللہ آپ محمد ﷺ کو قیامت کے دن اپنے پاس خاص مقام قرب میں جگہ دیجئے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۵۶ - عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. رواه البخاري، كتاب احاديث الانبياء، رقم: ۳۳۷۰

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! آپ پر اور آپ کے گھر والوں پر ہم درود کس طرح بھیجیں اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو (آپ کے ذریعہ سے) ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے (کہ ہم تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ کہہ کر آپ پر سلام بھیجا کریں) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: یا اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی، یقیناً آپ تعریف کے مستحق، بزرگی والے ہیں۔ یا اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں پر برکت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر برکت نازل فرمائی، یقیناً آپ تعریف کے مستحق، بزرگی والے ہیں۔ (بخاری)

۱۵۷ - عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. رواه البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ۳۳۶۹

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: یا اللہ! محمد ﷺ پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی نسل پر رحمت نازل فرمایئے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی۔ اور حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی نسل پر برکت نازل فرمایئے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر برکت نازل فرمائی۔ بلاشبہ آپ تعریف کے مستحق، بزرگی والے ہیں۔ (بخاری)

۱۵۸۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ؟ قَالَ: قُوْلُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِیْمَ. رواه البخاری، باب الصلاة علی النبی ﷺ، رقم: ٦٣٥٨

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا (کہ ہم تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ کہہ کر آپ پر سلام بھیجا کریں) اب ہمیں یہ بھی بتا دیں کہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس طرح کہا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِیْمَ.

ترجمہ: یا اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ پر رحمت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی اور محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کے گھر والوں پر برکت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر برکت نازل فرمائی۔ (بخاری)

۱۵۹۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ یُکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. رواه ابوداؤد، باب الصلاة علی النبی ﷺ بعد التشهد، رقم: ٩٨٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ ہمارے گھرانے پر درود پڑھے تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود شریف پڑھا کرے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِهِ وَ اَهْلِ بَیْتِهِ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: یا اللہ! نبی محمد ﷺ پر اور آپ کی بیویوں پر جو کہ مؤمنین کی مائیں ہیں اور آپ کے نسل پر اور آپ کے سب گھر والوں پر رحمت نازل فرمایئے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی- آپ تعریف کے مستحق، عظمت والے ہیں- (ابوداؤد)

۱۶۰- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ: یَا عَبْدِیْ مَا عَبَدْتَنِیْ وَ رَجَوْتَنِیْ فَاِنِّیْ غَافِرٌ لَكَ عَلٰی مَا كَانَ فِیْكَ، وَ یَا عَبْدِیْ اِنْ لَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً مَا لَمْ تُشْرِكْ بِیْ لَقِیْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. (الحدیث) رواہ احمد ۵/۱۵٤

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے! بے شک جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور مجھ سے (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنی ہی برائیاں کیوں نہ ہوں- میرے بندے! اگر تو زمین بھر گناہ کے ساتھ بھی مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں بھی زمین بھر مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا یعنی بھرپور مغفرت کردوں گا- (مسند احمد)

۱۶۱- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی: یَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَ رَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰی مَا كَانَ فِیْكَ وَ لَا اُبَالِیْ. یَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ وَ لَا اُبَالِیْ. (الحدیث) رواہ الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب، باب الحدیث القدسی: یا ابن آدم انك ما دعوتنی.....، رقم: ۳۵٤۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے! بے شک تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور مجھ کو اس کی پرواہ نہ ہوگی یعنی تو چاہے کتنا ہی بڑا گنہگار ہو تجھے معاف کرنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ (ترمذی)

۱۶۲ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْلِیْ، فَقَالَ رَبُّهٗ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَاْخُذُبِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ، ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَاْخُذُبِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ، ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَاْخُذُبِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثَلَاثًا فَلْیَعْمَلْ مَا شَآءَ. رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالٰی یریدون ان یبدلوا کلام اللہ، رقم: ۷۵۰۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کوئی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے پھر (نادم ہوکر) کہتا ہے میرے رب! میں تو گناہ کر بیٹھا اب آپ مجھے معاف فرما دیجئے تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں کے سامنے) فرماتے ہیں کہ کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور ان پر پکڑ بھی کر سکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔ پھر وہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گناہ سے رکا رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا آپ اس کو بھی معاف کر دیجئے تو اللہ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی کر سکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔ پھر وہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں

گناہ سے رکا رہتا ہے- اس کے بعد پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا آپ اس کو بھی معاف کر دیجئے' تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی کر سکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی- بندہ جو چاہے کرے یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے میں اس کی توبہ قبول کرتا رہوں گا- (بخاری)

۱۶۳- عَنْ اُمِّ عِصْمَةَ الْعَوْصِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِاِحْصَاءِ ذُنُوْبِهٖ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبِهٖ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوْقِفْهُ عَلَيْهِ وَ لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ٤/٢٦٢

حضرت ام عصمہ عوصیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو جو فرشتہ اس کے گناہ لکھنے پر مقرر ہے وہ اس گناہ کو لکھنے سے تین گھڑی یعنی کچھ دیر کے لئے ٹھہر جاتا ہے- اگر اس نے ان تین گھڑیوں کے دوران کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگ لی تو وہ فرشتہ آخرت میں اسے اس گناہ پر مطلع نہیں کرے گا اور نہ قیامت کے دن (اس گناہ پر) اسے عذاب دیا جائے گا- (مستدرک حاکم)

۱۶۴- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ اَوِ الْمُسِيْءِ فَاِنْ نَدِمَ وَ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْهَا اَلْقَاهَا وَ اِلَّا كُتِبَتْ وَاحِدَةً. رواه الطبراني باسانيد و رجال احدها و ثقوا مجمع الزوائد ١٠/٣٤٦

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بائیں طرف کا فرشتہ گنہگار مسلمان کے لئے چھ گھڑیاں (کچھ دیر) قلم کو (گناہ کے) لکھنے سے اٹھائے رکھتا ہے یعنی نہیں لکھتا- پھر اگر یہ گنہگار بندہ نادم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے گناہ کی معافی مانگ لیتا ہے تو فرشتہ اس گناہ کو نہیں لکھتا ورنہ ایک گناہ

لکھ دیا جاتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۶۵ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَأَ خَطِیْئَةً نُكِتَتْ فِیْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَ اسْتَغْفَرَ وَ تَابَ سُقِلَ قَلْبُهٗ، وَ اِنْ عَادَ زِیْدَ فِیْهَا حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَهٗ، وَ هُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ﴾ (المطففین:۱٤) رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب و من سورة ویل للمطففین، رقم: ۳۳۳٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ پھر اگر اس نے اس گناہ کو چھوڑ دیا، اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی اور توبہ کر لی تو (وہ سیاہ نقطہ ختم ہو کر) دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر اس نے گناہ کے بعد توبہ و استغفار کے بجائے مزید گناہ کیے تو دل کی سیاہی اور بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ دل پر چھا جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی وہ زنگ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے "كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ" میں ذکر فرمایا۔ (ترمذی)

۱۶۶ – عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَ اِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً. رواه ابوداؤد، باب فی الاستغفار، رقم: ۱۵۱٤

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص استغفار کرتا رہتا ہے وہ گناہ پر اڑنے والا شمار نہیں ہوتا اگرچہ دن میں ستر مرتبہ گناہ کرے۔ (ابوداؤد)

ف: مطلب یہ ہے کہ جس گناہ کے بعد ندامت ہو اور آئندہ اس گناہ سے بچنے کا پکا ارادہ ہو تو وہ قابل معافی ہے اگرچہ وہ گناہ بار بار بھی سرزد ہو جائے۔ (بذل المجهود)

۱۶۷ – عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَ رَزَقَهٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ. رواه ابوداؤد، باب فی الاستغفار، رقم: ۱۵۱۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جو شخص پابندی سے استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں' ہر غم سے اسے نجات عطا فرماتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابوداؤد)

۱۶۸- عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ تَسُرَّهُ صَحِيْفَتُهُ فَلْيُكْثِرْ فِيْهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ. رواه الطبراني في الاوسط و رجاله ثقات' مجمع الزوائد ۱۰/۳٤۷

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ (قیامت کے دن) اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کر دے تو اسے کثرت سے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

۱۶۹- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا. رواه ابن ماجه' باب الاستغفار' رقم: ۳۸۱۸

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اپنے اعمال نامے میں (قیامت کے دن) زیادہ استغفار پائے۔ (ابن ماجہ)

۱۷۰- عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَاسْئَلُوْنِي الْمَغْفِرَةَ فَاَغْفِرَ لَكُمْ. وَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ بِقُدْرَتِيْ غَفَرْتُ لَهُ وَ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَ كُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَ لَوْ اَنَّ وَ حَيَّكُمْ وَ مَيِّتَكُمْ' وَ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ' وَ رَطْبَكُمْ وَ يَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا فَكَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ - لَمْ يَزِدْ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَ لَوِ اجْتَمَعُوْا فَكَانُوْا عَلٰى قَلْبِ اَشْقٰى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ - لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَ لَوْ اَنَّ حَيَّكُمْ وَ مَيِّتَكُمْ وَ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ رَطْبَكُمْ وَ يَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا فَسَاَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهُ مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهَا اِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا. ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَادٌ مَاجِدٌ صَمَدٌ عَطَائِيْ كَلَامٌ اِذَا اَرَدْتُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقُوْلُ

لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ. رواہ ابن ماجہ، باب ذکر التوبۃ، رقم: ٤٢٥٧

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندو! تم میں سے ہر شخص گنہگار ہے سوائے اس کے جسے میں بچالوں لہٰذا مجھ سے مغفرت مانگو میں تمہاری مغفرت کردوں گا، اور جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ میں معاف کرنے پر قادر ہوں مجھ سے معافی مانگتا ہے میں اس کو معاف کردیتا ہوں- اور تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا- اور تم سب فقیر ہو سوائے اس کے جسے میں غنی کردوں لہٰذا مجھ سے مانگو میں تم کو روزی دوں گا- اگر تمہارے زندہ، مردہ، اگلے پچھلے نباتات اور جمادات (بھی انسان بن کر) جمع ہو جائیں پھر یہ سارے اس شخص کی طرح ہو جائیں جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو تو یہ بات میری بادشاہی میں مچھر کے پر کے برابر بھی زیادتی نہیں کرسکتی- اور اگر یہ سب اکٹھے ہو کر کسی ایسے شخص کی طرح ہو جائیں جو سب سے زیادہ گنہگار ہو تو یہ چیز بھی میری بادشاہی میں مچھر کے پر کے برابر کمی نہیں کرسکتی- اگر تمہارے زندہ، مردہ، اگلے، پچھلے نباتات اور جمادات (بھی انسان بن کر) جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مانگنے والا اپنی خواہشات کو آخری حد تک مانگ لے تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی تم میں سے کوئی سمندر کے کنارے پر سے گذرے اور اس میں سوئی ڈبو کر نکال لے- یہ اس لئے کہ میں بہت سخی، ہوں، بزرگی والا ہوں، میرا دینا صرف کہہ دینا ہے- میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو اس چیز کو کہہ دیتا ہوں کہ ہو جا وہ ہو جاتی ہے- (ابن ماجہ)

١٧١- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ، کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ حَسَنَۃً. رواہ الطبرانی و اسنادہ جید، مجمع الزوائد ١/٣٥٢

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے بدلے

ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۷۲ — عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَ حَمِدَا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا. رواه ابو داؤد، باب في المصافحة، رقم: ۵۲۱۱

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں (مثلاً اَلْحَمْدُلِلّٰہِ، یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ کہتے ہیں) تو ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

۱۷۳ — عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ، تَجُرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَ لَا شَرَابٌ، وَ عَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَ شَرَابٌ، فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ، فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا، فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ؟ قُلْنَا: شَدِيْدًا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: أَمَا، إِنَّهُ وَ اللّٰهِ! لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ، مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ. رواه مسلم، باب في الحض على التوبة و الفرح بها، رقم: ۶۹۵۹

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی کسی سنسان جنگل میں اپنی نکیل کی رسی گھسیٹتی ہوئی نکل جائے، جہاں نہ کھانا ہو نہ پانی، اور اس اونٹنی پر اس شخص کا کھانا اور پانی رکھا ہوا ہو اور وہ اس اونٹنی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے پھر وہ اونٹنی ایک درخت کے تنے کے پاس سے گذرے تو اس کی نکیل درخت کے تنے میں اٹک جائے اور اس شخص کو وہ اونٹنی اس تنے میں اٹکی ہوئی مل جائے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو بہت ہی زیادہ خوشی ہوگی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو (ایسے سخت حال میں مایوس ہونے کے بعد) سواری کے مل جانے سے ہوتی ہے۔ (مسلم)

۱۷۴ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَلّٰهُ أَشَدُّ

فَرِحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ، مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِاَرْضِ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَاَيِسَ مِنْهَا، فَاَتٰى شَجَرَةً، فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا، قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا، قَائِمَةً عِنْدَهُ، فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ عَبْدِيْ وَ اَنَا رَبُّكَ، اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ. رواہ مسلم، باب في الحض على التوبة و الفرح بها، رقم: ٦٩٦٠

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو خوشی تم میں سے کسی کو اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنی سواری کے ساتھ جنگل بیابان میں ہو اور سواری اس سے چھوٹ کر چلی جائے جس پر اس کا کھانا پینا بھی رکھا ہوا ہو پھر وہ اپنی سواری کے ملنے سے نا امید ہو کر کسی درخت کے سائے میں آ کر لیٹ جائے- اب جب کہ وہ اپنی سواری کے ملنے سے بالکل نا امید ہو چکا تھا کہ اچانک اسے وہ سواری کھڑی نظر آئے تو وہ فوراً اس کی نکیل پکڑ لے اور خوشی کے غلبہ میں غلطی سے یوں کہہ جائے یا اللہ! آپ میرے بندے ہیں اور میں آپ کا رب ہوں- (مسلم)

۱۷۵- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَ قَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ. اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ، فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ، فَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَ طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَ زَادِهِ. رواہ مسلم، باب في الحض على التوبة و الفرح بها، رقم. ٦٩٥٥

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کو اپنے مؤمن بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جو کسی ہلاکت والے جنگل میں سواری پر جائے جس پر اس کا کھانا پینا رکھا ہو اور وہ (سواری سے اتر کر) سو جائے اور جب آنکھ کھلے اور دیکھے کہ سواری کہیں جا چکی ہے تو وہ اس کو ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ جب اسے (سخت) پیاس

لگے تو کہے کہ میں واپس اسی جگہ جاتا ہوں جہاں میں پہلے تھا اور میں وہاں سو جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں گا چنانچہ وہ بازو پر سر رکھ کر لیٹ جاتا ہے تاکہ مر جائے پھر وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری اس کے پاس موجود ہوتی ہے جس پر اس کا توشہ اور کھانے پینے کا سامان رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مؤمن بندہ کی توبہ پر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو (ناامید ہونے کے بعد) اپنی سواری اور توشہ (کے مل جانے) سے ہوتی ہے۔ (مسلم)

۱۷۶ - عَنْ اَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ، وَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. رواه مسلم، باب قبول التوبة من الذنوب......، رقم: ۶۹۸۹

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رات بھر اپنی رحمت کا ہاتھ بڑھائے رکھتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار رات کو توبہ کر لے، اور دن بھر اپنی رحمت کا ہاتھ بڑھائے رکھتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار دن میں توبہ کر لے (اور یہ سلسلہ جاری رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے۔ (اس کے بعد توبہ قبول نہیں ہوگی)۔ (مسلم)

۱۷۷ - عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ. (وهو قطعة من الحديث) رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في فضل التوبة، رقم: ۳۵۳۶

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب ایک دروازہ توبہ کے لئے بنایا ہے (جس کی لمبائی کا تو کیا پوچھنا) اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جو کبھی بند نہ ہوگا یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے نکلے (اس وقت قیامت قریب ہوگی اور توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا)۔ (ترمذی)

۱۷۸ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ

اَلْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ان الله يقبل توبة العبد.....، رقم: ٣٥٣٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتے ہیں جب تک غرغرہ یعنی نزع کی کیفیت شروع نہ ہوجائے۔ (ترمذی)

ف: موت کے وقت جب بندے کی روح جسم سے نکلنے لگتی ہے تو حلق کی نالی میں ایک قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے جسے غرغرہ کہتے ہیں اس کے بعد زندگی کی کوئی امید نہیں رہتی یہ موت کی یقینی اور آخری علامت ہوتی ہے لہٰذا اس علامت کے ظاہر ہونے کے بعد توبہ کرنا یا ایمان لانا معتبر نہیں ہوتا۔

۱۷۹- **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ تِيْبَ عَلَيْهِ حَتّٰى قَالَ بِشَهْرٍ حَتّٰى قَالَ بِجُمُعَةٍ، حَتّٰى قَالَ بِيَوْمٍ، حَتّٰى قَالَ بِسَاعَةٍ، حَتّٰى قَالَ بِفُوَاقٍ.** رواه الحاكم ٤/٢٥٨

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کرلے بلکہ مہینہ، ہفتہ، ایک دن، ایک گھڑی اور اونٹنی کا دودھ ایک مرتبہ دوہنے کے بعد دوسری مرتبہ دوہنے تک کا جو تھوڑا سا درمیانی وقفہ ہے، موت سے اتنی دیر پہلے تک بھی توبہ کرلے تو قبول ہوجاتی ہے۔ (مستدرک حاکم)

۱۸۰- **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَخْطَأَ خَطِيْئَةً اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا ثُمَّ نَدِمَ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ.** رواه البيهقي في شعب الايمان ٥/٣٨٧

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کوئی غلطی کی یا کوئی گناہ کیا پھر اس پر شرمندہ ہوا تو یہ شرمندگی اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ (بیہقی)

۱۸۱- **عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَ خَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ.** رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب في استعظام المؤمن ذنوبه......، رقم: ٢٤٩٩

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر آدمی خطا کرنے والا ہے اور بہترین خطا کرنے والے وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

۱۸۲ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ اَنْ يَطُوْلَ عُمْرُهُ، وَ يَرْزُقَهُ اللّٰهُ الْاِنَابَةَ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه و وافقه الذهبى ٤/ ٢٤٠

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کی نیک بختی میں سے یہ ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عطا فرمادیں۔ (مستدرک حاکم)

۱۸۳ - عَنِ الْاَغَرِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ، فَاِنِّىْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ - فِى الْيَوْمِ - مِائَةَ مَرَّةٍ. رواه مسلم، باب استحباب الاستغفار....، رقم: ٦٨٥٩

حضرت اغر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو اس لئے کہ میں خود دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم)

۱۸۴ - عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ ابْنَ آدَمَ اُعْطِىَ وَ ادِيًا مَلْاً مِنْ ذَهَبٍ، اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَانِيًا، وَ لَوْ اُعْطِىَ ثَانِيًا اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَالِثًا، وَ لَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ. رواه البخارى، باب مايتقى من فتنة المال، رقم: ٦٤٣٨

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگو! نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے تھے: اگر انسان کو سونے سے بھرا ہوا ایک جنگل مل جائے تو دوسرے کی خواہش کرے گا اور اگر دوسرا جنگل مل جائے تو تیسرے کی خواہش کرے گا، انسان کا پیٹ تو صرف قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے (یعنی قبر کی مٹی میں جا کر ہی وہ اپنی اس مال کے بڑھانے کی خواہش سے رک سکتا ہے) البتہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر مہربانی

فرماتے ہیں جو اپنے دل کا رخ دنیا کی دولت کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف کر لے (اسے اللہ تعالیٰ دنیا میں دل کا اطمینان نصیب فرماتے ہیں اور مال کے بڑھانے کی حرص سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں)۔ (بخاری)

۱۸۵- عَنْ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَلَهُ' وَ اِنْ كَانَ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ. رواه ابوداؤد' باب في الاستغفار' رقم: ۱۵۱۷ و رواه الحاكم من حديث ابن مسعود و قال: صحيح على شرط مسلم الا انه قال: يقولها ثلا ثا و وافقه الذهبي ۲/۱۱۸

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے' اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگر چہ وہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو۔ ایک روایت میں ان کلمات کے تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جن کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہیں' قائم رہنے والے ہیں اور انہی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(ابوداؤد' مستدرک حاکم)

۱۸۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: وَ اذُنُوْبَاهُ وَ اذُنُوْبَاهُ' فَقَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاَ ثًا' فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَ رَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ' فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ: عُدْ فَعَادَ' ثُمَّ قَالَ: عُدْ فَعَادَ' فَقَالَ: قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ. رواه الحاكم' و قال: حديث رواته عن احرهم مدنيون ممن لا يعرف واحد منهم بجرح و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ۱/۵۴۳

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ! اس نے یہ دو یا تین مرتبہ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم کہو اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ

اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ رَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ. اللہ! آپ کی مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل سے زیادہ آپ کی رحمت کا امید وار ہوں- اس شخص نے یہ کلمات کہے- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر کہو اس نے پھر کہے- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر کہو اس نے تیسری مرتبہ بھی یہ کلمات کہے- اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اٹھ جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرما دی- (مستدرک حاکم)

۱۸۷- عَنْ سَلْمٰی اُمِّ بَنِیْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّھَا قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَخْبِرْنِیْ بِکَلِمَاتٍ وَ لَا تُکْثِرْ عَلَیَّ قَالَ: قُوْلِی: اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ، یَقُوْلُ اللّٰہُ: ھٰذَا لِیْ، وَ قُوْلِی: سُبْحَانَ اللّٰہِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، یَقُوْلُ اللّٰہُ: ھٰذَا لِیْ، وَ قُوْلِی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، یَقُوْلُ: قَدْ فَعَلْتُ: فَتَقُوْلِیْنَ عَشْرَ مِرَارٍ، یَقُوْلُ: قَدْ فَعَلْتُ. رواہ الطبرانی و رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۹

حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چند کلمات بتا دیجئے مگر زیادہ نہ ہوں- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لئے ہے- دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لئے ہے اور کہو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ''اے اللہ میری مغفرت فرما دیجئے'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے مغفرت کر دی- تم اس کو دس مرتبہ کہو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرماتے ہیں: میں نے مغفرت کر دی- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۸۸- عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِیْ کَلَامًا اَقُوْلُہُ قَالَ: قُلْ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ قَالَ: فَھٰؤُلَاءِ لِرَبِّیْ، فَمَا لِیْ؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَ اھْدِنِیْ وَ ارْزُقْنِیْ. رواہ مسلم، رقم: ۶۸۴۸، و زاد من حدیث ابی مالک وعافنی وقال فی روایۃ: فان ھؤلاء تجمع لک دنیاک و آخرتک. رواہ مسلم، باب فضل التھلیل و التسبیح

و الدعا، رقم: ٦٨٥١، ٦٨٥٠

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے کوئی ایسا کلام سکھا دیجئے جس کو میں پڑھتا رہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہا کرو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی بڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بہت تعریفیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں جو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے جو غالب ہیں حکمت والے ہیں۔ اس دیہات کے رہنے والے شخص نے عرض کیا یہ کلمات تو میرے رب کو یاد کرنے کے لئے ہیں۔ میرے لئے وہ کون سے کلمات ہیں (جن کے ذریعہ میں اپنے لئے دعا کروں)؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس طرح مانگو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَ اهْدِنِيْ وَ ارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ اللہ! میری مغفرت فرما دیجئے، مجھ پر رحم فرما دیجئے، مجھے ہدایت دے دیجئے، مجھے روزی دے دیجئے اور مجھے عافیت عطا فرما دیجئے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات تمہارے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو جمع کر دیں گے۔ (مسلم)

۱۸۹ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَدِهِ. رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی عقد التسبيح باليد، رقم: ٣٤٨٦

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے ہاتھ مبارک کی انگلیوں پر تسبیح شمار کرتے دیکھا۔ (ترمذی)

رسول اللہ سے منقول اذکار اور دعائیں

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (البقرة: ۱۸٦)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں (کہ میں قریب ہوں یا دور) تو آپ بتا دیجئے کہ میں قریب ہی ہوں، دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا مانگے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَاؤُکُمْ﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے، اگر تم دعا نہ کرو تو میرا رب بھی تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً﴾ (الاعراف: ۵۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا کیا کرو۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا﴾ (الاعراف: ۵٦)

ایک جگہ ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور رحمت کی امید رکھتے ہوئے دعا مانگتے رہنا۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف: ۱۸۰)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور اچھے اچھے سب نام اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں لہٰذا انہیں ناموں سے اللہ تعالیٰ کو پکارا کرو۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ (النمل: ٦۲)

ایک جگہ ارشاد ہے: (اللہ تعالیٰ کے سوا) بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ بے قرار اس کو پکارتا ہے اور تکلیف و مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔ (نمل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ☆ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾ (البقرة: ۱۵۶، ۱۵۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (صبر کرنے والے وہ ہیں جن کی یہ عادت ہے کہ) جب ان پر کسی قسم کی کوئی بھی مصیبت آتی ہے تو (دل سے سمجھ کر یوں) کہتے ہیں کہ ہم تو (مال و اولاد سمیت حقیقتاً) اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہیں (اور مالک حقیقی کو اپنی چیز میں ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے لہٰذا بندے کو مصیبت میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) اور ہم سب (دنیا سے) اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جانے والے ہیں (لہٰذا یہاں کے نقصانوں کا بدلہ وہاں مل کر رہے گا) یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی جانب سے خاص خاص رحمتیں ہیں (جو صرف انہیں پر ہوں گی) اور عام رحمت بھی ہوگی (جو سب پر ہوتی ہے) اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ☆ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ☆ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ☆ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ☆ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ☆ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ☆ هٰرُوْنَ اَخِي ☆ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ☆ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ☆ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ☆ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا﴾ (طه: ۲۴-۳۴)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ بہت حد سے نکل گیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی میرے رب میرا حوصلہ بڑھا دیجئے اور میرے لئے میرے (تبلیغی) کام کو آسان کر دیجئے اور میری زبان کا بند یعنی لکنت ہٹا دیجئے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ اور میرے گھر والوں میں سے میرے لئے ایک مددگار مقرر کر دیجئے وہ مددگار ہارون کو بنا دیجئے جو میرے بھائی ہیں۔ ان کے ذریعہ میری کمر ہمت مضبوط کر دیجئے اور ان کو میرے (تبلیغی) کام میں شریک کر دیجئے تاکہ ہم مل کر آپ کی پاکی بیان کریں اور خوب کثرت سے آپ کا ذکر کریں۔ (طٰہٰ)

احادیثِ نبویہ

۱۹۰ – عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث غریب، باب منہ الدعاء مخ العبادۃ، رقم: ۳۳۷۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد منقول ہے: دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی)

۱۹۱ – عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ، ثُمَّ قَالَ ﴿وَ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ﴾ رواہ الترمذی و قال ھذا حدیث حسن صحیح، باب و من سورۃ المؤمن، رقم: ۳۲۴۷

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دعا عبادت ہی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے (بطور دلیل) قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ترجمہ: اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے دعا مانگا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، بلاشبہ جو لوگ میری بندگی کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

۱۹۲ – عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُحِبُّ اَنْ یُّسْاَلَ، وَ اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ. رواہ الترمذی، باب فی انتظار الفرج، رقم: ۳۵۷۱

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ ان سے مانگا جائے اور کشادگی (کی دعا کے بعد کشادگی) کا انتظار کرنا افضل عبادت ہے۔ (ترمذی)

ف: کشادگی کے انتظار کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کی امید رکھی جائے کہ جس رحمت، ہدایت، بھلائی کے لئے دعا مانگی جارہی ہے وہ انشاء اللہ ضرور حاصل ہوگی۔

۱۹۳ - عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ، وَ لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه و وافقه الذهبی ۱/۴۹۳

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کے فیصلہ کو ٹال نہیں سکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی اور آدمی (بسا اوقات) کسی گناہ کے کرنے کی وجہ سے روزی سے محروم کر دی جاتا ہے۔ (مستدرک حاکم)

ف: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ طے ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا اور اور جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے "دعا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقدر ہوتا ہے"۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اس شخص کی عمر مثلاً ساٹھ سال ہے لیکن یہ شخص فلاں نیکی مثلاً حج کرے گا اس لئے اس کی عمر بیس سال بڑھا دی جائے گی اور یہ اسّی سال دنیا میں زندہ رہے گا۔ (مرقاۃ)

۱۹۴ - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَأْثَمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اِذًا نُكْثِرُ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْثَرُ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب صحيح، باب انتظار الفرج و غير ذلك، رقم: ۳۵۷۳ و رواه الحاكم و زاد فيه: اَوْ يَدَّخِرُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَهَا وقال: هذا حديث صحيح الاسناد و وافقه الذهبی ۱/۴۹۳

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین پر جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ یا تو اس کو وہی عطا فرما دیتے ہیں جو اس نے مانگا ہے یا کوئی تکلیف اس دعا کے بقدر اس سے ہٹا لیتے ہیں یا اس کے لئے اس دعا کے برابر اجر کا ذخیرہ کر دیتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا: جب بات یہ ہے (کہ دعا

ضرور قبول ہوتی ہے اور اس کے بدلے میں کچھ نہ کچھ ضرور ملتا ہے) تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ دینے والے ہیں۔ (ترمذی، مستدرک حاکم)

۱۹۵- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ان الله حيی كريم.....، رقم: ۳۵۵۶

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بہت زیادہ حیا کی صفت ہے وہ بغیر مانگے بہت زیادہ دینے والے ہیں۔ جب آدمی اللہ تعالیٰ کے سامنے مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں ان ہاتھوں کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے حیا آتی ہے (اس لئے ضرور عطا فرمانے کا فیصلہ فرماتے ہیں)۔ (ترمذی)

۱۹۶- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَ اَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِيْ. رواه مسلم، باب فضل الذكر و الدعاء، رقم: ۶۸۲۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: میں اپنے بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے۔ اور جس وقت وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (مسلم)

۱۹۷- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الدُّعَاءِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم: ۳۳۷۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ بلند مرتبہ کوئی چیز نہیں ہے۔ (ترمذی)

۱۹۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَ الْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ. رواه

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

— عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الدعاء سلاح المؤمن وعماد الدين ونور السموات والأرض [illegible]

[illegible]

[illegible]

— عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ أنه قال لا يزال يستجاب للعبد ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم ما لم يستعجل قيل يا رسول الله ما الاستعجال قال يقول قد دعوت وقد دعوت فلم أر يستجيب لي فيستحسر عند ذلك ويدع الدعاء [illegible]

[illegible]

[illegible]

— عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال لينتهين أقوام عن رفعهم أبصارهم عند الدعاء في الصلاة إلى السماء أو لتخطفن أبصارهم [illegible]

[illegible]

[illegible]

ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی۔ (مسلم)

ف: نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے خاص طور پر اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ دعا کے وقت نگاہ آسمان کی طرف اٹھ ہی جاتی ہے۔ (فتح الملہم)

۲۰۲- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُدْعُوا اللّٰهَ وَ اَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ، وَ اعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث غریب، کتاب الدعوات، رقم: ۳۴۷۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دعا کی قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا مانگو۔ اور یہ بات سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا کو قبول نہیں فرماتے جس کا دل (دعا مانگتے وقت) اللہ تعالیٰ سے غافل ہو، اللہ تعالیٰ کے غیر میں لگا ہوا ہو۔ (ترمذی)

۲۰۳- عَنْ حَبِیْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَجْتَمِعُ مَلَاٌ فَیَدْعُوْ بَعْضُهُمْ وَ یُؤَمِّنُ الْبَعْضُ اِلَّا اَجَابَهُمُ اللّٰهُ.

رواه الحاکم ۳/۳۴۷

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو جماعت ایک جگہ جمع ہو اور ان میں سے ایک دعا کرے اور دوسرے آمین کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

۲۰۴- عَنْ زُهَیْرِ النُّمَیْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ، فَاَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِی الْمَسْئَلَةِ، فَوَقَفَ النَّبِیُّ ﷺ یَسْتَمِعُ مِنْهُ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: بِاَیِّ شَیْءٍ یَخْتِمُ، فَقَالَ: بِآمِیْنَ، فَاِنَّهُ اِنْ خَتَمَ بِآمِیْنَ فَقَدْ اَوْجَبَ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِیْ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ، فَاَتَی الرَّجُلَ فَقَالَ: اِخْتِمْ یَا فُلَانُ بِآمِیْنَ وَ اَبْشِرْ. رواه ابوداؤد، باب التامین وراء الامام، رقم: ۹۳۸

حضرت زہیر نمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہمارا گذر ایک شخص کے پاس ہوا جو بہت عاجزی کے ساتھ دعا

میں لگا ہوا تھا- نبی کریم ﷺ اس کی دعا سننے کھڑے ہو گئے اور پھر ارشاد فرمایا: یہ دعا قبول کروا لے گا اگر اس پر مہر لگا دے- لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا کس چیز کے ساتھ مہر لگائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آمین کے ساتھ- بلاشبہ اگر اس نے آمین کے ساتھ مہر لگا دی یعنی دعا کے ختم پر آمین کہہ دی تو اس نے دعا کو قبول کروالیا- پھر اس شخص نے جس نے نبی کریم ﷺ سے مہر کے بارے میں دریافت کیا تھا اس (دعا مانگنے والے) شخص سے جا کر کہا فلاں! آمین کے ساتھ دعا کو ختم کرو اور دعا کی قبولیت کی خوشخبری حاصل کرو- (ابوداؤد)

۲۰۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَ يَدَعُ مَا سِوَى ذٰلِكَ. رواه ابوداؤد، باب الدعاء، رقم: ۱۴۸۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور اس کے علاوہ کی دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے- (ابوداؤد)

ف: جامع دعا سے وہ دعا مراد ہے جس میں الفاظ مختصر ہوں اور مفہوم میں وسعت ہو یا وہ دعا مراد ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی کو مانگا گیا ہو یا وہ دعا مراد ہے جس میں تمام مؤمنین کو شامل کیا گیا ہو جیسے رسول اللہ ﷺ سے اکثر یہ جامع دعا منقول ہے: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (بذل المجہود)

۲۰۶- عَنِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَنِی اَبِیْ وَ اَنَا اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ، وَ نَعِيْمَهَا وَ بَهْجَتَهَا، وَ كَذَا وَ كَذَا، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَ سَلَاسِلِهَا، وَ اَغْلَالِهَا وَ كَذَا وَ كَذَا، فَقَالَ: يَا بُنَیَّ! اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَكُوْنُ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِی الدُّعَاءِ، فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ، اِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَ الْجَنَّةَ اُعْطِيْتَهَا وَ مَا فِيْهَا مِنَ الْخَيْرِ، وَ اِنْ اُعِذْتَ مِنَ النَّارِ اُعِذْتَ مِنْهَا وَ مَا فِيْهَا مِنَ الشَّرِّ. رواه ابو داؤد، باب الدعاء، رقم: ۱۴۸۰

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دعا میں یوں کہہ رہا تھا اے اللہ! میں آپ سے جنت اور اس کی نعمتوں اور اس کی بہاروں اور فلاں فلاں چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور میں جہنم سے اور اس کی زنجیروں، ہتھکڑیوں اور

فلاں فلاں قسم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں- میرے والد سعد رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو ارشاد فرمایا: میرے پیارے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو دعا میں مبالغہ سے کام لیا کریں گے- تم ان لوگوں میں شامل ہونے سے بچو- اگر تمہیں جنت مل گئی تو جنت کی ساری نعمتیں مل جائیں گی اور اگر تمہیں جہنم سے نجات مل گئی تو جہنم کی تمام تکلیفوں سے نجات مل جائے گی (لہٰذا دعا میں اس تفصیل کی ضرورت نہیں بلکہ جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ مانگنا کافی ہے)- (ابوداؤد)

۲۰۷- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ. رواه مسلم، باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، رقم: ۱۷۷۰

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہر رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں دنیا و آخرت کی جو خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں- (مسلم)

۲۰۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهُ؟. رواه البخاري، باب الدعاء و الصلاة من آخر الليل، رقم: ۱۱۴۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارے رب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کروں؟- (بخاری)

۲۰۹- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا

اَعْطَاهُ: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. رواه الطبرانی فی الکبیر و الاوسط و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۲۴۱

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بھی ان پانچ کلمات کے ذریعہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۱۰- عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَلِظُّوا بِيَاذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ. رواه الحاکم وقال: هذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه و وافقه الذهبی ۱/۴۹۹

حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دعا میں یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کے ذریعہ اصرار کرو۔ یعنی اس لفظ کو دعا میں بار بار کہو۔ (مستدرک حاکم)

۲۱۱- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَا دُعَاءً اِلَّا اسْتَفْتَحَهُ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ. رواه احمد و الطبرانی بنحوه، و فیه: عمر بن راشد الیمامی و ثقه غیر و احد و بقیة رجال احمد رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/۲۴۰

حضرت سلمہ بن اکوع اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی ایسی دعا کرتے ہوئے نہیں سنا جس دعا کو آپ ان کلمات سے شروع نہ فرماتے ہوں یعنی ہر دعا کے شروع میں آپ ﷺ یہ کلمات فرماتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ میرا رب سب عیبوں سے پاک ہے، سب سے بلند سب سے زیادہ دینے والا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۱۲- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ: لَقَدْ سَاَلْتَ اللّٰہَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ. رواہ ابوداؤد' باب الدعاء' رقم: ۱۴۹۳

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے اس نام کے ذریعہ سے سوال کیا ہے کہ جس کے واسطے سے جو کچھ بھی مانگا جاتا ہے وہ عطا فرماتے ہیں اور جو دعا بھی کی جاتی ہے وہ اسے قبول فرماتے ہیں۔

ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے اس بات کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ ہی اللہ ہیں' آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' آپ اکیلے ہیں' بے نیاز ہیں' سب آپ کی ذات کے محتاج ہیں جس ذات سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی ان کے برابر کا ہے۔ (ابوداؤد)

۲۱۳- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ ﴿وَ اِلٰھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾ (البقرۃ: ۱۶۳) وَ فَاتِحَۃُ اٰلِ عِمْرَانَ ﴿الٓمّٓ ☆ اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ (آل عمران: ۱-۲) رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح' باب فی ایجاب الدعاء بتقدیم الحمد و الثناء.....' رقم: ۳۴۷۸

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے (سورہ بقرہ کی آیت) وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّاھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اور (سورہ آل عمران کی پہلی آیت) الٓمّٓ اللّٰہُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ. (ترمذی)

۲۱۴- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ حَلْقَۃٍ وَ رَجُلٌ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَلَمَّا رَکَعَ وَ سَجَدَ تَشَھَّدَ وَ دَعَا فَقَالَ فِیْ دُعَائِہٖ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ' یَا ذَا

الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ' یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَقَدْ دَعَا بِاسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی. رواه الحاکم و قال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ١/٥٠٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم کے ساتھ ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے۔ جب وہ رکوع سجدہ اور تشہد سے فارغ ہوئے تو انہوں نے دعا میں یوں کہا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ' یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ' یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ. ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی تمام تعریفوں کے واسطے سے سوال کرتا ہوں' آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' آپ زمین و آسمان کو نمونے کے بغیر بنانے والے ہیں' اے عظمت وجلال اور انعام واحسان کے مالک' اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور سب کو قائم رکھنے والے''۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے ایسے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جس کے واسطہ سے جب بھی دعا کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور جب بھی سوال کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرماتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

۲۱۵- عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: هَلْ اَدُلُّکُمْ عَلَی اسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی' الدَّعْوَةُ الَّتِیْ دَعَا بِهَا یُوْنُسُ حَیْثُ نَادَاهُ فِی الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثِ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ' فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ کَانَتْ لِیُوْنُسَ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "وَ نَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ" وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا فِیْ مَرَضِهٖ اَرْبَعِیْنَ مَرَّةً فَمَاتَ فِیْ مَرَضِهٖ ذٰلِکَ' اُعْطِیَ اَجْرَ شَهِیْدٍ وَ اِنْ بَرَاَ بَرَاَ وَ قَدْ غُفِرَ لَهٗ جَمِیْعُ ذُنُوْبِهٖ. رواه الحاکم ١/٥٠٦

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نہ بتا دوں کہ جس کے

ذریعہ سے دعا کی جائے تو قبول فرماتے ہیں اور سوال کیا جائے تو پورا فرماتے ہیں؟ یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعہ حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو تین اندھیریوں میں پکارا تھا' لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْـتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ''آپ کے سوا کوئی معبود نہیں' آپ تمام عیبوں سے پاک ہیں بے شک میں ہی قصور وار ہوں'' (تین اندھیریوں سے مراد رات' سمندر اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے ہیں) ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے یا تمام ایمان والوں کے لئے عام ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک نہیں سنا وَ نَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ کہ ہم نے یونس علیہ السلام کو مصیبتوں سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اس دعا کو اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ پڑھے اگر وہ اس مرض میں فوت ہو جائے تو اس کو شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اس بیماری سے اسے شفا مل گئی تو اس شفا کے ساتھ اس کے تمام گناہ معاف کئے جا چکے ہوں گے۔ (مستدرک حاکم)

۲۱۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: خَمْسُ دَعَوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَهُنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حِیْنَ یَنْتَصِرُ' وَ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حِیْنَ یَصْدُرُ' وَ دَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حِیْنَ یَقْفُلُ' وَ دَعْوَةُ الْمَرِیْضِ حِیْنَ یَبْرَءُ' وَ دَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ ثُمَّ قَالَ: وَ اَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ. رواه البیهقی فی شعب الایمان ۲/ ٤٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ قسم کی دعائیں خاص طور پر قبول کی جاتی ہیں۔ مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے لے' حج کرنے والے کی دعا جب تک وہ لوٹ نہ آئے' مجاہد کی دعا جب تک وہ واپس نہ آئے' بیمار کی دعا جب تک وہ صحت یاب نہ ہو اور ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی وہ دعا ہے جو اپنے کسی بھائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے کی جائے۔ (بیہقی)

۲۱۶ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ لَاشَکَّ فِیْهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ. رواه ابوداؤد، باب الدعاء بظهر الغيب رقم: ١٥٣٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں خاص طور پر قبول کی جاتی ہیں جن کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (اولاد کے حق میں) باپ کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔ (ابوداؤد)

۲۱۷ – عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَاِنْ اَقْعُدَ اَذْکُرُ اللّٰهَ، وَاُکَبِّرُهُ، وَ اَحْمَدُهُ، وَ اُسَبِّحُهُ، وَ اُهَلِّلُهُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ رَقَبَتَیْنِ اَوْ اَکْثَرَ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ، وَ مِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ.
رواه احمد ٥/٢٥٥

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں فجر کی نماز سے سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کی بڑائی، اس کی تعریف، اس کی پاکی بیان کرنے اور لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہنے میں مشغول رہوں یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دو یا اس سے زیادہ غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ان اعمال میں مشغول رہوں یہ مجھے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (مسند احمد)

۲۱۸ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ بَاتَ طَاهِرًا، بَاتَ فِیْ شِعَارِهٖ مَلَکٌ، فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِکَ فُلَانٍ، فَاِنَّهٗ بَاتَ طَاهِرًا. رواه ابن حبان (و اسناده حسن) ٣/٣٢٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص باوضو رات کو سوتا ہے تو فرشتہ اس کے جسم کے ساتھ لگ کر رات گزارتا ہے۔ جب بھی وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے فرشتہ اسے دعا دیتا ہے۔ یا اللہ! اپنے اس بندہ کی مغفرت فرما دیجئے اس لئے کہ یہ باوضو سویا ہے۔ (ابن حبان)

۲۲۰- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ. رواه ابو داؤد، باب في النوم على طهارة، رقم: ۵۰۴۲

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جومسلمان بھی رات باوضو ذکر کرتے ہوئے سوتا ہے، پھر جب کسی وقت رات میں اس کی آنکھ کھلتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کسی بھی خیر کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عطا فرماتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۲۲۱- عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه و وافقه الذهبي، ۳۰۹/۱

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رات کے اخیر حصے میں بندہ سے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں، اگر تم سے ہو سکے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔ (مستدرک حاکم)

۲۲۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَاَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ صَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ. رواه مسلم، باب جامع صلوة الليل....، رقم: ۱۷۴۵

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو سوتا رہ جائے اور اپنا معمول یا اس کا کچھ حصہ پورا نہ کر سکے پھر اسے (اگلے دن) فجر اور ظہر کے درمیان پورا کر لے تو اس کے اعمال نامہ میں وہ عمل رات ہی کا لکھا جائے گا۔ (مسلم)

۲۲۳- عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَ لَهُ الْحَمْدُ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَ مُحِيَ بِهِنَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَ رُفِعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَ كُنَّ لَهُ عَدْلَ عِتَاقَةِ اَرْبَعِ

رِقَابٍ، وَ كُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَ مَنْ قَالَهُنَّ اِذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ دُبُرَ صَلَاتِهِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ. رواه ابن حبان (و سنده حسن) ۳۶۹/۵

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح دس مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَ لَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" پڑھے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی' اس کی دس برائیاں مٹا دی جائیں گی' اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے' اس کو چار غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا' اور شام ہونے تک شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی- اور جو شخص مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے تو صبح تک یہی سب انعامات ملیں گے- (ابن حبان)

۲۲۳- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَ حِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ. رواه مسلم، باب فضل التهليل و التسبيح و الدعاء، رقم: ۶۸۴۳ و عند ابی داؤد: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ باب ما يقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۹۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح اور شام "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ" سو مرتبہ پڑھا تو کوئی شخص قیامت کے دن اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا سوائے اس شخص کے جو اس کے برابر یا اس سے زیادہ پڑھے- ایک روایت میں یہ فضیلت سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ کے بارے میں آئی ہے- (مسلم' ابوداؤد)

۲۲۴- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاِذَا اَمْسٰى مِائَةَ مَرَّةٍ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ، وَ اِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ. رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ۵۱۸/۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو

ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص صبح شام سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ پڑھے' اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (مستدرک حاکم)

۲۲۶- عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَ اِذَا اَمْسٰى: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا' اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهُ. رواہ ابو داؤد' باب ما يقول اذا اصبح' رقم: ۵۰۷۲ وعند احمد: اَنَّهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ ۳۳۷/۴

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص صبح شام رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا پڑھے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس شخص کو (قیامت کے دن) راضی کریں۔
ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول ماننے پر راضی ہیں۔ (ابوداؤد)

دوسری روایت میں اس دعا کو صبح شام تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ (مسند احمد)

۲۲۷- عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا' وَحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواہ الطبرانی باسنادین و اسناد احدهما جید' و رجاله و ثقوا' مجمع الزوائد ۱۶۳/۱۰

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچے گی۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

۲۲۸- عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِرَارًا وَ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ مِرَارًا وَ مِنْ عُمَرَ مِرَارًا' قُلْتُ: بَلٰى' قَالَ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَ اِذَا اَمْسٰى: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ' وَ اَنْتَ تَهْدِيْنِيْ' وَ اَنْتَ تُطْعِمُنِيْ' وَ اَنْتَ تَسْقِيْنِيْ' وَ اَنْتَ تُمِيْتُنِيْ' وَ اَنْتَ تُحْيِيْنِيْ لَمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُوْبِهِنَّ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعَ مِرَارٍ' فَلَا يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا

اَعْطَاهُ اِيَّاهُ. رواه الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن' مجمع الزوائد ١٠/ ١٦٠

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی مرتبہ سنی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کئی مرتبہ سنی ہے۔ میں نے عرض کیا: ضرور سنائیں۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص صبح اور شام اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ' وَ اَنْتَ تَهْدِيْنِیْ' وَ اَنْتَ تُطْعِمُنِیْ' وَاَنْتَ تَسْقِيْنِیْ' وَ اَنْتَ تُمِيْتُنِیْ' وَ اَنْتَ تُحْيِيْنِیْ پڑھے ''اے اللہ آپ ہی نے مجھے پیدا کیا اور آپ ہی مجھے ہدایت دینے والے ہیں' آپ ہی مجھے کھلاتے ہیں' آپ ہی مجھے پلاتے ہیں' آپ ہی مجھے ماریں گے اور آپ ہی مجھے زندہ کریں گے'' تو جو اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عطا فرمائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روزانہ سات مرتبہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے اور جو بھی چیز وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے اللہ تعالیٰ ان کو عطا فرما دیتے تھے۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

۲۲۹- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَنَّامِ الْبَيَاضِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ! مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ' لَا شَرِيْكَ لَكَ' فَلَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ' فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهِ' وَ مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِیْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهِ. رواه ابوداؤد' باب ما يقول اذا اصبح' رقم: ۵۰۷۳ و فی رواية للنسائی بزيادة: اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ. بدون ذكر المساء فی عمل اليوم و الليلة' رقم: ۷

حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ! مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ' لَا شَرِيْكَ لَكَ' فَلَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ ''اے اللہ! جو بھی کوئی نعمت مجھے یا آپ کی کسی مخلوق کو آج صبح ملی ہے وہ تنہا آپ ہی کی طرف سے دی ہوئی ہے' آپ کا کوئی شریک نہیں' آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور آپ ہی کے لئے سارا شکر ہے'' تو اس نے اس دن کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا اور جس

نے شام ہونے پر یہ دعا پڑھی تو اس نے اس رات کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔(ابوداوٗد، نسائی)

۲۳۰- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَوْ يُمْسِىْ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُکَ، وَ اُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِکَ وَ مَلَائِکَتَکَ، وَ جَمِيْعَ خَلْقِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَعْتَقَ اللّٰهُ رُبُعَهُ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَعْتَقَ اللّٰهُ نِصْفَهُ، وَ مَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا اَعْتَقَ اللّٰهُ ثَلَاثَةَ اَرْبَاعِهِ، فَاِنْ قَالَهَا اَرْبَعًا اَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ. رواہ ابو داؤد، باب مایقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۶۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح یا شام ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُکَ، وَ اُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِکَ وَ مَلَائِکَتَکَ، وَ جَمِيْعَ خَلْقِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ ''اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں، اور آپ کے عرش کے اٹھانے والوں کو، آپ کے فرشتوں کو اور آپ کی ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ آپ ہی اللہ ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس پر کہ محمد (ﷺ) آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں'' تو اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی حصہ کو دوزخ سے آزاد فرما دیتے ہیں، جو دو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے آدھے حصہ کو جہنم کی آگ سے آزاد فرما دیتے ہیں، جو تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تین چوتھائی کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرما دیتے ہیں اور جو شخص چار مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا دوزخ کی آگ سے آزاد فرما دیتے ہیں۔(ابوداوٗد)

۲۳۱- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: مَا يَمْنَعُکِ اَنْ تَسْمَعِیْ مَا اُوْصِيْکِ بِهٖ اَنْ تَقُوْلِیْ اِذَا اَصْبَحْتِ وَ اِذَا اَمْسَيْتِ: يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ وَ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ. رواہ الحاکم و قال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ۱/۵۴۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری نصیحت غور سے سنو۔ تم صبح وشام یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ وَ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ کہا کرو "اے ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والے اے زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو قائم رکھنے والے! میں آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر فریاد کرتا ہوں کہ میرے سارے کام درست فرما دیجئے اور مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی میرے نفس کے حوالہ نہ فرمایئے۔" (مستدرک حاکم)

۲۳۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَةَ! قَالَ: اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّکَ. رواه مسلم، باب فی التعوذ من سوء القضاء......، رقم: ٦٨٨٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے رات بچھو کے کاٹنے سے بہت تکلیف پہنچی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کلمات کہہ لیتے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ "میں اللہ تعالیٰ کے سارے (نفع دینے والے شفا دینے والے) کلمات کے ذریعہ اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں" تو تمہیں بچھو کبھی نقصان نہ پہنچا سکتا۔ (مسلم)

ف: بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات سے مراد قرآن کریم ہے۔ (مرقاة)

۲۳۳۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِیْنَ یُمْسِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّهٗ حُمَةٌ تِلْکَ اللَّیْلَةَ. قَالَ سُهَیْلٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَکَانَ اَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَهَا کُلَّ لَیْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِیَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن، باب دعاء اعوذ بکلمات الله التامات....، رقم: ٣٦٠٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو اس رات اس کو کسی قسم کا زہر نقصان نہ پہنچا سکے گا- حضرت سہیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر والوں نے اس دعا کو یاد کر رکھا تھا اور وہ روزانہ رات کو پڑھ لیا کرتے تھے- ایک رات ایک بچی کو کسی زہریلے جانور نے ڈس لیا تو اسے اس کی تکلیف بالکل محسوس نہیں ہوئی- (ترمذی)

۲۳۴- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَ قَرَأَ ثَلَاثَ آیَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَ اِنْ مَاتَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مَاتَ شَھِیْدًا' وَ مَنْ قَالَھَا حِیْنَ یُمْسِیْ کَانَ بِتِلْکَ الْمَنْزِلَۃِ. رواہ الترمذی و قال: ھذا حدیث حسن غریب' باب فی فضل قراءۃ آخر سورۃ الحشر' رقم: ۲۹۲۲

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں جو شخص صبح تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھ لے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں- اور اگر اس دن مر جائے تو شہید مرے گا اور جو شخص شام کو پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو صبح تک رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اگر اس رات مر جائے تو شہید مرے گا- (ترمذی)

۲۳۵- عَنْ عُثْمَانَ یَعْنِی ابْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ' لَمْ تُصِبْہُ فَجْاَۃُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُصْبِحَ' وَ مَنْ قَالَھَا حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْہُ فَجْاَۃُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُمْسِیَ. رواہ ابوداؤد' باب ما یقول اذا اصبح' رقم: ۵۰۸۸

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص شام کو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو صبح ہونے تک اور

صبح کو تین مرتبہ پڑھے تو شام ہونے تک اسے کوئی اچانک مصیبت نہیں پہنچے گی۔ (وہ کلمات یہ ہیں) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اس اللہ کے نام کے ساتھ (ہم نے صبح یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ زمین یا آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہ (سب کچھ) سننے اور جاننے والا ہے۔ (ابوداوٗد)

۲۳۶۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَ اِذَا اَمْسٰی: حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَاهُ اللّٰهُ مَا اَهَمَّهٗ، صَادِقًا كَانَ بِهَا اَوْ كَاذِبًا. رواه ابوداؤد، باب ما یقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۸۱

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح و شام سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سچے دل سے کہے یعنی فضیلت کے یقین کے ساتھ کہے یا یوں ہی فضیلت کے یقین کے بغیر کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی (دنیا اور آخرت کے) تمام غموں سے حفاظت فرمائیں گے۔

ترجمہ: مجھے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے، ان کے سوا کوئی معبود نہیں ان ہی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کے مالک ہیں۔ (ابوداوٗد)

۲۳۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ یَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِیْنَ یُمْسِیْ وَ حِیْنَ یُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ، اَللّٰهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰهُمَّ! احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ، وَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ، وَ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ. رواه ابوداؤد، باب ما یقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۷۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام کبھی بھی ان دعاؤں کا پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ، اَللّٰهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰهُمَّ!

احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ، وَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ، وَ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین، دنیا، اہل و عیال اور مال میں عافیت اور سلامتی چاہتا ہوں۔ یا اللہ! آپ میرے عیوب کی پردہ پوشی فرمایئے اور مجھ کو خوف کی چیزوں سے امن نصیب فرمایئے۔ یا اللہ! آپ میری آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور اوپر سے حفاظت فرمایئے اور میں آپ کی عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں نیچے کی جانب سے اچانک ہلاک کر دیا جاؤں۔ (ابوداؤد)

۲۳۸- عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ یَقُوْلَ: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ، وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ، وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ: وَ مَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُمْسِیَ، فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ، وَ مَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ، وَ ھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا، فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُصْبِحَ، فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ رواہ البخاری، باب افضل الاستغفار، رقم: ۶۳۰۶

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ) یہ ہے کہ یوں کہے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ، وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ، وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! آپ ہی میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔ میں آپ کا بندہ ہوں، اور بقدر استطاعت آپ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے کئے ہوئے برے عمل سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور مجھ پر جو آپ کی نعمتیں ہیں ان کا میں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دیجئے کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں ان کلمات کو پڑھا اور اسی دن میں شام ہونے سے پہلے اس کو موت آ گئی تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا اور اسی طرح اگر کسی نے دل کے یقین کے ساتھ شام کے کسی حصہ میں ان کلمات کو پڑھا اور صبح ہونے سے پہلے اس کو موت آ گئی تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔ (بخاری)

۲۳۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ "فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ" اِلٰى "وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ" (الروم: ۱۷-۱۹) اَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذٰلِكَ وَ مَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ. رواہ ابوداؤد، باب ما یقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۷۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح (سورہ روم پارہ ۲۱ کی) یہ تین آیات "فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ" سے "وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ" تک پڑھ لے تو اس دن کے جو (معمولات وغیرہ) اس سے چھوٹ جائیں اس کا ثواب مل جائے گا اور جو شخص شام کو یہ آیات پڑھ لے تو اس رات کے جو (معمولات) اس سے چھوٹ جائیں اس کا ثواب اسے مل جائے گا۔

ترجمہ: تم لوگ جب شام کرو اور جب صبح کرو تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیا کرو۔ اور تمام آسمان اور زمین میں انہی کی تعریف ہوتی ہے، اور تم سہ پہر کے وقت اور ظہر کے وقت (بھی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیا کرو) وہ زندہ کو مردے سے نکالتے ہیں اور مردہ کو زندہ سے نکالتے ہیں اور زمین کو اس کے مردہ یعنی خشک ہونے کے بعد زندہ یعنی سرسبز و شاداب کرتے ہیں اور اسی طرح تم لوگ (قیامت کے روز قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ (ابوداؤد)

۲۴۰۔ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ،

بِسْمِ اللّٰهِ وَ لَجْنَا، وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَ عَلَى اللّٰهِ رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ. رواه ابوداؤد، باب ما يقول الرجل اذا دخل بيته، رقم: ٥٠٩٦

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ لَجْنَا، وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَ عَلَى اللّٰهِ رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا ''اے اللہ! میں آپ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی خیر مانگتا ہوں یعنی میرا گھر میں داخل ہونا اور باہر نکلنا میرے لئے خیر کا ذریعہ بنے۔ اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم گھر سے نکلے اور اللہ تعالیٰ ہی پر جو ہمارے رب ہیں ہم نے بھروسہ کیا''۔ پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔ (ابوداؤد)

۲۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ، فَذَکَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّیْطَانُ: لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَ لَا عَشَاءَ وَ اِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ، قَالَ الشَّیْطَانُ: اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ، وَ اِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ: اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَ الْعَشَاءَ. رواه مسلم، باب آداب الطعام و الشراب و احكامهما، رقم: ٥٢٦٢

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے یہاں تمہارے لئے نہ رات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا ہے۔ اور جب گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات رہنے کی جگہ مل گئی اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات رہنے کی جگہ اور کھانا بھی مل گیا۔ (مسلم)

۲۴۲- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَاخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَیْتِیْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ

اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ. رواہ ابوداؤد' باب ما يقول اذا خرج من بيته' رقم: ۵۰۹۴

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں' یا سیدھے راستہ سے پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں' یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے' یا میں جہالت میں بُرا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت میں بُرا برتاؤ کیا جائے۔ (ابوداؤد)

۲۴۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ يَعْنِيْ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ' لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ: كُفِيْتَ وَ وُقِيْتَ وَ تَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ. رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح غريب' باب ماجاء ما يقول الرجل اذا خرج من بيته' رقم: ۳۴۲۶ و ابوداؤد' و فيه يقال حينئذ: هُدِيْتَ وَ كُفِيْتَ وَ وُقِيْتَ فَتَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيَاطِيْنُ' فَيَقُوْلُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَ كُفِيَ وَ وُقِيَ. باب ما يقول اذا خرج من بيته' رقم: ۵۰۹۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ' لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ''میں اللہ کا نام لے کر نکل رہا ہوں' اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے' کسی خیر کے حاصل کرنے یا کسی شر سے بچنے میں کامیابی اللہ ہی کے حکم سے ہو سکتی ہے۔'' اس وقت اس سے کہا جاتا ہے یعنی فرشتے کہتے ہیں: تمہارے کام بنا دیئے گئے اور تمہاری ہر شر سے حفاظت کی گئی۔ شیطان (نامراد ہو کر) اس سے دور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

ایک روایت میں یہ ہے کہ اس وقت (اس دعا کے پڑھنے کے بعد) اس سے کہا جاتا ہے: تمہیں پوری رہنمائی مل گئی' تمہارے کام بنا دیئے گئے اور تمہاری حفاظت کی

گئی- چنانچہ شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں- دوسرا شیطان پہلے شیطان سے کہتا ہے تو اس شخص پر کیسے قابو پا سکتا ہے جسے رہنمائی مل گئی ہو' جس کے کام بنا دیئے گئے ہوں اور جس کی حفاظت کی گئی ہو- (ابوداؤد)

۲۴۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ. رواه البخاري، باب الدعاء عند الكرب، رقم: ٦٣٤٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو بہت بڑے اور بردبار ہیں (گناہ پر فوراً پکڑ نہیں فرماتے) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو عرش عظیم کے رب ہیں' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو آسمانوں اور زمینوں اور معزز عرش کے رب ہیں- (بخاری)

۲۴۵- عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. رواه ابو داؤد، باب ما يقول اذا اصبح، رقم: ٥٠٩٠

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مصیبت میں مبتلا ہو وہ یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ''اے اللہ! میں آپ کی رحمت کی امید کرتا ہوں' مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ فرمایئے- میرے تمام حالات کو درست فرما دیجئے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے''- (بخاری)

۲۴۶- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَ اَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَجَرَهُ اللّٰهُ فِیْ مُصِيْبَتِهٖ، وَ اَخْلَفَ لَهٗ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قُلْتُ كَمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ خَيْرًا مِنْهُ، رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. رواه مسلم، باب ما يقال عند المصيبة، رقم: ۲۱۲۷

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھ لے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَ اَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِنْهَا ''بے شک ہم اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں ثواب عطا فرمایئے اور جو چیز آپ نے مجھ سے لے لی ہے اس سے بہتر چیز عطا فرمایئے'' تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت میں ثواب عطا فرماتے ہیں اور اس کو اس فوت شدہ چیز کے بدلے میں اس سے اچھی چیز عنایت فرما دیتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے اسی طرح دعا کی جس طرح رسول اللہ نے مجھے اس دعا کا حکم دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر بدل عطا فرما دیا یعنی رسول اللہ ﷺ کو میرا شوہر بنا دیا۔ (مسلم)

۲۴۷- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ (فِیْ رَجُلٍ غَضِبَ عَلَی الْآخَرِ) لَوْ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ.

(وهو بعض الحديث) رواه البخاری، باب قصة ابليس و جنوده، رقم: ۳۲۸۲

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک شخص کے بارے میں جو دوسرے پر ناراض ہو رہا تھا) ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ (بخاری)

۲۴۸- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ، وَ مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ آجِلٍ. رواه الترمذی و قال: هذا حديث

حسن صحیح غریب، باب ما جاء فی الھم فی الدنیا وحبھا، رقم: ۲۳۲۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو فاقہ بند نہ ہوگا- اور جس شخص کو فاقہ کی نوبت آجائے اور وہ اس کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو اللہ تعالیٰ جلد اس کی روزی کا انتظام فرما دیتے ہیں فوراً مل جائے یا کچھ تاخیر سے- (ترمذی)

۲۴۹ - عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ: اِنِّیْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ، قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ. قَالَ: قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب،

احادیث شتی من ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۶۳

حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مکاتب (غلام) نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں (بدل کتابت میں) طے شدہ مال ادا نہیں کر پا رہا- آپ اس بارے میں میری مدد فرمائیں- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھلا دوں جو مجھے رسول اللہ نے سکھائے تھے؟ اگر تم پر (یمن کے) صیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اس قرض کو ادا کرا دیں گے- تم یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. ''یا اللہ! مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام سے بچا لیجئے اور مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنے غیر سے بے نیاز کر دیجئے-'' (ترمذی)

ف: مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جسے اس کے آقا نے کہا ہو کہ اگر تم اتنا مال اتنے عرصہ میں ادا کر دو گے تو تم آزاد ہو جاؤ گے، جو مال اس معاملہ میں طے کیا جاتا ہے اس کو بدل کتابت کہتے ہیں-

۲۵۰ - عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ اُمَامَةَ، فَقَالَ: يَا اَبَا اُمَامَةَ! مَا لِیْ اَرَاكَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ فِیْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: هُمُوْمٌ

لزِمَتْنِیْ وَ دُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَالَ: اَفَلاَ اُعَلِّمُکَ کَلاَمًا اِذَا قُلْتَہٗ اَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمَّکَ وَ قَضٰی عَنْکَ دَیْنَکَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَالَ: قُلْ: اِذَا اَصْبَحْتَ وَ اِذَا اَمْسَیْتَ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَ الْحُزْنِ، وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ، وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ، قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمِّیْ وَ قَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ. رواہ ابوداؤد، باب فی الاستعاذۃ، رقم: ۱۵۵۵

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ کی نظر ایک انصاری شخص پر پڑی جن کا نام ابو امامہ تھا- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو امامہ! کیا بات ہے میں تمہیں نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں (الگ تھلگ) بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے غموں اور قرضوں نے گھیر رکھا ہے- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک دعا نہ سکھلا دوں جب تم اس کو کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے غم دور کر دیں گے اور تمہارا قرض اتروا دیں گے؟ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور سکھا دیں- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ، وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ، وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ.

ترجمہ: یا اللہ! میں فکر اور غم سے آپ کی پناہ لیتا ہوں، اور میں بے بسی اور سستی سے آپ کی پناہ لیتا ہوں، اور میں کنجوسی اور بزدلی سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور میں قرض کے بوجھ میں دبنے سے اور لوگوں کے میرے اوپر دباؤ سے آپ کی پناہ لیتا ہوں- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے صبح و شام اس دعا کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے غم دور کر دیئے اور میرا سارا قرضہ بھی ادا کروا دیا- (ابوداؤد)

۲۵۱- عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ لِمَلاَئِکَتِہٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَیَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَیَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ؟

فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَ اسْتَرْجَعَ' فَيَقُولُ اللّٰهُ: اِبْنُوا لِعَبْدِیْ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ. رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب' باب فضل المصيبة اذا احتسب' رقم: ۱۰۲۱

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں: تم میرے بندے کے بچے کو لے آئے؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم میرے بندے کے دل کے ٹکڑے کو لے آئے؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں- میرے بندے نے اس پر کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں: آپ کی تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا' اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد یعنی تعریف کا گھر رکھو- (ترمذی)

۲۵۲- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ' فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ' وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ' اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ. رواه مسلم' باب ما يقال عند دخول القبور و الدعا لا هلها' رقم: ۲۲۵۷

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو اس طرح کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ' وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ' لَلَاحِقُوْنَ' اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ ''اس بستی کے رہنے والے مؤمنو اور مسلمانو! تم پر سلام ہو' بلاشبہ ہم بھی ان شاء اللہ تم سے عنقریب ملنے والے ہیں- ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں''- (مسلم)

۲۵۳- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ' لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ' كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَ مَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ

دَرَجَةٍ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث غریب، باب ما یقول اذا دخل السوق، رقم: ۳۴۲۸ و قال الترمذی فی روایة له مکان "وَ رَفَعَ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ"، "وَ بَنٰی لَهُ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ" رقم: ۳۴۲۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بازار میں قدم رکھتے ہوئے یہ کلمات پڑھے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهُ لَا شَـرِيْكَ لَـهُ، لَـهُ الْـمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَـمُـوْتُ بِيَـدِهِ الْـخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، اور اس کی دس لاکھ خطائیں مٹا دیتے ہیں، اور دس لاکھ درجے اس کے بلند کر دیتے ہیں۔ ایک روایت میں میں دس لاکھ درجے بلند کرنے کے بجائے جنت میں ایک محل بنا دینے کا ذکر ہے۔ (ترمذی)

۲۵۴ – عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ بِاٰخِرَةٍ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُوْلُهُ فِيْمَا مَضٰى؟ قَالَ: كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ. رواه ابوداؤد، باب فی کفارة المجلس، رقم: ۴۸۵۹

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول عمر مبارک کے آخری زمانہ میں یہ تھا کہ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ پڑھا کرتے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج کل آپ کا معمول ایک دعا کے پڑھنے کا ہے جو پہلے نہیں تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا مجلس (کی لغزشوں) کا کفارہ ہے۔

ترجمہ: اے اللہ! آپ پاک ہیں، میں آپ کی تعریف بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (ابوداؤد)

۲۵۵ – عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ، فَقَالَهَا فِیْ مَجْلِسِ ذِکْرٍ کَانَتْ کَالطَّابِعِ یُطْبَعُ عَلَیْهِ، وَ مَنْ قَالَهَا فِیْ مَجْلِسِ لَغْوٍ کَانَتْ کَفَّارَةً لَهٗ. رواه الحاکم و قال: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه و وافقه الذهبی ۱/۵۳۷

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ذکر کی مجلس (کے آخر) میں یہ دعا پڑھی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ، یہ دعا اس مجلس ذکر کے لئے اس طرح ہوگی جس طرح (اہم کاغذات پر) مہر لگادی جاتی ہے یعنی یہ مجلس اللہ کے ہاں قبول ہو جاتی ہے اور اس کا اجر و ثواب اللہ کے ہاں محفوظ ہو جاتا ہے اور اگر یہ دعا ایسی مجلس میں پڑھے جس میں بیکار باتیں ہوئی ہوں تو یہ دعا اس مجلس کا کفارہ بن جائے گی۔ (مستدرک حاکم)

۲۵۶ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اُهْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ شَاةٌ فَقَالَ: اقْسِمِیْهَا وَ کَانَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذَا رَجَعَتِ الْخَادِمُ تَقُوْلُ: مَا قَالُوْا؟ تَقُوْلُ الْخَادِمُ: قَالُوْا: بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکُمْ تَقُوْلُ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَ فِیْهِمْ بَارَکَ اللّٰهُ نَرُدُّ عَلَیْهِمْ مِثْلَ مَا قَالُوْا وَ یَبْقٰی اَجْرُنَا لَنَا. الوابل الصیب من الکلم الطیب قال المحشی: اسناده صحیح ۱۸۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بکری ہدیہ میں آئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ اسے تقسیم کر دو۔ جب خادمہ لوگوں میں گوشت تقسیم کر کے واپس آتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھتیں: لوگوں نے کیا کہا؟ خادمہ کہتی لوگوں نے بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکُمْ کہا یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں وَ فِیْهِمْ بَارَکَ اللّٰهُ یعنی اللہ تعالیٰ انہیں برکت دیں۔ ہم نے ان کو وہی دعا دی جو دعا انہوں نے ہمیں دی (دعا دینے میں ہم اور وہ برابر ہو گئے) اب گوشت کی تقسیم کا ثواب ہمارے لئے باقی رہ گیا۔ (وابل الصیب)

۲۵۷ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُؤْتٰی بِاَوَّلِ الثَّمَرِ فَیَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَ فِیْ ثِمَارِنَا، وَ فِیْ مُدِّنَا وَ فِیْ صَاعِنَا

بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ. ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ. رواه مسلم، باب فضل المدينة.....، رقم: ۳۳۳۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موسم کا نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَ فِيْ ثِمَارِنَا وَ فِيْ مُدِّنَا وَ فِيْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ''اے اللہ! آپ ہمارے شہر مدینہ میں، ہمارے پھلوں میں، ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں خوب برکت عطا فرمائیے''۔ پھر آپ ﷺ اس وقت جو بچے حاضر ہوتے ان میں سب سے چھوٹے بچے کو وہ پھل دے دیا کرتے تھے۔ (مسلم)

ف: مُدّ ناپنے کا چھوٹا پیمانہ ہے جس میں تقریباً ایک کلو کی مقدار آ جاتی ہے۔ صاع ناپنے کا بڑا پیمانہ ہے جس میں تقریباً چار کلو کی مقدار آ جاتی ہے۔

۲۵۸- عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَ لَا نَشْبَعُ، قَالَ: فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ. رواه ابوداؤد، باب في الاجتماع على الطعام، رقم: ۳۷٦٤

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کھانا کھاتے ہیں مگر ہمارا پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: شاید تم لوگ علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کھانا ایک جگہ جمع ہو کر اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھایا کرو، تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔ (ابوداؤد)

۲۵۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَ لَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ، قَالَ: وَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَ لَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. رواه ابوداؤد، باب ما يقول اذا لبس ثوبا جديدا، رقم: ٤٠٢٣

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس

نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّةٍ. ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا'' تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اور جس نے کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّةٍ ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا'' تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

ف: اگلے گناہ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی گناہوں سے حفاظت فرمائیں گے۔ (بذل المجہود)

۲۶۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ، ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ کَانَ فِیْ کَنَفِ اللّٰهِ وَ فِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَ فِیْ سِتْرِ اللّٰهِ حَیًّا وَ مَیِّتًا. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث غریب، احادیث شتی من ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۶۰

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ. ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے کپڑے پہنائے، ان کپڑوں سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں ان سے زینت حاصل کرتا ہوں'' پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں رہے گا اور اس کے گناہوں پر اللہ تعالیٰ پردہ ڈالے رکھیں گے۔ (ترمذی)

۲۶۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَکًا، وَ اِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحَمِیْرِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَیْطَانًا. رواه البخاری، باب خیر مال

المسند...... رقم: ۳۳۰۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر آواز دیتا ہے۔ اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔ (بخاری)

۲۶۲ – عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَ الْاِيْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ، رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ. رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب مايقول عند رؤية الهلال، الجامع الصحيح للترمذی، رقم: ۳۴۵۱

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَ الْاِيْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ، رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ. ترجمہ: اے اللہ! یہ چاند ہمارے اوپر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکالیے۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ (ترمذی)

۲۶۳ – عَنْ قَتَادَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَ جَاءَ بِشَهْرِ كَذَا. رواه ابوداؤد، باب ما يقول الرجل اذا راى الهلال، رقم: ۵۰۹۲

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ جب نئے چاند کو دیکھتے تو تین بار فرماتے هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ''یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جنہوں نے تجھے پیدا کیا۔'' پھر فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَ جَاءَ بِشَهْرِ كَذَا ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے فلاں مہینہ ختم کیا اور فلاں مہینہ شروع کیا''۔ (ابوداؤد)

۲۶۴ – عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَاَى صَاحِبَ بَلَاءٍ

فَقَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ، وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا، اِلَّا عُوْفِیَ مِنْ ذٰلِکَ الْبَلَاءِ، کَائِنًا مَّا کَانَ مَا عَاشَ. رواہ

الترمذی و قال: هذا حدیث غریب، باب ماجاء ما یقول اذا رای مبتلی، رقم: ۳۴۳۱

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ، وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا. تو اس دعا کا پڑھنے والا اس پریشانی سے زندگی بھر محفوظ رہے گا خواہ وہ پریشانی کیسی ہی ہو۔

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تمہیں مبتلا کیا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔ (ترمذی)

ف: حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ اپنے دل میں کہے اور مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔ (ترمذی)

۲۶۵- عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّیْلِ وَضَعَ یَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی وَ اِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ. رواہ

البخاری، باب وضع الید تحت الخد الیمنی، رقم: ۶۳۱۴

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی ''اے اللہ میں آپ کا نام لے کر مرتا ہوں یعنی سوتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں یعنی جاگتا ہوں'' اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو انہی کی طرف قبروں سے اٹھ کر جانا ہے''۔ (بخاری)

۲۶۶- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا اَتَیْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَکَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! اَسْلَمْتُ وَجْهِیْ اِلَیْکَ، وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ، وَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ، رَهْبَةً وَ رَغْبَةً اِلَیْکَ، لَا مَلْجَاَ وَ لَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا

اِلَیۡکَ، آمَنۡتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیۡ اَنۡزَلۡتَ، وَ نَبِیِّکَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ قَالَ: فَاِنۡ مُتَّ مُتَّ عَلَی الۡفِطۡرَۃِ، وَ اجۡعَلۡهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوۡلُ. قَالَ الۡبَرَاءُ: فَقُلۡتُ اَسۡتَذۡکِرُهُنَّ، فَقُلۡتُ: وَ بِرَسُوۡلِکَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ، قَالَ: لَا، وَ نَبِیِّکَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ. رواہ ابوداؤد، باب مایقول عند النوم، رقم: ٥٠٤٦ وزاد مسلم وَ اِنۡ اَصۡبَحۡتَ اَصَبۡتَ خَیۡرًا، باب الدعاء عند النوم، رقم: ٦٨٨٥

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم (سونے کے لئے) بستر پر آنے کا ارادہ کرو تو وضو کرو پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ! اَسۡلَمۡتُ وَجۡهِیۡ اِلَیۡکَ، وَ فَوَّضۡتُ اَمۡرِیۡ اِلَیۡکَ، وَ اَلۡجَاۡتُ ظَهۡرِیۡ اِلَیۡکَ، رَهۡبَةً وَ رَغۡبَةً اِلَیۡکَ، لَا مَلۡجَاَ وَ لَا مَنۡجَا مِنۡکَ اِلَّا اِلَیۡکَ، آمَنۡتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیۡ اَنۡزَلۡتَ، وَ نَبِیِّکَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ.

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان آپ کے سپرد کر دی اور اپنا معاملہ آپ کے حوالہ کر دیا اور آپ سے ڈرتے ہوئے اور آپ ہی کی طرف رغبت کرتے ہوئے میں نے آپ کا سہارا لیا۔ آپ کی ذات کے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے۔ اور جو کتاب آپ نے اتاری ہے اس پر میں ایمان لے آیا اور جو نبی آپ نے بھیجا ہے اس پر بھی میں ایمان لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (اگر اس دعا کو پڑھ کر سو جاؤ) پھر اس رات تمہاری موت آ جائے تو تمہاری موت اسلام پر ہوگی اور اگر صبح اٹھو گے تو تمہیں بڑی خیر ملے گی اور اس دعا کے بعد کوئی اور بات نہ کرو (بلکہ سو جاؤ)۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے سامنے ہی اس دعا کو یاد کرنے لگا تو میں نے (آخری جملہ میں) وَنَبِیِّکَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ کی جگہ وَبِرَسُوۡلِکَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ کہا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں (بلکہ) وَنَبِیِّکَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ کہو۔ (ابوداؤد)

۲٦۷- عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِذَا آوٰی اَحَدُکُمۡ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلۡیَنۡفُضۡ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ، فَاِنَّهٗ لَا یَدۡرِیۡ مَا خَلَفَهٗ عَلَیۡهِ، ثُمَّ یَقُوۡلُ: بِاسۡمِکَ رَبِّیۡ وَضَعۡتُ جَنۡبِیۡ، وَ بِکَ اَرۡفَعُهٗ، اِنۡ اَمۡسَکۡتَ نَفۡسِیۡ فَارۡحَمۡهَا، وَ اِنۡ اَرۡسَلۡتَهَا فَاحۡفَظۡهَا بِمَا تَحۡفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیۡنَ. رواہ

البخاری' کتاب الدعوات' رقم: ٦٣٢٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو بستر کو اپنے تہبند کے کنارے سے تین مرتبہ جھاڑ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے بستر پر اس کی غیر موجودگی میں کیا چیز آ گئی ہو یعنی ممکن ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں بستر کے اندر کوئی زہریلا جانور چھپ گیا ہو۔ پھر کہے: بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ' وَ بِکَ اَرْفَعُهُ' اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا' وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ. ترجمہ: اے میرے رب! میں نے آپ کا نام لے کر اپنا پہلو بستر پر رکھا ہے اور آپ کے نام سے اس کو اٹھاؤں گا' اگر آپ سونے کی حالت میں میری روح کو قبض کر لیں تو اس پر رحم فرما دیجئے گا- اور اگر آپ اسے زندہ رکھیں تو اس کی اسی طرح حفاظت کیجئے جس طرح آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں- (بخاری)

۲۶۸- عَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَرْقُدَ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی تَحْتَ خَدِّهٖ' ثُمَّ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ' ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رواہ ابو داؤد' باب ما یقول عند النوم' رقم: ٥٠٤٥

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ کی اہلیہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں جب رسول اللہ سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ''اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے اس دن بچائیے جس دن آپ اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائیں گے-'' (ابوداؤد)

۲۶۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ. اَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ یَقُوْلُ حِیْنَ یَاْتِیْ اَهْلَهٗ: بِسْمِ اللّٰهِ' اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا' ثُمَّ قُدِّرَ بَیْنَهُمَا فِیْ ذٰلِکَ اَوْ قُضِیَ وَلَدٌ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْطَانٌ اَبَدًا. رواہ البخاری' باب ما یقول اذا اتی اهله' رقم: ٥١٦٥

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ' اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِیْ

الشَّیطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیطَانَ مَا رَزَقْتَنَا. پھر اس وقت کی ہمبستری سے اگر ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو اسے شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا- یعنی شیطان اس بچے کو گمراہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے گا- ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے یہ کام کرتا ہو اے اللہ! مجھے شیطان سے بچایئے اور جو اولاد آپ ہم کو عطا فرمائیں ان کو بھی شیطان سے بچایئے- (بخاری)

۲۷۰- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا فَزِعَ اَحَدُکُمْ فِی النَّوْمِ فَلْیَقُلْ: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ. قَالَ: فَکَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو یُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَ مَنْ لَمْ یَبْلُغْ مِنْهُمْ کَتَبَهَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِیْ عُنُقِهٖ. رواہ الترمذی و قال: ھذا حدیث حسن غریب، باب دعاء الفزع فی النوم، رقم: ۳۵۲۸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سوتے ہوئے گھبرا جائے تو یہ کلمات کہے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ. ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل، ہر عیب اور کمی سے پاک قرآنی کلمات کے ذریعہ اس کے غصہ سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کی برائی سے، شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آئیں پناہ مانگتا ہوں'' تو وہ خواب اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما (اپنے خاندان کی) اولاد میں جو ذرا سمجھ دار ہوتے ان کو یہ دعا سکھاتے تھے اور ناسمجھ بچوں کے لئے یہ دعا کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے- (ترمذی)

۲۷۱- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَیْهَا وَ لْیُحَدِّثْ بِمَا رَاٰی، وَ اِذَا رَاٰی غَیْرَ ذٰلِکَ مِمَّا یَکْرَهُهٗ فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَ لَا یَذْکُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب صحیح، باب ما یقول اذا رای رؤیا یکرھھا، رقم: ۳۴۵۳

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اسے بیان کرے اور اگر برا خواب دیکھے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے اسے چاہئے کہ اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے تو برا خواب اسے نقصان نہ دے گا- (ترمذی)

ف: اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّھَا کہے ''میں اس خواب کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں-''

۲۷۲- عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ، وَ الْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا یَکْرَھُہُ فَلْیَنْفِثْ حِیْنَ یَسْتَیْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَ یَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّھَا فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہُ. رواہ البخاری، باب النفث فی الرقیۃ، رقم: ۵۷۴۷

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب (جس میں گھبراہٹ ہو) شیطان کی طرف سے ہے- جب تم میں سے کوئی خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو جس وقت اٹھے (اپنی بائیں طرف) تین مرتبہ تھتکارے اور اس خواب کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے تو وہ خواب اس شخص کو نقصان نہ پہنچائے گا- (بخاری)

۲۷۳- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِہٖ، ابْتَدَرَہُ مَلَکٌ وَ شَیْطَانٌ، یَقُوْلُ الشَّیْطَانُ: اِخْتِمْ بِشَرٍّ، وَ یَقُوْلُ الْمَلَکُ: اِخْتِمْ بِخَیْرٍ، فَاِنْ ذَکَرَ اللّٰہَ ذَھَبَ الشَّیْطَانُ وَ بَاتَ الْمَلَکُ یَکْلَؤُہُ، وَ اِذَا اسْتَیْقَظَ ابْتَدَرَہُ مَلَکٌ وَ شَیْطَانٌ یَقُوْلُ الشَّیْطَانُ: اِفْتَحْ بِشَرٍّ وَ یَقُوْلُ الْمَلَکُ: اِفْتَحْ بِخَیْرٍ فَاِنْ قَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِھَا وَ لَمْ یُمِتْھَا فِیْ مَنَامِھَا، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَھُوَ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ' فَاِنْ خَرَّ مِنْ دَابَّةٍ مَاتَ شَهِیْدًا' وَ اِنْ قَامَ فَصَلّٰی صَلّٰی فِی الْفَضَائِلِ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه و وافقه الذهبى ١/٥٤٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر سونے کے لئے آتا ہے تو فوراً ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس آتے ہیں- شیطان کہتا ہے کہ اپنے بیداری کے وقت کو برائی پر ختم کر' اور فرشتہ کہتا ہے: اسے بھلائی پر ختم کر- اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سویا ہے تو شیطان اس کے پاس سے چلا جاتا ہے اور رات بھر ایک فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے- پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اور شیطان فوراً اس کے پاس آتے ہیں- شیطان اس سے کہتا ہے: اپنی بیداری کو برائی سے شروع کر اور فرشتہ کہتا ہے: بھلائی سے شروع کر- پھر اگر وہ یہ دعا پڑھ لیتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ لَمْ یُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا' اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ' اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اس کے بعد اگر وہ کسی جانور سے گر کر مر جائے (یا کسی اور وجہ سے اس کی موت واقع ہو جائے) تو یہ شہادت کی موت مرا' اور اگر زندہ رہا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو اسے اس نماز پر بڑے درجے ملتے ہیں- ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے میری جان مجھ کو واپس لوٹا دی اور مجھے سونے کی حالت میں موت نہ دی- تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے آسمان کو اپنی اجازت کے بغیر زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے- یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑی شفقت کرنے والے' مہربانی فرمانے والے ہیں- تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں- (مستدرک حاکم)

۲۴۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِاَبِیْ: یَا حُصَیْنُ! کَمْ تَعْبُدُ الْیَوْمَ اِلٰهًا؟ قَالَ اَبِیْ: سَبْعَةً: سِتَّةً فِی الْاَرْضِ' وَ وَاحِدًا فِی السَّمَاءِ' قَالَ: فَاَیُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِکَ وَ رَهْبَتِکَ؟ قَالَ: الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ' قَالَ: یَا حُصَیْنُ! اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُکَ کَلِمَتَیْنِ تَنْفَعَانِکَ' قَالَ:

فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَ عَدْتَنِي، فَقَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِي رُشْدِي، وَ اَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي. رواه الترمذي، وقال: هذا حديث حسن غريب، باب قصة تعليم دعاء........، رقم: ۳۴۸۳

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے پوچھا: تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ میرے والد نے جواب دیا: سات معبودوں کی عبادت کرتا ہوں، چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم امید و خوف کی حالت میں کس کو پکارتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اس معبود کو جو آسمان میں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حصین! اگر تم اسلام لے آؤ تو میں تمہیں دو کلمے سکھاؤں گا جو تم کو فائدہ دیں گے۔ جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے وہ دو کلمے سکھا دیجئے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِي رُشْدِي وَ اَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي. ''اے اللہ! میری بھلائی میرے دل میں ڈال دیجئے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا لیجئے''۔ (ترمذی)

۲۷۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَهَا اَنْ تَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِكَ عَنْهُ عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَسْاَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِي مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا. رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه و وافقه الذهبي ۱/۵۲۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ تم ان الفاظ سے دعا کیا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ و آجله ما عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عاجله و آجله ما

عَلِمْتُ مِنهُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَ اَسْاَلُکَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَسْاَلُکَ خَیْرَ مَا سَاَلَکَ عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ بِکَ عَنْهُ عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَسْاَلُکَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا ترجمہ: اے اللہ میں ہر قسم کی بھلائی جلد ملنے والی اور دیر میں ملنے والی، جو میں جانتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا ان تمام کو آپ سے طلب کرتا ہوں، اور میں ہر قسم کے شر جلد یا دیر میں آنے والا ہو جو میں جانتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا ان تمام سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں- میں آپ سے جنت کا اور ہر اس قول یا عمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت سے قریب کردے- اور میں آپ سے جہنم سے اور ہر اس قول یا عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو جہنم سے قریب کردے- میں آپ سے ان تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جس کا آپ کے بندے اور رسول محمد ﷺ نے سوال کیا اور میں آپ سے ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جس سے آپ کے بندے اور رسول محمد ﷺ نے پناہ مانگی- اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ میرے حق میں فیصلہ فرمائیں اس کے انجام کو میرے لئے بہتر فرمائیں- (مستدرک حاکم)

۲۷۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا رَاٰی مَا یُحِبُّ قَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَ اِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ قَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ. رواہ ابن ماجہ، باب فضل الحامدین، رقم: ۳۸۰۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی پسندیدہ چیز کو دیکھتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ. ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جن کے فضل سے تمام نیک کام انجام پاتے ہیں''- اور جب کسی ناگوار چیز کو دیکھتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ. ''تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں-'' (ابن ماجہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اکرام مسلم

اللہ تعالیٰ کے بندوں سے متعلق اللہ تعالیٰ کے اوامر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پابندی کے ساتھ پورا کرنا اور اس میں مسلمانوں کی نوعیت کا لحاظ کرنا۔

مسلمان کا مقام

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَکُمْ﴾ (البقرة:۲۲۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایک مسلمان غلام مشرک آزاد مرد سے کہیں بہتر ہے خواہ وہ مشرک مرد تم کو کتنا ہی بھلا کیوں نہ معلوم ہوتا ہو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَوَ مَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ وَ جَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ کَمَنْ مَّثَلُہٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْھَا﴾ (الانعام: ۱۲۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا ایک ایسا شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندگی بخشی اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور عطا کیا جس کو لئے ہوئے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے بھلا کیا یہ شخص اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو مختلف تاریکیوں میں پڑا ہوا ہو اور ان

تاریکیوں سے نکل نہ سکتا ہو (یعنی کیا مسلمان کافر کے برابر ہوسکتا ہے)۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَّا يَسْتَوٗنَ﴾

(السجدة : ۱۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص مؤمن ہو کیا وہ اس شخص جیسا ہو جائے گا جو بے حکم (یعنی کافر) ہو (نہیں) وہ آپس میں برابر نہیں ہوسکتا۔ (سجدہ)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا﴾ (فاطر:۳۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے (تمام دنیا و جہاں کے) بندوں میں سے (باعتبار ایمان کے) پسند فرمایا (مراد اس سے اہل اسلام ہیں جو اس حیثیت ایمان سے تمام دنیا والوں میں مقبول عند اللہ ہیں)۔ (فاطر)

احادیثِ نبویہ

۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ. رواه مسلم فی اول صحیحه

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم فرمایا کہ ہم لوگوں کے ساتھ ان کے مراتب کا لحاظ کر کے برتاؤ کیا کریں۔ (مقدمہ صحیح مسلم)

۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَطْيَبَكِ وَ اَطْيَبَ رِيْحَكِ، وَ اَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَ الْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْكِ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى جَعَلَكِ حَرَامًا، وَ حَرَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِ مَالَهُ وَ دَمَهُ وَ عِرْضَهُ، وَ اَنْ نَظُنَّ بِهِ ظَنًّا سَيِّئًا. رواه الطبرانی فی الکبیر و فیه: الحسن بن ابی جعفر و هو ضعیف وقد وثق، مجمع الزوائد ۳/ ۶۳۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کو دیکھ کر (تعجب سے) ارشاد فرمایا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اے کعبہ!) تو کس قدر پاکیزہ ہے، تیری خوشبو کس قدر عمدہ ہے اور تو کتنا زیادہ قابل احترام ہے، (لیکن) مؤمن کی عزت و احترام تجھ سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو قابل احترام اور (اسی طرح)

مؤمن کے مال، خون اور عزت کو بھی قابل احترام بنایا ہے اور اور (اسی احترام کی وجہ سے) اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ ہم مؤمن کے بارے میں ذرا بھی بدگمانی کریں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء ان فقراء المهاجرين......، رقم: ٢٣٥٥

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان فقراء مسلمان مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

۴- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ، نِصْفِ يَوْمٍ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء ان فقراء المهاجرين......، رقم: ٢٣٥٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقراء مال داروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور اس آدھے دن کی مقدار پانچ سو برس ہوگی۔ (ترمذی)

ف: پچھلی حدیث میں غریب کا امیر سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے، یہ اس صورت میں ہے کہ امیر اور غریب دونوں میں مال کی رغبت ہو۔ اس حدیث میں پانچ سو سال پہلے جنت میں جانے کا ذکر ہے، یہ اس وقت ہے جب کہ غریب میں مال کی رغبت نہ ہو اور مال دار میں مال کی رغبت ہو۔ (جامع الاصول لابن اثیر)

۵- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَجْتَمِعُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ: اَيْنَ فُقَرَاءُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ مَسَاكِيْنُهَا؟ قَالَ: فَيَقُوْمُوْنَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا عَمِلْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا ابْتَلَيْتَنَا فَصَبَرْنَا، وَ آتَيْتَ الْاَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: صَدَقْتُمْ، قَالَ: فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ، وَ يَبْقٰى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلٰى ذَوِي الْاَمْوَالِ وَ السُّلْطَانِ. (الحديث) رواه ابن حبان (و اسناده حسن) ١٦/٤٣٦

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب تم لوگ جمع ہو گے تو اس وقت اعلان کیا جائے گا اس امت کے فقراء و مساکین کہاں ہیں؟ (اس اعلان پر) وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا: تم نے کیا اعمال کئے تھے؟ وہ کہیں گے: ہمارے رب! آپ نے ہمارا امتحان لیا ہم نے صبر کیا۔ آپ نے ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں کو مال اور حکمرانی دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ تم سچ کہتے ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چنانچہ وہ لوگ جنت میں عام لوگوں سے پہلے داخل ہو جائیں گے اور حساب و کتاب کی سختی مال داروں اور حکمرانوں کے لئے رہ جائیں گی۔ (ابن حبان)

۶- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ يُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ، وَ تُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَ يَمُوْتُ اَحَدُهُمْ وَ حَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ: اِئْتُوْهُمْ فَحَيُّوْهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا نَحْنُ سُكَّانُ سَمٰوَاتِكَ وَ خِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَفَتَاْمُرُنَا اَنْ نَاْتِيَ هٰؤُلَاءِ، فَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: اِنَّهُمْ كَانُوْا عِبَادًا يَعْبُدُوْنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا، وَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ، وَ تُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَ يَمُوْتُ اَحَدُهُمْ وَ حَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً، قَالَ: فَتَاْتِيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَيَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ. رواه ابن حبان (و اسناده صحيح) ٤٣٨/١٦

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کون سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ فقراءِ مہاجرین ہیں۔ جن کے ذریعہ سرحدوں کی حفاظت کی جاتی ہے، مشکل کاموں میں (انہیں آگے رکھ کر) ان کے ذریعے سے بچاؤ حاصل کیا جاتا ہے، ان میں سے جس کو موت آتی

ہے اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی ہے وہ اسے پورا نہیں کر پاتا- اللہ تعالیٰ (تعجب سے) عرض کریں گے- اے ہمارے رب! ہم تو آپ کے آسمانوں کے رہنے والے ہیں اور آپ کی بہترین مخلوق ہیں (اس کے باوجود) آپ ہمیں حکم فرما رہے ہیں کہ ہم ان کے پاس جا کر ان کو سلام کریں (اس کی کیا وجہ ہے؟) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: (اس کی وجہ یہ ہے کہ) یہ میرے ایسے بندے تھے جو میری عبادت کرتے تھے' میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے' ان کے ذریعہ سرحدوں کی حفاظت کی جاتی تھی' مشکل کاموں میں (انہیں آگے آگے رکھ کر) ان کے ذریعے سے بچاؤ حاصل کیا جاتا تھا اور ان میں سے جس کو موت آتی تھی اس کی حاجت سینے میں ہی رہ جاتی تھی وہ اسے پورا نہیں کر پاتا تھا- چنانچہ اس وقت فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے یوں کہتے ہوئے آئیں گے کہ تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو- اس جہان میں تمہارا انجام کتنا ہی اچھا ہے- (ابن حبان)

۷- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَيَأْتِيْ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُوْرُهُمْ كَضَوْءِ الشَّمْسِ' قُلْنَا: مَنْ أُولٰئِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ تُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ يَمُوْتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهِ يُحْشَرُوْنَ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ. رواه احمد ۲/۱۷۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے کچھ لوگ آئیں گے ان کا نور سورج کی روشنی کی طرح ہوگا- ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ فقراء مہاجرین ہوں گے جن کو مشکل کاموں میں آگے رکھ کر ان کے ذریعے سے بچاؤ حاصل کیا جاتا تھا' ان میں سے جس کو موت آتی تھی اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی- انہیں زمین کے مختلف حصوں سے لا کر جمع کیا جائے گا- (مسند احمد)

۸- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا' وَ تَوَفَّنِيْ مِسْكِيْنًا' وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ. (الحديث)

رواہ الحاکم و قال: ھذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاہ و وافقہ الذھبی ٤/٣٢٢

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یا اللہ! مجھے مسکین طبیعت بنا کر زندہ رکھئے، مسکینی کی حالت میں دنیا سے اٹھایئے اور میرا حشر مسکینوں کی جماعت میں فرمایئے۔ (مستدرک حاکم)

۹- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ شَكَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِصْبِرْ اَبَا سَعِيْدٍ، فَاِنَّ الْفَقْرَ اِلٰی مَنْ يُّحِبُّنِیْ مِنْكُمْ اَسْرَعُ مِنَ السَّيْلِ مِنْ اَعْلَی الْوَادِیْ، وَ مِنْ اَعْلَی الْجَبَلِ اِلٰی اَسْفَلِهٖ. رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح الا انہ شبہ المرسل، مجمع الزوائد ١٠/٤٨٦

حضرت سعید بن ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی (تنگدستی اور) ضرورت کا اظہار کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوسعید! صبر کرو، تم میں سے جو مجھ سے محبت کرتا ہے فقر اس پر ایسی تیزی سے آتا ہے جیسی تیزی سے سیلاب کا پانی وادی کی اونچائی سے اور پہاڑوں کی بلندی سے نیچے کی طرف آتا ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

١٠- عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ - عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِیْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ.

رواہ الطبرانی و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ١٠/٥٠٨

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

١١- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَ جَالِسُوْهُمْ وَاَحِبَّ الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَ لْتَرُدَّ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ قَلْبِكَ.

رواہ الحاکم و قال: صحیح الاسناد و وافقہ الذھبی ٤/٣٣٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: فقراء سے محبت کرو اور ان کے ساتھ بیٹھو۔ عربوں سے دل سے محبت کرو۔ اور جو عیب تم میں موجود ہیں وہ تمہیں دوسروں پر طعن و تشنیع کرنے سے روک دیں۔ (مستدرک حاکم)

۱۲ — عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ مُصَفَّحٍ عَنْ اَبْوَابِ النَّاسِ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ. رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ: عبداللہ بن موسٰی التیمی، وقد وثق، وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/۴۶۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بہت سے پراگندہ بال، گردآلود، پرانی چادروں والے لوگوں کے دروازوں سے ہٹائے جانے والے اگر اللہ تعالیٰ (کے بھروسہ) پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمادیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ف: اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بندہ کو میلا کچیلا اور پراگندہ بال دیکھ کر اپنے سے کمتر نہ سمجھا جائے کیونکہ بہت سے اس حال میں رہنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ہوتے ہیں البتہ واضح رہے کہ حدیث شریف کا مقصد پراگندہ بال اور میلا کچیلا رہنے کی ترغیب دینا نہیں ہے۔ (معارف الحدیث)

۱۳ — عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَہٗ جَالِسٍ: مَا رَاْیُکَ فِیْ ھٰذَا؟ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِ النَّاسِ، ھٰذَا وَاللّٰہِ حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُنْکَحَ، وَ اِنْ شَفَعَ اَنْ یُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا رَاْیُکَ فِیْ ھٰذَا؟ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! ھٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ، ھٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَا یُنْکَحَ، وَ اِنْ شَفَعَ اَنْ لَا یُشَفَّعَ، وَ اِنْ قَالَ اَنْ لَا یُسْمَعَ لِقَوْلِہٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ھٰذَا خَیْرٌ مِنْ مِلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ ھٰذَا. رواہ البخاری، باب فضل الفقر، رقم: ۶۴۴۷

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گذرے تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے

پوچھا: تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا: معزز لوگوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اس قابل ہے کہ اگر کہیں نکاح کا پیغام دے تو قبول کیا جائے اور کسی کی سفارش کرے تو سفارش قبول کی جائے۔ آپ ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک اور صاحب سامنے سے گذرے۔ آپ ﷺ نے اس آدمی سے پوچھا: تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک مسلمان فقیر ہے، اگر کہیں نکاح کا پیغام دے تو قبول نہ کیا جائے، کسی کی سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور اگر بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر پہلے شخص جیسوں سے ساری دنیا بھر جائے تو بھی ان سب سے یہ شخص بہتر ہے۔ (بخاری)

۱۴ - عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاٰی سَعْدٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ؟ رواه البخاری، باب من استعان بالضعفاء......، رقم: ۲۸۹۶

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کے والد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انہیں ان صحابہ پر فضیلت حاصل ہے جو ان سے (مالداری اور بہادری کی وجہ سے) کم درجہ کے ہیں۔ (ان کے خیال کی اصلاح کی غرض سے) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے کمزوروں اور بیکسوں ہی کی برکت سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں روزی دی جاتی ہے۔ (بخاری)

۱۵ - عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِبْغُوْنِی الضُّعَفَاءَ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ. رواه ابوداؤد، باب فی الانتصار.....، رقم: ۲۵۹٤

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مجھے کمزوروں میں تلاش کیا کرو اس لئے کہ تمہارے کمزوروں کی وجہ سے تمہیں روزی ملتی ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

۱۶ - عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ، وَ

اَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ. رواه البخاري، باب قول الله تعالى وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ......، رقم: ٦٦٥٧

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ (پھر آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا) ہر وہ شخص جو کمزور ہو یعنی معاملہ اور برتاؤ میں سخت نہ ہو بلکہ متواضع اور نرم طبیعت ہو لوگ بھی اسے کمزور سمجھتے ہوں (اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق ایسا ہو کہ) اگر وہ کسی بات پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا لے (کہ فلاں بات یوں ہو گی) تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم (کی لاج رکھ کر اس کی بات) کو ضرور پورا کر دیں۔ اور کیا میں تمہیں نہ بتاؤں دوزخی کون ہیں؟ (پھر آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا) ہر وہ شخص جو مال جمع کر کے رکھنے والا بخیل، سخت مزاج، مغرور ہو۔ (بخاری)

۱۷- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عِنْدَ ذِكْرِ النَّارِ: اَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ وَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوْبُوْنَ. رواه احمد و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٧٢١/١٠

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوزخ کے ذکر کے وقت ارشاد فرمایا: دوزخی لوگوں میں ہر سخت طبیعت، فربہ بدن اترا کر چلنے والا، متکبر، مال و دولت کو خوب جمع کرنے والا اور (پھر) اس کو خوب روک کر رکھنے والا یعنی سائل کو نہ دینے والا ہے۔ اور جنتی لوگ وہ ہیں جو کمزور ہوں یعنی ان کا رویہ لوگوں کے ساتھ عاجزی کا ہو وہ دبائے جاتے ہوں یعنی لوگ انہیں کمزور سمجھ کر دباتے ہوں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۱۸- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ: رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ، وَ الشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَ الْاِحْسَانُ اِلَى الْمَمْلُوْكِ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فيه اربعة احاديث......، رقم: ٢٤٩٤

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین خوبیاں جس شخص میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو اپنی رحمت

کے سائے میں جگہ عطا فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل کر دیں گے- کمزوروں سے نرم برتاؤ کرنا' والدین سے مہربانی کا معاملہ کرنا اور غلام سے اچھا سلوک کرنا-(ترمذی)

۱۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یُؤْتٰی بِالشَّهِیْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُنْصَبُ لِلْحِسَابِ' ثُمَّ یُؤْتٰی بِالْمُتَصَدِّقِ فَیُنْصَبُ لِلْحِسَابِ' ثُمَّ یُؤْتٰی بِاَهْلِ الْبَلَاءِ فَلَا یُنْصَبُ لَهُمْ مِیْزَانٌ' وَ لَا یُنْصَبُ لَهُمْ دِیْوَانٌ' فَیُصَبُّ عَلَیْهِمُ الْاَجْرُ صَبًّا حَتّٰی اِنَّ اَهْلَ الْعَافِیَةِ لَیَتَمَنَّوْنَ فِی الْمَوَاقِفِ اَنَّ اَجْسَادَهُمْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِیْضِ مِنْ حُسْنِ ثَوَابِ اللّٰهِ لَهُمْ. رواه الطبرانی فی الکبیر و فیه: مُجَّاعة بن الزبیر و ثقه احمد و ضعفه الدارقطنی' مجمع الزوائد ۳/۲٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا اور اس کو حساب کتاب کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا- پھر صدقہ کرنے والے کو لایا جائے گا اور اس کو بھی حساب کتاب کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا- پھر ان لوگوں کو لایا جائے گا جو دنیا میں مختلف مصیبتوں اور تکلیفوں میں مبتلا رہے ان کے لئے نہ میزان عدل قائم ہوگی اور نہ ان کے لئے کوئی عدالت لگائی جائے گی- پھر ان پر اجر و انعام اتنے برسائے جائیں گے کہ وہ لوگ جو دنیا میں عافیت سے رہے (اس بہترین اجر و انعام کو دیکھ کر) تمنا کرنے لگیں گے کہ ان کے جسم (دنیا میں) قینچیوں سے کاٹ دیئے گئے ہوتے (اور اس پر وہ صبر کرتے)-(طبرانی' مجمع الزوائد)

۲۰- عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ' فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَ مَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ. رواه احمد و رجاله ثقات' مجمع الزوائد ۳/۱۱

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ لوگوں سے محبت فرماتے ہیں تو ان کو (مصیبتوں میں ڈال کر) آزماتے ہیں' چنانچہ جو صبر کرتا ہے اس کے لئے صبر (کا اجر) لکھ دیا جاتا ہے اور جو بے صبری کرتا ہے تو اس کے لئے بے صبری لکھ دی جاتی ہے (پھر وہ روتا پیٹتا ہی رہتا

ہے)۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۲۱- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکُوْنُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَنْزِلَةَ فَمَا یَبْلُغُهَا بِعَمَلِهٖ، فَمَا یَزَالُ اللّٰهُ یَبْتَلِیْهِ بِمَا یَکْرَهُ حَتّٰی یَبْلُغَهَا. رواه ابو یعلی و فی روایة له یَکُوْنُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَنْزِلَةَ الرَّفِیْعَةَ. و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۱۳/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک شخص کے لئے ایک بلند درجہ مقرر ہوتا ہے (لیکن) وہ اپنے عمل کے ذریعہ اس درجہ تک نہیں پہنچ پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی چیزوں (مثلاً بیماریوں و پریشانیوں وغیرہ) میں مبتلا کرتے رہتے ہیں جو اسے ناگوار ہوتی ہیں یہاں تک کہ وہ ان ناگواریوں کے ذریعے اس درجے تک پہنچ جاتا ہے۔ (ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد)

۲۲- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَ لَا وَصَبٍ وَ لَا هَمٍّ وَ لَا حَزَنٍ، وَ لَا اَذًی، وَ لَا غَمٍّ - حَتَّی الشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا - اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ. رواه البخاری، باب ماجاء فی کفارة المرض، رقم: ۵۶۴۱

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب بھی کسی تھکاوٹ، بیماری، فکر، رنج و ملال، تکلیف اور غم سے دوچار ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (بخاری)

۲۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُشَاکُ شَوْکَةً فَمَا فَوْقَهَا، اِلَّا کُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَ مُحِیَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ. رواه مسلم، باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض.....، رقم: ۶۵۶۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کسی مسلمان کو کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بھی کوئی کم تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے

اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

۲۴- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَ الْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ مَالِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ.

رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن صحیح' باب ماجاء فی الصبر علی البلاء' رقم: ۲۳۹۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض ایمان والے بندہ اور ایمان والی بندی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصائب اور حوادث آتے رہتے ہیں کبھی اس کی جان پر' کبھی اس کی اولاد پر' کبھی اس کے مال پر (اور اس کے نتیجہ میں اس کے گناہ جھڑتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ وہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کا ایک گناہ بھی باقی نہیں رہتا۔ (ترمذی)

۲۵- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا ابْتَلَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِهٖ' قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَكِ: اُكْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِیْ كَانَ یَعْمَلُهٗ' فَاِنْ شَفَاهُ' غَسَلَهٗ وَ طَهَّرَهٗ' وَ اِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَلَهٗ وَ رَحِمَهٗ. رواه ابو یعلی و احمد و رجاله ثقات' مجمع الزوائد ۳/۳۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو جسمانی بیماری میں مبتلا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ اس بندہ کے وہی سب نیک اعمال لکھتے رہو جو یہ (تندرستی کے زمانے میں) کیا کرتا تھا۔ پھر اگر اس کو شفا دیتے ہیں تو اسے (گناہوں سے) دھو کر پاک صاف فرما دیتے ہیں اور اگر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں تو اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور اس پر رحم فرماتے ہیں۔ (ابو یعلیٰ' مسند احمد' مجمع الزوائد)

۲۶- عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ: اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنًا' فَحَمِدَنِیْ عَلٰی مَا ابْتَلَیْتُهٗ فَاَجْرُوْا لَهٗ كَمَا كُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهٗ وَ هُوَ صَحِیْحٌ. رواه احمد و الطبرانی فی الکبیر و الاوسط کلهم من روایة اسماعیل بن عیاش عن راشد الصنعانی و هو ضعیف فی غیر

لشامیین وفی الحاشیة: راشد بن داؤد شامی فروایة اسماعیل عنه صحیحة' مجمع الزوائد ۳/۳۳

حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: میں اپنے بندوں میں سے کسی مؤمن بندہ کو (کسی مصیبت پریشانی' بیماری وغیرہ میں) مبتلا کرتا ہوں اور وہ میری طرف سے اس بھیجی ہوئی پریشانی پر (راضی رہتے ہوئے) میری حمد وثنا کرتا ہے تو (میں فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ) اس کے ان تمام نیک اعمال کا ثواب ویسے ہی لکھتے رہو جیسا کہ تم اس کی تندرستی کی حالت میں لکھا کرتے تھے۔ (مسند احمد' طبرانی' مجمع الزوائد)

۲۷- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَزَالُ الْمَلِیْلَةُ وَ الصُّدَاعُ بِالْعَبْدِ وَ الْاَمَةِ وَ اِنْ عَلَیْهِمَا مِنَ الْخَطَایَا مِثْلَ اُحُدٍ' فَمَا یَدَعُهُمَا وَ عَلَیْهِمَا مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ. رواه ابو یعلی و رجاله ثقات' مجمع الزوائد ۳/۲۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان بندہ اور بندی پر مسلسل رہنے والا اندرونی بخار یا سر کا درد ان کے گناہوں میں سے رائی کے دانے کے برابر بھی کسی گناہ کو نہیں چھوڑتے اگر چہ ان کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوں۔ (ابویعلی' مجمع الزوائد)

۲۸- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: صُدَاعُ الْمُؤْمِنِ وَ شَوْكَةٌ یُشَاكُهَا اَوْشَیْءٌ یُؤْذِیْهِ یَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ دَرَجَةً وَ یُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا ذُنُوْبَهُ. رواه ابن ابی الدنیا و رواته ثقات' الترغیب ۴/۲۹۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے سر کا درد اور وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے یا اور کوئی چیز جو اسے تکلیف دیتی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی وجہ سے اس مؤمن کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور اس تکلیف کے باعث اس کے گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔ (ابن ابی الدنیا' ترغیب)

۲۹- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ تَصَرَّعَ مِنْ مَرَضٍ اِلَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنْهُ طَاهِرًا. رواه الطبرانی فی الکبیر و رجاله ثقات' مجمع الزوائد ۳/۳۱

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بیماری کی وجہ سے (اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر) گڑگڑاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بیماری سے اس حال میں شفا عطا فرمائیں گے کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہوگا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۳۰- عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مُرْسَلًا مَرْفُوْعًا قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيُكَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحُمّٰى لَيْلَةٍ. رواه ابن ابی الدنیا و قال ابن المبارك عقب روایة له انه من حید الحدیث ثم قال و شواهده کثیرة یؤکد بعضها بعضا، اتحاف ۵۲۶/۹

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک رات کے بخار سے مؤمن کے سارے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، اتحاف)

۳۱- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا. رواه البخاری، باب یکتب للمسافر......، رقم: ۲۹۹۶

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے یا سفر پر جاتا ہے تو اس کے لئے اس جیسے اعمال کا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جو اعمال وہ تندرستی یا گھر پر قیام کی حالت میں کیا کرتا تھا۔ (بخاری)

۳۲- عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ، مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن، باب ماجاء فی التجار.....، رقم: ۱۲۰۹

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پوری سچائی اور امانت داری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

۳۳- عَنْ رِفَاعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا، اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَ بَرَّ وَ صَدَقَ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی التجار......، رقم: ۱۲۱۰

حضرت رِفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: تاجر لوگ قیامت کے دن گنہگار اٹھائے جائیں گے سوائے ان تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں پرہیزگاری اختیار کی یعنی خیانت اور فریب دہی وغیرہ میں مبتلا نہیں ہوئے اور نیکی کی یعنی اپنی تجارتی معاملات میں لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور سچ پر قائم رہے۔ (ترمذی)

۳۴- عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ کَعْبِ الْاَنْصَارِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلَیْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَیْهِ طَعَامًا فَقَالَ: کُلِی، فَقَالَتْ: اِنِّی صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّی عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ اِذَا اُکِلَ عِنْدَهُ حَتّٰی یَفْرُغُوا، وَ رُبَّمَا قَالَ: حَتّٰی یَشْبَعُوا. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی فضل الصائم اذا اکل عنده، رقم: ۷۸۵

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم بھی کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو کھانے والوں کے فارغ ہونے تک فرشتے اس روزہ دار کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (ترمذی)

۳۵- عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ شَجَرَةً کَانَتْ تُؤْذِی الْمُسْلِمِیْنَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا، فَدَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه مسلم، باب فضل ازالة الاذی عن الطریق، رقم: ۶۶۷۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا۔ ایک شخص نے آکر اسے کاٹ دیا تو وہ (اس عمل کی وجہ سے) جنت میں داخل ہوگیا۔ (مسلم)

۳۶- عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهُ: اُنْظُرْ فَاِنَّکَ لَسْتَ بِخَیْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَ لَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوٰی. رواه احمد ۵/۱۵۸

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا:

دیکھو! تم اپنی ذات سے نہ کسی گورے سے بہتر ہو نہ کسی کالے سے البتہ تم تقویٰ کی وجہ سے افضل ہو سکتے ہو۔ (مسند احمد)

۳۷- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ لَوْ جَاءَ اَحَدُكُمْ يَسْاَلُهُ دِيْنَارًا لَمْ يُعْطِهِ، وَ لَوْ سَاَلَهُ دِرْهَمًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَاَلَهُ فِلْسًا لَمْ يُعْطِهِ، وَ لَوْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ اَعْطَاهُ اِيَّاهَا، ذِیْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ. رواه الطبراني في الاوسط و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٠/٤٦٦

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی شخص تم میں سے کسی کے پاس آئے اور دینار مانگے تو وہ اس کو نہ دے، اگر ایک درہم مانگے تو وہ بھی نہ دے اور اگر ایک پیسہ مانگے تو وہ اس کو ایک پیسہ تک نہ دے (لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا یہ مقام ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت دے دیں۔ (اس شخص کے بدن پر صرف) دو پرانی چادریں ہوں، اس کی بالکل پرواہ نہ کی جاتی ہو (لیکن) اگر وہ اللہ تعالیٰ (کے بھروسے) پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی قسم کو پورا کر دیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

❀ ❀ ❀

حسنِ اخلاق

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ اخۡفِضۡ جَنَاحَکَ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ﴾ (الحجر: ۸۸)

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول ﷺ سے خطاب ہے: اور مسلمانوں پر شفقت رکھیے۔ (حجر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ سَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ☆ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَ الۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ﴾ (آل عمران: ۱۳۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور نیز اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے آسمانوں کا اور زمینوں کا پھیلاؤ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے (یعنی ان اعلیٰ درجہ کے مسلمانوں کے لئے ہیں) جو خوشحالی اور تنگدستی دونوں حالتوں میں نیک کاموں میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا﴾ (الفرقان: ۶۳)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور رحمان کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَ اَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ﴾ (الشوری: ۴۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اور برابر کا بدلہ لینے کے لئے ہم نے اجازت دے رکھی ہے کہ) برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے (لیکن اس کے باوجود) جو شخص درگذر کرے اور (باہمی معاملہ کی) اصلاح کر لے (جس سے دشمنی ختم ہو جائے اور دوستی ہو جائے کہ یہ معافی سے بھی بڑھ کر ہے) تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے (اور جو بدلہ لینے میں زیادتی کرنے لگے تو سن لے کہ) واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتے۔ (شوریٰ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ﴾ (الشورىٰ: ۳۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں۔ (شوریٰ)

وَقَالَ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ قَوْلِ لُقْمٰنَ: ﴿وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ☆ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ﴾ (لقمٰن: ۱۶-۱۹)

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی: اور (بیٹا) لوگوں سے بے رخی کا برتاؤ نہ کیا کرو اور زمین پر متکبرانہ چال سے نہ چلا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے، شیخی مارنے والے کو پسند نہیں کرتے۔ اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو اور (بولنے میں) اپنی آواز کو پست کرو یعنی شور مت مچاؤ (اگر اونچی آواز سے بولنا ہی کوئی کمال ہوتا تو گدھے کی آواز اچھی ہوتی جب کہ) آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔ (لقمان)

احادیثِ نبویہ

۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ. رواه ابوداؤد، باب في حسن الخلق، رقم: ۴۷۹۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے

ہوئے سنا: مؤمن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ رکھنے والے اور رات بھر عبادت کرنے والے کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۹- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِكُمْ. رواه احمد ۲/۴۷۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں میں کامل ترین مؤمن وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ (برتاؤ میں) سب سے اچھے ہوں۔ (مسند احمد)

۴۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ اَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهِ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب في استكمال الايمان.....، رقم: ۲٦۱۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کامل ترین ایمان والوں میں سے وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور جس کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے زیادہ نرم ہو۔ (ترمذی)

۴۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجِبْتُ لِمَنْ يَشْتَرِی الْمَمَالِيْكَ بِمَالِهِ، ثُمَّ يُعْتِقُهُمْ كَيْفَ لَا يَشْتَرِی الْاَحْرَارَ بِمَعْرُوْفِهِ؟ فَهُوَ اَعْظَمُ ثَوَابًا. رواه ابو الغنائم النرسي في قضاء الحوائج وهو حديث حسن، الجامع الصغير ۲/۱۴۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے مال سے تو غلاموں کو خریدتا ہے پھر ان کو آزاد کرتا ہے وہ بھلائی کا معاملہ کر کے آزاد آدمیوں کو کیوں نہیں خریدتا جب کہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے؟ یعنی جب وہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرے گا تو لوگ اس کے غلام بن جائیں گے۔ (قضاء الحوائج، جامع صغیر)

۴۲- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ

فِی رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَ اِنْ کَانَ مُحِقًّا' وَ بِبَیْتٍ فِی وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَ اِنْ کَانَ مَازِحًا' وَ بِبَیْتٍ فِی اَعْلَی الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ. رواه ابوداؤد' باب فی حسن الخلق' رقم: ٤٨٠٠

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود بھی جھگڑا چھوڑ دے اور اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور اس شخص کے لئے جنت کے بلند ترین درجہ میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو اپنے اخلاق اچھے بنا لے۔ (ابوداؤد)

۴۳۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَقِیَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِمَا یُحِبُّ اللّٰهُ لِیَسُرَّهُ بِذٰلِکَ سَرَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

رواه الطبرانی فی الصغیر و اسناده حسن' مجمع الزوائد ٣٥٣/٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لئے اس طرح ملتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں (مثلاً خندہ پیشانی کے ساتھ) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوش کر دیں گے۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

۴۴۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدِّدَ لَیُدْرِکُ دَرَجَةَ الصَّوَّامِ الْقَوَّامِ بِآیَاتِ اللّٰهِ بِحُسْنِ خُلُقِهِ وَ کَرَمِ ضَرِیْبَتِهِ. رواه احمد ١٧٧/٢

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ مسلمان جو شریعت پر عمل کرنے والا ہو اپنی طبیعت کی شرافت اور اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے اس شخص کے درجہ کو پا لیتا ہے جو رات کو بہت زیادہ قرآن کریم کو نماز میں پڑھنے والا اور بہت روزے رکھنے والا ہو۔ (مسند احمد)

۴۵۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ: مَامِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ. رواه ابوداؤد' باب فی حسن الخلق' رقم: ٤٧٩٩

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) مؤمن کے ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی۔ (ابوداؤد)

۴۶۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: آخِرُ مَا اَوْ صَانِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزَانِ قَالَ لِیْ: اَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ. رواہ الامام مالک فی الموطا' ماجاء فی حسن الخلق ص ۷۰۴

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری نصیحت جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمائی جس وقت میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھ لیا تھا وہ یہ تھی: معاذ! اپنے اخلاق کو لوگوں کے لئے اچھا بناؤ۔ (مؤطا امام مالک)

۴۷۔ عَنْ مَالِکٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ. رواہ الامام مالک فی الموطا' ماجاء فی حسن الخلق ص ۷۰۵

حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اچھے اخلاق کو مکمل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (مؤطا مالک)

۴۸۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَ اَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا. (الحدیث) رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب' باب ماجاء فی معالی الاخلاق' رقم: ۲۰۱۸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے۔ (ترمذی)

۴۹۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَنِ الْبِرِّ وَ الْاِثْمِ؟ فَقَالَ: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ' وَ الْاِثْمُ مَاحَاکَ فِیْ صَدْرِکَ' وَ کَرِھْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْہِ النَّاسُ. رواہ مسلم' باب تفسیر البر و الاثم' رقم: ۶۵۱۶

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند

ہو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔ (مسلم)

۵۰- عَنْ مَكْحُوْلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْآنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ، وَ اِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ. رواه الترمذی مرسلا، مشکوۃ المصابیح، رقم: ۵۰۸۶

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والے لوگ اللہ تعالیٰ کا بہت حکم ماننے والے اور نہایت نرم طبیعت ہوتے ہیں جیسے تابعدار اونٹ جدھر اس کو چلایا جاتا ہے چلا جاتا ہے اور اگر اس کو کسی چٹان پر بٹھا دیا جاتا ہے تو اسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ (ترمذی، مشکوۃ المصابیح)

ف: مطلب یہ ہے کہ چٹان پر بیٹھنا بہت مشکل ہے مگر اس کے باوجود بھی وہ اپنے مالک کی بات مان کر اس پر بیٹھ جاتا ہے۔ (مجمع بحار الانوار)

۵۱- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ، وَ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب، باب فضل کل قریب هین سهل، رقم: ۲۴۸۸

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ شخص کون ہے جو آگ پر حرام ہوگا اور جس پر آگ حرام ہوگی؟ (سنو میں بتاتا ہوں) دوزخ کی آگ حرام ہے ہر ایسے شخص پر جو لوگوں سے قریب ہونے والا، نہایت نرم مزاج اور نرم طبیعت ہو۔ (ترمذی)

ف: لوگوں سے قریب ہونے والے سے مراد وہ شخص ہے جو نرم خوئی کی وجہ سے لوگوں سے خوب ملتا جلتا ہو اور لوگ بھی اس کی اچھی خصلت کی وجہ سے اس سے بے تکلف اور محبت سے ملتے ہوں۔ (معارف الحدیث)

۵۲- عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ، وَ لَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ. (وهو جزء من الحديث) رواه مسلم، باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا......، رقم: ۷۲۱۰

قبیلہ بنی مجاشع کے حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف اس بات کی وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ اس قدر تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔ (مسلم)

۵۳- عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَ فِیْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَ مَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَ فِیْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٦/٢٧٦

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو اللہ تعالیٰ (کی رضا حاصل کرنے) کے لئے تواضع کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرماتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے خیال اور اپنی نگاہ میں تو چھوٹا ہوتا ہے لیکن لوگوں کی نگاہ میں اونچا ہوتا ہے۔ اور جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گرا دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا ہو جاتا ہے اگرچہ خود اپنے خیال میں بڑا ہوتا ہے لیکن دوسروں کی نظروں میں وہ کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ (بیہقی)

۵۴- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ. رواه مسلم، باب تحريم الكبر و بيانه، رقم: ٢٦٧

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو۔ (مسلم)

۵۵- عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في كراهية قيام الرجل للرجل، رقم: ٢٧٥٥

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس (کی تعظیم) کے لئے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (ترمذی)

ف: اس وعید کا تعلق اس صورت سے ہے کہ جب کوئی آدمی خود یہ چاہے کہ لوگ س کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں لیکن اگر کوئی خود بالکل نہ چاہے مگر دوسرے لوگ اکرام اور محبت کے جذبہ میں اس کے لئے کھڑے ہو جائیں تو یہ اور بات ہے۔ (معارف الحدیث)

۵۶- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، قَالَ: وَ کَانُوْا اِذَا رَاَوْہُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاھِیَتِہٖ لِذٰلِکَ۔

رواہ الترمذی و قال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب، باب ما جاء فی کراھیة قیام الرجل للرجل، رقم: ۲۷۵۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہؓ کے نزدیک کوئی شخص بھی رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب نہیں تھا۔ اس کے باوجود وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

۵۷- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِی جَسَدِہٖ فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْہُ بِہٖ خَطِیْئَةً۔ رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث غریب، باب ماجاء فی العفو، رقم: ۱۳۹۳

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس شخص کو بھی (کسی کی طرف سے) جسمانی تکلیف پہنچے پھر وہ اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ (ترمذی)

۵۸- عَنْ جَوْدَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ بِمَعْذِرَةٍ، فَلَمْ یَقْبَلْھَا، کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَةِ صَاحِبِ مَکْسٍ۔ رواہ ابن ماجہ، باب المعاذیر، رقم: ۳۷۱۸

حضرت جودان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عذر پیش کرتا ہے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہیں کرتا تو اس کو ایسا گناہ ہوگا جیسا ناحق ٹیکس وصول کرنے والے کا گناہ ہوتا

ہے۔ (ابن ماجہ)

۵۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا رَبِّ! مَنْ اَعَزُّ عِبَادِکَ عِنْدَکَ؟ قَالَ: مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ. رواه البیهقی فی شعب الایمان ۶/۳۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے میرے رب! آپ کے بندوں میں آپ کے نزدیک زیادہ عزت والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ بندہ جو بدلہ لے سکتا ہو اور پھر معاف کردے۔ (بیہقی)

۶۰- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِیُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ قَالَ: کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّةً. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی العفو عن الخادم، رقم: ۱۹۴۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں (اپنے) خادم کی غلطی کو کتنی مرتبہ معاف کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ انہوں نے پھر وہی عرض کیا: یا رسول اللہ! میں (اپنے) خادم کو کتنی مرتبہ معاف کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزانہ ستر مرتبہ۔ (ترمذی)

۶۱- عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاهُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِیْلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ؟ قَالَ: مَا اَعْلَمُ، قِیْلَ لَهُ: اُنْظُرْ، قَالَ: مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَ اُجَازِیْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَ اَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ.

رواه البخاری، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، رقم: ۳۴۵۱

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے کسی امت میں ایک آدمی تھا۔ جب موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آیا (اور روح قبض ہونے کے بعد وہ اس دنیا سے دوسرے عالم

کی طرف منتقل ہو گیا) تو اس سے پوچھا گیا کہ تو نے دنیا میں کوئی نیک عمل کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: میرے علم میں میرا کوئی (ایسا) عمل نہیں ہے۔ اس سے کہا گیا کہ (اپنی زندگی پر) نظر ڈال (اور غور کر!) اس نے پھر عرض کیا: میرے علم میں میرا کوئی (ایسا) عمل نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت اور لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا جس میں، میں دولت مند کو مہلت دیتا تھا اور تنگدستوں کو معاف کر دیتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل فرما دیا۔ (بخاری)

۶۲- عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ سَرَّہُ اَنْ یُّنْجِیَہُ اللّٰہُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْہُ.

رواہ مسلم، باب فضل انظار المعسر......، رقم: ٤٠٠٠

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی تکلیفوں سے بچا لیں تو اس کو چاہئے کہ تنگدست کو (جس پر اس کا قرض وغیرہ ہو) مہلت دے دے یا (اپنا پورا مطالبہ یا اس کا کچھ حصہ) معاف کر دے۔ (مسلم)

۶۳- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِیَّ عَشْرَ سِنِیْنَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَ اَنَا غُلَامٌ لَیْسَ کُلُّ اَمْرِیْ کَمَا یَشْتَھِیْ صَاحِبِیْ اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ، مَا قَالَ لِیْ فِیْھَا اُفٍّ قَطُّ، وَ مَا قَالَ لِیْ لِمَ فعلتَ ھٰذَا، اَمْ اَلَّا فَعَلْتَ ھٰذَا. رواہ ابو داؤد، باب فی الحلم و اخلاق النبی ﷺ، رقم: ٤٧٧٤

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں دس سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی۔ میں نوعمر لڑکا تھا اس لئے میرے سارے کام رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے مطابق نہیں ہو پاتے تھے یعنی نوعمری کی وجہ سے مجھ سے بہت سی کوتاہیاں بھی ہو جاتی تھیں۔ (لیکن دس سال کی اس مدت میں) کبھی آپ ﷺ نے مجھے اف تک نہیں فرمایا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا، یا یہ کیوں نہ کیا۔ (ابوداؤد)

۶۴- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ: اَوْصِنِیْ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَا تَغْضَبْ. رواہ البخاری، باب الحذر من الغضب،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرما دیجئے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ اس شخص نے اپنی (وہی) درخواست کئی بار دہرائی۔ آپ ﷺ نے ہر مرتبہ یہی ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ (بخاری)

۶۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. رواه البخاری، باب الحذر من الغضب، رقم: ۵۱۱۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاقتور وہ نہیں ہے جو (اپنے مقابل کو) پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پالے۔ (بخاری)

۶۶۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا: اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْیَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَ اِلاَّ فَلْیَضْطَجِعْ. رواه ابوداؤد، باب ما یقال عند الغضب، رقم: ۴۷۸۲

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اس کو چاہئے کہ بیٹھ جائے اگر بیٹھنے سے غصہ چلا جائے (تو ٹھیک ہے) ورنہ اس کو چاہئے کہ لیٹ جائے۔ (ابوداؤد)

ف: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جس حالت کی تبدیلی سے ذہن کو سکون ملے اس حالت کو اختیار کرنا چاہئے تاکہ غصہ کا نقصان کم سے کم ہو۔ بیٹھنے کی حالت میں کھڑے ہونے سے کم اور لیٹنے میں بیٹھنے سے کم نقصان کا امکان ہے۔ (مظاہر حق)

۶۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: عَلِّمُوْا وَ بَشِّرُوْا وَ لَا تُعَسِّرُوْا وَ اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْکُتْ. رواه احمد ۱/۲۳۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو (دین) سکھاؤ اور خوشخبریاں سناؤ اور دشواریاں پیدا نہ کرو۔ اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ خاموشی اختیار کرلے۔ (مسند احمد)

۶۸۔ عَنْ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْغَضَبَ من

الشَّیطَان، وَ اِنَّ الشَّیطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَ اِنَّمَا تُطفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ. رواہ ابوداؤد، باب ما یقال عند الغضب، رقم: ٤٧٨٤

حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ شیطان (کے اثر) سے ہوتا ہے۔ شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کرلے۔ (ابوداؤد)

۶۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جُرْعَۃً اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ جُرْعَۃِ غَیْظٍ یَکْظِمُھَا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی. رواہ احمد ٢/١٢٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ (کسی چیز کا) ایسا کوئی گھونٹ نہیں پیتا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کا گھونٹ پینے سے بہتر ہو جس کو وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پی جائے۔ (مسند احمد)

۷۰۔ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَ ھُوَ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُنَفِّذَہُ دَعَاہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَہُ مِنْ اَیِّ الْحُوْرِ الْعِیْنِ شَاءَ. رواہ ابوداؤد، باب من کظم غیظا، رقم: ٤٧٧٧

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص غصہ کو پی جائے جب کہ اس میں غصہ کے تقاضہ کو پورا کرنے کی طاقت بھی ہو (لیکن اس کے باوجود جس پر غصہ ہے اس کو کوئی سزا نہ دے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ جنت کی حوروں میں سے جس حور کو چاہے اپنے لئے پسند کرلے۔ (ابوداؤد)

۷۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَزَنَ لِسَانَہُ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہُ وَ مَنْ کَفَّ غَضَبَہُ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قَبِلَ عُذْرَہُ. رواہ البیھقی فی شعب الایمان ٦/٣١٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی زبان کو روکے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو چھپاتے ہیں۔ جو

شخص اپنے غصہ کو روکتا ہے (اور پی جاتا ہے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اپنے عذاب کو روکیں گے اور جو شخص (اپنے گناہ پر نادم ہو کر) اللہ تعالیٰ سے معذرت کرتا ہے یعنی معافی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول فرما لیتے ہیں۔ (بیہقی)

۷۲- عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْاَشَجِّ- اَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ- اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ وَ الْاَنَاةُ. (وهو جزء من الحديث) رواه مسلم، باب الامر بالايمان بالله تعالى......، رقم: ۱۱۷

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عبد قیس کے سردار حضرت اشج رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں- ایک حلم یعنی نرمی اور برداشت، دوسرے جلد بازی سے کام نہ کرنا- (مسلم)

۷۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَ يُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ، وَ مَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ. رواه مسلم، باب فضل الرفق، رقم: ۶۶۰۱

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! اللہ تعالیٰ (خود بھی) نرم و مہربان ہیں (اور بندوں کے لئے بھی ان کے آپس کے معاملات میں) نرمی اور مہربانی کرنا ان کو پسند ہے، نرمی پر اللہ تعالیٰ جو کچھ (اجر و ثواب اور مقاصد میں کامیابی) عطا فرماتے ہیں وہ سختی پر عطا نہیں فرماتے اور نرمی کے علاوہ کسی چیز پر بھی عطا نہیں فرماتے- (مسلم)

۷۴- عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ. رواه مسلم، باب فضل الرفق، رقم: ۶۵۹۸

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نرمی (کی صفت) سے محروم رہا وہ (ساری) بھلائی سے محروم رہا- (مسلم)

۷۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، وَ مَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ. رواه البغوي في شرح السنة ۱۳/ ۷۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) نرمی میں سے حصہ دیا گیا اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں میں سے حصہ دیا گیا اور جو شخص نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے محروم رہا۔ (شرح السنہ)

۷۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا يُرِيْدُ اللّٰہُ بِاَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَهُمْ وَ لَا يَحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ اِلَّا ضَرَّهُمْ. رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکاۃ المصابیح، رقم: ۵۱۰۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جن گھر والوں کو نرمی کی توفیق دیتے ہیں انہیں نرمی کے ذریعہ نفع پہنچاتے ہیں اور جن گھر والوں کو نرمی سے محروم رکھتے ہیں انہیں اس کے ذریعہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

۷۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ يَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِیَّ ﷺ فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ وَ لَعَنَكُمُ اللّٰہُ وَ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَ اِيَّاكِ وَ الْعُنْفَ وَ الْفُحْشَ، قَالَتْ: اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالُوْا؟ قَالَ: اَوَ لَمْ تَسْمَعِیْ مَاقُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِیْ فِيْهِمْ، وَ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِیَّ. رواہ البخاری، باب لم یکن النبی ﷺ فاحشا و لا متفاحشا، رقم: ۶۰۳۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ (جس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو موت آئے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جواب میں کہا: تم ہی کو موت آئے اور تم پر اللہ کی لعنت اور اس کا غصہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! ٹھہرو، نرمی اختیار کرو، سختی اور بد زبانی سے بچو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے اس کے جواب میں کیا کہا؟ میں نے ان کی بات ان ہی پر لوٹا دی (کہ تم ہی کو آئے) میری بد دعا ان کے حق میں قبول ہو گی اور ان کی بد دعا میرے بارے

میں قبول نہیں ہوگی۔ (بخاری)

۷۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ، وَ اِذَا اشْتَرٰی، وَ اِذَا اقْتَضٰی. رواه البخاري، باب السهولة و السماحة في الشراء و البيع.....، رقم: ۲۰۷۶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس بندہ پر جو بیچنے، خریدنے اور اپنے حق کا تقاضا کرنے اور وصول کرنے میں نرمی اختیار کرے۔ (بخاری)

۷۹- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ وَ لَمْ يَشْكُنِيْ اِلٰى عُوَّادِهٖ اَطْلَقْتُهُ مِنْ اَسَارِيْ، ثُمَّ اَبْدَلْتُهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهٖ، وَ دَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهٖ، ثُمَّ يَسْتَاْنِفُ الْعَمَلَ. رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ۳۴۹/۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ سے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: جب میں اپنے مؤمن بندے کو (کسی بیماری میں) مبتلا کرتا ہوں پھر وہ اپنی عیادت کرنے والوں سے میری شکایت نہیں کرتا تو میں اسے اپنی قید سے آزاد کر دیتا ہوں یعنی اس کے گناہ معاف کر دیتا ہوں۔ پھر اسے اس کے گوشت سے بہتر گوشت دیتا ہوں اور اس کے خون سے بہتر خون دیتا ہوں یعنی اس کو تندرستی دے دیتا ہوں پھر اب وہ دوبارہ (بیماری سے اٹھنے کے بعد) نئے سرے سے عمل کرنا شروع کرتا ہے (کیونکہ پچھلے تمام گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں)۔ (مستدرک حاکم)

۸۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ وُعِكَ لَيْلَةً فَصَبَرَ وَ رَضِيَ بِهَا عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ. رواه ابن ابي الدنيا في كتاب الرضا و غيره، الترغيب ۲۹۹/۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو ایک رات بخار آئے اور وہ صبر کرے اور اس بخار کے باوجود اللہ تعالیٰ سے راضی رہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسا کہ

اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا- (ابن ابی الدنیا' ترغیب)

۸۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِیْبَتَیْهِ فَصَبَرَ وَ احْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن صحیح' باب ماجاء فی ذهاب البصر' رقم: ۲۴۰۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: جس بندہ کی میں دومحبوب ترین چیزیں یعنی آنکھیں لےلوں اور وہ اس پر صبر کرے اور اجر وثواب کی امید رکھے تو میں اس کے لئے جنت سے کم بدلہ پر راضی نہیں ہوں گا- (ترمذی)

۸۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ' وَ یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ' اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ. رواه ابن ماجه' باب الصبر علی البلاء' رقم: ۴۰۳۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مؤمن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہو اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کرتا ہو وہ اس مؤمن سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہ رکھتا ہو اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر نہ کرتا ہو- (ابن ماجہ)

۸۳- عَنْ صُهَیْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَیْرٌ' وَ لَیْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ' اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ' فَكَانَ خَیْرًا لَهُ' وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ' فَكَانَ خَیْرًا لَهُ. رواه مسلم' باب المؤمن امره كله خیر' رقم: ۷۵۰۰

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے ہر معاملہ اور ہر حال میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے اور یہ بات صرف مؤمن ہی کو حاصل ہے- اگر اس کو کوئی خوشی پہنچتی ہے اس پر وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے تو یہ شکر کرنا اس کے لئے خیر کا سبب ہے یعنی

اس میں اجر ہے۔ اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے اس پر وہ صبر کرتا ہے تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لئے خیر کا سبب ہے یعنی اس میں بھی اجر ہے۔ (مسلم)

۸۴- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ. رواه احمد ١/٤٠٣

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ یا اللہ! آپ نے میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے۔ (مسند احمد)

۸۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ. رواه ابوداؤد' باب في فضل الاقالة، رقم: ٣٤٦٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمان کی بیچی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۸۶- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا عَثْرَتَهُ' اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه ابن حبان (و اسناده صحيح) ١١/٤٠٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کی لغزش کو معاف کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزش کو معاف فرمائیں گے۔ (ابن حبان)

مسلمانوں کے حقوق

مسلمانوں کے حقوق

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ﴾ (الحجرات: ١٠)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ (حجرات)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ☆ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ☆ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾

(الحجرات: ١١ - ١٣)

ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیے شاید کہ (جن پر ہنسا جاتا ہے) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے شاید کہ (جن پر ہنسا جاتا ہے) وہ ان (ہنسنے والی عورتوں) سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کے برے نام رکھو (کیونکہ یہ سب باتیں گناہ کی ہیں اور) ایمان لانے کے بعد (مسلمانوں پر) گناہ کا نام لگنا ہی برا ہے اور جو ان حرکتوں سے باز نہ آئیں گے تو وہ ظلم کرنے والے

(اور حقوق العباد کو ضائع کرنے والے) ہیں (تو جو سزا ظالموں کو ملے گی وہی ان کو ملے گی)۔ ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں (اور بعض جائز بھی ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا تو اس لئے تحقیق کرلو ہر موقعہ اور ہر معاملے میں' بدگمانی نہ کرو) اور (کسی کے عیب کا) سراغ مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو' کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم برا سمجھتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (اور توبہ کرلو) بے شک اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے (اور) مہربان ہیں۔ اے لوگو! ہم نے تم (سب) کو ایک مرد اور ایک عورت (یعنی آدم و حوا) سے پیدا کیا (اس میں تو سب برابر ہیں اور پھر جس بات میں فرق رکھا وہ یہ کہ) تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے (یہ صرف اس لئے) تاکہ تمہیں آپس میں پہچان ہو (جس میں مختلف مصلحتیں ہیں' یہ مختلف قبائل اس لئے نہیں کہ ایک دوسرے پر فخر کرو کیونکہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو تم سب میں بڑا عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے (اور سب کے حال سے) باخبر ہیں۔ (حجرات)

ف: غیبت کو مرے ہوئے بھائی کے گوشت کو کھانے کی طرح فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے انسان کا گوشت نوچ نوچ کر کھانے سے اس کو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح مسلمان کی غیبت سے اس کو تکلیف ہوتی ہے لیکن جیسے مرے ہوئے انسان کو تکلیف کا اثر نہیں ہوتا ہے اسی طرح جس کی غیبت ہوتی ہے اس کو بھی معلوم نہ ہونے تک تکلیف نہیں ہوتی۔

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَ اِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴾ (النساء: ۱۳۵)

اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اور گواہی

کے وقت یہ خیال نہ کرو (کہ جس کے مقابلہ میں ہم گواہی دے رہے ہیں) یہ امیر ہے (اس کو نفع پہنچانا چاہئے) یا یہ غریب ہے (اس کا کیسے نقصان کر دیں تم کسی کی امیری غریبی کو نہ دیکھو کیونکہ) وہ شخص اگر امیر ہے تو بھی اور غریب ہے تو بھی دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے (اتنا تعلق تم کو نہیں) لہٰذا تم گواہی دینے میں نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ کہیں تم حق اور انصاف سے ہٹ جاؤ اور اگر تم ہیر پھیر سے گواہی دو گے یا گواہی سے بچنا چاہو گے تو (یاد رکھنا کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا﴾ (النساء: ٨٦)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر الفاظ میں سلام کا جواب دو یا کم از کم جواب میں وہی الفاظ کہہ دو جو پہلے شخص نے کہے تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا یعنی ہر عمل کا حساب لینے والے ہیں۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ☆ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل: ٢٣، ٢٤)

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ کے رب نے یہ حکم دے دیا ہے کہ اس معبود برحق کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور تم والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اس وقت بھی کبھی ان کو ''اُف'' مت کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور انتہائی نرمی اور ادب کے ساتھ ان سے بات کرنا۔ اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا، اے میرے رب! جس طرح انہوں نے بچپنے میں میری پرورش کی ہے اسی طرح آپ بھی ان دونوں پر رحم فرمایئے۔ (بنی اسرائیل)

احادیثِ نبویہ

۸۷- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

سِتَّةٌ بِالْمَعْرُوْفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَ يُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَ يُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَ يَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ، وَ يَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَ يُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. رواه ابن ماجه، باب ماجاء في عيادة المريض، رقم: ١٤٣٣

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: جب ملاقات ہوتو اس کو سلام کرے جب دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے جب اسے چھینک آئے (اور اَلْحَمْدُلِلّٰہِ) کہے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے، جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے جب انتقال کر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۸۸- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَ اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَ إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ. رواه البخاري، باب الامر باتباع الجنائز، رقم: ١٢٤٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کے جواب میں "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" کہنا۔ (بخاری)

۸۹- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَ لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ. رواه مسلم، باب بيان انه لايدخل الجنة الا المؤمنون......، رقم: ١٩٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ (یعنی تمہاری زندگی ایمان والی زندگی نہ ہو جائے) اور تم اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتا دوں جس کے کرنے سے

تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے؟ (وہ یہ ہے کہ) سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔ (مسلم)

۹۰ — عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفْشُوا السَّلَامَ کَیْ تَعْلُوا. رواه الطبرانی و اسناده حسن' مجمع الزوائد ۸/۶۵

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام کو خوب پھیلاؤ تاکہ تم بلند ہو جاؤ۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

۹۱ — عَنْ عَبْدِاللّٰهِ - یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلسَّلَامُ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَضَعَهُ فِی الْاَرْضِ فَاَفْشُوْهُ بَیْنَکُمْ' فَاِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ اِذَا مَرَّ بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ فَرَدُّوْا عَلَیْهِ' کَانَ لَهُ عَلَیْهِمْ فَضْلُ دَرَجَةٍ بِتَذْکِیْرِهِ اِیَّاهُمُ السَّلَامَ' فَاِنْ لَمْ یَرُدُّوْا عَلَیْهِ رَدَّ عَلَیْهِ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنْهُمْ.

رواه البزار و الطبرانی و احد اسنادی البزار جید قوی' الترغیب ۳/۴۲۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا ہے لہٰذا اس کو آپس میں خوب پھیلاؤ کیونکہ مسلمان جب کسی قوم پر گذرتا ہے اور ان کو سلام کرتا ہے اور وہ اس کو جواب دیتے ہیں تو ان کو سلام یاد دلانے کی وجہ سے سلام کرنے والے کو اس قوم پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہوتی ہے اور اگر وہ جواب نہیں دیتے ہیں تو فرشتے جو انسانوں سے بہتر ہیں اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (بزار' طبرانی' ترغیب)

۹۲ — عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَی الرَّجُلِ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِلَّا لِلْمَعْرِفَةِ. رواه احمد ۱/۴۰۶

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علاماتِ قیامت میں سے ایک علامت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو صرف جان پہچان کی بنیاد پر سلام کرے (نہ کہ مسلمان ہونے کی بنیاد پر)۔ (مسند احمد)

۹۳ — عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ

فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَشْرٌ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: عِشْرُوْنَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: ثَلَاثُوْنَ. رواہ ابوداؤد، باب کیف السلام، رقم: ٥١٩٥

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے السلام علیکم کہا، آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس یعنی ان کے لئے ان کے سلام کی وجہ سے دس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا، آپ ﷺ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیس یعنی ان کے لئے بیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک تیسرے صاحب آئے اور انہوں نے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا، آپ ﷺ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیس یعنی ان کے لئے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔ (ابوداؤد)

۹۴ - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ تَعَالَى مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ. رواہ ابوداؤد، باب فی فضل من بدا بالسلام، رقم: ٥١٩٧

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا زیادہ مستحق وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (ابوداؤد)

۹۵ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ. رواہ البیہقی فی شعب الایمان ٤٣٣/٦

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔ (بیہقی)

۹۶ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ! إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ. رواہ الترمذی

وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ماجاء فی التسليم..... رقم: ٢٦٩٨

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پیارے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہوتو گھر والوں کو سلام کرو۔ یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا سبب ہوگا۔ (ترمذی)

۹۷- عَنْ قَتَادَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلٰى اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوا اَهْلَهُ السَّلَامَ. رواه عبدالرزاق فی مصنفه ۳۸۹/۱۰

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی گھر میں داخل ہوتو اس گھر والوں کو سلام کرو اور جب (گھر سے) جانے لگو تو گھر والوں سے سلام کے ساتھ رخصت ہو۔ (مصنف عبدالرزاق)

۹۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ، فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فی التسليم عند القيام..... رقم: ٢٧٠٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے تو سلام کرے اس کے بعد بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے۔ پھر جب مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو پھر سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرے سلام سے بڑھا ہوا نہیں ہے یعنی جس طرح ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے ایسے ہی رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا سنت ہے۔ (ترمذی)

۹۹- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ، وَ الْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَ الْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ. رواه البخاری، باب تسليم القليل على الكثير، رقم: ٦٢٣١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے، گذرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔ (بخاری)

۱۰۰- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُسَلِّمَ

اَحَدُهُمْ وَ يُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَرُدَّ اَحَدُهُمْ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٦/٤٦٦

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (راستہ سے) گذرنے والی جماعت میں سے اگر ایک شخص سلام کرلے تو ان سب کی طرف سے کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک جواب دے دے تو سب کی طرف سے کافی ہے۔ (بیہقی)

۱۰۱ – **عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ النَّائِمَ وَ يُسْمِعُ الْيَقْظَانَ.** رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب كيف السلام، رقم: ٢٧١٩

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ رات کو تشریف لاتے تو اس طرح سلام فرماتے کہ سونے والے نہ جاگتے اور جاگنے والے سن لیتے۔ (ترمذی)

۱۰۲ – **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجِزَ فِي الدُّعَاءِ، وَ اَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ فِي السَّلَامِ.** رواه الطبراني في الاوسط، وقال لا يروى عن النبي ﷺ الا بهذا الاسناد، و رجاله رجال الصحيح غير مسروق بن المرزبان وهو ثقة، مجمع الزوائد ٨/٦١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو یعنی دعا نہ کرتا ہو۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام میں بھی بخل کرے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۰۳ – **عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاَخْذُ بِالْيَدِ.** رواه الترمذي و قال: هذا حديث غريب، باب ما جاء في المصافحة، رقم: ٢٧٣٠

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سلام کی تکمیل مصافحہ ہے۔ (ترمذی)

۱۰۴- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ یَفْتَرِقَا. رواه ابوداؤد، باب فی المصافحة، رقم: ۵۲۱۲

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۱۰۵- عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا لَقِیَ الْمُؤْمِنَ، فَسَلَّمَ عَلَیْهِ، وَ اَخَذَ بِیَدِهٖ فَصَافَحَهُ تَنَاثَرَتْ خَطَایَا هُمَا كَمَا یَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ. رواه الطبرانی فی الاوسط و یعقوب محمد بن طحلاء روی عنه غیر و احد و لم یضعفه احد و بقیة رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۷۵/۸

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن جب مؤمن سے ملتا ہے، اس کو سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۰۶- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا لَقِیَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَاَخَذَ بِیَدِهٖ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوْبُهُمَا كَمَا یَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْیَابِسَةِ فِیْ یَوْمِ رِیْحٍ عَاصِفٍ وَ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا وَ لَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رواه الطبرانی و رجاله رجال الصحیح غیر سالم بن غیلان و هو ثقة، مجمع الزوائد ۷۷/۸

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے یعنی مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ ایسے گر جاتے ہیں جیسے تیز ہوا چلنے کے دن سوکھے درخت سے پتے گرتے ہیں اور ان دونوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ ان کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۰۷- عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِیْ ذَرٍّ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ﷺ یُصَافِحُکُمْ اِذَا لَقِیتُمُوْہُ؟ قَالَ: مَا لَقِیتُہُ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَ بَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَ لَمْ اَکُنْ فِیْ اَھْلِیْ، فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ اَنَّہُ اَرْسَلَ اِلَیَّ، فَاَتَیْتُہُ وَ ھُوَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ، فَالْتَزَمَنِیْ، فَکَانَتْ تِلْکَ اَجْوَدَ وَ اَجْوَدَ. رواہ ابوداؤد، باب فی المعانقۃ، رقم: ۵۲۱۴

قبیلہ عنزہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ملاقات کے وقت آپ لوگوں سے مصافحہ بھی کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں جب بھی رسول اللہ ﷺ سے ملا آپ نے ہمیشہ مجھ سے مصافحہ فرمایا: ایک دن آپ نے مجھے گھر سے بلوایا، میں اس وقت اپنے گھر پر نہیں تھا۔ جب میں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا کہ آپ ﷺ نے مجھے بلوایا تھا تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے لپٹا لیا اور آپ ﷺ کا یہ معانقہ بہت خوب اور بہت ہی خوب تھا۔ (ابوداؤد)

۱۰۸ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سَالَہُ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَسْتَاْذِنُ عَلٰی اُمِّیْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّیْ مَعَھَا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِسْتَاْذِنْ عَلَیْھَا، فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ خَادِمُھَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِسْتَاْذِنْ عَلَیْھَا، اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاھَا عُرْیَانَۃً قَالَ: لَا، قَالَ: فَاسْتَاْذِنْ عَلَیْھَا. رواہ الامام مالک فی الموطا، باب فی الاستئذان ص ۷۲۵

حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! کیا میں اپنی ماں سے ان کی جائے رہائش میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! اس شخص نے عرض کیا: میں ماں کے ساتھ ہی گھر میں رہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجازت لے کر ہی جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا: میں ہی ان کا خادم ہوں (اس لئے بار بار جانا ہوتا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجازت لے کر ہی جاؤ۔ کیا تمہیں اپنی ماں کو برہنہ حالت میں دیکھنا پسند ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر اجازت لے کر ہی جاؤ۔ (مؤطا امام مالک)

۱۰۹ - عَنْ هُزَيْلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: جَاءَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَقَفَ عَلٰى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَاْذِنُ فَقَامَ مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: هٰكَذَا - عَنْكَ - اَوْ هٰكَذَا فَاِنَّمَا الْاِسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظَرِ. رواه ابوداؤد' باب في الاستئذان' رقم: ٥١٧٤

حضرت ہزیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ کے دروازے پر (اندر جانے کی) اجازت لینے کے لئے رکے اور دروازے کے بالکل سامنے کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: (دروازہ کے سامنے نہ کھڑے ہو بلکہ) دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہو (کیونکہ دروازہ کے سامنے کھڑے ہونے سے اس بات کا امکان ہے کہ کہیں نظر اندر نہ پڑ جائے اور) اجازت مانگنا تو صرف اسی وجہ سے ہے کہ نظر نہ پڑے۔ (ابوداؤد)

۱۱۰ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا اِذْنَ. رواه ابوداؤد' باب في الاستئذان' رقم: ٥١٧٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: جب نگاہ گھر میں چلی گئی تو پھر اجازت کوئی چیز نہیں یعنی اجازت کا پھر کوئی فائدہ نہیں۔ (ابوداؤد)

۱۱۱ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا مِنْ جَوَانِبِهَا فَاسْتَاْذِنُوْا' فَاِنْ اُذِنَ لَكُمْ فَادْخُلُوْا وَ اِلَّا فَارْجِعُوْا. قلت: له حديث رواه ابوداؤد غير هذا' رواه الطبراني من طرق و رجال هذا رجال الصحيح غير محمد بن عبدالرحمن بن عرق و هو ثقة' مجمع الزوائد ٨/٨٧

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (لوگوں کے) گھروں (میں داخل ہونے کی اجازت کے لئے ان) کے دروازوں کے سامنے نہ کھڑے ہو (کہ کہیں گھر کے اندر نگاہ نہ پڑ جائے) بلکہ دروازے کے (دائیں بائیں) کناروں پر کھڑے ہو کر اجازت مانگو۔ اگر تمہیں اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

۱۱۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ

الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ. رواه البخاری، باب لا یقیم الرجل الرجل.....، رقم: ٦٢٦٩

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں کہ کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس جگہ بیٹھ جائے۔ (بخاری)

۱۱۳- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ. رواه مسلم، باب اذا قام من مجلسه...، رقم: ٥٦٨٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی جگہ سے (کسی ضرورت سے) اٹھا اور پھر واپس آ گیا تو اس جگہ (بیٹھنے) کا وہی شخص زیادہ حق دار ہے۔ (مسلم)

۱۱۴- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يُجْلَسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا. رواه ابوداؤد، باب فی الرجل يجلس.....، رقم: ٤٨٤٤

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان میں ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھا جائے۔ (ابوداؤد)

۱۱۵- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ. رواه ابوداؤد، باب الجلوس وسط الحلقة، رقم: ٤٨٢٦

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلقہ کے بیچ میں بیٹھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

ف: حلقہ کے بیچ میں بیٹھنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کے کاندھے پھلانگ کر حلقہ کے درمیان میں آ کر بیٹھ جائے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ حلقہ بنائے بیٹھے ہوں اور ہر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہو۔ ایک آدمی آ کر اس طرح حلقہ کے درمیان میں بیٹھ جائے کہ بعض لوگوں کا ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا باقی نہ رہے۔ (معارف الحدیث)

۱۱۶- عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ قَالَھَا ثَلَاثًا قَالَ: وَ مَا کَرَامَۃُ الضَّیْفِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ. رواہ احمد ۷۶/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مہمان کا اکرام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (مہمان کا اکرام) تین دن ہے۔ تین دن کے بعد اگر مہمان رہا تو میزبان کا مہمان کو کھلانا اس پر احسان ہے یعنی تین دن کے بعد کھانا نہ کھلانا بے مروتی میں داخل نہیں۔ (مسند احمد)

۱۱۷- عَنِ الْمِقْدَامِ اَبِی کَرِیْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَیُّمَا رَجُلٍ اَضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّیْفُ مَحْرُوْمًا فَاِنَّ نَصْرَہٗ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَاْخُذَ بِقِرَی لَیْلَۃٍ مِنْ زَرْعِہٖ وَ مَالِہٖ. رواہ ابوداؤد، باب ماجاء فی الضیافۃ، رقم: ۳۷۵۱

حضرت مقدام ابوکریمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم میں (کسی کے ہاں) مہمان ہوا اور صبح تک وہ مہمان (کھانے سے) محروم رہا یعنی اس کے میزبان نے رات میں اس کی مہمان داری نہیں کی تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے یہاں تک کہ یہ مہمان اپنے میزبان کے مال اور کھیتی سے اپنی رات کی مہمانی کی مقدار وصول کر لے۔ (ابوداؤد)

ف: یہ اس صورت میں ہے جب کہ مہمان کے پاس کھانے پینے کا انتظام نہ ہو اور وہ مجبور ہو اور یہ صورت نہ ہو تو مروت اور شرافت کے درجہ میں مہمان نوازی مہمان کا حق ہے۔ (مظاہر حق)

۱۱۸- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ: دَخَلَ عَلَیَّ جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَدَّمَ اِلَیْھِمْ خُبْزًا وَ خَلًّا، فَقَالَ: کُلُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ، اِنَّہٗ ھَلَاکٌ

بِالرَّجُلِ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ النَّفَرُ مِنْ اِخْوَانِهٖ فَيَحْتَقِرَ مَا فِيْ بَيْتِهٖ اَنْ يُقَدِّمَهُ اِلَيْهِمْ، وَ هَلَاكٌ بِالْقَوْمِ اَنْ يَحْتَقِرُوْا مَا قُدِّمَ اِلَيْهِمْ. رواه احمد و الطبرانی فی الاوسط و ابو يعلى الا انه قال: وَكَفٰى بِالْمَرْءِ شَرًّا اَنْ يَحْتَقِرَ مَا قُرِّبَ اِلَيْهِ. و فی اسناد ابی يعلى ابو طالب القاص و لم اعرفه و بقية رجال ابی يعلى وثقوا. و فی الحاشية: ابو طالب القاص هو يحيى بن يعقوب بن مدرك ثقة، مجمع الزوائد ۳۲۸/۸

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں کے سامنے روٹی اور سرکہ پیش کیا اور فرمایا: اسے کھا لو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔ آدمی کے لئے ہلاکت ہے کہ اس کے کچھ بھائی اس کے پاس آئیں تو جو چیز گھر میں ہو اسے ان کے سامنے پیش کرنے کو کم سمجھے۔ اور لوگوں کے لئے ہلاکت ہے کہ جو ان کے سامنے پیش کیا جائے وہ اسے حقیر اور کم سمجھیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آدمی کی برائی کے لئے یہ کافی ہے کہ جو اس کے سامنے پیش کیا جائے وہ اس کو کم سمجھے۔ (مسند احمد، طبرانی، ابویعلی، مجمع الزوائد)

۱۱۹- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَ يَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَ حَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَ اَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ. رواه البخاری، باب اذا تثاءب فليضع يده على فيه، رقم: ۶۲۲۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند فرماتے ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو ہر اس مسلمان کے لئے جو اسے سنے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا ضروری ہے۔ اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جتنا ہو سکے اس کو روکے کیوں کہ جب تم

میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔ (بخاری)

۱۲۰ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِیْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهُ فِی اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاکَ وَ تَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی زیارة الاخوان، رقم: ۲۰۰۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے یا اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے جاتا ہے تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے تم برکت والے ہو، تمہارا چلنا بابرکت ہے اور تم نے جنت میں ٹھکانا بنالیا۔ (ترمذی)

۱۲۱ - عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ. قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَا. رواه مسلم، باب فضل عیادة المریض، رقم: ۶۵۵۴

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے خُرفہ میں رہتا ہے۔ دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! جنت کا خُرفہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جنت کے توڑے ہوئے پھل۔ (مسلم)

۱۲۲ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَ عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِیْرَةَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا قُلْتُ: یَا اَبَا حَمْزَةَ! وَ مَا الْخَرِیْفُ؟ قَالَ: الْعَامُ. رواه ابوداؤد، باب فی فضل العیادة علی وضوء، رقم: ۳۰۹۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے اس کو دوزخ سے ستر خریف دور کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابوحمزہ! خریف کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: سال کو کہتے ہیں یعنی ستر سال کی مسافت

کے بقدر دوزخ سے دور کر دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۲۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَيُّمَا رَجُلٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَاِنَّمَا يَخُوْضُ فِي الرَّحْمَةِ، فَاِذَا قَعَدَ عِنْدَ الْمَرِيْضِ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا لِلصَّحِيْحِ الَّذِيْ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ فَالْمَرِيْضُ مَالَهُ؟ قَالَ: تُحَطُّ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ. رواه احمد ۱۷٤/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب وہ بیمار کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فضیلت تو اس تندرست شخص کے لئے آپ نے ارشاد فرمائی ہے جو بیمار کی عیادت کرتا ہے خود بیمار کو کیا ملتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد)

۱۲۴- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ، فَاِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ اسْتَنْقَعَ فِيْهَا. رواه احمد ۴٦٠/۳ و في حديث عمرو بن حزم رضي الله عنه عند الطبراني في الكبير و الاوسط: وَ اِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَا يَزَالُ يَخُوْضُ فِيْهَا حَتّٰى يَرْجِعَ مِنْ حَيْثُ خَرَجَ. و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ۲۲/۳

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب (بیمار پرسی کے لئے) اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت میں ٹھہر جاتا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ بیمار کے پاس سے اٹھ جانے کے بعد بھی وہ رحمت میں غوطہ لگاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جس جگہ سے عیادت کے لئے گیا تھا وہاں واپس لوٹ آئے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۲۵- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَ

اِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً اِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَ كَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث غریب حسن' باب ماجاء فی عیادة المریض' رقم: ۹۶۹

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور جو شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت میں ایک باغ مل جاتا ہے۔ (ترمذی)

۱۲۶- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ اَنْ يَدْعُوَ لَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ. رواه ابن ماجه باب ماجاء فی عیادة المریض' رقم: ۱۴۴۱

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح (قبول ہوتی) ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۲۷- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَدْبَرَ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا اَخَا الْاَنْصَارِ! كَيْفَ اَخِيْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ يَعُوْدُهُ مِنْكُمْ؟ فَقَامَ وَ قُمْنَا مَعَهُ، وَ نَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَ لَا خِفَافٌ وَ لَا قَلَانِسُ وَ لَا قُمُصٌ نَمْشِيْ فِيْ تِلْكَ السِّبَاخِ حَتّٰى جِئْنَاهُ، فَاسْتَاْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتّٰى دَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ مَعَهُ. رواه مسلم' باب فی عیادة المرضی' رقم: ۲۱۳۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک انصاری صحابی نے آکر آپ ﷺ کو سلام کیا پھر واپس جانے لگے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: انصاری بھائی! میرے بھائی سعد بن عبادہ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اچھی ہے۔ آپ ﷺ نے (ساتھ

بیٹھے ہوئے صحابہؓ سے) ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ان کی عیادت کرے گا؟ یہ کہہ کر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم دس سے زائد افراد تھے۔ ہمارے پاس جوتے تھے نہ موزے' ٹوپیاں تھیں نہ قمیصیں۔ ہم اس پتھریلی زمین پر چلتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ (اس وقت) ان کی قوم کے جو لوگ ان کے قریب تھے پیچھے ہٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ جانے والے صحابہ ان کے قریب ہو گئے۔ (مسلم)

۱۲۸- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ: خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِیْ یَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِیْضًا، وَ شَهِدَ جَنَازَةً، وَ صَامَ یَوْمًا، وَ رَاحَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ اَعْتَقَ رَقَبَةً. رواہ ابن حبان (واسنادہ قوی) ۶/۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے پانچ اعمال ایک دن میں کیے اللہ تعالیٰ اسے جنت والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ بیمار کی عیادت کی' جنازہ میں شرکت کی' روزہ رکھا' جمعہ کی نماز کے لئے گیا اور غلام آزاد کیا۔ (ابن حبان)

۱۲۹- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَی اللّٰهِ، وَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَی اللّٰهِ، وَ مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَی اللّٰهِ، وَ مَنْ دَخَلَ عَلٰی اِمَامٍ یُعَزِّرُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَی اللّٰهِ، وَ مَنْ جَلَسَ فِیْ بَیْتِهٖ لَمْ یَغْتَبْ اِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَی اللّٰهِ. رواہ ابن حبان (و اسنادہ حسن) ۲/۹۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو صبح یا شام مسجد جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو کسی حاکم کے پاس اس کی مدد کے لئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے اور جو اپنے گھر میں اس طرح رہتا ہے کہ کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ (ابن حبان)

۱۳۰ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَا، قَالَ: فَمَنِ اتَّبَعَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَا، قَالَ: فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ مِسْكِیْنًا؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه مسلم، باب من فضل فضائل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه، رقم: ٦١٨٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ پھر دریافت فرمایا: آج تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے مسکین کو کس نے کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی میں بھی یہ باتیں جمع ہوں گی وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ (مسلم)

۱۳۱ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مَرِیْضًا لَمْ یَحْضُرْ اَجَلُهُ فَیَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَشْفِیَكَ اِلَّا عُوْفِیَ. رواه الترمذی و قال هذا حدیث حسن غریب، باب ما یقول عند عیادة المریض، رقم: ٢٠٨٣

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ کسی مریض کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَشْفِیَكَ ''میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو بڑے ہیں، عرش عظیم کے مالک ہیں کہ وہ تم کو شفا دے دیں'' تو اس کو ضرور شفا ہوگی البتہ اگر اس کی موت کا وقت آ گیا ہو تو اور بات ہے۔ (ترمذی)

۱۳۲ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا فَلَهُ قِیْرَاطٌ، وَ مَنْ شَهِدَهَا حَتّٰی تُدْفَنَ فَلَهُ قِیْرَاطَانِ،

قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ. رواه مسلم، باب فضل الصلوة على الجنازة و اتباعها، رقم: ۲۱۸۹ و فی روایة له: **اصغرهما مثل احد** رقم: ۲۱۹۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازہ میں حاضر ہوتا ہے اور نماز جنازہ کے پڑھے جانے تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص جنازہ میں حاضر ہوتا ہے اور دفن سے فراغت تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اس کو دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: (دو قیراط) دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دو پہاڑوں میں سے چھوٹا احد پہاڑ کی طرح ہے۔ (مسلم)

۱۳۳ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ. رواه مسلم، باب من صلی علیه مائة...... رقم: ۲۱۹۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ تعالیٰ سے اس میت کے لئے سفارش کریں یعنی مغفرت و رحمت کی دعا کریں تو ان کی سفارش ضرور قبول ہوگی۔ (مسلم)

۱۳۴ — عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، رقم: ۱۰۷۳

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دیتا ہے تو اس کو مصیبت زدہ کی طرح ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

۱۳۵ — عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّي أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ

الْقِیَامَةِ. رواہ ابن ماجہ' باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا' رقم: ١٦٠١

حضرت محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن اپنے کسی مؤمن بھائی کی مصیبت میں اسے صبر وسکون کی تلقین کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزت کے لباس پہنائیں گے۔ (ابن ماجہ)

۱۳۶ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ وَ قَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ' فَاَغْمَضَهٗ' ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ: لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ' فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَ اخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ' وَ اغْفِرْلَنَا وَ لَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ! وَ افْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ' وَ نَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ. رواہ مسلم' باب فی اغماض المیت و الدعاء له اذا حضر' رقم: ٢١٣٠

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو سلمہ کے انتقال کے بعد تشریف لائے۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں بند فرمائیں اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض کی جاتی ہے تو نگاہ جاتی ہوئی روح کو دیکھنے کی وجہ سے اوپر اٹھی رہ جاتی ہے (اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں کو بند فرمایا)۔ ان کے گھر کے کچھ لوگوں نے آواز سے رونا شروع کر دیا (ممکن ہے کہ کچھ نامناسب الفاظ بھی کہہ دیئے ہوں) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے لئے صرف خیر کی دعا کرو کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَ اخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ' وَ اغْفِرْلَنَا وَ لَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ! وَ افْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ' وَ نَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ.

ترجمہ: اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرما دیجئے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما کر ان کا درجہ بلند فرما دیجئے اور ان کے بعد ان کے پیچھے رہنے والوں کی نگہبانی فرمایئے۔ رب العالمین ہماری اور ان کی مغفرت فرما دیجئے ان کی قبر کو کشادہ فرما دیجئے اور ان کی قبر کو روشن فرما دیجئے۔ (مسلم)

ف: جب کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کے لئے یہ دعا پڑھے تو لابی سلمة کی جگہ مرنے والے کا نام لے اور نام سے پہلے زیر والا لام لگا دے مثلاً لزید کہے۔

۱۳۷- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ یَقُوْلُ: دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ - بِظَھْرِ الْغَیْبِ - مُسْتَجَابَۃٌ، عِنْدَ رَاْسِہٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ، کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ، قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ: آمِیْنَ، وَ لَکَ بِمِثْلٍ. رواہ مسلم، باب فضل الدعاء للمسلمین بظھر الغیب، رقم: ٦٩٢٩

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے تھے: مسلمان کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے۔ دعا کرنے والے کے سر کی جانب ایک فرشتہ مقرر ہے، جب بھی یہ دعا کرنے والا اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اس پر وہ فرشتہ آمین کہتا ہے اور (دعا کرنے والے سے کہتا ہے) اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اس جیسی بھلائی دے جو تم نے اپنے بھائی کے لئے مانگی ہے۔ (مسلم)

۱۳۸- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ. رواہ البخاری، باب من الایمان ان یحب لاخیہ......، رقم: ١٣

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ (بخاری)

۱۳۹- عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْقَسْرِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَتُحِبُّ الْجَنَّۃَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: فَاَحِبَّ لِاَخِیْکَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ. رواہ احمد ٤/ ٧٠

حضرت خالد بن عبداللہ قسری رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم کو جنت پسند ہے یعنی کیا تم جنت میں جانا پسند کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ (مسند احمد)

۱۴۰ - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الدِّیْنَ النَّصِیْحَۃُ، اِنَّ الدِّیْنَ النَّصِیْحَۃُ، اِنَّ الدِّیْنَ النَّصِیْحَۃُ قَالُوا: لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: لِلّٰہِ، وَ لِکِتَابِہٖ، وَ لِرَسُوْلِہٖ، وَ لِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِھِمْ. رواہ النسائی، باب النصیحۃ للامام، رقم: ٤٢٠٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے- بے شک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے- بے شک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے- صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے ساتھ خلوص اور وفاداری؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے رسول ساتھ، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ مسلمانوں کے حاکموں کے ساتھ اور ان کے عوام کے ساتھ- (نسائی)

ف: اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوص اور وفاداری کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ایمان لایا جائے، ان کے ساتھ انتہائی محبت کی جائے، ان سے ڈرا جائے، ان کی اطاعت و عبادت کی جائے اور ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے-

اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ وفاداری یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اس کی عظمت کا حق ادا کیا جائے، اس کا علم حاصل کیا جائے، اس کا علم پھیلایا جائے اور اس پر عمل کیا جائے- رسول اللہ کے ساتھ خلوص اور وفاداری یہ ہے کہ ان کی تصدیق کی جائے، ان کی تعظیم کی جائے، ان سے اور ان کی سنتوں سے محبت کی جائے اور دل و جان سے ان کی اتباع میں اپنی نجات سمجھی جائے-

مسلمانوں کے حاکموں کے ساتھ خلوص و وفاداری یہ ہے کہ ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ان کی مدد کی جائے، ان کے ساتھ اچھا گمان رکھا جائے اگر ان سے کوئی غلطی ہوتی نظر آئے تو بہتر طریقہ پر اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے، ان کو اچھے مشورے دیئے جائیں اور جائز کاموں میں ان کی بات مانی جائے- عام مسلمانوں کے ساتھ خلوص و وفاداری یہ ہے کہ ان کی ہمدردی و خیر خواہی کا پورا پورا خیال رکھا جائے جس میں ان کو دین کی طرف متوجہ کرنا بھی شامل ہے، ان کا نفع اپنا نفع اور ان کا نقصان اپنا نقصان سمجھا جائے، جتنا ممکن ہو ان کی مدد کی جائے، ان کے

حقوق کو ادا کیا جائے۔ (معارف الحدیث)

۱۴۱- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ اِلَى عَمَّانَ اَكْوَابُهُ عَدَدُ النُّجُوْمِ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ، وَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، اَوَّلُ مَنْ يَرِدُهُ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: شُعْثُ الرُّؤُوْسِ، دُنْسُ الثِّيَابِ الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَلَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ، اَلَّذِيْنَ يُعْطُوْنَ مَا عَلَيْهِمْ، وَ لَا يُعْطَوْنَ مَا لَهُمْ. رواه الطبراني، مجمع الزوائد ۱۰/۴۵۷

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی جگہ عدن سے عمان تک کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کے پیالے گنتی میں آسمان کے ستاروں کی طرح (بے شمار) ہیں، اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس حوض پر جو لوگ سب سے پہلے آئیں گے وہ فقراء مہاجرین ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں بتائیے کہ وہ لوگ کیسے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکھرے بالوں والے، میلے کپڑوں والے جو ناز و نعمت میں رہنے والی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے، جن کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے یعنی جن کو خوش آمدید نہیں کیا جاتا اور وہ لوگ ان تمام حقوق کو ادا کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہیں جب کہ ان کے حقوق ادا نہیں کئے جاتے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ف: عدن یمن کا مشہور مقام ہے اور عمان اردن کا مشہور شہر ہے۔ نشانی کے لئے اس حدیث میں عدن اور عمان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں عدن اور عمان کا جتنا فاصلہ ہے آخرت میں حوض کی لمبائی چوڑائی اس مسافت کے برابر ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ حوض کی جگہ بعینہ اتنی مسافت کے برابر ہے بلکہ یہ سمجھانے کے لئے ہے کہ حوض کی لمبائی چوڑائی سینکڑوں میل پر پھیلی ہوئی ہے۔ (معارف الحدیث)

۱۴۲- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ: اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا، وَ اِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا، وَ لٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ، اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا، وَ اِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا. رواه الترمذي

و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في الاحسان و العفو، رقم: ۲۰۰۷

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام نہ کرو کہ یوں کہنے لگو اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں اور اگر لوگ ہمارے اوپر ظلم کریں تو ہم بھی ان پر ظلم کریں بلکہ تم اپنے آپ کو اس بات پر قائم رکھو کہ اگر لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور اگر لوگ برا سلوک کریں تب بھی تم ظلم نہ کرو۔ (ترمذی)

۱۴۳ – عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ. (وهو بعض الحديث)

رواه البخاري، باب قول النبي ﷺ: يسروا و لا تعسروا....، رقم: ۶۱۲۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا لیکن جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کا ارتکاب کیا جاتا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا حکم ٹوٹنے کی وجہ سے سزا دیتے تھے۔ (بخاری)

۱۴۴ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ، فَلَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ. رواه مسلم، باب ثواب العبد....، رقم: ۴۳۱۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو غلام اپنے آقا کے ساتھ خیر خواہی اور وفاداری کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے وہ دوہرے ثواب کا مستحق ہوگا۔ (مسلم)

۱۴۵ – عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ. رواه احمد ۴/۴۴۲

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا کسی دوسرے شخص پر کوئی حق (قرضہ وغیرہ) ہو اور وہ اس مقروض کو ادا کرنے کے لئے دیر تک مہلت دے دے تو اس کو ہر دن کے بدلہ صدقہ کا ثواب ملے گا۔ (مسند احمد)

۱۴۶ – عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ

مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِى الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِىْ فِيْهِ وَ الْجَافِىْ عَنْهُ، وَ اِكْرَامَ ذِى السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ. رواه ابوداؤد، باب فى تنزيل الناس منازلهم، رقم: ٤٨٤٣

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں شامل ہے۔ ایک بوڑھا مسلمان، دوسرا وہ حافظِ قرآن جو اعتدال پر رہے، تیسرا انصاف کرنے والا حاکم۔ (ابوداؤد)

ف: اعتدال پر رہنے کا یہ مطلب ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت کا اہتمام بھی کرے اور ریاکاروں کی طرح تجوید اور حروف کی ادائیگی میں تجاوز نہ کرے۔ (بذل المجہود)

۱۴۷- عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ اَكْرَمَ سُلْطَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِى الدُّنْيَا اَكْرَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِى الدُّنْيَا اَهَانَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه احمد و الطبرانى باختصار و رجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ٥/٣٨٨

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مقرر کیے ہوئے بادشاہ کا اکرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا اکرام فرمائیں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مقرر کیے ہوئے بادشاہ کی بے عزتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلیل کردیں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۴۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ. رواه الحاكم وقال: صحيح على شرط البخارى و وافقه الذهبى ١/٦٢

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ (مستدرک حاکم)

ف: مطلب یہ ہے کہ جن کی عمر بڑی ہے اور اس وجہ سے نیکیاں بھی زیادہ ہیں ان میں خیر و برکت ہے۔ (حاشیہ الترغیب)

۱۴۹- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ

مِنْ اُمَّتِی مَنْ لَمْ یُجِلَّ کَبِیْرَنَا' وَ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا' وَ یَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ. رواه احمد و الطبرانی فی الكبير و اسناده حسن' مجمع الزوائد ۱/۳۳۸

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ (مسند احمد' طبرانی' مجمع الزوائد)

۱۵۰ - عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُوْصِی الْخَلِیْفَةَ مِنْ بَعْدِی بِتَقْوَی اللّٰهِ' وَ اُوْصِیْهِ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِیْنَ اَنْ یُعَظِّمَ کَبِیْرَهُمْ' وَ یَرْحَمَ صَغِیْرَهُمْ' وَ یُوَقِّرَ عَالِمَهُمْ' وَ اَنْ لَا یَضْرِبَهُمْ فَیُذِلَّهُمْ' وَ لَا یُوْحِشَهُمْ فَیُکْفِرَهُمْ' وَ اَنْ لَا یُخْصِیَهُمْ فَیَقْطَعَ نَسْلَهُمْ' وَ اَنْ لَا یُغْلِقَ بَابَهُ دُوْنَهُمْ فَیَاْکُلَ قَوِیُّهُمْ ضَعِیْفَهُمْ. رواه البيهقی فی السنن الكبرى ۸/۱۶۱

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اسے مسلمانوں کی جماعت کے بارے میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے بڑوں کی تعظیم کرے' ان کے چھوٹوں پر رحم کرے' ان کے علماء کی عزت کرے' ان کو ایسا نہ مارے کہ ان کو ذلیل کر دے' ان کو ایسا نہ ڈرائے کہ ان کو کافر بنا دے' ان کو خصی نہ کرے کہ ان کی نسل کو ختم کر دے اور اپنا دروازہ ان کی فریاد کے لئے بند نہ کرے کہ اس کی وجہ سے قوی لوگ کمزوروں کو کھا جائیں یعنی ظلم عام ہو جائے۔ (بیہقی)

۱۵۱ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَقِیْلُوْا ذَوِی الْهَیْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ. رواه ابوداؤد' باب فی الحد یشفع فیه' رقم: ۴۳۷۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں کی لغزشوں کو معاف کر دیا کرو' البتہ اگر وہ کوئی ایسا گناہ' کریں جس کی وجہ سے ان پر حد جاری ہوتی ہو وہ معاف نہیں کی جائے گی۔ (ابوداؤد)

۱۵۲ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ وَ قَالَ: اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ. رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن' باب ماجاء فی النهی عن نتف الشيب' رقم: ۲۸۲۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم نے سفید بالوں کو نوچنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ بڑھاپا مسلمان کا نور ہے۔ (ترمذی)

۱۵۳ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، فَاِنَّهُ نُوْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِی الْاِسْلَامِ كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَ حُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، وَ رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ. رواه ابن حبان (و اسناده حسن) ۲۵۳/۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید بالوں کو نہ اکھیڑا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور کا سبب ہوں گے۔ جو شخص حالت اسلام میں بوڑھا ہوتا ہے یعنی جب کسی مسلمان کا ایک بال سفید ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ (ابن حبان)

۱۵۴ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی اَقْوَامًا يَخْتَصُّهُمْ بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ وَ يُقِرُّهَا فِيْهِمْ مَا بَذَلُوْهَا، فَاِذَا مَنَعُوْهَا نَزَعَهَا مِنْهُمْ فَحَوَّلَهَا اِلٰی غَيْرِهِمْ. رواه الطبرانی فی الكبير، و ابو نعيم فی الحلية و هو حديث حسن، الجامع الصغير ۳۵۸/۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو خاص طور پر نعمتیں اس لئے دیتے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو نفع پہنچائیں۔ جب تک وہ لوگوں کو نفع پہنچاتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان نعمتوں میں ہی رکھتے ہیں اور جب وہ ایسا کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے نعمتیں لے کر دوسروں کو دے دیتے ہیں۔ (طبرانی، حلیۃ الاولیاء، جامع صغیر)

۱۵۵ - عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَ اَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَ اِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَ بَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَ اِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَ الشَّوْكَ وَ الْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَ اِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِيْكَ

لَکَ صَدَقَةٌ. رواہ الترمذی و قال: ھذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی صنائع المعروف، رقم: ۱۹۵٦

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے مسکرانا صدقہ ہے، تمہارا کسی کو نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتانا صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے، پتھر، کانٹا، ہڈی (وغیرہ) کا راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔ (ترمذی)

۱۵٦ – عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَشٰى فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنِ اعْتِكَافِهِ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَ مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ، كُلُّ خَنْدَقٍ اَبْعَدُ مَابَيْنَ الْخَافِقَيْنِ. رواہ الطبرانی فی الاوسط و اسنادہ جید، مجمع الزوائد ۸/۳۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے لئے چل کر جاتا ہے تو اس کا یہ عمل دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے۔ جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں۔ ہر خندق آسمان و زمین کی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۵۷ – عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَ اَبِيْ طَلْحَةَ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَامِنِ امْرِئٍ يَخْذُلُ امْرَءًا مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ، وَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ وَ يُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهِ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ.

رواہ ابوداؤد، باب الرجل یذب عن عرض اخیہ، رقم: ۴۸۸۴

حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی مدد سے ایسے

موقع پر ہاتھ کھینچ لیتا ہے جب کہ اس کی عزت پر حملہ کیا جا رہا ہو اور اس کی آبرو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے موقع پر اپنی مدد سے محروم رکھیں گے جب وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا خواہش مند (اور طلب گار) ہوگا اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد اور حمایت کرتا ہے جب کہ اس کی عزت پر حملہ کیا جا رہا ہو اور آبرو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر اس کی مدد فرمائیں گے جب وہ اس کی نصرت کا خواہش مند (اور طلب گار) ہوگا۔ (ابوداؤد)

۱۵۸ - عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَا یَهْتَمُّ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ مِنْهُمْ، وَ مَنْ لَمْ یُصْبِحْ وَ یُمْسِ نَاصِحًا لِلّٰهِ، وَ لِرَسُوْلِهٖ، وَ لِکِتَابِهٖ، وَ لِاِمَامِهٖ، وَ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ مِنْهُمْ. رواه الطبرانی من روایة عبدالله بن جعفر، الترغیب ۵۷۷/۲

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے مسائل و معاملات کو اہمیت نہ دے اور ان کے لئے فکر نہ کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ جو صبح و شام اللہ تعالیٰ، ان کے رسول، ان کی کتاب، ان کے امام یعنی خلیفہ وقت اور عام مسلمانوں کا مخلص اور وفادار نہ ہو یعنی جو شخص دن رات میں کسی وقت بھی اس خلوص اور خیر خواہی سے خالی ہو وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

۱۵۹ - عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ. (وهو جزء من الحدیث) رواه ابوداؤد، باب المؤاخاة، رقم: ۴۸۹۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۱۶۰ - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ وَاللّٰهُ یُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ. رواه البزار من روایة زیاد بن عبدالله النمیری وقد وثق وله شواهد، الترغیب ۱۲۰/۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس کو بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ پریشان حال کی مدد کو پسند فرماتے ہیں۔ (بزار' ترغیب)

۱۶۱ - عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ يَأْلَفُ وَ يُؤْلَفُ' وَ لَا خَيْرَ فِيْ مَنْ لَا يَأْلَفُ وَ لَا يُؤْلَفُ وَ خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ.

رواه الدار قطني وهو حديث صحيح' الجامع الصغير ۲/۶۶۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والا محبت کرتا ہے اور اس سے محبت کی جاتی ہے۔ ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے محبت کی جائے۔ اور لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچانے والا ہو۔ (دار قطنی' جامع صغیر)

۱۶۲ - عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا: فَاِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَ يَتَصَدَّقُ قَالُوْا: فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا: فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْيَاْمُرْ بِالْخَيْرِ اَوْ قَالَ: بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ: فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ. رواه البخاري' باب كل معروف صدقة' رقم: ۶۰۲۲

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کو چاہئے کہ صدقہ دیا کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا: اگر اس کے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو کیا کرے؟ ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کر کے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی دے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے یا (کر سکتا ہو پھر بھی) نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: کسی غم زدہ محتاج کی مدد کر دے۔ عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: تو کسی کو بھلی بات بتا دے۔ عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: تو (کم از کم) کسی کو نقصان پہنچانے سے ہی باز رہے کیونکہ یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری)

۱۶۳ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ

الْمُؤْمِنِ، وَ الْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَ يَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ.
رواه ابوداؤد باب في النصيحة و الحياطة، رقم: ٤٩١٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہے اور ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا بھائی ہے اس کے نقصان کو اس سے روکتا ہے اور اس کی ہر طرف سے حفاظت کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۶۴- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنْصُرُهُ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا، اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ ظَالِمًا، كَيْفَ اَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجُزُهُ اَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ. رواه البخاري، باب يمين الرجل لصاحبه انه اخوه......، رقم: ٦٩٥٢

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی ہر حالت میں مدد کیا کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مظلوم ہونے کی حالت میں تو میں اس کی مدد کروں گا یہ بتائیے کہ ظالم ہونے کی صورت میں اس کی کیسے مدد کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو ظلم کرنے سے روک دو کیونکہ ظالم کو ظلم سے روکنا ہی اس کی مدد ہے۔ (بخاری)

۱۶۵- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوا اَهْلَ الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ. رواه ابوداؤد، باب في الرحمة، رقم: ٤٩٤١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ابوداؤد)

۱۶۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ، اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ، اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ. رواه ابوداؤد، باب في نقل الحديث، رقم: ٤٨٦٩

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: مجلسیں امانت ہیں (ان میں کی گئی راز کی باتیں کسی کو بتانا جائز نہیں) سوائے تین مجلسوں کے (کہ وہ امانت نہیں ہیں بلکہ دوسروں تک ان کا پہنچا دینا ضروری ہے)۔ ایک وہ مجلس جس کا تعلق ناحق خون بہانے کی سازش سے ہو' دوسری وہ جس کا تعلق زنا کاری سے ہو' تیسری وہ جس کا تعلق ناحق کسی کا مال چھیننے سے ہو۔ (ابوداؤد)

ف: حدیث شریف میں ان تین باتوں کا ذکر بطور مثال کے ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اگر کسی مجلس میں کسی معصیت اور ظلم کے لئے کوئی مشورہ کیا جائے اور تم کو بھی اس میں شریک کیا جائے تو پھر ہرگز اس کو راز میں نہ رکھو۔ (معارف الحدیث)

۱۶۷ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ. رواه النسائی' باب صفة المؤمن' رقم: ۴۹۹۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں امن میں رہیں۔ (نسائی)

۱۶۸ — عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ' وَ الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ.

رواه البخاری' باب المسلم من سلم المسلمون......' رقم: ۱۰

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر یعنی چھوڑنے والا وہ ہے جو ان تمام کاموں کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔ (بخاری)

۱۶۹ — عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ. رواه البخاری' باب ای الاسلام افضل' رقم: ۱۱

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ کون سے مسلمان کا اسلام افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس (مسلمان)

کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)

ف: زبان سے تکلیف پہنچانے میں کسی کا مذاق اڑانا' تہمت لگانا' برا بھلا کہنا اور ہاتھ سے تکلیف پہنچانے میں کسی کو ناحق مارنا' کسی کا مال ظلماً لینا وغیرہ امور شامل ہیں۔ (فتح الباری)

۱۷۰- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَهُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَهُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ. رواه ابوداؤد' باب فی العصبیة، رقم: ۵۱۱۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرتا ہے وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کسی کنویں میں گر گیا ہو اور اس کو دم سے پکڑ کر نکالا جا رہا ہو۔ (ابوداؤد)

ف: مطلب یہ ہے کہ جس طرح کنویں میں گرے ہوئے اونٹ کو دم سے پکڑ کر نکالنے کی کوشش کرنا اپنے آپ کو بے فائدہ مشقت میں ڈالنا ہے کیونکہ اس طریقہ سے اونٹ کو کنویں سے نہیں نکالا جا سکتا اسی طرح قوم کی ناحق مدد کرنا بھی بے فائدہ ہے کیونکہ اس طریقہ سے قوم کو صحیح راستہ پر نہیں ڈالا جا سکتا۔ (بذل المجہود)

۱۷۱- عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّةٍ' وَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلٰی عَصَبِیَّةٍ، وَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّةٍ. رواه ابوداؤد' باب فی العصبیة، رقم: ۵۱۲۱

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عصبیت کی دعوت دے وہ ہم میں سے نہیں' جو عصبیت کی بناء پر لڑے وہ ہم میں سے نہیں اور جو عصبیت (کے جذبہ) پر مرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد)

۱۷۲- عَنْ فُسَیْلَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاهَا یَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمِنَ الْعَصَبِیَّةِ اَنْ یُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ: لَا' وَ لٰکِنْ مِنَ الْعَصَبِیَّةِ اَنْ یَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَی الظُّلْمِ. رواه احمد ۱۰۷/۴

حضرت فسیلہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کیا اپنی قوم سے محبت کرنا بھی

عصبیت میں داخل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اپنی قوم سے محبت کرنا) عصبیت نہیں ہے۔ بلکہ عصبیت یہ ہے کہ قوم کے ناحق ہونے کے باوجود آدمی اپنی قوم کی مدد کرے۔ (مسند احمد)

۱۷۳ – عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا: صَدُوْقُ اللِّسَانِ، نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ فِيْهِ وَ لَا بَغْيَ وَ لَا غِلَّ وَ لَا حَسَدَ. رواه ابن ماجه، باب الورع و التقوى، رقم: ٤٢١٦

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں کون سا شخص سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جو مخموم دل اور زبان کا سچا ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: زبان کا سچا تو ہم سمجھتے ہیں، مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: مخموم دل وہ شخص ہے جو پرہیزگار ہو، جس کا دل صاف ہو، جس پر نہ تو گناہوں کا بوجھ ہو اور نہ ظلم کا، نہ اس کے دل میں کسی کے لئے کینہ ہو اور نہ حسد۔ (ابن ماجہ)

ف: ''جس کا دل صاف ہو'' سے مراد وہ شخص ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ کے غیر کے غبار اور غلط افکار و خیالات سے پاک ہو۔ (مظاہر حق)

۱۷۴ – عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُبَلِّغْنِيْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَ اَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ. رواه ابوداؤد، باب في رفع الحديث من المجلس، رقم: ٤٨٦٠

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہؓ میں سے کوئی شخص مجھ تک کسی کے بارے میں کوئی بات نہ پہنچایا کرے کیونکہ میرا دل چاہتا ہے کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل تم سب کی طرف سے صاف ہو۔ (ابوداؤد)

۱۷۵ – عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَطْلُعُ الْآنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ تَنْطِفُ لِحْيَتُهُ مِنْ وُضُوْءِهٖ وَ قَدْ تَعَلَّقَ نَعْلَيْهِ بِيَدِهِ الشِّمَالِ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَ

النبیُّ ﷺ مثلَ ذٰلک، فطلع الرَّجلُ مثلَ المرَّةِ الاُولٰی، فلمّا کانَ الیومُ الثّالثُ قالَ النبیُّ ﷺ مثلَ مقالتِه ایضًا، فطلع ذٰلک الرَّجلُ مثلَ حالِه الاُولٰی، فلمّا قامَ النّبیُّ ﷺ تبعهٗ عبدُاللّٰهِ بنُ عمرٍو فقالَ: اِنّی لاحیتُ ابی فاقسمتُ اَنْ لا ادخلَ علیه ثلاثًا، فانْ رأیتَ اَنْ تؤوِیَنی الیک حتّی تمضیَ فعلتُ؟ قالَ: نعم، قالَ انسٌ رضیَ اللّٰهُ عنه: فکانَ عبدُاللّٰهِ یحدِّثُ انّه باتَ معه تلکَ الثّلاثَ اللّیالیَ، فلم یرَه یقومُ منَ اللّیلِ شیئًا، غیرَ انّه اذا تعارَّ و تقلّبَ علٰی فراشِه ذکرَ اللّٰهَ عزّوجلَّ، و کبّرَ حتّی یقومَ لصلاةِ الفجرِ. قالَ عبدُاللّٰهِ: غیرَ انّی لم اسمعْه یقولُ الّا خیرًا، فلمّا مضتِ الثّلاثُ اللّیالیَ، و کدتُ اَنْ احتقرَ عملَه، قلتُ: یا عبدَاللّٰهِ! لم یکنْ بینی و بینَ ابی غضبٌ و لا هجرٌ، و لکنّی سمعتُ رسولَ اللّٰهِ ﷺ یقولُ لنا ثلاثَ مرّاتٍ: یطلعُ علیکمُ الآنَ رجلٌ من اهلِ الجنّةِ، فطلعتَ انتَ الثّلاثَ المرّاتِ، فاردتُ اَنْ آوِیَ الیک فانظرَ ما عملُک؟ فاقتدیَ بک، فلم ارَکَ عملتَ کثیرَ عملٍ، فما الّذی بلغَ بک ما قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قالَ: ما هوَ الّا ما رأیتَ، قالَ: فلمّا ولّیتُ دعانی فقالَ: ما هوَ الّا ما رأیتَ غیرَ انّی لا اجدُ فی نفسی لاحدٍ منَ المسلمینَ غشًّا و لا احسدُ احدًا علٰی خیرٍ اعطاهُ اللّٰهُ ایّاه فقالَ عبدُاللّٰهِ: هٰذه الّتی بلغتْ بک و هیَ الّذی لا نطیقُ. رواه احمد و البزار بنحوه و رجال احمد رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۸/۱۵۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا۔ اتنے میں ایک انصاری آئے جن کی داڑھی سے وضو کے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور انہوں نے جوتے بائیں ہاتھ میں تھام رکھے تھے۔ دوسرے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے وہی بات فرمائی اور پھر وہی انصاری اسی حال میں آئے جس حال میں پہلی مرتبہ آئے تھے۔ تیسرے دن پھر رسول اللہ ﷺ نے وہی بات فرمائی اور وہی انصاری اسی پہلی حالت میں آئے۔ جب رسول اللہ ﷺ (مجلس سے) اٹھے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ان انصاری کے پیچھے گئے اور ان

سے کہا کہ والد صاحب سے میرا جھگڑا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں نے قسم کھالی ہے کہ میں تین دن ان کے پاس نہ جاؤں گا- اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اپنے ہاں تین دن ٹھہرا لیں- انہوں نے فرمایا: بہت اچھا- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ان کے پاس تین راتیں گذاریں- میں نے ان کو رات میں کوئی عبادت کرتے ہوئے نہیں دیکھا- البتہ جب رات کو ان کی آنکھ کھل جاتی اور بستر پر کروٹ بدلتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ فجر کی نماز کے لئے بستر سے اٹھتے- اور ایک بات یہ بھی تھی کہ میں نے ان سے خیر کے علاوہ کچھ نہیں سنا- جب تین راتیں گذر گئیں اور میں ان کے عمل کو معمولی ہی سمجھ رہا تھا (اور میں حیران تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے بشارت تو اتنی بڑی دی اور ان کا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) تو میں نے ان سے کہا: اللہ کے بندے! میرے اور میرے باپ کے درمیان نہ کوئی ناراضگی ہوئی اور نہ جدائی ہوئی لیکن (قصہ یہ ہوا کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو (آپ کے بارے میں) تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آنے والا ہے اور تینوں مرتبہ آپ ہی آئے- اس پر میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ کے ہاں رہ کر آپ کا خاص عمل دیکھوں تاکہ (پھر اس عمل میں) آپ کے نقش قدم پر چلوں- میں نے آپ کو زیادہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا (اب آپ بتائیں) کہ آپ کا وہ کون سا خاص عمل ہے جس کی وجہ سے آپ اس مرتبہ پر پہنچ گئے جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لئے ارشاد فرمایا؟ ان انصاری نے کہا: (میرا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) یہ عمل ہیں جو تم نے دیکھے ہیں- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (میں یہ سن کر چل پڑا) جب میں نے پشت پھیری تو انہوں نے مجھے بلایا اور کہا: میرے اعمال تو وہی ہیں جو تم نے دیکھے ہیں البتہ ایک بات یہ ہے کہ میرے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں کھوٹ نہیں ہے اور کسی کو اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص نعمت عطا فرما رکھی ہو تو میں اس پر اس سے حسد نہیں کرتا- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی وہ عمل ہے جس کی وجہ سے تم اس مرتبہ پر پہنچے اور یہ ایسا عمل ہے جس کو ہم نہیں کر سکتے- (مسند احمد، بزار، مجمع الزوائد)

۱۷۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ وَسَّعَ عَلٰی مَكْرُوْبٍ كُرْبَةً فِی الدُّنْیَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ كُرْبَةً فِی الْاٰخِرَةِ، وَ مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ فِی الْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْمَرْءِ مَا كَانَ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ. رواه احمد ۲/۲۷٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں کسی پریشان حال کی پریشانی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی کوئی ایک پریشانی دور فرمائیں گے اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالیں گے- جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے رہتے ہیں- (مسند احمد)

۱۷۷- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: كَانَ رَجُلَانِ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُتَوَاخِیَیْنِ، فَكَانَ اَحَدُهُمَا یُذْنِبُ وَ الْاٰخَرُ مُجْتَهِدٌ فِی الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لَا یَزَالُ الْمُجْتَهِدُ یَرَی الْاٰخَرَ عَلَی الذَّنْبِ فَیَقُوْلُ: اَقْصِرْ، فَوَجَدَهُ یَوْمًا عَلٰی ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ: اَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلِّنِیْ وَ رَبِّیْ اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَوْ لَا یُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، فَقَالَ لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ: اَكُنْتَ بِیْ عَالِمًا اَوْ كُنْتَ عَلٰی مَا فِیْ یَدِیْ قَادِرًا؟ وَ قَالَ لِلْمُذْنِبِ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِیْ، وَ قَالَ لِلْاٰخَرِ: اِذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی النَّارِ. رواه ابوداؤد، باب فی النهی عن البغی، رقم: ٤٩٠١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل میں دو دوست تھے- ایک ان میں گناہ کیا کرتا تھا اور دوسرا خوب عبادت کیا کرتا تھا- عابد جب بھی گنہگار کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اس سے کہتا کہ گناہ سے رک جا- ایک دن اسے گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو پھر کہا کہ باز آجا- اس نے کہا کہ مجھے میرے رب پر چھوڑ دے (میں جانوں میرا رب جانے) کیا تجھ کو مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ عابد نے (غصہ میں آکر) کہا اللہ کی قسم! اللہ

تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے یا یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہیں کریں گے- پھر دونوں کا انتقال ہو گیا اور (عالم ارواح) میں دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے جمع ہو گئے- اللہ تعالیٰ نے عابد سے پوچھا: کیا تم میرے بارے میں جانتے تھے (کہ میں معاف نہیں کروں گا) یا جو معاف کرنا جو میرے قبضہ میں ہے کیا تمہیں اس پر قدرت حاصل تھی (کہ تم مجھے معاف کرنے سے روک دو کہ جو دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے) اور گنہگار سے ارشاد فرمایا: میری رحمت سے جنت میں چلا جا (اس لئے کہ وہ رحمت کا امیدوار تھا) اور عابد کے بارے میں (فرشتوں سے) فرمایا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ- (ابوداؤد)

ف: حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں کہ گناہ پر جرأت کی جائے اس لئے کہ اس گنہگار کی معافی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئی- ضروری نہیں کہ ہر گنہگار کے ساتھ یہی معاملہ ہو کیونکہ اصول تو یہی ہے کہ گناہ پر سزا ہو اور نہ یہ مطلب ہے کہ گناہوں اور ناجائز کاموں سے روکا نہ جائے- قرآن و حدیث میں سینکڑوں جگہ گناہوں سے روکنے کا حکم ہے اور نہ روکنے پر وعید ہے-

۱۷۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذَاةَ فِیْ عَیْنِ اَخِیْهِ وَ یَنْسَی الْجِذْعَ فِیْ عَیْنِهِ. رواه ابن حبان (ورجاله ثقات) ۷۳/۱۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کو اپنے بھائی کی آنکھ کا ایک تنکا بھی نظر آ جاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر تک بھی اسے نظر نہیں آتا- (ابن حبان)

ف: مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے معمولی سے معمولی عیوب نظر آ جاتے ہیں اور اپنے بڑے بڑے عیوب پر نظر نہیں جاتی-

۱۷۹- عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ غَسَلَ مَیِّتًا فَكَتَمَ عَلَیْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِیْنَ كَبِیْرَةً وَ مَنْ حَفَرَ لِاَخِیْهِ قَبْرًا حَتّٰی یُجِنَّهٗ فَكَاَنَّمَا اَسْكَنَهٗ مَسْكَنًا حَتّٰی یُبْعَثَ. رواه الطبرانی فی الکبیر و رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۱٤/۳

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس بڑے گناہ معاف فرما دیتے ہیں- اور جو اپنے بھائی (کی میت) کے لئے قبر کھودتا ہے اور اس کو اس میں دفن کرتا ہے تو گویا اس نے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ اٹھائے جانے تک اس کو ایک مکان میں ٹھہرا دیا یعنی اس کو اس قدر اجر ملتا ہے جتنا کہ اس شخص کے لئے قیامت تک مکان دینے کا اجر ملتا- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۸۰ - عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَلَهُ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً، وَ مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ وَ اِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ. (الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم و وافقه الذهبى ١/٣٥٤

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی میت کو غسل دیتا ہے پھر اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو چالیس مرتبہ اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور جو شخص میت کو کفن دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائیں گے- (مستدرک حاکم)

۱۸۱ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِیْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اُرِيْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهُ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ، بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ. رواه مسلم، باب فضل الحب فى الله تعالى، رقم: ٦٥٤٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے دوسری بستی میں ملاقات کے لئے روانہ ہوا- اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے راستے پر ایک فرشتے کو بٹھا دیا (جب وہ شخص اس فرشتے کے قریب پہنچا تو) فرشتے نے اس سے پوچھا: تمہارا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟

اس شخص نے کہا: میں اس بستی میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی حق ہے جس کو لینے کے لئے جا رہے ہو؟ اس شخص نے کہا: نہیں، میرے جانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ مجھے اس سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے۔ فرشتہ نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس یہ بتانے کے لئے بھیجا ہے کہ جس طرح تم اس بھائی سے محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتے ہیں۔ (مسلم)

۱۸۲ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ یَجِدَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ فَلْیُحِبَّ الْمَرْءَ لَایُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. رواه احمد و البزار و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ١/٢٦٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پسند کرے کہ اسے ایمان کا ذائقہ حاصل ہو جائے تو اسے چاہئے کہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے دوسرے (مسلمان) سے محبت کرے۔ (مسند احمد، بزار، مجمع الزوائد)

۱۸۳ – عَنْ عَبْدِاللّٰهِ یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنَ الْاِیْمَانِ اَنْ یُحِبَّ الرَّجُلُ رَجُلًا لَا یُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ مِنْ غَیْرِ مَالٍ اَعْطَاهُ فَذٰلِکَ الْاِیْمَانُ. رواه الطبرانی فی الاوسط و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ١٠/٤٨٥

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ایمان (کی نشانیوں) میں سے ہے کہ ایک شخص دوسرے سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوش نودی کے لئے محبت کرے جب کہ دوسرے شخص نے اس کو مال (و دنیوی فائدہ وغیرہ کچھ) نہیں دیا ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنا یہ ایمان (کا کامل درجہ) ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۸۴ – عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِی اللّٰهِ تَعَالٰی اِلَّا کَانَ اَفْضَلُهُمَا اَشَدَّ حُبًّا لِصَاحِبِهٖ. رواه الحاکم و قال: هذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه و وافقه الذهبی ٤/١٧١

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں ان میں افضل وہ شخص ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ (مستدرک حاکم)

۱۸۵ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ رَجُلًا لِلّٰهِ فَقَالَ: اِنِّیْ اُحِبُّکَ لِلّٰهِ فَدَخَلَا جَمِیْعًا الْجَنَّةَ، فَکَانَ الَّذِیْ اَحَبَّ اَرْفَعَ مَنْزِلَةً مِنَ الْآخَرِ، وَ اَحَقَّ بِالَّذِیْ اَحَبَّ لِلّٰهِ. رواه البزار باسناد حسن، الترغیب ٤/١٧

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے کسی شخص سے محبت کرے اور (اس محبت کا اظہار) یہ کہہ کر کرے میں اللہ تعالیٰ کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوں تو جس شخص نے محبت کی وہ دوسرے کے مقابلہ میں اونچے درجہ میں ہوگا اور اس درجہ کا زیادہ حق دار ہوگا۔ (بزار، ترغیب)

۱۸۶ - عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَرْفَعُهُ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ اِلَّا کَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَی اللّٰهِ اَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهٖ. رواه الطبرانی فی الاوسط و رجاله رجال الصحیح غیر المعافی بن سلیمان وهو ثقة، مجمع الزوائد ١٠/٤٨٩

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو دو شخص آپس میں ایک دوسرے کی غیر موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے محبت کریں تو ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۸۷ - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّهِمْ وَ تَرَاحُمِهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ، اِذَا اشْتَکٰی مِنْهُ عُضْوٌ، تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَ الْحُمّٰی. رواه مسلم باب تراحم المؤمنین......، رقم: ٦٥٨٦

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے، ایک دوسرے پر رحم

کرنے اور ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی کرنے میں بدن کی طرح ہے۔ جب اس کا ایک عضو بھی دکھتا ہے تو اس دکھن کی وجہ سے بدن کے باقی سارے اعضاء بھی بخار و بے خوابی میں اس کے شریک حال ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

۱۸۸ - عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ، يَغْبِطُهُمْ بِمَكَانِهِمْ النَّبِيُّوْنَ وَ الشُّهَدَاءُ. رواه ابن حبان (و اسناده جيد) ۲/۳۳۸

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا۔ انبیاء اور شہداء ان کے خاص مرتبہ اور مقام کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ (ابن حبان)

۱۸۹ - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: حُقَّتْ مَحَبَّتِيْ عَلَى الْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَ حُقَّتْ مَحَبَّتِيْ عَلَى الْمُتَنَاصِحِيْنَ فِيَّ، وَ حُقَّتْ مَحَبَّتِيْ عَلَى الْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَحُقَّتْ مَحَبَّتِيْ عَلَى الْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ، وَهُمْ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَ الصِّدِّيْقُوْنَ بِمَكَانِهِمْ. رواه ابن حبان (واسناده جيد) ۲/۳۳۸، وعند احمد ۵/۲۳۹: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحُقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَوَاصِلِيْنَ فِيَّ. وعند مالك ص ۷۲۳ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ. وعند الطبرانی فی الثلاثة عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ حُقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلَّذِيْنَ يَتَصَادَقُوْنَ مِنْ اَجْلِيْ. مجمع الزوائد ۱۰/۴۹۵

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے

واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ وہ نور کے منبروں پر ہوں گے ان کے خاص مرتبہ کی وجہ سے انبیاء اور صدیقین ان پر رشک کریں گے۔ (ابن حبان)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ (مسند احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ (موطا امام مالک)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے دوستی رکھتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۹۰ — عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في الحب في الله، رقم: ۲۳۹۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ بندے جو میری عظمت اور جلال کی وجہ سے آپس میں الفت و محبت رکھتے ہیں ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے ان پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ (ترمذی)

۱۹۱ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ جُلَسَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ، وَ كِلْتَا يَدَيِ اللّٰهِ يَمِيْنٌ، عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ وُجُوْهُهُمْ مِنْ نُوْرٍ، لَيْسُوْا بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ وَلَا صِدِّيْقِيْنَ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى. رواه الطبراني ورجاله وثقوا، مجمع الزوائد ۴۹۱/۱۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہوں گے جو عرش کے دائیں جانب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہی ہیں- وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے ان کے چہرے نور کے ہوں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء اور نہ صدیقین- عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۹۲ - عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا وَ اعْقِلُوْا، وَ اعْلَمُوْا اَنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِبَادًا لَیْسُوْا بِاَنْبِیَاءَ، وَ لَا شُهَدَاءَ، یَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَ الشُّهَدَاءُ عَلٰی مَجَالِسِهِمْ وَ قُرْبِهِمْ مِنَ اللّٰهِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَعْرَابِ مِنْ قَاصِیَةِ النَّاسِ وَاَلْوٰی بِیَدِهٖ اِلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَیْسُوْا بِاَنْبِیَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ، یَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَ الشُّهَدَاءُ عَلٰی مَجَالِسِهِمْ وَ قُرْبِهِمْ مِنَ اللّٰهِ اِنْعَتْهُمْ لَنَا یَعْنِیْ: صِفْهُمْ لَنَا، فَسُرَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِسُؤَالِ الْاَعْرَابِیِّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هُمْ نَاسٌ مِنْ اَفْنَاءِ النَّاسِ، وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَیْنَهُمْ اَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ، تَحَابُّوْا فِی اللّٰهِ وَ تَصَافَوْا یَضَعُ اللّٰهُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ فَیُجْلِسُهُمْ عَلَیْهَا، فَیَجْعَلُ وُجُوْهَهُمْ نُوْرًا وَ ثِیَابَهُمْ نُوْرًا، یَفْزَعُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا یَفْزَعُوْنَ، وَهُمْ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ. رواہ احمد ۵/۳۴۳

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! سنو اور سمجھو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید ہیں ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے- ایک دیہاتی آدمی نے جو مدینہ منورہ سے دور (دیہات کا) رہنے والا آیا ہوا تھا (متوجہ کرنے کے لئے) اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء- انبیاء اور شہداء ان کے بیٹھنے کے

خاص مقام اوران کے اللہ تعالیٰ سے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے- آپ ان کا حال بیان فرمادیجئے یعنی ان کی صفات بیان فرمادیجئے - اس دیہاتی کے سوال سے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عام لوگوں میں سے غیر معروف افراد اور مختلف قبیلوں کے لوگ ہوں گے جن میں کوئی قریبی رشتہ داریاں بھی نہیں ہوں گی- انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دوسرے سے خالص و سچی محبت کی ہو گی- اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے لئے نور کے منبر رکھیں گے جن پر ان کو بٹھائیں گے- پھر اللہ تعالیٰ ان کے چہروں اور کپڑوں کو نور والا بنا دیں گے- قیامت کے دن جب عام لوگ گھبرا رہے ہوں گے ان پر کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو گی- وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے- (مسند احمد)

۱۹۳ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَ لَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ. رواه البخاري، باب علامة الحب في الله.....، رقم: ٦١٦٩

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس کو ایک جماعت سے محبت ہے لیکن وہ ان کے ساتھ نہیں ہو سکا؟ یعنی عمل اور حسنات میں بالکل ان کے قدم بہ قدم نہ ہو سکا- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اس کے ساتھ ہی ہو گا یعنی آخرت میں اس کے ساتھ کر دیا جائے گا- (بخاری)

۱۹۴ - عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ. رواه احمد ٥/٢٥٩

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندہ نے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی بندہ سے محبت کی، اس نے اپنے رب

ذوالجلال کی تعظیم کی۔ (مسند احمد)

۱۹۵ — عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَ الْبُغْضُ فِی اللّٰہِ. رواہ ابوداؤد، باب مجانبة اهل الاهواء و بغضهم، رقم: ٤٥٩٩

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے دشمنی کرنا۔ (ابوداؤد)

۱۹۶ — عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ اَتٰی اَخَاہُ یَزُوْرُہُ فِی اللّٰہِ اِلَّا نَادَاہُ مَلَکٌ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ طِبْتَ، وَ طَابَتْ لَکَ الْجَنَّةُ، وَ اِلَّا قَالَ اللّٰہُ فِیْ مَلَکُوْتِ عَرْشِہٖ: عَبْدِیْ زَارَ فِیَّ، وَ عَلَیَّ قِرَاہُ، فَلَمْ یَرْضَ لَہٗ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ. (الحدیث) رواہ البزار و ابو یعلی باسناد جید، الترغیب ٣٦٤/٣

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اپنے (مسلمان) بھائی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ملاقات کے لئے آتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ اس کو پکار کر کہتا ہے تم خوش حالی کی زندگی بسر کرو، تمہیں جنت مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ عرش والے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری خاطر ملاقات کی میرے ذمہ اس کی مہمانی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بدلے میں جنت سے کم نہیں دیتے۔ (بزار، ابویعلیٰ، ترغیب)

۱۹۷ — عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاہُ وَ مِنْ نِیَّتِہٖ اَنْ یَفِیَ فَلَمْ یَفِ وَ لَمْ یَجِیءْ لِلْمِیْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ. رواہ ابوداؤد، باب فی العدة، رقم: ٤٩٩٥

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کیا اور اس کی نیت اس وعدہ کو پورا کرنے کی تھی لیکن وہ پورا نہ کر سکا اور وقت پر نہ آسکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

۱۹۸ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْمُسْتَشَارُ

مُؤْتَمَنٌ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء ان المستشار مؤتمن، رقم: ٢٨٢٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے کسی معاملہ میں مشورہ کیا جائے اس معاملہ میں اس پر بھروسہ کیا گیا ہے (لہٰذا اسے چاہئے کہ مشورہ لینے والے کا راز ظاہر نہ کرے اور وہی مشورہ دے جو مشورہ لینے والے کے لئے زیادہ مفید ہو)۔ (ترمذی)

۱۹۹ – **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ**. رواه ابوداؤد، باب في نقل الحديث، رقم: ٤٨٦٨

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کوئی بات کہے اور پھر ادھر ادھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔ (ابوداؤد)

ف: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تم سے بات کرے اور وہ تم سے یہ نہ کہے کہ اس کو راز میں رکھنا، لیکن اگر اس کے کسی انداز سے تمہیں یہ محسوس ہو کہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی یہ بات کسی کے علم میں آئے مثلاً بات کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنا وغیرہ تو اس کی یہ بات امانت ہی ہے۔ اور امانت ہی کی طرح تمہیں اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ (معارف الحدیث)

۲۰۰ – **عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَمُوْتَ رَجُلٌ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً**. رواه ابوداؤد، باب في التشديد في الدين، رقم: ٣٣٤٢

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ان کبیرہ گناہوں (شرک، زنا وغیرہ) کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اس حال میں مرے کہ اس پر قرض ہو اور اس نے ادائیگی کا انتظام نہ کیا ہو۔ (ابوداؤد)

۲۰۱- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء ان نفس المؤمن ......، رقم: ۱۰۷۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی روح اس کے قرضہ کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے (راحت و رحمت کی اس منزل تک نہیں پہنچتی جس کا نیک لوگوں سے وعدہ ہے) جب تک کہ اس کا قرضہ نہ ادا کر دیا جائے۔ (ترمذی)

۲۰۲- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ، اِلَّا الدَّيْنَ. رواه مسلم، باب من قتل في سبيل الله ......، رقم: ۴۸۸۳

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (مسلم)

۲۰۳- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ، فَنَظَرَ ثُمَّ طَاْطَاَ بَصَرَهُ وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ! قَالَ: فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَ لَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَهَا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِیْ نَزَلَ؟ قَالَ: فِی الدَّيْنِ، وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهُ. رواه احمد ۵/۲۸۹

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن مسجد کے میدان میں جہاں جنازے لا کر رکھے جاتے تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ مبارک اٹھائی اور کچھ دیکھا پھر نگاہ نیچی فرمائی اور (ایک خاص فکرمندانہ انداز میں) اپنا ہاتھ

پیشانی مبارک پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! کس قدر سخت وعید نازل ہوئی ہے! حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دن اور اس رات صبح تک ہم سب خاموش رہے اور اس خاموشی کو ہم نے اچھا نہ جانا۔ پھر (صبح کو) میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا سخت وعید نازل ہوئی تھی؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سخت وعید قرضہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو پھر زندہ ہو پھر شہید ہو پھر زندہ ہو اور اس کے ذمہ قرض ہو تو وہ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ (مسند احمد)

۲۰۴- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ فَقَالُوا: لَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَصَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَصَلّٰى عَلَيْهِ. رواه البخاري، باب من تكفل عن ميت......، رقم: ۲۲۹۵

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا اس میت پر کسی کا قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اس میت پر کسی کا قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ سے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا قرض میں نے اپنے ذمہ لے لیا۔ آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ بھی پڑھا دی۔ (بخاری)

۲۰۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَ هَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ. رواه البخاري، باب من اخذ اموال الناس......، رقم: ۲۳۸۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جو شخص لوگوں سے مال (ادھار) لے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دیں گے- اور جو شخص کسی سے (ادھار) لے اور اس کا ارادہ ہی ادا نہ کرنے کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو ضائع کر دیں گے- (بخاری)

ف: ''اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دیں گے'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ادھار کی ادائیگی میں اس کی مدد فرمائیں گے اور اگر زندگی میں ادا نہ کر سکا تو آخرت میں اس کی طرف سے ادا فرما دیں گے- ''اللہ تعالیٰ اس کے مال کو ضائع کر دیں گے'' کا مطلب یہ ہے کہ اس بری نیت کی وجہ سے اسے جانی یا مالی نقصان اٹھانا پڑے گا- (فتح الباری)

۲۰۶- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَانَ اللّٰهُ مَعَ الدَّائِنِ حَتّٰى يَقْضِيَ دَيْنَهُ مَالَمْ يَكُنْ فِيْمَا يَكْرَهُ اللّٰهُ. رواه ابن ماجه' باب من اذان دينا و هو ينوى قضاءه' رقم: ۲۴۰۹

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مقروض کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ اپنا قرضہ ادا کرے بشرطیکہ یہ قرضہ کسی ایسے کام کے لئے نہ لیا گیا ہو جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے- (ابن ماجہ)

۲۰۷- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِنًّا' فَاَعْطٰى سِنًّا فَوْقَهُ' وَقَالَ: خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً. رواه مسلم' باب جواز اقتراض الحيوان:...' رقم: ۴۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا- پھر آپ نے قرضہ کی ادائیگی میں اس سے بڑی عمر والا اونٹ دیا اور ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو قرض کی ادائیگی میں بہتر ہوں- (مسلم)

۲۰۸- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِيْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْرَضَ مِنِّی النَّبِیُّ ﷺ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا' فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ اِلَیَّ وَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ' اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ. رواه النسائی' باب الاستقراض' رقم: ۴۶۸۷

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

مجھ سے چالیس ہزار قرض لیا۔ پھر آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے مجھے عطا فرما دیا اور ساتھ ہی مجھے دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل وعیال اور مال میں برکت دیں۔ قرض کا بدلہ یہ ہے کہ ادا کیا جائے اور (قرض دینے والے کی) تعریف اور شکر کیا جائے۔ (نسائی)

۲۰۹- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِیْ اَنْ لَا يَمُرَّ عَلَیَّ ثَلَاثٌ وَ عِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ. رواه البخاری، باب اداء الديون....، رقم: ۲۳۸۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو مجھے اس میں خوشی ہوگی کہ تین دن بھی مجھ پر اس حال میں نہ گذریں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ بھی باقی بچے سوائے اس معمولی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں۔ (بخاری)

۲۱۰- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللّٰهَ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی الشكر....، رقم: ۱۹۵۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ (ترمذی)

ف: بعض شارحین نے حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ جو احسان کرنے والے بندوں کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ ناشکری کی اس عادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بھی نہیں ہوتا۔ (معارف الحدیث)

۲۱۱- عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ. رواه لترمذی وقال: هذا حديث حسن جيد غريب، باب ماجاء فی الثناء بلمعروف، رقم: ۲۰۳۵

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص پر احسان کیا گیا اور اس نے احسان کرنے والے کو جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ''اللہ تعالیٰ تم کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے'' کہا تو اس نے (اس دعا کے

ذریعہ) پوری تعریف کی اور شکر ادا کر دیا۔ (ترمذی)

ف: ان الفاظ میں دعا کرنا گویا اس بات کا اظہار کرنا ہے کہ میں اس کا بدلہ دینے سے عاجز ہوں اس لئے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے اس احسان کا بہتر بدلہ عطا فرمائیں۔ اس طرح اس دعائیہ کلمہ میں احسان کرنے والے کی تعریف ہے۔ (معارف الحدیث)

۲۱۲- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَ لَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَ اَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاِ، حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَذْهَبُوا بِالْاَجْرِ كُلِّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، مَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ثناء المهاجرين..... رقم: ۲۴۸۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو (ایک دن) مہاجرین نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جن کے پاس ہم آئے ہیں ہم نے ان جیسے لوگ نہیں دیکھے یعنی انصارِ مدینہ کہ اگر ان کے پاس فراخی ہو تو خوب خرچ کرتے ہیں اور اگر کمی ہو تو بھی ہماری غم خواری اور مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے محنت اور مشقت کا ہمارا حصہ تو اپنے ذمہ لے لیا ہے اور نفع میں ہم کو شریک کر لیا ہے۔ (ان کے اس غیر معمولی ایثار سے) ہم کو اندیشہ ہے کہ سارا اجر و ثواب انہی کے حصے میں نہ آجائے (اور آخرت میں ہم خالی ہاتھ رہ جائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں ایسا نہیں ہو گا جب تک اس احسان کے بدلہ تم ان کے لئے دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف یعنی ان کا شکریہ ادا کرتے رہو گے۔ (ترمذی)

۲۱۳- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ، فَاِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ. رواه مسلم، باب استعمال المسك..... رقم: ۵۸۸۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جس کو ہدیہ کے طور پر خوشبودار پھول پیش کیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے رد نہ کرے کیونکہ وہ بہت ہلکی اور کم قیمت چیز ہے اور اس کو خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے۔ (مسلم)

ف: پھول جیسی کم قیمت چیز قبول کرنے سے اگر انکار کیا جائے تو اس کا بھی اندیشہ ہے کہ پیش کرنے والے کو خیال ہو کہ میری چیز کم قیمت ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کی گئی اور اس سے اس کی دل شکنی ہو۔ (معارف الحدیث)

۲۱۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ وَ الدُّهْنُ وَ اللَّبَنُ (الدُّهْنُ يَعْنِيْ بِهِ الطِّيْبَ). رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في كراهية رد الطيب، رقم: ۲۷۹۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کو رد نہیں کرنا چاہئے۔ تکیہ، خوشبو اور دودھ۔ (ترمذی)

۲۱۵- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ شَفَعَ لِاَخِيْهِ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا. رواه ابوداؤد، باب في الهدية لقضاء الحاجة، رقم: ۳۵۴۱

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کے لئے (کسی معاملے میں) سفارش کی۔ پھر اگر اس شخص نے اس سفارش کرنے والے کو (سفارش کے عوض میں) کوئی ہدیہ پیش کیا اور اس نے وہ ہدیہ قبول کر لیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازہ میں داخل ہو گیا۔ (ابوداؤد)

ف: اس کو سود اس اعتبار سے فرمایا گیا ہے کہ وہ سفارش کرنے والے کو بغیر کسی عوض کے حاصل ہوا ہے۔ (مظاہر حق)

۲۱۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ اِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ اَوْ صَحِبَهُمَا، اِلَّا اَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ.

رواه ابن حبان (و اسناده ضعيف و هو حديث حسن بشواهده) ۲۰۷/۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں پھر جب تک وہ اس کے پاس رہیں یا یہ ان کے پاس رہے وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو وہ دونوں بیٹیاں اس کو ضرور جنت میں داخل کرادیں گی۔ (ابن حبان)

۲۱۷- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ، وَ اَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی النفقة علی البنات والاخوات، رقم: ۱۹۱۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش اور دیکھ بھال کی وہ اور میں جنت میں اس طرح اکٹھے داخل ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ یہ ارشاد فرما کہ آپ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ (ترمذی)

۲۱۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ يَلِیْ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا، فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ. رواه البخاری، باب رحمة الولد......، رقم: ۵۹۹۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ان بیٹیوں کے کسی معاملہ کی ذمہ داری لی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔ (بخاری)

۲۱۹- عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوِ ابْنَتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَ اتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ. رواه الترمذی، باب ماجاء فی النفقة علی البنات و الاخوات، رقم: ۱۹۱۶

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا معاملہ رکھے اور ان کے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے تو اس کے لئے جنت ہے۔ (ترمذی)

۲۲۰- عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث غريب' باب ماجاء فی ادب الولد' رقم: ۱۹۵۲

حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ (ترمذی)

۲۲۱ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ وُلِدَتْ لَهُ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَ لَمْ يُهِنْهَا وَ لَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ يَعْنِي الذَّكَرَ عَلَيْهَا اَدْخَلَهُ اللّٰہُ بِهَا الْجَنَّةَ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ۱۷۷/۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہو پھر وہ نہ تو اسے زندہ دفن کرے (جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں ہوتا تھا) اور نہ اس سے ذلت آمیز سلوک کرے اور نہ (برتاؤ میں) لڑکوں کو اس پر ترجیح دے یعنی اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے جیسا کہ لڑکوں کے ساتھ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ لڑکی کے ساتھ اس حسن سلوک کے بدلہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ (مستدرک حاکم)

۲۲۲ — عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَ: اِنِّی نَحَلْتُ ابْنِی هٰذَا غُلَامًا، فَقَالَ: اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْهُ. رواه البخاری' باب الهبة للولد' رقم: ۲۵۸٦

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھے لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام ہدیہ کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنے سب بچوں کو بھی اتنا ہی دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: غلام کو واپس لے لو: (بخاری)

ف: حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو ہدیہ کرنے میں برابری ہونا چاہئے۔

۲۲۳ — عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَ اَدَبَهُ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَ لَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلٰى اَبِيْهِ. رواه البيهقى فى شعب الايمان ٦/٤٠١

حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی بچہ پیدا ہو تو اس کا اچھا نام رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ اگر بالغ ہو جانے کے بعد بھی (اپنی غفلت اور لاپرواہی سے) اس کا نکاح نہیں کیا اور وہ گناہ میں مبتلا ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا۔ (بیہقی)

۲۲۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ. رواه البخارى، باب رحمة الولد و تقبيله و معانقته، رقم: ٥٩٩٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے شخص نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ تم لوگ بچوں کو پیار کرتے ہو؟ ہم تو ان کو پیار نہیں کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت کا مادہ نکال دیا ہے تو اس میں میرا کیا اختیار ہے۔ (بخاری)

۲۲۵- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ، وَ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ. رواه الترمذى وقال: هذا حديث غريب، باب فى حث النبى ﷺ على الهدية، رقم: ٢١٣٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، ہدیہ دلوں کی رنجش کو دور کرتا ہے۔ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو (اسی طرح دینے والی بھی اس ہدیہ کو کم نہ سمجھے)۔ (ترمذی)

۲۲۶- عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَحْقِرَنَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ، وَ اِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ، وَ اِنِ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَ اغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ. رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فى اكثار ماء المرقة، رقم: ١٨٣٣

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی تھوڑی سی نیکی کو بھی معمولی نہ سمجھے۔ اگر کوئی دوسری نیکی نہ ہو سکے تو یہ بھی نیکی ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لیا کرے۔ جب تم (پکانے کی غرض سے) گوشت خریدو یا سالن کی ہانڈی پکاؤ تو شوربہ بڑھا دیا کرو اور اس میں سے کچھ نکال کر اپنے پڑوسی کو دے دیا کرو۔ (ترمذی)

۲۲۷- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا یَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. رواه مسلم، باب بيان تحريم ايذاء الجار، رقم: ۱۷۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (مسلم)

۲۲۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُكْرِمْ جَارَهُ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا حَقُّ الْجَارِ؟ قَالَ: اِنْ سَأَلَكَ فَاَعْطِهِ، وَ اِنِ اسْتَغَاثَكَ فَاَغِثْهُ، وَ اِنِ اسْتَقْرَضَكَ فَاَقْرِضْهُ، وَ اِنْ دَعَاكَ فَاَجِبْهُ، وَ اِنْ مَرِضَ فَعُدْهُ، وَ اِنْ مَاتَ فَشَیِّعْهُ، وَ اِنْ اَصَابَتْهُ مُصِیْبَةٌ فَعَزِّهِ، وَ لَا تُؤْذِهِ بِقُتَارِ قِدْرِكَ اِلَّا اَنْ تَغْرِفَ لَهُ مِنْهَا، وَ لَا تَرْفَعْ عَلَیْهِ الْبِنَاءَ لِتَسُدَّ عَلَیْهِ الرِّیْحَ اِلَّا بِاِذْنِهِ. رواه الاصبهانى فى كتاب الترغيب ۱/ ۴۸۰، وقال فى الحاشية: عزاه المنذرى فى الترغيب ۳/ ۳۵۷ للمصنف بعد ان رواه من طرق اخرى، ثم قال المنذرى: لا يخفى ان كثرة هذه الطرق تكسبه قوة و الله اعلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پڑوسی کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے کچھ مانگے تو اسے دو، اگر وہ تم سے مدد چاہے تو تم اس کی مدد کرو، اگر وہ اپنی ضرورت کے لئے قرض مانگے تو اسے قرض دو، اگر وہ تمہاری دعوت کرے تو اسے قبول کرو، اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرو، اگر اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، اگر

اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اسے تسلی دو؛ اپنی ہانڈی میں گوشت پکنے کی مہک سے اسے تکلیف نہ پہنچاؤ (کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تنگدستی کی وجہ سے وہ گوشت نہ پکا سکتا ہو) مگر یہ کہ اس کی اجازت سے ہو۔ (ترغیب)

۲۲۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ. رواه الطبراني و ابو يعلى و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ٣٠٦/٨

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتا جو خودتو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔ (طبرانی، ابویعلی، مجمع الزوائد)

۲۳۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فُلَانَةَ، يُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَ صِيَامِهَا وَ صَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِيَ فِي النَّارِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَ صَدَقَتِهَا وَ صَلَاتِهَا وَ اِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَ لَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ. رواه احمد ٤٤٠/٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلانی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ خیرات کرنے والی ہے (لیکن) اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف دیتی ہے یعنی برا بھلا کہتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دوزخ میں ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلانی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ نفلی روزہ، صدقہ خیرات اور نماز تو کم کرتی ہے بلکہ اس کا صدقہ و خیرات پنیر کے چند ٹکڑوں سے آگے نہیں بڑھتا لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے کوئی تکلیف نہیں دیتی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ہے۔ (مسند احمد)

۲۳۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ يَاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قُلْتُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ: اتَّقِ

الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ، وَ اَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَ لَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ. رواه الترمذی و قال: هذا حديث غريب، باب من اتقى المحارم فهو اعبد الناس، رقم: ۲۳۰۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے پھر ان پر عمل کرے یا ان لوگوں کو سکھائے جو ان پر عمل کریں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تیار ہوں۔ آپ نے (از راہ شفقت) میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے لیا اور گن کر یہ پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: حرام سے بچو تم سب سے بڑے عبادت گذار بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس پر راضی رہو تم سب سے بڑے غنی بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم مؤمن بن جاؤ گے۔ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو تم (کامل) مسلمان بن جاؤ گے۔ زیادہ ہنسا نہ کرو کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

۲۳۲- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَ اِذَا اَسَاْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ، وَ اِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ اَسَاْتَ. رواه الطبرانی و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۱۰/۴۸۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں نے یہ کام اچھا کیا ہے اور یہ کام برا کیا ہے؟ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو یقیناً تم نے اچھا کیا اور جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے برا کیا تو یقیناً تم نے برا کیا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۳۳- عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ

يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوْءِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا؟ قَالُوا: حُبُّ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَ لْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اُؤْتُمِنَ وَ لْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ. رواه البيهقي في شعب الايمان، مشكوة المصابيح، رقم: ۴۹۹۰

حضرت عبدالرحمان بن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن وضو فرمایا تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وضو کا پانی لے کر (اپنے چہرے اور جسموں پر) ملنے لگے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون سی چیز تمہیں اس کام پر آمادہ کر رہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ جب بات کرے تو سچ بولے، جب کوئی امانت اس کے پاس رکھوائی جائے تو اس کو ادا کرے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرے۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

۲۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ. رواه البخاري، باب الوصاءة بالجار، رقم: ۶۰۱۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اس قدر وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔ (بخاری)

۲۳۵- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ. رواه احمد باسناد حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۶۳۲

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن (جھگڑنے والوں میں) سب سے پہلے دو جھگڑنے والے پڑوسی پیش ہوں گے یعنی بندوں کے حقوق میں سے سب سے پہلا معاملہ دو پڑوسیوں کا پیش ہوگا۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۲۳۶- عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يُرِيْدُ اَحَدٌ اَهْلَ

الْـمَـدِيْـنَةِ بِسُوْءٍ اِلَّا اَذَابَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ، اَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ. رواه مسلم، باب فضل المدينة.....، رقم: ٣٣١٩

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ کسی قسم کی برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ میں اس طرح پگھلا دیں گے جس طرح سیسہ پگھل جاتا ہے یا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ (مسلم)

۲۳۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـقُوْلُ: مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَقَدْ اَخَافَ مَا بَيْنَ جَنْبَيَّ. رواه احمد و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٣/٦٥٨

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مدینہ والوں کو ڈراتا ہے وہ مجھے ڈراتا ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۲۳۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِـنْكُمْ اَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَلْيَمُتْ بِالْمَدِيْنَةِ فَاِنِّي اَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا. رواه ابن حبان (و اسناده صحيح) ٩/٥٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اس کی کوشش کر سکے کہ مدینہ میں اس کو موت آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ (اس کی کوشش کرے اور) مدینہ میں مرے، میں ان لوگوں کی ضرور شفاعت کروں گا جو مدینہ میں مریں گے (اور وہاں دفن ہوں گے)۔ (ابن حبان)

ف: علماء نے لکھا ہے شفاعت سے مراد خاص قسم کی شفاعت ہے ورنہ رسول اللہ کی عام شفاعت تو سارے ہی مسلمانوں کے لئے ہو گی، کوشش کرنے اور طاقت رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہاں اخیر تک رہے۔

۲۳۹- عَـنْ اَبِـيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْـمَـدِيْـنَةِ وَ شِـدَّتِـهَـا اَحَـدٌ مِنْ اُمَّتِيْ، اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوْ شَهِيْدًا. رواه مسلم، باب الترغيب في سكنى المدينة.....، رقم: ٣٣٤٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ طیبہ کے قیام کی مشکلات کو برداشت کر کے یہاں قیام کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی یا گواہ بنوں گا۔ (مسلم)

۲۴۰- عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا، وَ اَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَ فَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. رواه البخاري، باب اللعان.....، رقم: ۵۳۰۴

حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح (قریب) ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ نے شہادت کی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور ان دونوں کے درمیان تھوڑی سی کشادگی رکھی۔ (بخاری)

۲۴۱- عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْقُشَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ ضَمَّ يَتِيْمًا بَيْنَ اَبَوَيْنِ مُسْلِمَيْنِ اِلٰى طَعَامِهٖ وَ شَرَابِهٖ حَتّٰى يُغْنِيَهُ اللّٰهُ وَ جَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رواه احمد و الطبراني و فيه: علي بن زيد و هو حسن الحديث و بقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۲۹۴/۸

حضرت عمرو بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ایسے یتیم بچے کو جس کے ماں باپ مسلمان تھے اسے اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کیا یعنی اپنی کفالت میں لے لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بچے کو ان (کی کفالت سے) بے نیاز کر دیا یعنی وہ اپنی ضروریات خود پوری کرنے لگا تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۴۲- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا وَ امْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ اَوْ مَا يَزِيْدُ بِالْوُسْطٰى وَ السَّبَّابَةِ، امْرَاَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا. رواه ابوداؤد، باب في فضل من عال يتامى، رقم: ۵۱۴۹

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: میں اور وہ عورت کہ جس کا چہرہ (اپنی اولاد کی پرورش' دیکھ بھال اور محنت ومشقت کی وجہ سے) سیاہ پڑ گیا ہو قیامت کے دن اس طرح ہوں گے- حدیث کے راوی حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا (مطلب یہ تھا کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں اسی طرح قیامت کے دن آپ ﷺ اور وہ عورت قریب ہوں گے- رسول اللہ ﷺ نے سیاہ چہرہ والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد) وہ عورت ہے جو بیوہ ہوگئی ہو اور حسن و جمال' عزت ومنصب والی ہونے کے باوجود اپنے یتیم بچوں (کی پرورش) کی خاطر دوسرا نکاح نہ کرے یہاں تک کہ وہ بچے بالغ ہونے کی وجہ سے اپنی ماں کے محتاج نہ رہیں یا انہیں موت آ جائے- (ابوداؤد)

۲۴۳- عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا قَعَدَ یَتِیْمٌ مَعَ قَوْمٍ عَلٰی قَصْعَتِھِمْ فَیَقْرُبَ قَصْعَتَھُمْ شَیْطَانٌ. رواہ الطبرانی فی الاوسط' و فیہ: الحسن بن واصل' وھو الحسن بن دینار وھو ضعیف لسوء حفظہ' و ھو حدیث حسن و اللہ اعلم' مجمع الزوائد ۸/۲۸۳

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں کے ساتھ کوئی یتیم ان کے برتن میں کھانے کے لئے بیٹھے تو شیطان ان کے برتن کے قریب نہیں آتا- (طبرانی' مجمع الزوائد)

۲۴۴- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا شَکَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ فَقَالَ: اِمْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَ اَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ. رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح' مجمع الزوائد ۸/۲۹۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو- (مسند احمد' مجمع الزوائد)

۲۴۵- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَرْفَعُہٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ: اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَ الْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ کَالَّذِیْ یَصُوْمُ النَّھَارَ وَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ. رواہ البخاری' باب الساعی علی الارملۃ' رقم: ۶۰۰۶

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کی ضرورت میں دوڑ دھوپ کرنے والے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے ثواب کی طرح ہے یا اس کا ثواب اس شخص کے ثواب کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات بھر عبادت کرتا ہو۔ (بخاری)

۲۴۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَ اَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِی. (وھو جزء من الحدیث) رواہ ابن حبان (و اسنادہ صحیح) ۹/۴۸۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سب سے اچھا ہو اور میں تم سب میں اپنے گھر والوں کے لئے زیادہ اچھا ہوں۔ (ابن حبان)

۲۴۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: جَاءَتْ عَجُوْزٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَھُوَ عِنْدِیْ فَقَالَ لَھَا: مَنْ اَنْتِ؟ فَقَالَتْ: اَنَا جُثَامَةُ الْمَدَنِیَّةُ قَالَ: کَیْفَ حَالُکُمْ؟ کَیْفَ اَنْتُمْ بَعْدَنَا؟ قَالَتْ: بِخَیْرٍ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَلَمَّا خَرَجَتْ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُقْبِلُ عَلٰی ھٰذِہِ الْعَجُوْزِ ھٰذَا الْاِقْبَالَ فَقَالَ: اِنَّھَا کَانَتْ تَاْتِیْنَا اَیَّامَ خَدِیْجَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَ اِنَّ حُسْنَ الْعَھْدِ مِنَ الْاِیْمَانِ. اخرجہ الحاکم بنحوہ و قال حدیث صحیح علی شرط الشیخین و لیس لہ علة و وافقہ الذھبی ۱/۱۶ - الاصابة ۴/۲۷۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی عورت نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب کہ آپ ﷺ میرے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں جثامہ مدنیہ ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہمارے (مدینہ آنے کے) بعد تمہارے حالات کیسے رہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! سب خیریت رہی۔ جب وہ چلی گئیں تو میں نے (حیرت سے) عرض کیا: اس بڑھیا کی طرف آپ نے اتنی توجہ فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ خدیجہ کی زندگی میں ہمارے پاس آیا کرتی تھیں اور پرانی جان پہچان کی رعایت کرنا ایمان (کی

علامت) ہے۔ (مستدرک حاکم، اصابہ)

۲۴۸- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ اللّٰهُ مِنْهَا آخَرَ اَوْ قَالَ غَيْرَهُ. رواه مسلم، باب الوصية رقم: ٣٦٤٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن مرد کی یہ شان نہیں کہ اپنی مؤمنہ بیوی سے بغض رکھے۔ اگر اس کی ایک عادت اسے ناپسند ہوگی تو دوسری پسندیدہ بھی ہوگی۔ (مسلم)

ف: رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث شریف میں حسنِ معاشرت کا ایک مختصر اصول بتا دیا کہ ایک انسان میں اگر کوئی بری عادت ہے تو اس میں کچھ خوبیاں بھی ہوں گی ایسا کون ہوگا جس میں کوئی برائی نہ ہو یا کوئی خوبی نہ ہو۔ لہٰذا برائیوں سے چشم پوشی کی جائے اور خوبیوں کو دیکھا جائے۔ (ترجمان السنہ)

۲۴۹- عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ. رواه ابوداؤد، باب في حق الزوج على المراة، رقم: ٢١٤٠

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے شوہروں کا ان پر مقرر فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

۲۵۰- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في حق الزوج على المراة، رقم: ١١٦١

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عورت کا اس حال میں انتقال ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔ (ترمذی)

۲۵۱- عَنِ الْاَحْوَصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اَلَا وَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا، فَاِنَّمَا ھُنَّ عَوَانٍ عِنْدَکُمْ لَیْسَ تَمْلِکُوْنَ مِنْھُنَّ شَیْئًا غَیْرَ ذٰلِکَ، اِلَّا اَنْ یَاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَیِّنَةٍ، فَاِنْ فَعَلْنَ فَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ، وَ اضْرِبُوْھُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ، فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا، اَلَا اِنَّ لَکُمْ عَلٰی نِسَائِکُمْ حَقًّا، وَ لِنِسَائِکُمْ عَلَیْکُمْ حَقًّا، فَاَمَّا حَقُّکُمْ عَلٰی نِسَائِکُمْ فَلَا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ مَنْ تَکْرَھُوْنَ، وَ لَا یَاْذَنَّ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لِمَنْ تَکْرَھُوْنَ، اَلَا وَ حَقُّھُنَّ عَلَیْکُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَیْھِنَّ فِیْ کِسْوَتِھِنَّ وَ طَعَامِھِنَّ. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی حق المراۃ علی زوجھا، رقم: ۱۱۶۳

حضرت احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: غور سے سنو! عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔ تم ان سے اپنی عصمت اور تمہارے مال کی حفاظت وغیرہ کے علاوہ اور کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں اگر وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو پھر ان کو ان کے بستروں میں تنہا چھوڑ دو یعنی ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو لیکن گھر ہی میں رہو اور ہلکی مار مارو۔ پھر اگر وہ تمہاری فرمان برداری اختیار کرلیں تو ان پر (زیادتی کرنے کے لئے) بہانہ مت ڈھونڈو۔ غور سے سنو! تمہارا حق تمہاری بیویوں پر ہے (اسی طرح) تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گذرے اور نہ وہ تمہارے گھروں میں تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو آنے دیں۔ غور سے سنو! ان عورتوں کا تم پر حق یہ ہے کہ تم ان کے ساتھ ان کے لباس اور ان کے خوراک میں اچھا سلوک کرو یعنی اپنی حیثیت کے مطابق ان کے لئے ان چیزوں کا انتظام کیا کرو۔ (ترمذی)

۲۵۲- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہُ، قَبْلَ اَنْ یَجِفَّ عَرَقُہُ. رواہ ابن ماجہ، باب اجر الاجراء، رقم: ۲۴۴۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دیا کرو۔ (ابن ماجہ)

صلہ رحمی

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ بِذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ الۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡجَارِ الۡجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ وَ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرًا﴾ (النساء: ٣٦)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم سب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور قرابت داروں کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور مساکین کے ساتھ بھی اور قریب کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور پاس بیٹھنے والے کے ساتھ بھی (مراد وہ شخص ہے جو روز کا آنے جانے والا اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا ہو) اور مسافر کے ساتھ بھی اور ان غلاموں کے ساتھ بھی جو تمہارے قبضہ میں ہیں، حسن سلوک سے پیش آؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتے جو اپنے کو بڑا سمجھے اور شیخی کی بات کرے۔ (نساء)

ف: قریب کے پڑوسی سے مراد وہ پڑوسی جو پڑوس میں رہتا ہو اور اس سے رشتہ داری بھی ہو اور دور کے پڑوسی سے مراد وہ پڑوسی ہے جس سے رشتہ داری نہ ہو، دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قریب کے پڑوسی سے مراد وہ پڑوسی جس کا دروازہ اپنے دروازے کے قریب ہو اور دور کا پڑوسی وہ ہے جس کا دروازہ دور ہو۔ مسافر سے مراد رفیق سفر، مسافر مہمان اور ضرورت مند مسافر ہے۔ (کشف الرحمان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ یَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ وَ الۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ﴾ (النحل: ٩٠)

ایک جگہ ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ انصاف کا اور بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی اور بری بات اور ظلم سے منع کرتے ہیں، تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس لئے نصیحت کرتے ہیں تا کہ تم نصیحت قبول کرو- (نحل)

احادیثِ نبویہ

۲۵۳- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ. رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث صحیح، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، رقم: ۱۹۰۰

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: باپ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے- چنانچہ تمہیں اختیار ہے خواہ (اس کی نافرمانی کر کے اور دل دُکھا کے) اس دروازہ کو ضائع کر دویا (اس کی فرمانبرداری اور اس کو راضی رکھ کر) اس دروازہ کی حفاظت کرو- (ترمذی)

۲۵۴- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ. رواہ الترمذی، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، رقم: ۱۸۹۹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والد کی رضا مندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے- (ترمذی)

۲۵۵- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِیْهِ. رواہ مسلم، باب فضل صلة اصدقاء الاب......، رقم: ۶۵۱۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ بیٹا (باپ کے انتقال کے بعد) باپ سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (مسلم)

۲۵۶- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصِلَ اَبَاهُ فِیْ قَبْرِهٖ فَلْيَصِلْ اِخْوَانَ اَبِيْهِ بَعْدَهٗ. رواہ ابن حبان (و اسنادہ صحیح) ۲/۱۷۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے والد کی وفات کے بعد ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہے جب کہ وہ قبر میں ہیں تو اس کو چاہئے کہ اپنے باپ کے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (ابن حبان)

۲۵۷- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُمَدَّ لَهٗ فِیْ عُمْرِهٖ وَ يُزَادَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ فَلْيَبَرَّ وَ الِدَيْهِ وَ لْيَصِلْ رَحِمَهٗ. رواہ احمد ۳/۲۶۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دراز کی جائے اور اس کے رزق کو بڑھا دیا جائے اس کو چاہئے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (مسند احمد)

۲۵۸- عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوْبٰی لَهٗ زَادَ اللّٰهُ فِیْ عُمْرِهٖ. رواہ الحاکم وقال: ھذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاہ و وافقہ الذھبی ۴/۱۵۴

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس کے لئے خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائیں گے۔ (مستدرک حاکم)

۲۵۹- عَنْ اَبِیْ اُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا، وَ

الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَ اِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَ صِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا، وَ اِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا. رواه ابوداؤد، باب فی برالوالدین، رقم: ۵۱۴۲

حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ قبیلہ بنو سلمہ کے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے لئے اپنے والدین کے انتقال کے بعد ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! ان کے لئے دعائیں کرنا، اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے مغفرت طلب کرنا، ان کے بعد ان کی وصیت کو پورا کرنا، جن لوگوں سے ان کی وجہ سے رشتہ داری ہے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کا اکرام کرنا۔ (ابوداؤد)

۲۶۰- عَنْ مَالِكٍ اَوِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَبَرَّهُمَا، دَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، وَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ. (وهو بعض الحديث) رواه ابو يعلى و الطبرانی و احمد مختصراً باسناد حسن، الترغيب ۳۴۷/۳

حضرت مالک یا ابن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پایا پھر ان کے ساتھ بدسلوکی کی تو وہ شخص دوزخ میں داخل ہوگا اور اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دیں گے اور جو کوئی مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کر دے یہ اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا۔ (ابویعلیٰ، مسند احمد، طبرانی، ترغیب)

۲۶۱- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: رَغِمَ اَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ، قِيْلَ: مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. رواه مسلم، باب رغم من ادرك ابويه......، رقم: ۶۵۱۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی ذلیل وخوار ہو پھر ذلیل وخوار ہو پھر ذلیل وخوار ہو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کون (ذلیل وخوار ہو)؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے ماں باپ

میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پائے پھر (ان کی خدمت سے ان کا دل خوش کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔ (مسلم)

۲۶۲- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: اُمُّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اُمُّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اُمُّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اَبُوْکَ.

رواه البخاری، باب من احق الناس بحسن الصحبة، رقم: ۵۹۷۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا: میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تمہارا باپ۔ (بخاری)

۲۶۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نِمْتُ فَرَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِئٍ یَقْرَأُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَذَاكَ الْبِرُّ كَذَاكَ الْبِرُّ وَ كَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ. رواه احمد ۶/۱۵۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں۔ میں نے وہاں کسی قرآن پڑھنے والے کی آواز سنی تو میں نے کہا: یہ کون ہے (جو یہاں جنت میں قرآن پڑھ رہا ہے)؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی ایسی ہی ہوتی ہے، نیکی ایسی ہی ہوتی ہے یعنی نیکی کا پھل ایسا ہی ہوتا ہے۔ حارثہ بن نعمان اپنی والدہ کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کرنے والے تھے۔ (مسند احمد)

۲۶۴- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قُلْتُ:

اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ وَهِیَ رَاغِبَةٌ، اَفَاَصِلُ اُمِّیْ؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِیْ اُمَّکِ. رواہ البخاری، باب الهدیة للمشرکین، رقم: ٢٦٢٠

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میری والدہ جو مشرکہ تھیں (مکہ سے سفر کر کے) میرے پاس (مدینہ) آئیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ معلوم کیا اور پوچھا: میری والدہ آئی ہیں اور وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ (بخاری)

۲۶۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَی الْمَرْاَةِ قَالَ: زَوْجُهَا، قُلْتُ: فَاَیُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَی الرَّجُلِ قَالَ: اُمُّهُ. رواه الحاکم فی المستدرک ٤/ ١٥٠

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے شوہر کا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی ماں کا ہے۔ (مستدرک حاکم)

۲۶۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَهَلْ لِیْ تَوْبَةٌ؟ قَالَ: هَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: هَلْ لَکَ مِنْ خَالَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَبِرَّهَا. رواه الترمذی، باب فی بر الخالة، رقم: ١٩٠٤

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کر لیا ہے تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری ماں زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد کیا تمہاری کوئی خالہ ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو (اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہاری توبہ قبول فرما لیں گے)۔ (ترمذی)

۲۶۷- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَنَائِعُ

الْـمَعْرُوْفِ تَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ، وَصَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ. رواہ الطبرانی فی الکبیر و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۲۹۳/۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکیوں کا کرنا بری موت سے بچالیتا ہے، چھپ کر صدقہ دینا اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ف: صلہ رحمی میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی اپنی کمائی سے رشتہ داروں کی مالی خدمت کرے یا یہ کہ اپنے وقت کا کچھ حصہ ان کے کاموں میں لگائے۔ (معارف الحدیث)

۲۶۸- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ. رواہ البخاری، باب اکرام الضیف.....، رقم: ۶۱۳۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا اس کو چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری)

۲۶۹- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ، وَ يُنْسَاَلَهُ فِيْ اَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. رواہ البخاری، باب من بسط لہ فی الرزق.....، رقم: ۵۹۸۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے اس کو چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

۲۷۰- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الرَّحِمَ

شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ قَطَعَهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. (وهو بعض الحديث) رواه احمد و البزار و رجال احمد رجال الصحيح غير نوفل بن مساحق وهو ثقة' مجمع الزوائد ۸/۲۷۴

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ رحم یعنی رشتہ داری کا حق اللہ تعالیٰ کے نام رحمان سے لیا گیا ہے یعنی یہ رشتہ داری رحمان کی رحمت کی ایک شاخ ہے' جو اس رشتہ داری کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیں گے۔ (مسند احمد' بزار' مجمع الزوائد)

۲۷۱- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ' وَ لٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَ صَلَهَا. رواه البخاری' باب لیس الواصل بالمکافی' رقم: ۵۹۹۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابری کا معاملہ کرے یعنی دوسرے کے اچھے برتاؤ کرنے پر اس سے اچھا برتاؤ کرے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جو دوسرے کے قطع رحمی کرنے پر بھی صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

۲۷۲- عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ اَرْحَامَكُمْ. رواه الطبرانی فی الکبیر و رجاله موثقون' مجمع الزوائد ۱/۴۵۶

حضرت علاء بن خارجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے نسب کا علم حاصل کرو جس کے ذریعہ سے تم اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر سکو۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

۲۷۳- عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ بِسَبْعٍ: اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَ الدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَ لَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَ اِنْ اَدْبَرَتْ وَ اَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَسْاَلَ اَحَدًا شَيْئًا وَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَ اِنْ كَانَ مُرًّا وَ اَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ

تَحْتَ الْعَرْشِ. رواہ احمد ۵/۱۵۹

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے سات باتوں کا حکم فرمایا: مجھے حکم فرمایا کہ میں مساکین سے محبت رکھوں اور ان سے قریب رہوں، مجھے حکم فرمایا کہ میں دنیا میں ان لوگوں پر نظر رکھوں جو (دنیاوی ساز و سامان میں) مجھ سے نیچے درجہ کے ہیں اور ان پر نظر نہ کروں جو (دنیاوی ساز و سامان میں) مجھ سے اوپر کے درجہ کے ہیں، مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کروں اگر چہ وہ مجھ سے منہ موڑیں، مجھے حکم فرمایا کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں، مجھے حکم فرمایا کہ میں حق بات کہوں اگر چہ وہ (لوگوں کے لئے) کڑوی ہو، مجھے حکم فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے پیغام کو ظاہر کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور مجھے حکم فرمایا کہ میں **لاحول و لاقوۃ الا باللہ** کثرت سے پڑھا کروں کیونکہ یہ کلمہ اس خزانہ سے ہے جو عرش کے نیچے ہے۔ (مسند احمد)

ف: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس کلمہ کو پڑھنے کا معمول رکھتا ہے اس کے لئے نہایت اعلیٰ مرتبہ کا اجر و ثواب محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ (مظاہر حق)

۲۷۴- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. رواہ البخاری، باب اثم القاطع، رقم: ۵۹۸۴

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری)

ف: قطع رحمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا سخت گناہ ہے کہ اس گناہ کی گندگی کے ساتھ کوئی جنت میں نہ جا سکے گا ہاں جب اس کو سزا دے کر پاک کر دیا جائے یا کسی وجہ سے اس کو معاف کر دیا جائے تو جنت میں جا سکے گا۔ (معارف الحدیث)

۲۷۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ قَرَابَةً، اَصِلُهُمْ وَ يَقْطَعُوْنِيْ، وَ اُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَ يُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ، وَ اَحْلُمُ عَنْهُمْ وَ يَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَ لَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ، مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ. رواہ مسلم، باب صلة الرحم....، رقم: ۶۵۲۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بعض رشتہ دار ہیں میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں اور میں ان کی زیادتیوں کو برداشت کرتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جیسا تم کہہ رہے ہو اگر ایسا ہی ہے تو گویا تم ان کے منہ میں گرم گرم راکھ جھونک رہے ہو۔ اور جب تک تم اس خوبی پر قائم رہو گے تمہارے ساتھ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا۔ (مسلم)

مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا

مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا﴾ (الاحزاب: ۵۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو لوگ مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی (ایسا) کام کیا ہو (جس سے وہ سزا کے مستحق ہو جائیں) ایذاء پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ (احزاب)

ف: اگر ایذاء زبانی ہے تو بہتان ہے اور اگر عمل سے ہے تو صریح گناہ ہے۔

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ☆ اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ☆ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ☆ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ☆ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ☆ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾

(المطففین: ۱-۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بڑی تباہی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کر لیں تو پورا لے لیں اور جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے، جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (یعنی اس دن سے ڈرنا چاہئے اور ناپ تول میں کمی سے توبہ کرنی چاہئے)۔ (مطففین)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ (الهمزة: ١)

ایک جگہ ارشاد ہے: ہر ایسے شخص کے لئے بڑی خرابی ہے جو عیب نکالنے والا اور طعنہ دینے والا ہو۔ (همزه)

احادیثِ نبویہ

۲۷۶- عَنۡ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوۡلُ: اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعۡتَ عَوۡرَاتِ النَّاسِ اَفۡسَدۡتَهُمۡ، اَوۡ كِدۡتَ اَنۡ تُفۡسِدَهُمۡ. رواه ابوداؤد، باب في التجسس، رقم: ٤٨٨٨

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر تم لوگوں کے عیوب تلاش کرو گے تو ان کو بگاڑ دو گے۔ (ابوداؤد)

ف: مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں عیوب کو تلاش کرنے سے ان میں نفرت، بغض اور بہت سی برائیاں پیدا ہوں گی اور ممکن ہے کہ لوگوں کے عیوب تلاش کرنے اور انہیں پھیلانے سے وہ لوگ ضد میں گناہوں پر جرأت کرنے لگیں۔ یہ ساری باتیں ان میں مزید بگاڑ کا سبب ہوں گی۔ (بذل المجهود)

۲۷۷- عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُؤۡذُوا الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَ لَا تُعَيِّرُوۡهُمۡ، وَ لَا تَطۡلُبُوۡا عَثَرَاتِهِمۡ. (وهو جزء من الحديث) رواه ابن حبان (و اسناده قوی) ۱۳/۷۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو ستایا نہ کرو، ان کو عار نہ دلایا کرو اور ان کی لغزشوں کو نہ تلاش کیا کرو۔ (ابن حبان)

۲۷۸- عَنۡ اَبِيۡ بَرۡزَةَ الۡاَسۡلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا مَعۡشَرَ مَنۡ آمَنَ بِلِسَانِهٖ وَ لَمۡ يَدۡخُلِ الۡاِيۡمَانُ قَلۡبَهٗ: لَا تَغۡتَابُوا الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا عَوۡرَاتِهِمۡ، فَاِنَّهٗ مَنِ اتَّبَعَ عَوۡرَاتِهِمۡ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوۡرَتَهٗ، وَ مَنۡ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوۡرَتَهٗ يَفۡضَحۡهُ فِيۡ بَيۡتِهٖ. رواه ابوداؤد، باب في الغيبة، رقم: ٤٨٨٠

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے وہ لوگو جو صرف زبانی اسلام لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کے عیوب کے پیچھے نہ پڑا کرو کیونکہ جو مسلمانوں کے عیوب کے پیچھے پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اسے گھر بیٹھے رسوا کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

ف: حدیث شریف کے پہلے جملہ سے اس بات پر تنبیہ کی گئی ہے کہ مسلمانوں کی غیبت کرنا منافق کا کام ہوسکتا ہے مسلمانوں کا نہیں۔ (بذل المجہود)

۲۷۹- عَنْ اَنَسِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ كَذَا وَ كَذَا فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَ قَطَعُوا الطَّرِيْقَ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ: اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ.

رواہ ابوداؤد، باب مایؤمر من انضمام العسکر و سعته، رقم: ۲۶۲۹

حضرت انس جہنی رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا۔ وہاں لوگ اس طرح ٹھہرے کہ آنے جانے کے لئے رستے بند ہو گئے۔ آپ ﷺ نے لوگوں میں اعلان کرنے کے لئے ایک آدمی بھیجا کہ جو اس طرح ٹھہرا کہ آنے جانے کا راستہ بند کر دیا اسے جہاد کا ثواب نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد)

۲۸۰- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ جَرَّدَ ظَهْرَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط واسنادہ جید، مجمع الزوائد ۳۸۴/۶

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی پیٹھ کو ننگا کر کے ناحق مارا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۸۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا: الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَ لَا مَتَاعَ، فَقَالَ: اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ، مَنْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَ صِيَامٍ وَ زَكٰوةٍ، وَ يَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَ

قَذَفَ هٰذَا، وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَ ضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، وَ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ، اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ. رواه مسلم، باب تحريم الظلم، رقم: ٦٥٧٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی درہم (پیسہ) اور (دنیا کا) سامان نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن بہت سی نماز، روزہ، زکوٰۃ (اور دوسری مقبول عبادتیں) لے کر آئے گا مگر حال یہ ہوگا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا تو اس کی نیکیوں میں سے ایک حق والے کو (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی ایسے ہی دوسرے حق والے کو اس کی نیکیوں میں سے (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی۔ پھر اگر دوسروں کے حقوق چکائے جانے سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو (ان حقوق کے بقدر) حقداروں اور مظلوموں کے گناہ (جو انہوں نے دنیا میں کئے ہوں گے) ان سے لے کر اس شخص پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم)

۲۸۲ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ. رواه البخاري، باب ما ينهى من السباب و اللعن، رقم: ٦٠٤٤

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا بے دینی ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔ (بخاری)

ف: جو مسلمان کسی مسلمان کو قتل کرتا ہے وہ اپنے اسلام کے کامل ہونے کی نفی کرتا ہے اور ممکن ہے کہ قتل کرنا کفر پر مرنے کا سبب بھی بن جائے۔ (مظاہر حق)

۲۸۳ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهٗ قَالَ: سَابُّ الْمُسْلِمِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ. رواه الطبراني في الكبير وهو حديث

حسن' الجامع الصغیر ۳۸/۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا اس آدمی کی طرح ہے جو ہلاکت و بربادی کے قریب ہو۔ (طبرانی' جامع صغیر)

۲۸۴- عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! الرَّجُلُ مِنْ قَوْمِيْ يَشْتِمُنِيْ وَهُوَ دُوْنِيْ' اَفَانْتَقِمُ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَ يَتَكَاذَبَانِ. رواه ابن حبان (واسناده صحيح) ۱۳/ ۳٤

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میری قوم کا ایک شخص مجھے گالی دیتا ہے جب کہ وہ مجھ سے کم درجہ کا ہے کیا میں اس سے بدلہ لوں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دو شخص دو شیطان ہیں جو آپس میں فحش گوئی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو جھوٹا کہتے ہیں۔ (ابن حبان)

۲۸۵- عَنْ اَبِيْ جُرَيِّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اِعْهَدْ اِلَيَّ' قَالَ: لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا' قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَ لَا عَبْدًا وَ لَا بَعِيْرًا وَ لَا شَاةً' قَالَ: وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ' وَ اَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَ اَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ' اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَ ارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ' فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ' وَ اِيَّاكَ وَ اِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ، وَ اِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَ عَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَ بَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ.

(وهو بعض الحديث) رواه ابو داؤد' باب ماجاء في اسبال الازار' رقم: ٤٠٨٤

حضرت ابو جُرَی جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے نصیحت فرما دیجئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی کو گالی نہ دینا۔ حضرت ابو جری فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی نہ آزاد کو' نہ غلام کو' نہ اونٹ کو نہ بکری کو۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی نیکی کو بھی معمولی سمجھ کر نہ چھوڑو (یہاں تک کہ) تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے

بات کرنا بھی نیکی میں داخل ہے۔ اپنا تہبند آدھی پنڈلیوں تک اونچا رکھا کرو، اگر اتنا اونچا نہ رکھ سکو تو (کم سے کم) ٹخنوں تک اونچا رکھا کرو۔ تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ کو تکبر ناپسند ہے۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے اور تمہیں کسی ایسی بات پر عار دلائے جو تم میں ہو اور وہ اسے جانتا ہو تو اس کو کسی ایسی بات پر عار نہ دلانا جو اس میں ہو اور تم اسے جانتے ہو، اس صورت میں اس عار دلانے کا وبال اسی پر ہوگا۔ (ابوداؤد)

۲۸۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً شَتَمَ اَبَابَکْرٍ وَ النَّبِیُّ ﷺ جَالِسٌ، فَجَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ یَعْجَبُ وَ یَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا اَکْثَرَ رَدَّ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ، فَغَضِبَ النَّبِیُّ ﷺ وَ قَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَانَ یَشْتِمُنِیْ وَ اَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَ قُمْتَ، قَالَ: اِنَّهٗ کَانَ مَعَکَ مَلَکٌ یَرُدُّ عَنْکَ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ وَقَعَ الشَّیْطَانُ فَلَمْ اَکُنْ لِاَقْعُدَ مَعَ الشَّیْطَانِ ثُمَّ قَالَ: یَا اَبَابَکْرٍ ثَلاَثٌ کُلُّهُنَّ حَقٌّ، مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَیُغْضِیْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِیَّةٍ یُرِیْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا کَثْرَةً وَ مَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ یُرِیْدُ بِهَا کَثْرَةً اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا قِلَّةً. رواہ احمد ۲/۴۳۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے آپ کی موجودگی میں ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ آپ ﷺ (اس شخص کے مسلسل برا بھلا کہنے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صبر کرنے اور خاموش رہنے پر) خوش ہوتے رہے اور تبسم فرماتے رہے۔ پھر جب اس آدمی نے بہت ہی زیادہ برا بھلا کہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دے دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ ناراض ہو کر وہاں سے چل دیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے پاس پہنچے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (جب تک) وہ شخص مجھے برا بھلا کہتا رہا آپ وہاں تشریف فرما رہے۔ پھر جب میں نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جب تک تم خاموش تھے اور صبر کر رہے تھے) تمہارے

ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ پھر جب تم نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو (وہ فرشتہ چلا گیا اور) شیطان بیچ میں آ گیا اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھتا (لہٰذا میں اٹھ کر چل دیا) اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر! تین باتیں ہیں جو سب کی سب بالکل حق ہیں۔ جس بندے پر کوئی ظلم یا زیادتی کی جاتی ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے درگذر کر دیتا ہے (اور انتقام نہیں لیتا) تو بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کر کے اس کو قوی کر دیتے ہیں، جو شخص صلہ رحمی کے لئے دینے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کو بہت زیادہ دیتے ہیں اور جو شخص دولت بڑھانے کے لئے سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دولت کو اور بھی کم کر دیتے ہیں۔ (مسند احمد)

۲۸۷- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَ يَسُبُّ اُمَّهُ، فَيَسُبُّ اُمَّهُ.

رواہ مسلم، باب الکبائر و اکبرھا، رقم: ۲۶۳

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! (وہ اس طرح کہ) آدمی کسی کے باپ کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دے اور کسی کی ماں کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دے (اس طرح گویا اس نے دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے کر خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دلوائی)۔ (مسلم)

۲۸۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ، فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ آذَيْتُهُ، شَتَمْتُهُ، لَعَنْتُهُ، جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَ زَكَاةً وَ قُرْبَةً، تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواہ مسلم، باب من لعنہ النبی ﷺ ......، رقم: ۶۶۱۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

یا اللہ! میں آپ سے عہد لیتا ہوں آپ اس کے خلاف نہ کیجئے گا- وہ یہ ہے کہ میں ایک انسان ہی ہوں لہٰذا جس کسی مؤمن کو میں نے تکلیف دی ہو‘ اس کو برا بھلا کہہ دیا ہو‘ لعنت کی ہو‘ مارا ہو تو آپ ان سب چیزوں کو اس مؤمن کے لئے رحمت اور گناہوں سے پاکی اور اپنی ایسی قربت کا ذریعہ بنا دیجئے کہ اس کی وجہ سے آپ اس کو قیامت کے دن اپنا قرب عطا فرما دیں- (مسلم)

۲۸۹- عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ. رواه الترمذی‘ باب ما جاء فی الشتم‘ رقم: ۱۹۸۲

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مُردوں کو برا بھلا مت کہو کہ اس سے تم زندوں کو تکلیف پہنچاؤ گے- (ترمذی)

ف: مطلب یہ ہے کہ مرنے والے کو برا بھلا کہنے سے اس کے عزیزوں کو تکلیف ہوگی اور جس کو برا بھلا کہا گیا اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا-

۲۹۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَ كُفُّوا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ. رواه ابوداؤد‘ باب فی النهی عن سب الموتی‘ رقم: ۴۹۰۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے (مسلمان) مُردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیاں نہ بیان کرو- (ابوداؤد)

۲۹۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اَوْشَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ‘ اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ‘ وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ. رواه البخاری‘ باب من كانت له مظلمة عند الرجل......‘ رقم: ۲۴۴۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی پر بھی اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کا اس کی عزت و آبرو سے متعلق یا کسی اور چیز سے متعلق کوئی حق ہو تو اسے آج ہی اس دن کے آنے سے پہلے

معاف کرالے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم (اس دن سارا حساب نیکیوں اور گناہوں سے ہوگا لہٰذا) اگر اس ظلم کرنے والے کے پاس کچھ نیک عمل ہوں گے تو اس کے ظلم کے بقدر نیکیاں لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی- اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم کے اتنے ہی گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے- (بخاری)

۲۹۲- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَ اَرْبَى الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الرَّجُلِ فِي عِرْضِ اَخِيْهِ. (وهو بعض الحديث) رواه الطبراني في الاوسط وهو حديث صحيح' الجامع الصغير ۲/ ۲۲

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین سود اپنے مسلمان بھائی کی آبرو ریزی کرنا ہے (یعنی اس کی عزت کو نقصان پہنچانا ہے چاہے کسی طریقے سے ہو مثلاً غیبت کرنا' حقیر سمجھنا' رسوا کرنا وغیرہ وغیرہ)- (طبرانی' جامع صغیر)

ف: مسلمان کی آبرو ریزی کو بدترین سود اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جس طرح سود میں دوسرے کے مال کو ناجائز طریقہ پر لے کر اسے نقصان پہنچایا جاتا ہے اسی طرح مسلمان کی آبرو ریزی کرنے میں اس کی عزت کو نقصان پہنچایا جاتا ہے اور چونکہ مسلمان کی عزت اس کے مال سے زیادہ محترم ہے اس وجہ سے آبرو ریزی کو بدترین سود فرمایا گیا ہے- (فیض القدیر' بذل المجهود)

۲۹۳- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اسْتِطَالَةَ الْمَرْءِ فِيْ عِرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ. (الحديث) رواه ابوداؤد' باب في الغيبة، رقم: ٤٨٧٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ کسی مسلمان کی عزت پر ناحق حملہ کرنا ہے- (ابوداؤد)

۲۹۴- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ احْتَكَرَ حُكْرَةً يُرِيْدُ اَنْ يُغْلِيَ بِهَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ خَاطِئٌ. رواه احمد و فيه: ابو معشر و هو ضعيف وقد وثق' مجمع الزوائد ٤/ ١٨١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں پر (غلہ کو) مہنگا کرنے کے لئے روکے رکھا تو وہ گنہگار ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۲۹۵- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامًا ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَ الْإِفْلَاسِ.

رواہ ابن ماجہ، باب الحکرۃ و الجلب، رقم: ۲۱۵۵

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں کا غلہ (کھانے پینے کی چیزوں کو) روکے رکھے یعنی باوجود ضرورت کے فروخت نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر کوڑھ اور تنگدستی کو مسلط فرما دیتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

ف: روکنے والے سے وہ شخص مراد ہے جو لوگوں کی ضرورت کے وقت مہنگائی کے انتظار میں غلہ روکے رکھے جب کہ غلہ عام طور پر نہ مل رہا ہو۔ (مظاہر حق)

۲۹۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَ لَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ. رواہ مسلم، باب تحریم الخطبۃ علی خطبۃ اخیہ ......، رقم: ۳۴۶۴

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن مؤمن کا بھائی ہے۔ ایمان والے کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، اور اسی طرح اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر اپنے نکاح کا پیغام دے۔ البتہ پہلا پیغام بھیجنے کے بعد اگر ان کی بات ختم ہو جائے تو پھر پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مسلم)

ف: سودے پر سودا کرنے کے کئی مطلب ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان سودا ہو چکا ہو پھر تیسرا شخص بیچنے والے سے یہ کہے کہ اس شخص سے سودے کو ختم کر کے مجھ سے سودا کر لو۔ (نووی)

معاملات میں عمل کے لئے علماء کرام سے مسائل معلوم کئے جائیں۔

نکاح کے پیغام پر پیغام دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے کہیں نکاح کا پیغام دیا ہو اور لڑکی والے اس پیغام پر مائل ہو چکے ہوں اب دوسرے شخص کو (اگر اس نکاح کے پیغام کا علم ہے تو اس شخص کو) اس لڑکی کے لئے نکاح کا پیغام نہیں دینا چاہئے۔ (فتح الملہم)

۲۹۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا. (الحدیث) رواہ مسلم، باب قول النبی من حمل علینا السلاح ......، رقم: ۲۸۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم)

۲۹۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یُشِیْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰی اَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهُ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ یَنْزِعُ فِیْ یَدِهٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ. رواہ البخاری، باب قول النبی ﷺ من حمل علینا السلاح فلیس منا، رقم: ۷۰۷۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ کہیں شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار کھینچ لے اور وہ (ہتھیار اشارے اشارے میں مسلمان بھائی کے جا لگے اور اس کی سزا میں وہ اشارہ کرنے والا) جہنم میں جا گرے۔ (بخاری)

۲۹۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰی یَدَعَهٗ وَ اِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَ اُمِّهٖ.

رواہ مسلم، باب النہی عن الاشارۃ بالسلاح الی مسلم، رقم: ۶۶۶۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابو القاسم محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف لوہے یعنی ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرتا ہے اس پر فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس (لوہے سے اشارہ کرنے) کو چھوڑ نہیں دیتا اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

ف: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حقیقی بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کو قتل کرنے یا نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے بلکہ اس کا تعلق مذاق سے ہی ہو سکتا ہے مگر اس کے باوجود فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اس ارشاد کا مقصد کسی مسلمان پر اشارۃً بھی ہتھیار یا لوہا اٹھانے سے سختی کے ساتھ روکنا ہے۔ (مظاہر حق)

۳۰۰- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ: اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَیْ يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّیْ. رواه مسلم، باب قول النبی ﷺ من غشنا فلیس منا، رقم: ۲۸٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غلہ کے ڈھیر کے پاس سے گذرے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس ڈھیر کے اندر ڈالا تو ہاتھ میں کچھ تری محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ نے غلہ بیچنے والے سے پوچھا یہ تری کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غلہ پر بارش کا پانی پڑ گیا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے بھیگے ہوئے غلہ کو ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ خریدنے والے اس کو دیکھ سکتے۔ جس نے دھوکہ دیا وہ میرا نہیں یعنی میری اتباع کرنے والا نہیں۔ (مسلم)

۳۰۱- عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ، اُرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِیْ لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَ مَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ يُرِيْدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ. رواه ابوداؤد، باب الرجل یذب عن عرض اخیه، رقم: ٤٨٨٣

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مسلمان (کی عزت و آبرو) کو منافق کے شر سے بچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتہ مقرر فرمائیں گے جو اس کے گوشت یعنی جسم کو (دوزخ کی آگ سے) بچائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کو بدنام کرنے کے لئے اس پر کوئی الزام لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر قید کریں گے یہاں تک کہ (سزا پاکر) اپنے

الزام (کے گناہ کی گندگی) سے پاک صاف ہو جائے۔ (ابوداؤد)

۳۰۲- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ. رواه احمد و الطبراني و اسناد احمد حسن، مجمع الزوائد ۱۷۹/۸

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت و آبرو کی مدافعت کرتا ہے (مثلاً غیبت کرنے والے کو اس حرکت سے روکتا ہے) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس کو جہنم کی آگ سے آزاد فرمادیں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

۳۰۳- عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه احمد ۴۴۹/۶

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کی حفاظت کے لئے مدافعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس سے قیامت کے دن جہنم کی آگ کو ہٹا دیں گے۔ (مسند احمد)

۳۰۴- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ، وَ مَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ عَنْهُ، وَ مَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ.

رواه ابوداؤد، باب في الرجل يعين على خصومة......، رقم: ۳۵۹۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے جاری ہونے سے مانع بن گئی (مثلاً اس کی سفارش کی وجہ سے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جا سکا) اس نے اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کیا۔ جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ وہ ناحق پر ہے جھگڑا

کرتا ہے تو جب تک وہ اس جھگڑے کو چھوڑ نہ دے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے- اور جو شخص مؤمن کے بارے میں ایسی بری بات کہتا ہے جو اس میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کی پیپ اور خون کی کیچڑ میں رکھیں گے یہاں تک کہ اپنے بہتان کی سزا پا کر اس گناہ سے پاک ہو جائے- (ابوداؤد)

۳۰۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَحَاسَدُوْا، وَ لَا تَنَاجَشُوْا، وَ لَا تَبَاغَضُوْا، وَ لَا تَدَابَرُوْا، وَ لَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ، وَ کُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ! اِخْوَانًا، اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا یَظْلِمُهٗ، وَ لَا یَخْذُلُهٗ، وَ لَا یَحْقِرُهٗ، اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا، وَ یُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ: بِحَسْبِ امْرِیٍٔ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهٗ وَ مَالُهٗ وَ عِرْضُهٗ. رواه مسلم، باب تحریم ظلم المسلم......، رقم: ٦٥٤١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، خرید و فروخت میں خریداری کی نیت کے بغیر محض دھوکہ دینے کے لئے بولی میں اضافہ نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے بے رخی اختیار نہ کرو اور تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے- اللہ کے بندے بن کر بھائی بھائی ہو جاؤ- مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر زیادتی کرتا ہے اور (اگر کوئی دوسرا اس پر زیادتی کرے) تو اس کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور نہ اس کو حقیر سمجھتا ہے اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ ارشاد فرمایا تقویٰ یہاں ہوتا ہے- انسان کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے- مسلمان کا خون، اس کا مال، اس کی عزت و آبرو دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے- (مسلم)

ف: رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد "تقویٰ یہاں ہوتا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ تقویٰ جو اللہ تعالیٰ کے خوف اور آخرت کے حساب کی فکر کا نام ہے وہ دل کے اندر کی ایک کیفیت ہے، ایسی چیز نہیں ہے جس کو کہ دوسرا آدمی آنکھوں سے دیکھ کر معلوم کر سکے کہ اس آدمی میں تقویٰ ہے یا نہیں ہے- اس لئے کسی مسلمان کو حق نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو حقیر سمجھے- کیا خبر جس کو ظاہری معلومات سے حقیر سمجھا جا رہا ہے اس

کے دل میں تقویٰ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی عزت والا ہو۔

(معارف الحدیث)

۳۰۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَ الْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، اَوْ قَالَ: الْعُشْبَ. رواه ابوداؤد، باب فی الحسد، رقم: ۴۹۰۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو۔ حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے یا فرمایا گھاس کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

۳۰۷- عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ یَاْخُذَ عَصَا اَخِیْهِ بِغَیْرِ طِیْبِ نَفْسٍ مِنْهُ. رواه ابن حبان (واسناده صحیح) ۱۳/۳۱۶

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کی لاٹھی (جیسی چھوٹی چیز بھی) اس کی رضامندی کے بغیر لینا جائز نہیں۔ (ابن حبان)

۳۰۸- عَنْ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَاْخُذَنَّ اَحَدُکُمْ مَتَاعَ اَخِیْهِ لَاعِبًا وَ لَا جَادًّا. (الحدیث) رواه ابوداؤد، باب من یاخذ الشیء من مزاح، رقم: ۵۰۰۳

حضرت یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سامان کو نہ مذاق میں لے اور نہ حقیقت میں (بلا اجازت) لے۔ (ابوداؤد)

۳۰۹- عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ اَنَّهُمْ کَانُوْا یَسِیْرُوْنَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰی حَبْلٍ مَعَهُ فَاَخَذَهُ فَفَزِعَ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُرَوِّعَ مُسْلِمًا. رواه ابوداؤد، باب من یاخذ الشیء من مزاح، رقم: ۵۰۰۴

حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ

کے صحابہؓ نے یہ قصہ سنایا کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ ان میں سے ایک صحابی کو نیند آ گئی دوسرے آدمی نے جا کر (مذاق میں) اس کی رسی لے لی (جب سونے والے کی آنکھ کھلی اور اسے اپنی رسی نظر نہیں آئی) تو وہ پریشان ہو گیا اس پر رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔ (ابوداؤد)

۳۱۰- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا. رواه النسائي، باب تعظيم الدم، رقم: ٣٩٩٥

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا قتل کیا جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری دنیا کے ختم ہو جانے سے زیادہ بڑی بات ہے۔ (نسائی)

ف: مطلب یہ ہے کہ جیسے دنیا کا ختم ہو جانا لوگوں کے نزدیک بہت بڑی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مؤمن کا قتل کرنا اس سے بھی زیادہ بڑی بات ہے۔

۳۱۱- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَ اَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب الحكم في الدماء، رقم: ١٣٩٨

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اگر آسمان و زمین والے سب کے سب کسی مؤمن کے قتل کرنے میں شریک ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیں گے۔ (ترمذی)

۳۱۲- عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَهُ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا، اَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا.

رواه ابو داؤد، باب في تعظيم قتل المؤمن، رقم: ٤٢٧٠

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہر گناہ کے بارے میں یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما

دیں گے سوائے اس شخص کے (گناہ کے) جو شرک کی حالت میں مرا ہو یا اس مسلمان کے (گناہ کے) جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو۔ (ابوداؤد)

۳۱۳- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاغْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَ لَا عَدْلًا. رواه ابوداؤد' باب فی تعظیم قتل المؤمن' رقم: ۴۲۷۰ سنن ابی داؤد' طبع دار الباز' مكة المكرمة

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مؤمن کو قتل کیا اور اس کے قتل پر خوشی کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرض قبول فرمائیں گے نہ نفل۔ (ابوداؤد)

۳۱۴- عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا' فَالْقَاتِلُ وَ الْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ: فَقُلْتُ اَوْ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ' فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنَّهُ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ.

رواه مسلم' باب اذا تواجه المسلمان بسيفيهما' رقم: ۷۲۵۲

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آئیں (اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے) تو قاتل اور مقتول دونوں (دوزخ کی) آگ میں ہوں گے۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا کسی اور نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قاتل کا دوزخ میں جانا تو ظاہر ہے لیکن مقتول (دوزخ میں) کیوں جائے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ اس نے بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ (مسلم)

۳۱۵- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ' وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ' وَ قَتْلُ النَّفْسِ' وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ. رواه البخاري' باب ماقيل في شهادة الزور' رقم: ۲۶۵۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا (کہ وہ کون کون سے ہیں؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا' قتل کرنا اور جھوٹی گواہی

دینا۔ (بخاری)

۳۱۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْکُ بِاللّٰهِ، وَ السِّحْرُ، وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَ اَکْلُ الرِّبَا، وَ اَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ، وَ التَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ، وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ. رواه البخاري، باب قول الله تعالى: ان الذين يا كلون اموال اليتامى.....، رقم: ۲۷۶٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ سات گناہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، (اپنی جان بچانے کے لئے) جہاد میں اسلامی لشکر کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا اور پاک دامن، ایمان والی اور بری باتوں سے بے خبر عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (بخاری)

۳۱۷- عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِیْکَ، فَیَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَ یَبْتَلِیْکَ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب لاتظهر الشماتة لا خيك، رقم: ۲۵۰٦

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کی کسی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کیا کرو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرما کر اس کو اس مصیبت سے نجات دے دیں اور تم کو مصیبت میں مبتلا کر دیں۔ (ترمذی)

۳۱۸- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَیَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَهُ، قَالَ اَحْمَدُ: قَالُوْا: مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ.

رواه الترمذي و قال: حديث حسن غريب، باب في وعيد من عير اخاه بذنب، رقم: ۲۵۰۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کسی ایسے گناہ پر عار دلائی جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک خود اس گناہ میں مبتلا نہ

ہو جائے۔ (ترمذی)

۳۱۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَیُّمَا امْرِیءٍ قَالَ لِاَخِیْہِ: یَا کَافِرُ! فَقَدْ بَاءَ بِھَا اَحَدُھُمَا، اِنْ کَانَ کَمَا قَالَ، وَ اِلَّا رَجَعَتْ عَلَیْہِ. رواہ مسلم، باب بیان حال ایمان......، رقم: ۲۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو "اے کافر" کہا تو کفران دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور لوٹے گا۔ اگر وہ شخص واقعی کافر ہو گیا تھا جیسا کہ اس نے کہا تو ٹھیک ہے ورنہ کفر خود کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔ (مسلم)

۳۲۰- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللّٰہِ! وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا حَارَ عَلَیْہِ. (وھو جزء من الحدیث) رواہ مسلم، باب بیان حال ایمان......، رقم: ۲۱۷

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی شخص کو کافر یا "اللہ کا دشمن" کہہ کر پکارا حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو اس کا کہا ہوا خود اس پر لوٹ آتا ہے۔ (مسلم)

۳۲۱- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِیْہِ: یَا کَافِرُ! فَھُوَ کَقَتْلِہٖ. رواہ البزار و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۸/۱۴۱

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص نے اپنے بھائی کو "اے کافر" کہا تو یہ اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۳۲۲- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَکُوْنَ لَعَّانًا. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی اللعن و الطعن، رقم: ۲۰۱۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت ملامت کرنے والا ہو۔ (ترمذی)

۳۲۳- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَایَکُوْنُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَ لَا شُهَدَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. رواه مسلم، باب النهی عن لعن الدواب وغیرها، رقم: ٦٦١٠

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ (گنہگاروں کے) سفارشی بن سکیں گے اور نہ (انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کے) گواہ بن سکیں گے۔ (مسلم)

۳۲۴- عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ کَقَتْلِهِ. (وهو جزء من الحدیث) رواه مسلم، باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان نفسه......، رقم: ٣٠٣

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن پر لعنت کرنا (گناہ کے اعتبار سے) اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔ (مسلم)

۳۲۵- عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ: خِیَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوا ذُکِرَ اللّٰهُ، وَ شِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِیْمَةِ، الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ لِلْبُرَآءِ الْعَنَتَ. رواه احمد و فیه: شهر ابن حوشب و بقیة رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ١٧٦/٨

حضرت عبدالرحمان بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آئیں۔ اور بدترین بندے چغلیاں کھانے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے اور اللہ تعالیٰ کے پاک دامن بندوں کو کسی گناہ یا کسی پریشانی میں مبتلا کرنے کی کوشش میں لگے رہنے والے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۳۲۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی قَبْرَیْنِ فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَ مَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ، اَمَّا هٰذَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَ اَمَّا هٰذَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ. (الحدیث) رواه البخاری، باب الغیبة......، رقم: ٦٠٥٢

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی بڑی چیز پر نہیں ہو رہا (کہ جس سے بچنا مشکل ہو) ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ (بخاری)

۳۲۷- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ صُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَ يَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ. رواه ابوداؤد، باب فی الغیبة، رقم: ٤٨٧٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں معراج پر گیا تو میرا گذر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے تھے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل نے بتایا کہ یہ لوگ انسانوں کا گوشت کھایا کرتے تھے یعنی ان کی غیبتیں کرتے تھے اور ان کی آبروریزی کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۳۲۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَارْتَفَعَتْ رِيْحٌ مُنْتِنَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ؟ هٰذِهِ رِيْحُ الَّذِيْنَ يَغْتَابُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. رواه احمد و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ٨/١٧٢

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک بدبو اٹھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کس کی ہے؟ یہ بدبو ان لوگوں کی ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۳۲۹- عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ كَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِبُهُ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٥/٣٠٦

حضرت ابوسعد اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: غیبت کرنا زنا سے زیادہ (برا) ہے- صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غیبت کرنا زنا سے زیادہ (برا) کیسے ہے؟ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: آدمی اگر زنا کر لیتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں- مگر غیبت کرنے والے کو جب تک وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے معاف نہیں کیا جاتا- (بیہقی)

۳۳۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَ كَذَا - تَعْنِي قَصِيرَةً - فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ' قَالَتْ: وَ حَكَيْتُ لَهُ اِنْسَانًا' فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اِنْسَانًا وَ اِنَّ لِيْ كَذَا وَ كَذَا. رواه ابوداؤد' باب في الغيبة، رقم: ٤٨٧٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: بس آپ کو تو صفیہ کا پست قد ہونا کافی ہے- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایسا جملہ کہا کہ اگر اس جملہ کو سمندر میں ملا دیا جائے تو اس جملہ کی کڑواہٹ سمندر کی نمکینی پر غالب آ جائے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بھی فرماتی ہیں کہ ایک موقع پر میں نے آپ ﷺ کے سامنے ایک شخص کی نقل اتاری تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اتنا اتنا یعنی بہت زیادہ مال بھی ملے تب بھی مجھے پسند نہیں کہ کسی کی نقل اتاروں- (ابوداؤد)

۳۳۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ' فَقَدِ اغْتَبْتَهُ' وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ' فَقَدْ بَهَتَّهُ. رواه مسلم' باب تحريم الغيبة، رقم: ٦٥٩٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے (مسلمان) بھائی (کی غیر موجودگی میں اس) کے بارے میں ایسی بات کہنا جو اسے ناگوار گذرے

(بس یہی غیبت ہے) کسی نے عرض کیا: اگر میں اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی ذکر کروں جو واقعۃً اس میں ہو (تو کیا یہ بھی غیبت ہے)؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ برائی جو تم بیان کر رہے ہو اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی' اور اگر وہ برائی (جو تم بیان کر رہے ہو) اس میں موجود ہی نہ ہو تو پھر تم نے اس پر بہتان باندھا۔ (مسلم)

۳۳۲- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَکَرَ امْرَأً بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْہِ لِیَعِیْبَہُ بِہٖ حَبَسَہُ اللّٰہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ حَتّٰی یَاْتِیَ بِنَفَاذِ مَا قَالَ فِیْہِ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ ثقات' مجمع الزوائد ٤/٢٦٣

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو بدنام کرنے کے لئے اس میں ایسی برائی بیان کرے جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ میں قید رکھیں گے یہاں تک کہ وہ اس برائی کو ثابت کر دے (اور کیسے ثابت کر سکے گا)۔ (طبرانی' مجمع الزوائد)

۳۳۳- عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَنْسَابَکُمْ ھٰذِہٖ لَیْسَتْ بِسِبَابٍ عَلٰی اَحَدٍ' وَ اِنَّمَا اَنْتُمْ وُلْدُ آدَمَ طَفُّ الصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُوْہُ لَیْسَ لِاَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِالدِّیْنِ' اَوْ عَمَلٍ صَالِحٍ حَسْبُ الرَّجُلِ اَنْ یَکُوْنَ فَاحِشًا بَذِیًّا بَخِیْلًا جَبَانًا. رواہ احمد ٤/١٤٥

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نسب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے تم کسی کو برا کہو اور عار دلاؤ۔ تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو۔ تمہاری مثال اس صاع (یعنی پیمانے) کی طرح ہے جس کو تم نے بھرا نہ ہو یعنی کوئی بھی تم میں کامل نہیں ہے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ نقص ہے۔ (تم میں سے) کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے البتہ دین یا نیک عمل کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت ہے۔ آدمی (کے برا ہونے) کے لئے یہ بہت ہے کہ وہ فحش' بیہودہ باتیں کرنے والا' بخیل اور بزدل ہو۔ (مسند احمد)

۳۳۴- عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: اِسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: بِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَۃِ' اَوْبِئْسَ رَجُلُ الْعَشِیْرَۃِ' ثُمَّ قَالَ: اِئْذَنُوْا لَہٗ' فَلَمَّا دَخَلَ

الْاٰنَ لَهُ الْقَوْلَ، فَقَالَتْ عَائِشَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتُ، قَالَ: اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ- اَوْ تَرَكَهُ- النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهِ. رواه ابو داؤد، باب فی حسن العشرة، رقم: ٤٧٩١

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اپنی قوم کا برا آدمی ہے- پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو آنے کی اجازت دے دو- جب وہ آ گیا تو آپ ﷺ نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی- اس کے جانے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو اس شخص سے بڑی نرمی سے بات کی جب کہ پہلے آپ نے اسی کے بارے میں فرمایا تھا (کہ وہ اپنے قبیلہ کا بہت برا آدمی ہے) آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین درجہ والا وہ شخص ہوگا جس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا جلنا چھوڑ دیں- (ابوداؤد)

ف: رسول اللہ نے آنے والے شخص کے حق میں مذمت کے جو الفاظ فرمائے اس کا مقصد حقیقت حال سے باخبر فرما کہ اس شخص کے فریب سے لوگوں کو بچانا مقصود تھا لہٰذا یہ غیبت میں داخل نہیں اور آپ ﷺ کا اس شخص کے آنے پر نرمی سے گفتگو کرنا اس بات کی تعلیم کے لئے تھا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ سلوک کس طرح کرنا چاہئے اس میں اس کی اصلاح کا پہلو بھی آتا ہے- (مظاہر حق)

۳۳۵- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ، وَ الْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ. رواه ابوداؤد، باب فی حسن العشرة، رقم: ٤٧٩٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن بھولا بھالا شریف ہوتا ہے اور فاسق دھوکہ باز کمینہ ہوتا ہے- (ابوداؤد)

ف: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مؤمن کی طبیعت میں چال بازی اور مکاری نہیں ہوتی وہ لوگوں کو تکلیف پہنچانے اور ان کے بارے میں بدگمانی کرنے سے اپنی طبعی شرافت کی وجہ سے دور رہتا ہے- اس کے برخلاف فاسق کی طبیعت ہی میں دھوکہ دہی اور مکاری ہوتی ہے فتنہ و فساد پھیلانا ہی اس کی عادت ہوتی

ہے۔(ترجمان السنہ)

۳۳۶۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ آذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ آذَانِیْ، وَ مَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَی اللّٰہَ. رواه الطبرانی فی الاوسط وهو حديث حسن، فیض القدیر ١٩/٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی یعنی اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا۔ (طبرانی، جامع صغیر)

۳۳۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ. رواه مسلم، باب فی الالد الخصم، رقم: ٦٧٨٠

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔ (مسلم)

۳۳۸۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَکَرَبِهٖ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی الخيانة و الغش، رقم: ١٩٤١

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس کو دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔ (ترمذی)

۳۳۹۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَقَفَ عَلٰی اُنَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ؟ قَالَ: فَسَکَتُوْا، فَقَالَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا، قَالَ: خَیْرُکُمْ مَنْ یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَ یُؤْمَنُ شَرُّهٗ، وَ شَرُّکُمْ مَنْ لَا یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَ لَا یُؤْمَنُ شَرُّهٗ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب حديث خيركم من يرجى خيره......، رقم: ٢٢٦٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔

رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں بھلا شخص کون ہے اور برا کون؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے- آپ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا- اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتایئے کہ ہم میں بھلا کون ہے اور برا کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بھلا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید کی جائے اور اس سے برائی کا خطرہ نہ ہو اور تم میں سب سے برا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور برائی کا ہر وقت خطرہ لگا رہے- (ترمذی)

۳۴۰- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَابِهِمْ كُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَ النِّیَاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ. رواه مسلم،

باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن......، رقم: ۲۲۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر کی ہیں: نسب میں طعن کرنا اور مُردوں پر نوحہ کرنا- (مسلم)

۳۴۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَ لَا تُمَازِحْهُ وَ لَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب،

باب ماجاء فی المراء، رقم: ۱۹۹۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو اور نہ اس سے (ایسا) مذاق کرو (جس سے اس کو تکلیف پہنچے) اور نہ ایسا وعدہ کرو جس کو پورا نہ کرسکو- (ترمذی)

۳۴۲- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ. رواه مسلم،

باب خصال المنافق، رقم: ۲۱۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں- جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے- (مسلم)

۳۴۳- عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَدْخُلُ

الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. رواه البخاري، باب مايكره من النميمة، رقم: ٦٠٥٦

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: چغل خور جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (بخاری)

ف: مطلب یہ ہے کہ چغل خوری کی عادت ان سنگین گناہوں میں سے ہے جو جنت کے داخلے میں رکاوٹ بننے والے ہیں۔ کوئی آدمی اس گندی عادت کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کو معاف کر کے یا اس جرم کی سزا دے کر اس کو پاک کر دیں تو اس کے بعد جنت میں داخلہ ہو سکے گا۔ (معارف الحدیث)

۳۴۴- عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ: "فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ" (الحج: ٣٠، ٣١) رواه ابو داؤد، باب في شهادة الزور، رقم: ٣٥٩٩

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ (نماز سے) فارغ ہوئے تو اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے برابر کر دی گئی ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے: بت پرستی کی گندگی سے بچو اور جھوٹی گواہی سے بچو، یکسوئی کے ساتھ بس اللہ ہی کے ہو کر اس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے نہ ہو۔ (ابوداؤد)

ف: مطلب یہ ہے کہ جھوٹی گواہی شرک و بت پرستی کی طرح گندہ گناہ ہے اور ایمان والوں کو اس سے ایسے ہی پرہیز کرنا چاہئے جیسا کہ شرک و بت پرستی سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ (معارف الحدیث)

۳۴۵- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ، فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَ اِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَ اِنْ قَضِيْبٌ مِنْ

اَرَاکِ. رواہ مسلم، باب وعید من اقتطع حق مسلم......، رقم: ۳۵۳

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا کوئی حق لے لیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لئے دوزخ واجب کر دی ہے اور جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ کوئی معمولی ہی چیز ہو (تب بھی یہی سزا ہوگی)؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ پیلو (کے درخت) کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

۳۴۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَى سَبْعِ اَرَضِيْنَ. رواہ البخاری، باب اثم من ظلم شیئا من الارض، رقم: ۲۴۵۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تھوڑی سی زمین بھی ناحق لے لی تو قیامت کے دن وہ اس کی وجہ سے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ (بخاری)

۳۴۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا. (وهو جزء من الحديث) رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في النهي عن نكاح الشغار، رقم: ۱۱۲۳

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی)

۳۴۸- عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ، وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ، قَالَ: فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَابُوْا وَ خَسِرُوْا، مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَ الْمَنَّانُ وَ الْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ. رواہ مسلم، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار....، رقم: ۲۹۳

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات فرمائیں گے، نہ ان کو نظر رحمت سے دیکھیں گے، نہ ان کو گناہوں سے پاک کریں گے اور انہیں دردناک

عذاب دیں گے- یہ آیت رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ پڑھی- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ لوگ تو سب ناکام ہوئے اور خسارہ میں رہے- یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنا تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا' احسان جتانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سودا فروخت کرنے والا- (مسلم)

۳۴۹- عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوْكَهُ ظُلْمًا أُقِيْدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه الطبراني و رجاله ثقات' مجمع الزوائد ٤/٤٣٦

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آقا اپنے غلام کو ناحق مارے گا قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا- (طبرانی' مجمع الزوائد)

ف: ملازمین کو مارنا بھی اس وعید میں داخل ہے- (معارف الحدیث)

مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دور کرنا

آیتِ قرآنی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران: ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی (دین) کو مضبوط پکڑے رہو اور باہم نااتفاقی مت کرو۔ (آل عمران)

احادیثِ نبویہ

۳۵۰- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَ الصَّلٰوةِ وَ الصَّدَقَةِ؟ قَالُوْا: بَلٰی، قَالَ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ. رواه الترمذی و قال: هذا حديث صحيح، باب فی فضل صلاح ذات البين، رقم: ۲۵۰۹

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو روزہ، نماز اور صدقہ خیرات سے افضل درجہ والی چیز نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باہمی اتفاق سب سے افضل ہے کیونکہ آپس کی نااتفاقی (دین کو) مونڈنے والی ہے یعنی جیسے استرے سے سر کے بال ایک دم صاف ہوجاتے ہیں ایسے ہی آپس کی لڑائی سے دین ختم ہوجاتا ہے۔ (ترمذی)

۳۵۱- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمٰی بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ. رواه ابوداؤد، باب فی اصلاح ذات البين، رقم: ۴۹۲۰

حضرت حمید بن عبدالرحمان اپنی والدہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صلح کرانے کے لئے ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو (فرضی) باتیں پہنچائیں اس نے جھوٹ نہیں بولا یعنی اسے جھوٹ بولنے کا گناہ نہیں ہوگا۔ (ابوداوُد)

۳۵۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ: وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فَیُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا اِلَّا بِذَنْبٍ یُحْدِثُهٗ اَحَدُهُمَا. (وهو طرف من الحديث) رواه احمد و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۸/۳۳۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: قسم ہے اس ذات عالی کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے دو مسلمانوں میں پھوٹ پڑنے کی وجہ اس کے علاوہ کوئی نہیں ہوتی کہ ان میں سے کسی ایک سے گناہ سرزد ہو جائے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۳۵۳- عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ، یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَ یُعْرِضُ هٰذَا، وَ خَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ. رواه مسلم، باب تحريم الهجر فوق ثلاثة ايام.....، رقم: ۶۵۳۲

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ (قطع تعلق کر کے) اسے چھوڑے رکھے کہ دونوں ملیں تو یہ ادھر کو منہ پھیر لے اور وہ ادھر کو منہ پھیر لے اور دونوں میں افضل وہ ہے جو (میل جول کرنے کے لئے) سلام میں پہل کرے۔ (مسلم)

۳۵۴- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ. رواه ابوداؤد، باب في هجرة الرجل اخاه، رقم: ۴۹۱۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ

قطع تعلقی کرے۔ جس شخص نے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھا اور مر گیا تو جہنم میں جائے گا۔ (ابوداوَد)

۳۵۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلَاثٌ فَلْیَلْقَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ، فَاِنْ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ، وَ اِنْ لَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ زَادَ اَحْمَدُ: وَ خَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ. رواہ ابوداؤد، باب فی هجرة الرجل اخاہ، رقم: ۴۹۱۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے (قطع تعلق کر کے) اسے تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہٰذا اگر تین دن گذر جائیں تو اپنے بھائی سے مل کر سلام کر لینا چاہئے۔ اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر و ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گنہگار رہا اور سلام کرنے والا قطع تعلقی (کے گناہ) سے نکل گیا۔ (ابوداوَد)

۳۵۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَکُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ، فَاِذَا لَقِیَهُ سَلَّمَ عَلَیْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ کُلُّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ عَلَیْهِ، فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهٖ. رواہ ابوداؤد، باب فی هجرة الرجل اخاہ، رقم: ۴۹۱۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے درست نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی (سے قطع تعلقی کر کے) اسے تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہٰذا جب اس سے ملاقات ہو تو تین مرتبہ اس کو سلام کرے اگر وہ ایک مرتبہ بھی سلام کا جواب نہ دے تو سلام کرنے والے کا (تین دن قطع تعلقی کا) گناہ بھی سلام کا جواب نہ دینے والے کے ذمہ ہو گیا۔ (ابوداوَد)

۳۵۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَ اِنَّهُمَا نَاکِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا کَانَا عَلٰی صِرَامِهِمَا، وَ اِنَّ اَوَّلَهُمَا فَیْئًا یَکُوْنُ سَبْقُهُ بِالْفَیْءِ کَفَّارَةً لَهٗ، وَ اِنْ سَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَقْبَلْ سَلَامَهٗ، رَدَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ، وَرَدَّ عَلَی الْآخَرِ الشَّیْطَانُ،

وَ اِنْ مَاتَا عَلٰی صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ وَ لَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ. رواه ابن حبان (و اسناده صحيح على شرط الشيخين) ١٢/٤٨٠

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دنوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے- اور جب تک وہ اس قطع تعلقی پر قائم رہیں گے حق سے ہٹے رہیں گے- اور ان دونوں میں سے جو (صلح کرنے میں) پہل کرے گا اس کا پہل کرنا اس کے قطع تعلقی کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا- پھر اگر اس پہل کرنے والے نے سلام کیا اور دوسرے نے سلام کو قبول نہ کیا اور اس کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والے کو فرشتے جواب دیں گے اور دوسرے کو شیطان جواب دے گا- اگر اسی (پہلی) قطع تعلقی کی حالت میں دونوں مر گئے تو نہ جنت میں داخل ہوں گے نہ جنت میں اکٹھے ہوں گے- (ابن حبان)

۳۵۸- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَهُوَ فِي النَّارِ اِلَّا اَنْ يَتَدَارَكَهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ. رواه الطبراني و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٨/١٣١

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے (اگر اس حالت میں مر گیا) تو جہنم میں جائے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کی مدد فرمائیں (تو دوزخ سے بچ جائے گا)- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۳۵۹- عَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً، فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ. رواه ابوداؤد، باب في هجرة الرجل اخاه، رقم: ٤٩١٥

حضرت ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے (ناراضگی کی وجہ سے) اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک ملنا جلنا چھوڑ رکھا اس نے گویا اس کا خون کیا یعنی سال بھر قطع تعلقی کا گناہ اور ناحق قتل کرنے کا گناہ قریب قریب ہے- (ابوداؤد)

۳۶۰- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ، وَ لٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَهُمْ.

رواه مسلم، باب تحریش الشیطان....، رقم: ۷۱۰۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شیطان اس بات سے تو مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں مسلمان اس کی پرستش کریں یعنی کفر و شرک کریں لیکن ان کے درمیان فتنہ و فساد پھیلانے اور ان کو آپس میں بھڑکانے سے مایوس نہیں ہوا۔ (مسلم)

۳۶۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ کُلِّ یَوْمِ خَمِیْسٍ وَ اثْنَیْنِ، فَیَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ لِکُلِّ امْرِیءٍ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا امْرَاً کَانَتْ بَیْنَهُ وَ بَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ، فَیُقَالُ: اُرْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا، اُرْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا. رواه مسلم، باب النهی عن الشحناء، رقم: ٦٥٤٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں- چنانچہ اللہ تعالیٰ اس دن ہر اس شخص کو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو مغفرت فرماتے ہیں البتہ وہ شخص اس بخشش سے محروم رہتا ہے کہ جس کی اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے دشمنی ہو- (اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو) کہا جائے گا: ان دونوں کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح و صفائی نہ کرلیں، ان دونوں کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح و صفائی نہ کرلیں- (مسلم)

۳۶۲- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَطَّلِعُ اللّٰهُ اِلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهِ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِهِ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ. رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط و رجالهما ثقات، مجمع الزوائد ۱۲٦/۸

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پندرہ شعبان کی رات اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور تمام مخلوق کی مغفرت فرماتے ہیں مگر دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی ایک شرک کرنے

والا یا وہ شخص جو کسی سے کینہ رکھے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۳۶۳- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ، فَمِنْ مُسْتَغْفِرٍ لَهُ وَ مَنْ تَائِبٍ فَيُتَابُ عَلَيْهِ، وَ يُرَدُّ اَهْلُ الضَّغَائِنِ بِضَغَائِنِهِمْ حَتّٰى يَتُوْبُوْا. رواه الطبرانی فی الاوسط و رواته ثقات، الترغیب ۳/۴۵۸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندوں کے) اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کی جاتی ہے، توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کی جاتی ہے (لیکن) کینہ رکھنے والوں کو ان کے کینہ کی وجہ سے چھوڑے رکھا جاتا ہے یعنی ان کا استغفار قبول نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اس (کینہ سے) توبہ نہ کرلیں۔ (طبرانی، ترغیب)

۳۶۴- عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. رواه البخاری، باب نصر المظلوم، رقم: ۲۴۴۶

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں (اور اس عمل سے یہ سمجھایا کہ مسلمانوں کو اس طرح آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی قوت کا ذریعہ ہونا چاہئے)۔ (بخاری)

۳۶۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهِ. رواه ابوداؤد، باب فیمن خبب امراة علی زوجها، رقم: ۲۱۷۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے آقا کے

خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد)

۳۶۶- عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ: اَلْحَسَدُ وَ الْبَغْضَاءُ هِىَ الْحَالِقَةُ، لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَ لٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ. (الحديث) رواه الترمذی' باب فی فضل صلاح ذات البین' رقم: ۲۵۱۰

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی امتوں کی بیماری تمہارے اندر سرایت کرگئی- وہ بیماری حسد اور بغض ہے جو مونڈ دینے والی ہے- میں یہ نہیں کہتا کہ بالوں کومونڈنے والی ہے بلکہ یہ دین کا صفایا کردیتی ہے (کہ اس بیماری کی وجہ سے انسان کے اخلاق تباہ و برباد ہو جاتے ہیں)- (ترمذی)

۳۶۷- عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْخُرَاسَانِىِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَصَافَحُوا يَذْهَبُ الْغِلُّ تَهَادُوا تَحَابُّوا وَ تَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ. رواه الامام مالك فى الموطا' ماجاء فى المهاجرة ص ۷۰۶

حضرت عطاء بن عبداللہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں مصافحہ کیا کرو (اس سے) کینہ ختم ہو جاتا ہے- آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو باہم محبت پیدا ہوتی ہے اور دشمنی دور ہوتی ہے- (مؤطا امام مالک)

❀ ❀ ❀

مسلمان کی مالی اعانت

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَ اللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾ (البقرۃ: ۲۶۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانہ کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا فیاض اور بڑے علم والا ہے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّھَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۲۷۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اپنے مال کو خرچ کرتے ہیں رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر میں، انہی کے لئے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران: ۹۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہرگز نیکی میں کمال حاصل نہ کرسکو گے یہاں تک کہ اپنے پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ☆ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُکُوْرًا﴾ (الدھر: ۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ لوگ باوجود کھانے کی رغبت اور احتیاج کے مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھانے کھلا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم تو تم کو محض اللہ تعالیٰ کی

رضا جوئی کی غرض سے کھانا کھلاتے ہیں ہم تم سے کسی بدلہ اور شکریہ کے خواہش مند نہیں ہیں۔ (دھر)

احادیثِ نبویہ

۳۶۸- عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّمَا اَنَا مُبَلِّغٌ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ وَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰهُ يُعْطِيْ. رواه الطبراني في الكبير وهو حديث حسن، الجامع الصغير ۱/۳۹۵

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والا ہوں اور ہدایت تو اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں، میں تو مال تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ (طبرانی، جامع صغیر)

۳۶۹- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَطْعَمَ اَخَاهُ خُبْزًا حَتّٰى يُشْبِعَهُ وَ سَقَاهُ مَاءً حَتّٰى يَرْوِيَهُ بَعَّدَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ، بُعْدُ مَا بَيْنَ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه ووافقه الذهبي

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے سات خندقیں دور فرما دیتے ہیں۔ دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ (مستدرک حاکم)

۳۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ اِطْعَامَ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ. رواه البيهقي في شعب الايمان ۳/۲۱۷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔ (بیہقی)

۳۷۱- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ، کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ، وَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ، اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ، وَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاءٍ، سَقَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ. رواہ ابوداؤد، باب فی فضل سقی الماء، رقم: ۱۶۸۲

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو ننگے پن کی حالت میں کپڑا پہناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز لباس پہنائیں گے۔ جو شخص کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں میں سے کھلائیں گے۔ جو شخص کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی خالص شراب پلائیں گے جس پر مہر لگی ہوگی۔ (ابوداؤد)

۳۷۲- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟ فَقَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَمْ تَعْرِفْ. رواہ البخاری، باب اطعام الطعام من الاسلام، رقم: ۱۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اسلام میں سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور (ہر ایک کو) سلام کرنا خواہ اس سے تمہاری جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری)

۳۷۳- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَ اَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ. رواہ الترمذی و قال ھذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی فضل اطعام الطعام، رقم: ۱۸۵۵

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحمان کی عبادت کرتے رہو، کھانا کھلاتے رہو اور سلام پھیلاتے رہو (ان اعمال کی وجہ سے) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

۳۷۴- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ

لَیسَ لَہُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ. قَالُوا: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ! مَا الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ؟ قَالَ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَ اِفْشَاءُ السَّلَامِ. رواہ احمد ۳/۳۲۵

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں-صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے نبی! حج مبرور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (جس حج میں) کھانا کھلایا جائے اور سلام پھیلایا جائے- (مسند احمد)

۳۷۵- عَنْ هَانِیٍٔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ لَمَّا وَفَدَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّ شَیْءٍ یُوْجِبُ الْجَنَّۃَ؟ قَالَ: عَلَیْکَ بِحُسْنِ الْکَلَامِ وَ بَذْلِ الطَّعَامِ. رواہ الحاکم وقال: ھذا حدیث مستقیم و لیس لہ علۃ و لم یخرجاہ ووافقہ الذھبی ۱/۲۳

حضرت ھانیٔ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا عمل جنت کو واجب کرنے والا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اچھی طرح بات کرنے اور کھانا کھلانے کو لازم پکڑو- (مستدرک حاکم)

۳۷۶- عَنِ الْمَعْرُوْرِ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ: لَقِیْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالرَّبَذَۃِ وَ عَلَیْہِ حُلَّۃٌ وَ عَلٰی غُلَامِہٖ حُلَّۃٌ فَسَاَلْتُہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ: اِنِّیْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَیَّرْتُہُ بِاُمِّہٖ، فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ: یَا اَبَا ذَرٍّ! اَعَیَّرْتَہُ بِاُمِّہٖ؟ اِنَّکَ امْرُؤٌ فِیْکَ جَاهِلِیَّۃٌ، اِخْوَانُکُمْ خَوَلُکُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ، فَمَنْ کَانَ اَخُوْہُ تَحْتَ یَدِہٖ فَلْیُطْعِمْہُ مِمَّا یَاْکُلُ، وَ لْیُلْبِسْہُ مِمَّا یَلْبَسُ، وَ لَا تُکَلِّفُوْهُمْ مَا یَغْلِبُهُمْ، فَاِنْ کَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِیْنُوْهُمْ. رواہ البخاری، باب المعاصی من امر الجاھلیۃ.....، رقم: ۳۰

حضرت مَعرور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مقام رَبَذَہ میں ملاقات ہوئی- وہ اور ان کا غلام ایک ہی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا (کہ کیا بات ہے آپ کے اور غلام کے کپڑوں میں کوئی فرق نہیں ہے) اس پر انہوں نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے غلام کو برا بھلا کہا اور اسی سلسلے میں اس کو ماں کی غیرت دلائی- (یہ خبر رسول

اللہ ﷺ کو پہنچی) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوذر! کیا تم نے اس کو ماں کی غیرت دلائی ہے؟ تم میں ابھی جاہلیت کا اثر باقی ہے- تمہارے ماتحت (لوگ) تمہارے بھائی ہیں- اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا ماتحت بنایا ہے- لہٰذا جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو اس کو وہی کھلائے جو خود کھائے اور وہی پہنائے جو خود پہنے- ماتحتوں سے وہ کام نہ لو جو ان پر بوجھ بن جائے اور اگر کوئی ایسا کام لو تو ان کا ہاتھ بٹاؤ- (بخاری)

۳۷۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا. رواه مسلم' باب فی سخائه ﷺ رقم: ۶۰۱۸

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے انکار کر دیا ہو- (مسلم)

ف: مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کسی بھی حالت میں سائل کے سامنے اپنی زبان پر صاف انکار کا لفظ نہیں لاتے تھے- اگر آپ کے پاس کچھ ہوتا تو فوراً عنایت فرما دیتے اور اگر دینے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو وعدہ فرما لیتے یا خاموشی اختیار کر لیتے یا مناسب الفاظ میں عذر فرما دیتے یا دعائیہ جملے ارشاد فرما دیتے- (مظاہر حق)

۳۷۸- عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَ عُوْدُوا الْمَرِیْضَ، وَ فُکُّوا الْعَانِیَ. رواه البخاری' باب قول الله تعالی: کلوا من طیبات ما رزقنکم..... ' رقم: ۵۳۷۳

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور (ناحق) قیدی کو رہائی دلانے کی کوشش کرو- (بخاری)

۳۷۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: یَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ، قَالَ: یَا رَبِّ! کَیْفَ اَعُوْدُکَ؟ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَهُ؟ یَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ، قَالَ: یَا رَبِّ! وَ کَیْفَ اُطْعِمُکَ؟ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا

عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ؟ یَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ، قَالَ: یَا رَبِّ! کَیْفَ اَسْقِیْکَ؟ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ، قَالَ: اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَسْقَیْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ. رواه مسلم، باب فضل عیادة المریض، رقم: ٦٥٥٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تم نے میری عیادت نہیں کی؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں کیسے آپ کی عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں (بیمار ہونے کے عیب سے پاک ہیں)؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تم نے اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ تم اگر اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے؟ آدم کے بیٹے! میں نے تم سے کھانا مانگا تم نے مجھے نہیں کھلایا؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا تم نے اس کو کھانا نہیں کھلایا کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ تم اگر اس کو کھانا کھلاتے تو تم اس کا ثواب میرے پاس پاتے؟ آدم کے بیٹے! میں نے تم سے پانی مانگا تھا تم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے فلاں بندے نے تم سے پانی مانگا تھا تم نے اس کو نہیں پلایا اگر تم اس کو پانی پلاتے تو تم اس کا ثواب میرے پاس پاتے۔ (مسلم)

۳۸۰- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِکُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ، وَ قَدْ وَلِیَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ، فَلْیُقْعِدْهُ مَعَهُ، فَلْیَاْکُلْ، فَاِنْ کَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِیْلًا، فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِهِ مِنْهُ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ.

رواه مسلم، باب اطعام المملوك مما یاکل.....، رقم: ٤٣١٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا تیار کرے پھر وہ اس کے پاس

لے کر آئے جب کہ اس نے اس کے پکانے میں گرمی اور دھوئیں کی تکلیف اٹھائی ہے تو مالک کو چاہئے کہ اس خادم کو بھی کھانے میں اپنے ساتھ بٹھائے اور وہ بھی کھائے۔ اگر وہ کھانا تھوڑا ہو (جو دونوں کے لئے کافی نہ ہو سکے) تو مالک کو چاہئے کہ کھانے میں سے ایک دو لقمے ہی اس خادم کو دے دے۔ (مسلم)

۳۸۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا کَانَ فِیْ حِفْظِ اللّٰہِ مَا دَامَ مِنْہُ عَلَیْہِ خِرْقَۃٌ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی ثواب من کسا مسلما، رقم: ۲٤۸٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے تو جب تک پہننے والے کے بدن پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی رہتا ہے، پہنانے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ (ترمذی)

۳۸۲- عَنْ حَارِثَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مُنَاوَلَۃُ الْمِسْکِیْنِ تَقِیْ مِیْتَۃَ السُّوْءِ. رواہ الطبرانی فی الکبیر و البیھقی فی شعب الایمان و الضیاء و ھو حدیث صحیح، الجامع الصغیر ۲/۶۵۷

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسکین کو اپنے ہاتھ سے دینا بری موت سے بچاتا ہے۔ (طبرانی، بیہقی، ضیاء، جامع صغیر)

۳۸۳- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِیْنَ الَّذِیْ یُنَفِّذُ - وَ رُبَّمَا قَالَ یُعْطِیْ - مَا اُمِرَ بِہٖ، فَیُعْطِیْہِ کَامِلًا مُوَفَّرًا، طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ، فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَیْنِ. رواہ مسلم، باب اجر الخازن الامین......، رقم: ۲۳۶۳

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مسلمان امانت دار خزانچی جو مالک کے حکم کے مطابق خوشدلی سے جتنا مال جسے دینے کو کہا گیا ہے اتنا اسے پورا پورا دے دے تو اسے بھی مالک کی طرح صدقہ

کرنے کا ثواب ملے گا۔ (مسلم)

۳۸۴- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا کَانَ مَا اُکِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ، وَ مَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ، وَ مَا اَکَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ، وَ مَا اَکَلَتِ الطَّیْرُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ، وَ لَا یَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا کَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ. رواه مسلم، باب فضل الغرس و الزرع، رقم: ۳۹۶۸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان درخت لگاتا ہے پھر اس میں سے جتنا حصہ کھا لیا جائے وہ درخت لگانے والے کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے اور جو اس میں سے چرا لیا جائے وہ بھی صدقہ ہو جاتا ہے یعنی اس پر بھی مالک کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور جتنا حصہ اس میں سے درندے کھا لیتے ہیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے اور جتنا حصہ اس میں سے پرندے کھا لیتے ہیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے۔ (غرض یہ کہ) جو کوئی اس درخت میں سے کچھ (بھی پھل وغیرہ) لے کر کم کر دیتا ہے تو وہ اس (درخت لگانے والے) کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

۳۸۵- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَیْتَةً، فَلَهٗ فِیْهَا اَجْرٌ. (الحدیث) رواه ابن حبان (و اسناده علی شرط مسلم) ۶۱۵/۱۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بنجر زمین کو کاشت کے قابل بناتا ہے تو اسے اس کا اجر ملتا ہے۔ (ابن حبان)

۳۸۶- عَنِ الْقَاسِمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهٖ وَهُوَ یَغْرِسُ غَرْسًا بِدِمَشْقَ فَقَالَ لَهٗ: اَتَفْعَلُ هٰذَا وَ اَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ غَرَسَ غَرْسًا لَمْ یَاْکُلْ مِنْهُ آدَمِیٌّ وَ لَا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا کَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ.

رواه احمد ۴۴۴/۶

حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دمشق میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک شخص گذرے۔ اس وقت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کوئی پودا لگا رہے تھے۔ اس شخص نے ابو درداء سے کہا: کیا آپ بھی یہ (دنیاوی) کام کر رہے ہیں

حالانکہ آپ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ملامت کرنے میں جلدی نہ کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص پودا لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی مخلوق کھاتی ہے تو وہ اس (پودا لگانے والے) کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ (مسند احمد)

۳۸۷- عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ قَدْرَ مَا یَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذٰلِکَ الْغِرَاسِ. رواه احمد ٥/٤١٥

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پودا لگاتا ہے پھر اس درخت سے جتنا پھل پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پھل کی پیداوار کے بقدر پودا لگانے والے کے لئے اجر لکھ دیتے ہیں۔ (مسند احمد)

۳۸۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقْبَلُ الْهَدِیَّةَ وَ یُثِیْبُ عَلَیْهَا. رواه البخاری، باب المکافاة فی الهبة، رقم: ٢٥٨٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس کے جواب میں (خواہ اسی وقت یا دوسرے وقت) خود بھی عطا فرماتے تھے۔ (بخاری)

۳۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اُعْطِیَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْیَجْزِ بِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُثْنِ بِهٖ، فَمَنْ اَثْنٰی بِهٖ فَقَدْ شَکَرَهٗ وَ مَنْ کَتَمَهٗ فَقَدْ کَفَرَهٗ. رواه ابوداؤد، باب فی شکر المعروف، رقم: ٤٨١٣

حضرت جابر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو ہدیہ دیا جائے، اگر اس کے پاس بھی دینے کے لئے کچھ ہو تو اس کو بدلے میں ہدیہ دینے والے کو دے دینا چاہئے اور اگر کچھ نہ ہو تو (بطور شکریہ) دینے والے کی تعریف کرنی چاہئے کیونکہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کر دیا۔ اور جس نے (تعریف نہیں کی بلکہ احسان کے معاملہ کو) چھپایا اس نے

ناشکری کی۔ (ابوداؤد)

۳۹۰- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَ الْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا. (وهو جزء من الحديث) رواه النسائي، باب فضل من عمل في سبيل الله......، رقم: ۳۱۱۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کے دل میں کبھی بخل اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔ (نسائی)

۳۹۱- عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَ لَا مَنَّانٌ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في البخل، رقم: ۱۹۶۳

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (ترمذی)

❀ ❀ ❀

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخلاصِ نیت یعنی تصحیح نیت

اللہ تعالیٰ کے اوامر کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے پورا کرنا۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرة : ۱۱۲)

ایک جگہ ارشاد ہے: ہاں جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دیا اور وہ مخلص بھی ہو تو ایسے شخص کو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ملتا ہے۔ ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ مَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ﴾ (البقرة : ۲۷۲)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی کے لئے خرچ کیا کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ سَنَجْزِی الشّٰكِرِيْنَ﴾ (آل عمران : ۱۴۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص دنیا میں اپنے عمل کا بدلہ چاہے گا اسے دنیا ہی میں دے دیں گے (اور آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں ہوگا) اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے گا ہم اس کو آخرت کا ثواب عطا فرمائیں گے (اور دنیا میں بھی دیں گے) اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے یعنی ان لوگوں کو بہت جلد بدلہ دیں گے جو آخرت کے ثواب کی نیت سے عمل کرتے ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿وَمَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الشعراء: ۱٤٥)

(حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا) میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی بدلہ نہیں چاہتا- میرا بدلہ تو رب العالمین ہی کے ذمہ ہے- (شعراء)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ﴾ (الروم: ۳۹)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور جو صدقہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے ارادے سے دیتے ہو تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہی لوگ اپنا مال اور ثواب بڑھانے والے ہیں- (روم)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿وَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ﴾ (الاعراف: ۲۹)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور خاص اسی کی عبادت کرو اور اسی کو پکارو- (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَی: ﴿لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَلٰکِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ﴾ (الحج: ۳۷)

ایک جگہ ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے پاس نہ تو ان قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ہی ان کا خون' بلکہ ان کے پاس تو تمہاری پرہیز گاری پہنچتی ہے یعنی اُن کے یہاں تو تمہارے دلی جذبات دیکھے جاتے ہیں- (حج)

احادیث نبویہ

۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ اَمْوَالِکُمْ، وَ لٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ. رواه مسلم،

باب تحریم ظلم المسلم......، رقم: ٦٥٤٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں- (مسلم)

ف: یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں رضا مندی کا فیصلہ تمہاری صورتوں اور تمہارے

مالوں کی بنیاد پر نہیں ہو گا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھ کر ہو گا کہ دل میں کتنا اخلاص تھا۔

٢- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَ اِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ. رواه البخاری، باب النية فی الايمان، رقم: ٦٦٨٩

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سارے اعمال کا دارومدار نیت ہی پر ہے۔ اور آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہو گی لہٰذا جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کی یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خوشنودی کے سوا اس کی ہجرت کی کوئی اور وجہ نہ تھی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی کے لئے ہو گی یعنی اس کو اس ہجرت کا ثواب ملے گا اور جس شخص نے کسی دنیاوی غرض یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہجرت کی تو (اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے نہ ہو گی بلکہ) جس دوسرے غرض اور نیت سے اس نے ہجرت کی ہے (اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی) اس کی ہجرت اسی (غرض) کے لئے سمجھی جائے گی۔ (بخاری)

٣- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ. رواه ابن ماجه، باب النية، رقم: ٤٢٢٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا یعنی ہر ایک کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق معاملہ ہو گا۔ (ابن ماجہ)

٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ وَ فِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَ مَنْ لَيْسَ

مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ. رواه البخاری، باب ماذکر فی الاسواق، رقم: ۲۱۱۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کی نیت سے نکلے گا جب وہ ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جب کہ وہیں بازار والے بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو اس لشکر میں شامل نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب کو دھنسا دیا جائے گا پھر اپنی اپنی نیتوں کے مطابق ان کا حشر ہو گا یعنی قیامت والے دن ان کی نیتوں کے مطابق ان سے معاملہ کیا جائے گا۔ (بخاری)

۵- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَ لَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ، وَ لَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ اِلَّا وَ هُمْ مَعَكُمْ فِيْهِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ كَيْفَ يَكُوْنُوْنَ مَعَنَا وَ هُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ: حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ. رواہ ابوداؤد، باب الرخصة فی القعود من العذر، رقم: ۲۵۰۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے مدینہ میں کچھ ایسے لوگوں کو چھوڑا ہے کہ جس راستے پر بھی تم چلے، جو کچھ بھی تم نے خرچ کیا اور جس وادی سے بھی تم گزرے وہ ان اعمال (کے اجر و ثواب) میں تمہارے ساتھ شریک رہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیسے ہمارے ساتھ شریک رہے حالانکہ وہ تو مدینہ میں ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (وہ تمہارے ساتھ نکلنا چاہتے تھے، لیکن) عذر نے ان کو روک دیا۔ (ابوداؤد)

۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَاِنْ هَمَّ بِهَا وَ عَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَ مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً

كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. رواه البخاري،

باب من هم بحسنة او بسيئة، رقم: ٦٤٩١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کے بارے میں ایک فیصلہ فرشتوں کو لکھوا دیا پھر اس کی تفصیل یوں بیان فرمائی کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور پھر (کسی وجہ سے) نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس نیکی کو کرلے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے سات سو تک بلکہ اس سے بھی آگے کئی گنا تک لکھ دیتے ہیں- اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور پھر اس کے کرنے سے رک جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک پوری نیکی لکھ دیتے ہیں (کیونکہ اس کا برائی سے رکنا اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے ہے) اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس نے وہ گناہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک (ہی) گناہ لکھتے ہیں- (بخاری)

۷- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِىْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِىْ يَدِزَانِيَةٍ، فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلٰى زَانِيَةٍ، لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِىْ يَدِغَنِىٍّ، فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِىٍّ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ، وَ عَلٰى زَانِيَةٍ، وَ عَلٰى غَنِىٍّ، فَاُتِىَ فَقِيْلَ لَهُ: اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ، فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَ اَمَّا الْغَنِىُّ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَعْتَبِرَ، فَيُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ. رواه البخاري، باب اذا تصدق على غني...، رقم: ١٤٢١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بنی اسرائیل) کے ایک آدمی نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں (آج رات چپکے سے) صدقہ کروں گا- چنانچہ (رات کو چپکے سے صدقہ کا مال لے کر نکلا اور بے خبری

میں) ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا- صبح لوگوں میں چرچا ہوا (کہ رات) چور کو صدقہ دیا گیا- صدقہ کرنے والے نے کہا: یا اللہ! (چور کو صدقہ دینے میں بھی) آپ کے لئے ہی تعریف ہے (کہ اس سے بھی زیادہ برے آدمی کو دیا جاتا تو میں کیا کر سکتا تھا) پھر اس نے عزم کیا کہ آج رات (بھی) ضرور صدقہ کروں گا (کہ پہلا تو ضائع ہو گیا) چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور (بے خبری میں) صدقہ ایک بدکار عورت کو دے دیا- صبح چرچا ہوا کہ آج رات بدکار عورت کو صدقہ دیا گیا- اس نے کہا: اے اللہ! بدکار عورت (کو صدقہ دینے) میں بھی آپ ہی کے لئے تعریف ہے (کہ میرا مال تو اس قابل بھی نہ تھا) پھر (تیسری مرتبہ) ارادہ کیا کہ آج رات ضرور صدقہ کروں گا- چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اسے ایک مال دار کے ہاتھ میں دے دیا- صبح چرچا ہوا کہ رات مال دار کو صدقہ دیا گیا- صدقہ دینے والے نے کہا: یا اللہ! چور، بدکار عورت اور مال دار کو صدقہ دینے پر آپ ہی کے لئے تعریف ہے (کہ میرا مال تو ایسے لوگوں کو دینے کے قابل بھی نہ تھا) خواب میں بتایا گیا کہ (تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے) تیرا صدقہ چور پر (اس لئے کرایا گیا) کہ شاید وہ اپنی چوری کی عادت سے توبہ کر لے اور بدکار عورت پر اس لئے کہ شاید وہ بدکاری سے توبہ کر لے (جب وہ دیکھے گی کہ بدکاری کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں تو اس کو غیرت آئے گی) اور مال دار پر اس لئے تاکہ اسے عبرت حاصل ہو (کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کس طرح چھپ کر صدقہ کرتے ہیں اس کی وجہ سے) شاید وہ بھی اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرنے لگے- (بخاری)

ف: اس شخص کے اخلاص کی وجہ سے تینوں صدقے اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لئے-

۸- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اَوَوُا الْمَبِيْتَ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهَا الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهُ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ اللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَ كُنْتُ لَا اَغْبُقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَ لَا مَالًا فَنَاٰى بِيْ طَلَبُ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ

فَکَرِهْتُ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَ الْقَدَحُ عَلٰی یَدَیَّ اَنْتَظِرُ اِسْتِیْقَاظَهُمَا حَتّٰی بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَیْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَیْئًا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْخُرُوْجَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ :وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ کَانَتْ لِیْ بِنْتُ عَمٍّ کَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیَّ فَاَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّیْ حَتّٰی اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِیْنَ فَجَاءَتْنِیْ فَاَعْطَیْتُهَا عِشْرِیْنَ وَ مِائَةَ دِیْنَارٍ عَلٰی اَنْ تُخَلِّیَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتّٰی اِذَا قَدَرْتُ عَلَیْهَا قَالَتْ :لَا اُحِلُّ لَکَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَیْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَ هِیَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ فَتَرَکْتُ الذَّهَبَ الَّذِیْ اَعْطَیْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا .قَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَ قَالَ: الثَّالِثُ اَللّٰهُمَّ اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ فَاَعْطَیْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَیْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَکَ الَّذِیْ لَهٗ وَ ذَهَبَ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰی کَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَاءَنِیْ بَعْدَ حِیْنٍ فَقَالَ یَا عَبْدَاللّٰهِ اَدِّ اِلَیَّ اَجْرِیْ فَقُلْتُ لَهٗ: کُلُّ مَا تَرٰی مِنْ اَجْلِکَ مِنَ الْاِبِلِ وَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ وَ الرَّقِیْقِ. فَقَالَ یَا عَبْدَاللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِیْ فَقُلْتُ : اِنِّیْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِکَ فَاَخَذَهٗ کُلَّهٗ فَاسْتَاقَهٗ فَلَمْ یَتْرُکْ مِنْهُ شَیْئًا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا یَمْشُوْنَ. رواه البخاری

باب من استاجر اجیرا فترك اجره...... رقم : ۲۲۷۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے کسی امت کے تین شخص (ایک ساتھ سفر پر) نکلے۔ (چلتے چلتے رات ہوگئی) رات گذارنے کے لئے وہ ایک غار میں داخل ہو گئے۔ اسی دوران پہاڑ سے ایک چٹان گری جس نے غار کے منہ کو بند کر دیا۔ (یہ دیکھ کر) انہوں نے کہا کہ اس چٹان سے نجات کی یہی صورت ہے کہ سب کے سب اپنے اعمال صالحہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں (چنانچہ انہوں نے اپنے اپنے عمل کے واسطے سے دعائیں کیں) ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ! (آپ جانتے

ہیں کہ) میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے- میں اہل وعیال اور غلاموں کو ان سے پہلے دودھ نہیں پلاتا تھا- ایک دن میں ایک چیز کی تلاش میں دور نکل گیا' جب واپس لوٹ کر آیا تو والدین سو چکے تھے- (پھر بھی) میں نے ان کے لئے شام کا دودھ دوہا (اور اسے پیالے میں لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا) تو دیکھا کہ وہ (اس وقت بھی) سو رہے ہیں- میں نے ان کو جگانا پسند نہیں کیا اور ان سے پہلے اہل وعیال یا غلاموں کو دودھ پلانا بھی گوارا نہ کیا- میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لے ان کے سرہانے کھڑا ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور وہ بیدار ہوئے (تو میں نے انہیں دودھ دیا) اس وقت انہوں نے اپنے شام کے حصے کا دودھ پیا- یا اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف آپ کی خوشنودی کے لئے کیا تھا تو ہم اس چٹان کی وجہ سے جس مصیبت میں پھنس گئے ہیں اس سے ہمیں نجات عطا فرما دیں- اس دعا کے نتیجہ میں وہ چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن باہر نکلنا ممکن نہ ہوا-

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ دوسرے شخص نے دعا کی یا اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی- میں نے (ایک مرتبہ) اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا لیکن وہ آمادہ نہیں ہوئی یہاں تک کہ ایک وقت آیا کہ قحط سالی نے اسے (میرے پاس) آنے پر مجبور کر دیا- میں نے اسے اس شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ تنہائی میں مجھ سے ملے- وہ آمادہ ہو گئی یہاں تک کہ جب میں اس پر قابو پا چکا (اور قریب تھا کہ میں اپنی نفسانی خواہش پوری کروں) تو اس نے کہا کہ میں تمہارے لئے اس بات کو حلال نہیں سمجھتی کہ تم اس مہر کو ناحق توڑو (یہ سن کر) میں اپنے بُرے ارادے سے باز آ گیا اور میں اس سے دور ہو گیا حالانکہ مجھے اس سے بہت زیادہ محبت تھی اور میں نے وہ سونے کے دینار بھی چھوڑ دیئے جو اسے دیئے تھے- یا اللہ! اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور فرما دیں چنانچہ وہ چٹان کچھ اور سرک گئی لیکن (پھر بھی) نکلنا ممکن نہ ہوا-

تیسرے نے دعا کی یا اللہ! کچھ مزدوروں کو میں نے مزدوری پر رکھا تھا' سب کو میں نے مزدوری دے دی صرف ایک مزدور اپنی مزدوری لئے بغیر چلا گیا تھا- میں نے اس کی مزدوری کی رقم کو کاروبار میں لگا دیا یہاں تک کہ مال میں بہت کچھ اضافہ

ہو گیا- کچھ عرصہ بعد وہ ایک دن آیا اور آ کر کہا: اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے' میں نے کہا یہ اونٹ' گائے' بکریاں اور غلام جو تمہیں نظر آ رہے ہیں یہ تمہاری مزدوری ہے یعنی تمہاری مزدوری کو کاروبار میں لگا کر یہ منافع حاصل ہوئے ہیں- اس نے کہا: اللہ کے بندے! مذاق نہ کر' میں نے کہا مذاق نہیں کر رہا' (حقیقت بیان کر رہا ہوں) چنانچہ (میری وضاحت کے بعد) وہ سارا مال لے گیا' کچھ نہ چھوڑا- یا اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف آپ کی رضا کی خاطر کیا تھا تو یہ مصیبت جس میں ہم پھنسے ہوئے ہیں دور فرما دیں چنانچہ وہ چٹان بالکل سرک گئی (اور غار کا منہ کھل گیا) اور سب باہر نکل آئے- (بخاری)

۹- عَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَیْهِنَّ وَ اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْهُ' قَالَ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ' وَ لَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَیْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا' وَ لَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَابَ فَقْرٍ - اَوْ کَلِمَةٍ نَحْوَهَا. وَ اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْهُ' قَالَ: اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَ عِلْمًا فَهُوَ یَتَّقِیْ رَبَّهُ فِیْهِ وَ یَصِلُ بِهِ رَحِمَهُ وَ یَعْلَمُ لِلّٰهِ فِیْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ' وَ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَ لَمْ یَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّیَّةِ' یَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِیَّتِهٖ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ' وَ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَ لَمْ یَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ یَخْبِطُ فِیْ مَالِهٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَا یَتَّقِیْ فِیْهِ رَبَّهُ وَ لَا یَصِلُ فِیْهِ رَحِمَهُ' وَ لَا یَعْلَمُ لِلّٰهِ فِیْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ. وَ عَبْدٍ لَمْ یَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَ لَا عِلْمًا فَهُوَ یَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِیَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن صحیح' باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعة نفر' رقم: ۲۳۲۵

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں قسم کھا کر تین چیزیں بیان کرتا ہوں اور اس کے بعد ایک بات خاص طور سے تمہیں بتاؤں گا اس کو اچھی طرح محفوظ رکھنا- (وہ تین باتیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں ان میں سے پہلی یہ ہے کہ) کسی بندہ کا مال صدقہ

کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ (دوسری یہ ہے کہ) جس شخص پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس صبر کی وجہ سے اس کی عزت بڑھاتے ہیں۔ (تیسری یہ ہے کہ) جو شخص لوگوں سے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک بات تمہیں بتاتا ہوں اسے یاد رکھو۔ دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا ہو وہ (اپنے علم کی وجہ سے) اپنے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (کہ اس کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ) صلہ رحمی (میں خرچ) کرتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے (اس لئے مال نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے) یہ شخص قیامت میں سب سے بہترین درجوں میں ہوگا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور مال نہیں دیا وہ سچی نیت رکھتا ہے اور یہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتا تو (اللہ تعالیٰ) اس کی نیت کی وجہ سے (اس کو بھی وہی ثواب دیتے ہیں جو پہلے شخص کا ہے) اس طرح ان دونوں کا ثواب برابر ہو جاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا مگر علم عطا نہیں کیا' وہ اپنے مال میں علم نہ ہونے کی وجہ سے گڑبڑ کرتا ہے (بے جا خرچ کرتا ہے) نہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا خوف کرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس مال میں حق ہے' یہ شخص قیامت میں بدترین درجہ میں ہوگا۔ چوتھا وہ شخص ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا نہ علم عطا کیا' وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں یعنی تیسرے آدمی کی طرح (بے جا خرچ) کرتا تو اس کو اس نیت کا گناہ ہوتا ہے اور اس کا اور تیسرے آدمی کا گناہ برابر ہو جاتا ہے یعنی اچھے یا برے عزم پر اسی جیسا ثواب اور گناہ ہوتا ہے جو اچھے یا برے عمل پر ہوتا ہے۔ (ترمذی)

• ۱۰ — عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَ لَا تُكْثِرِيْ عَلَيَّ' قَالَ: فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ

النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَ كَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ" وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ. رواه الترمذي، باب منه عاقبة من التمس رضا الناس......، رقم: ٢٤١٤

مدینہ منورہ کے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ آپ مجھ کو کوئی نصیحت لکھ کر بھیج دیں جو مختصر ہو زیادہ لمبی نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سلام مسنون اور حمد وصلوٰۃ کے بعد لکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی تلاش میں لوگوں کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لگا رہا، اللہ تعالیٰ لوگوں کی ناراضگی کے نقصان سے اس کی کفایت فرما دیں گے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لوگوں کو خوش کرنے میں لگا رہا، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حوالے کر دیں گے۔ "وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ" (تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو)۔ (ترمذی)

۱۱- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَ ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ. رواه النسائي، باب من غزا يلتمس الاجر و الذكر، رقم: ٣١٤٢

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اعمال میں سے صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص ان ہی کے لئے ہو اور اس میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی خوشنودی مقصود ہو۔ (نسائی)

۱۲- عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَ صَلَاتِهِمْ وَ إِخْلَاصِهِمْ. رواه النسائي، باب الاستنصار بالضعيف، رقم: ٣١٨٠

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد (اس کی قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر نہیں فرماتے بلکہ) کمزور اور خستہ حال لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور ان کے اخلاص کے وجہ سے فرماتے ہیں۔ (نسائی)

۱۳- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَ

هُوَ یَنْوِیْ اَنْ یَقُوْمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ حَتّٰی اَصْبَحَ' کُتِبَ لَهُ مَا نَوٰی وَ کَانَ نَوْمُــهُ صَدَقَةً عَلَیْهِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ. رواہ النسائی' باب من اتی فراشه........' رقم: ۱۷۸۸

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (سونے کے لئے) اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھوں گا پھر نیند کا ایسا غلبہ ہو جائے کہ صبح ہی آنکھ کھلے تو اس کے لئے تہجد کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے' اور اس کا سونا اس کے رب کی طرف سے اس کے لئے عطیہ ہوتا ہے۔ (نسائی)

۱۴ — عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا هَمَّهُ' فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اَمْرَهُ' وَ جَعَلَ فَقْرَهُ بَیْنَ عَیْنَیْهِ' وَ لَمْ یَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَهُ' وَ مَنْ کَانَتِ الْآخِرَةُ نِیَّتَهُ' جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ اَمْرَهُ' وَ جَعَلَ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ' وَاَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ. رواہ ابن ماجه' باب الهم بالدنیا' رقم: ٤١٠٥

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کا مقصد دنیا بن جائے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو بکھیر دیتے ہیں یعنی ہر کام میں اس کو پریشان کر دیتے ہیں' فقر (کا خوف) اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتے ہیں اور دنیا اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لئے پہلے سے مقدر تھی۔ اور جس شخص کی نیت آخرت کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو آسان فرما دیتے ہیں' اس کے دل کو غنی فرما دیتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۵ — عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا یَغِلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ' وَ مُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْاَمْرِ' وَ لُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ' فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَّرَاءِهِمْ. (وهو بعض الحدیث) رواہ ابن حبان (واسناده صحیح) ۱/۲۷۰

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین عادتیں ایسی ہیں کہ ان کی وجہ سے مؤمن کا دل کینہ خیانت (اور ہر قسم کی

رائی) سے پاک رہتا ہے: ۱- اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے عمل کرنا ۲- حاکموں کی خیر خواہی کرنا ۳- مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا کیونکہ جماعت کے ساتھ رہنے والوں کو جماعت کے لوگوں کی دعائیں ہر طرف سے گھیرے رہتی ہیں (جن کی وجہ سے شیطان کے شر سے حفاظت رہتی ہے)۔ (ابن حبان)

١٦ – عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: طُوْبٰى لِلْمُخْلِصِيْنَ، أُولٰئِكَ مَصَابِيْحُ الدُّجٰى، تَتَجَلّٰى عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٣٤٣/٥

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اخلاص والوں کے لئے خوشخبری ہو کہ وہ اندھیروں میں چراغ ہیں ان کی وجہ سے سخت فتنے دور ہو جاتے ہیں۔ (بیہقی)

١٧ – عَنْ أَبِي فِرَاسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: نَادٰى رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: اَلْإِخْلَاصُ. (وهو جزء من الحديث) رواه البيهقي في شعب الايمان ٣٤٢/٥

قبیلہ اسلم کے حضرت ابو فراس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پکار کر پوچھا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان اخلاص ہے۔ (بیہقی)

١٨ – عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ. (وهو طرف من الحديث) رواه الطبراني في الكبير و اسناده حسن، مجمع الزوائد ٢٩٣/٣

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

١٩ – عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَ يَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ. رواه مسلم، باب اذا اثنى على الصالح......، رقم: ٦٧٢١

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا

گیا: ایسے شخص کے بارے میں فرمائیے کہ جو نیک عمل کرتا ہے اور اس کی وجہ سے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں (کیا اسے نیک عمل کرنے کا ثواب ملے گا' لوگوں کا اس کی تعریف کرنا ریا کاری میں تو داخل نہیں ہوگا؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو مؤمن کو جلد ملنے والی بشارت ہے۔ (مسلم)

ف: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ ایک بشارت تو وہ ہے جو آخرت میں ملے گی اور ایک بشارت یہ ہے جو دنیا میں مل گئی کہ لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ یہ اس صورت میں ہے جب اس کی نیت عمل سے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہی ہو تعریف کرانا مقصود نہ ہو۔

۲۰ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ "وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ" (المؤمنون: ۶۰) قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَ يَسْرِقُوْنَ؟ قَالَ: لَا' يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ! وَ لٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَ يُصَلُّوْنَ وَ يَتَصَدَّقُوْنَ وَ هُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ "اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَ هُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ" رواه الترمذي' باب و من سورة المؤمنين: رقم ۳۱۷۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آیت وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ کا مطلب دریافت کیا جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اور اس پر بھی ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا اس آیت میں وہ لوگ مراد ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ (یعنی کیا ان کا ڈرنا گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ہے؟) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدیق کی بیٹی! یہ مراد نہیں' بلکہ آیت کریمہ میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے والے اور صدقہ وخیرات کرنے والے ہیں اور وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ (کسی خرابی کی وجہ سے) ان کے نیک اعمال قبول نہ ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دوڑ دوڑ کر بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی لوگ ان بھلائیوں کی طرف بڑھ جانے والے ہیں۔ (ترمذی)

۲۱- عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ' الْغَنِیَّ' الْخَفِیَّ. رواہ مسلم' باب الدنیا سجن للمؤمن..... رقم: ۷۴۳۲

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ پرہیز گار' مخلوق سے بے نیاز' گمنام بندے کو پسند فرماتے ہیں۔ (مسلم)

۲۲- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَوْ اَنَّ رَجُلاً عَمِلَ عَمَلاً فِیْ صَخْرٍ لَا بَابَ لَھَا وَ لَا کُوَّۃَ' خَرَجَ عَمَلُہُ اِلَی النَّاسِ کَائِنًا مَا کَانَ. رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۵/۳۵۹

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص ایسی چٹان کے اندر بیٹھ کر جس میں نہ کوئی دروازہ ہو نہ کوئی سوراخ ہو' کوئی بھی عمل کرے تو وہ لوگوں پر ظاہر ہو کر رہے گا چاہے وہ عمل اچھا ہو یا برا۔ (بیہقی)

ف: جب ہر قسم کا عمل خود ظاہر ہو کر رہے گا تو پھر دینی عمل میں لگنے والے کو ریا کاری کی نیت کر کے اپنا عمل برباد کرنے سے کیا فائدہ؟ اور کسی برے کو اپنی برائی کے چھپانے سے کیا فائدہ؟ دونوں کی شہرت ہو کر رہے گی۔ (ترجمان السنہ)

۲۳- عَنْ مَعْنِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: کَانَ اَبِیْ یَزِیْدُ اَخْرَجَ دَنَانِیْرَ یَتَصَدَّقُ بِھَا' فَوَضَعَھَا عِنْدَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ' فَجِئْتُ فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُہُ بِھَا' فَقَالَ: وَاللّٰہِ! مَا اِیَّاکَ اَرَدْتُ' فَخَاصَمْتُہُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: لَکَ مَا نَوَیْتَ' یَا یَزِیْدُ! وَ لَکَ مَا اَخَذْتَ' یَا مَعْنُ! رواہ البخاری' باب اذا تصدق علی ابنہ و ھو لا یشعر' رقم: ۱۴۲۲

حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت یزید رضی اللہ عنہ نے کچھ دینار صدقہ کی نیت سے نکالے اور انہیں مسجد میں ایک آدمی کے پاس رکھ آئے (تاکہ وہ آدمی کسی ضرورت مند کو دے دے) میں مسجد میں آیا (اور میں ضرورت مند تھا اس لئے) میں نے اس آدمی سے وہ دینار لے لئے اور گھر لے آیا۔

والد صاحب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہیں تو دینے کا میں نے ارادہ نہیں کیا تھا- میں اپنے والد کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آیا اور یہ معاملہ آپ کے سامنے پیش کر دیا- آپ نے فرمایا: یزید! جو تم نے (صدقہ کی) نیت کی تھی اس کا ثواب تمہیں مل گیا اور معن! جو تم نے لے لیا' وہ تمہارا ہو گیا (تم اسے اپنے استعمال میں لا سکتے ہو)- (بخاری)

۲۴- عَنْ طَاؤُوسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَقِفُ الْمَوَاقِفَ اُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ' وَ اُحِبُّ اَنْ يُرٰى مَوْطِنِیْ' فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا﴾ تفسير ابن كثير ۳/ ۱۱٤

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بعض اوقات کسی نیک کام کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور میرا ارادہ اس سے اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہوتی ہے اور اس کے ساتھ دل میں یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ لوگ میرے عمل کو دیکھیں- آپ نے یہ سن کر خاموشی اختیار فرمائی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا" ترجمہ: جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھتا ہو (اور اس کا محبوب بننا چاہتا ہو) تو اسے چاہئے کہ وہ نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے- (تفسیر ابن کثیر)

ف: اس آیت میں جس شرک سے منع کیا گیا ہے وہ ریا کاری ہے- اور اس بات سے بھی منع کیا گیا ہے کہ عمل اگرچہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو مگر اس کے ساتھ اگر کوئی نفسانی غرض بھی شامل ہو تو یہ بھی ایک قسم کا شرکِ خفی ہے جو انسان کے عمل کو ضائع کر دیتا ہے- (تفسیر ابن کثیر)

اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کے ساتھ اور اجر و انعام کے شوق میں عمل کرنا

۲۵- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَرْبَعُوْنَ خَصْلَۃً اَعْلاَ ھُنَّ مَنِیْحَۃُ الْعَنْزِ، مَامِنْ عَامِلٍ یَعْمَلُ بِخَصْلَۃٍ مِنْھَا رَجَاءَ ثَوَابِھَا وَ تَصْدِیْقَ مَوْعِدِھَا اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ بِھَا الْجَنَّۃَ. رواہ البخاری، باب فضل المنیحۃ، رقم: ۲۶۳۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چالیس نیکیاں ہیں جن میں اعلیٰ درجہ کی نیکی یہ ہے کہ (اپنی) بکری کسی کو دے دے کہ وہ اس کے دودھ سے فائدہ اٹھا کر مالک کو واپس کر دے۔ پھر جو شخص ان میں سے کسی بات پر بھی اس عمل کے ثواب کی امید میں اور اس پر جو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس پر یقین کے ساتھ عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کریں گے۔ (بخاری)

ف: رسول اللہ ﷺ نے چالیس نیکیوں کی وضاحت بظاہر اس وجہ سے نہیں فرمائی کہ آدمی ہر نیکی کو یہ سمجھ کر کرنے لگے کہ شاید یہ نیکی بھی ان چالیس میں شامل ہو جن کی فضیلت حدیث میں ذکر کی گئی ہے۔ (فتح الباری)

مقصود یہ ہے کہ انسان ہر عمل کو ایمان اور احتساب کی صفت کے ساتھ کرے یعنی اس عمل پر اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے اور اس عمل پر بتائے گئے فضائل کے دھیان کے ساتھ کرے۔

۲۶- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَۃَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَ احْتِسَابًا وَ کَانَ مَعَہٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْھَا، وَ یُفْرَغَ مِنْ دَفْنِھَا فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ کُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ، وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ. رواہ البخاری، باب اتباع الجنائز من الایمان، رقم: ۴۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و انعام کے شوق میں کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس وقت تک جنازے کے ساتھ رہے جب تک کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور اس کے دفن سے فراغت ہو تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس ہوگا۔ جن میں سے ہر قیراط گویا احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو شخص صرف نماز جنازہ پڑھ کر واپس آ جائے (دفن ہونے تک ساتھ نہ رہے) تو وہ ثواب کا ایک قیراط لے کر واپس ہوگا۔ (بخاری)

ف: قیراط درہم کا بارہواں حصہ ہوتا ہے۔ چونکہ اس زمانے میں مزدوروں کو ان کے کام کی اجرت قیراط کے حساب سے دی جاتی تھی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے بھی اس موقع پر قیراط کا لفظ ارشاد فرمایا اور یہ بھی واضح فرما دیا کہ اس کو دنیا کا قیراط نہ سمجھا جائے بلکہ یہ ثواب آخرت کے قیراط کا ہوگا جو دنیا کے قیراط کے مقابلہ میں اتنا بڑا ہوگا جتنا احد پہاڑ اس کے مقابلہ میں بڑا اور عظیم الشان ہے۔ (معارف الحدیث)

۲۷- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰہَ قَالَ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِکَ اُمَّۃً اِنْ اَصَابَھُمْ مَا یُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰہَ وَ اِنْ اَصَابَھُمْ مَا یَکْرَھُوْنَ اِحْتَسَبُوْا وَ صَبَرُوْا وَ لَا حِلْمَ وَ لَا عِلْمَ فَقَالَ: یَا رَبِّ کَیْفَ یَکُوْنُ ھٰذَا لَھُمْ وَ لَا حِلْمَ وَ لَا عِلْمَ؟ قَالَ: اُعْطِیْھِمْ مِنْ حِلْمِیْ وَ عِلْمِیْ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط البخاري و لم يخرجاه ووافقه الذهبي ۱/۳۴۸

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے فرمایا: عیسیٰ میں تمہارے بعد ایسی امت بھیجنے والا ہوں، جب انہیں کوئی پسندیدہ چیز یعنی نعمت اور راحت ملے گی تو وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کریں گے اور جب انہیں کوئی ناگوار چیز یعنی مصیبت اور تکلیف پہنچے گی تو اس کے برداشت کرنے پر جو اللہ تعالیٰ نے ثواب کے وعدے فرمائے ہیں ان کی امید رکھیں گے اور صبر کریں۔ گے جب کہ ان میں نہ حلم یعنی نرمی اور برداشت ہوگی نہ علم ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! جب ان میں حلم اور علم نہیں ہوگا تو ان کے لئے صبر اور ثواب کی امید

رکھنا کیسے ممکن ہو گا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں ان کو اپنے حلم میں سے حلم اور علم میں سے علم دوں گا۔ (مستدرک حاکم)

۲۸۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: ابْنَ آدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَ احْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی، لَمْ اَرْضَ لَکَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ. رواه ابن ماجه، باب ماجاء فی الصبر علی المصیبة، رقم: ۱۵۹۷

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آدم کے بیٹے! اگر تو (کسی چیز کے چلے جانے پر) پہلی مرتبہ میں ہی صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو میں تیرے لئے جنت سے کم بدلے پر راضی نہیں ہوں گا۔ (ابن ماجہ)

۲۹۔ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰی اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَلَهٗ صَدَقَةٌ. رواه البخاری، باب ماجاء ان الاعمال بالنية والحسبة، رقم: ۵۵

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو (اس خرچ کرنے سے) اس کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری)

۳۰۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فَمِ امْرَاَتِکَ. رواه البخاری، باب ماجاء ان الاعمال بالنية والحسبة، رقم: ۵۶

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جو کچھ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے خرچ کرتے ہو تمہیں اس کا ضرور ثواب دیا جائے گا یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو (اس پر بھی تمہیں ثواب ملے گا)۔ (بخاری)

۳۱۔ عَنْ اُسَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ اِذْ جَاءَهٗ رَسُوْلُ اِحْدٰی بَنَاتِهٖ وَ عِنْدَهٗ سَعْدٌ وَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَ مُعَاذٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ ابْنَهَا يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهَا: لِلّٰهِ مَا اَخَذَ، وَ لِلّٰهِ مَا اَعْطٰی، كُلٌّ بِاَجَلٍ، فَلْتَصْبِرْ وَ

لَتَحْتَسِبُ. رواہ البخاری' باب و کان امر اللہ قدرا مقدورا' رقم : ٦٦٠٢

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں' سعد' ابی بن کعب اور معاذ رضی اللہ عنہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کی صاحبزادیوں میں سے کسی ایک کا قاصد یہ پیغام لے کر آیا کہ ان کا بچہ نزع کی حالت میں ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے (صاحبزادی کو) کہلا بھیجا: اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو انہوں نے لے لیا اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو انہوں نے عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے اس لئے وہ صبر کریں اور (اس صدمہ اور اس صبر پر جو اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں ان کی) امید رکھیں۔ (بخاری)

۳۲- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ: لَایَمُوْتُ لِاِحْدَا كُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ' اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ' فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ: اَوِ اثْنَانِ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اَوِ اثْنَانِ. رواہ مسلم' باب فصل من یموت لہ ولد فیحتسبہ' رقم : ٦٦٩٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کے بھی تین بچے مرجائیں اور وہ اس پر اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے تو یقیناً وہ جنت میں داخل ہوگی۔ ان میں سے ایک عورت نے پوچھا: یا رسول اللہ! اگر دو بچے مرجائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دو بچے مرجائیں تو بھی یہی ثواب ہوگا۔ (مسلم)

۳۳- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَرْضٰی لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ' اِذَا ذَهَبَ بِصَفِیِّهٖ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَصَبَرَ وَ احْتَسَبَ وَقَالَ مَا اُمِرَ بِهٖ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ. رواہ النسائی' باب ثواب من صبر و احتسب' رقم : ١٨٧٢

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مؤمن بندے کے کسی محبوب کو لے لیتے ہیں اور وہ اس پر صبر کرتے ہوئے ثواب کی امید رکھتا ہے اور جس بات کا حکم کیا گیا ہے وہی کہتا ہے (مثلاً اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت

سے کم بدلہ پر راضی نہیں ہوں گے۔ (نسائی)

۳۴۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْجِهَادِ وَ الْغَزْوِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، وَ اِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا، يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! عَلٰى اَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِيْكَ الْحَالِ. رواه أبو داؤد، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا، رقم: ۲۵۱۹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے جہاد اور غزوہ کے بارے میں بتلا ئیے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عبداللہ بن عمرو! اگر تم اس طرح لڑو کہ صبر کرنے والے اور ثواب کی امید رکھنے والے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن صبر کرنے والا اور ثواب کی امید رکھنے والا شمار کر کے اٹھائیں گے۔ اور اگر تم دکھلاوے اور مال غنیمت زیادہ سے زیادہ لینے کے لئے لڑو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن دکھلاوا کرنے والا، مال غنیمت زیادہ سے زیادہ لینے کے لئے لڑنے والا شمار کر کے اٹھائیں گے (یعنی میدان حشر میں یہ اعلان کیا جائے گا کہ یہ شخص دکھلاوے اور زیادہ مال حاصل کرنے کے لئے لڑا تھا)۔ عبداللہ! جس حال (اور نیت) پر تم لڑو گے یا مارے جاؤ گے اللہ تعالیٰ اسی حال (اور نیت) پر قیامت میں تمہیں اٹھائیں گے۔ (ابوداؤد)

❋ ❋ ❋

ریاکاری

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا قَامُوْآ اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُ وْنَ النَّاسَ وَ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا﴾ (النساء: ۱۴۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور یہ منافق جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سست بن کر کھڑے ہوتے ہیں' لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ☆ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ☆ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُ وْنَ﴾ (الماعون: ۴-۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں' جو ایسے ہیں کہ (جب نماز پڑھتے ہیں تو) دکھلاوا کرتے ہیں۔ (ماعون)

ف: نماز سے غافل ہونے میں قضا کر کے پڑھنا یا بے دھیانی سے پڑھنا یا کبھی پڑھنا کبھی نہ پڑھنا سب شامل ہے۔ (کشف الرحمٰن)

احادیثِ نبویہ

۳۵- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہُ قَالَ: بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّاَنْ یُشَارَ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا اِلَّا مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ.

رواہ الترمذی' باب منہ حدیث ان لکل شیء شرۃ' رقم: ۲۴۵۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ انسان کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ دین یا دنیا کے بارے میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے مگر یہ کہ کسی کو اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھیں۔ (ترمذی)

ف: انگلیوں سے اشارہ کا مطلب مشہور ہونا ہے- حدیث میں مراد یہ ہے کہ دین کے معاملہ میں شہرت کا ہونا دنیا کے بارے میں مشہور ہونے سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ شہرت حاصل ہونے کے بعد اپنی بڑائی کے احساس سے بچنا ہر ایک کے بس کا کام نہیں- البتہ اگر کسی کی شہرت غیر اختیاری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور اللہ تعالیٰ اسے محض اپنے فضل سے نفس اور شیطان سے محفوظ رکھیں تو ایسے مخلصین کے حق میں شہرت خطرناک نہیں ہے- (مظاہر حق)

۳۶- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِيْ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَ إِنَّ مَنْ عَادَى لِلّٰهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ، إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَ إِذَا حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَ لَمْ يُعْرَفُوْا، قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدَى، يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ. رواه ابن ماجه، باب من ترجى له السلامة من الفتن، رقم: ۳۹۸۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن مسجد نبوی تشریف لے گئے تو دیکھا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے ایک بات کی وجہ سے رونا آ رہا ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تھوڑا سا دکھاوا بھی شرک ہے- اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے کسی دوست سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو جنگ کی دعوت دی- اور بے شک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت فرماتے ہیں جو نیک ہوں، متقی ہوں اور ایسے چھپے ہوئے ہوں کہ جب موجود نہ ہوں تو ان کو تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو نہ انہیں بلایا جائے اور نہ انہیں پہچانا جائے، ان کے دل ہدایت کے روشن چراغ ہیں، وہ فتنوں کی کالی آندھیوں سے (دل کی روشنی کی وجہ سے اپنے دین کو بچاتے ہوئے) نکل جاتے ہیں- (ابن ماجہ)

۳۷- عَنْ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَ الشَّرَفِ لِدِیْنِهٖ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب حدیث: ماذئبان جائعان ارسلا فی غنم......، رقم: ۲۳۷۶

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: وہ دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے بکریوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا آدمی کے دین کو مال کی حرص اور بڑا بننے کی چاہت نقصان پہنچاتی ہے۔ (ترمذی)

۳۸- عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا مُفَاخِرًا مُكَاثِرًا مُرَائِیًا لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ، وَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَ سَعْیًا عَلٰى عِیَالِهٖ وَ تَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِیَ اللّٰهَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ وَجْهُهٗ كَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ. رواه البیهقی فی شعب الایمان ۷/۲۹۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دوسروں پر فخر کرنے کے لئے، مال دار بننے کے لئے، نام ونمود کے لئے دنیا طلب کرے اگر چہ حلال طریقے سے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پہ سخت ناراض ہوں گے۔ اور جو شخص دنیا حلال طریقے سے اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کو دوسروں سے سوال نہ کرنا پڑے اور اپنے گھر والوں کے لئے روزی حاصل کر سکے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کر سکے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا ہوگا۔ (بیہقی)

۳۹- عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ یَخْطُبُ خُطْبَةً إِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سَائِلُهٗ عَنْهَا: مَا أَرَادَ بِهَا؟ قَالَ جَعْفَرٌ: كَانَ مَالِكُ بْنُ دِیْنَارٍ إِذَا حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِیْثَ بَكٰى حَتّٰى یَنْقَطِعَ ثُمَّ یَقُوْلُ: یَحْسَبُوْنَ أَنَّ عَیْنِیْ تَقَرُّ بِكَلَامِیْ عَلَیْكُمْ فَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سَائِلِیْ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَا أَرَدْتَ بِهٖ. رواه البیهقی ۲/۲۸۷

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بیان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس سے اس بیان کے بارے میں پوچھیں گے کہ اس بیان کرنے سے اس کا کیا مقصد اور کیا نیت تھی؟ حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ جب اس حدیث کو بیان فرماتے تو اس قدر روتے کہ ان کی آواز بند ہو جاتی پھر فرماتے: لوگ سمجھتے ہیں کہ تمہارے سامنے بات کرنے سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں یعنی میں بیان کرنے سے خوش ہوتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یقیناً مجھ سے پوچھیں گے کہ اس بیان کرنے سے تیرا کیا مقصد تھا۔ (بیہقی)

۴۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَسْخَطَ اللّٰهَ فِيْ رِضَى النَّاسِ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَ اَسْخَطَ عَلَيْهِ مَنْ اَرْضَاهُ فِيْ سَخَطِهِ، وَ مَنْ اَرْضَى اللّٰهَ عَنْهُ فِيْ سَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَ اَرْضَى عَنْهُ مَنْ اَسْخَطَهُ فِيْ رِضَاهُ حَتّٰى يَزِيْنَهُ وَ يَزِيْنَ قَوْلَهُ وَ عَمَلَهُ فِيْ عَيْنِهِ. رواه الطبراني و رجاله رجال الصحيح غير يحيى بن سليمان الجعفي، وقد وثقه الذهبي في آخر ترجمة يحيى بن سليمان الجعفي، مجمع الزوائد ۳۸۶/۱۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی ناراض کر دیتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے خوش کیا تھا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے لوگوں کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی خوش کر دیتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ناراض کیا تھا یہاں تک کہ ان ناراض ہونے والے لوگوں کی نگاہ میں اس شخص کو اچھا فرما دیتے ہیں، اور اس شخص کے قول اور عمل کو ان لوگوں کی نگاہ میں مزین کر دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۴۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ، رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ:

كَذَبْتَ، وَ لٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِيْءٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمَهٗ وَ قَرَأَ الْقُرْآنَ، فَاُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَ عَلَّمْتُهٗ وَ قَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَذَبْتَ وَ لٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ، وَ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَ رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَ لٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ، ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ. رواہ مسلم، باب من قاتل للریاء و السمعة استحق النار، رقم: ۴۹۲۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے جن کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا ان میں ایک وہ شخص بھی ہوگا جو شہید کیا گیا ہوگا- یہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اپنی اس نعمت کا اظہار فرمائیں گے جو اس پر کی گئی تھی وہ اس کا اقرار کرے گا- پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اس نعمت سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے آپ کی رضا کے لئے قتال کیا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا- اللہ تعالیٰ فرمائیں گے- جھوٹ بولتا ہے، تو نے جہاد اس لئے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں چنانچہ کہا جا چکا- پھر اس کو حکم سنا دیا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا- دوسرا وہ شخص ہوگا جس نے علم دین سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور قرآن شریف پڑھا- اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دی ہوئی نعمتوں کا اظہار فرمائیں گے اور وہ ان کا اقرار کرے گا- پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری رضا کے لئے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری ہی رضا کے لئے قرآن شریف پڑھا- اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے، تو نے علم دین اس لئے سیکھا تھا کہ لوگ عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں چنانچہ کہا جا چکا- پھر اس کو حکم

سنا دیا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا - تیسرا شخص وہ وہ مال دار ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھرپور دولت دی ہوگی اور ہر قسم کا مال عطا فرمایا ہوگا - اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا' اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں بتلائیں گے اور وہ ان کا اقرار کرے گا - پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: جن راستوں میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے میں نے تیرا دیا ہوا مال ان سب ہی میں تیری رضا کے لئے خرچ کیا تھا - اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے' تو نے مال اس لئے خرچ کیا تھا کہ لوگ سخی کہیں چنانچہ کہا جا چکا - پھر اس کو حکم سنا دیا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا - (مسلم)

۴۲- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا' مِمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ' لَا یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْیَا' لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَعْنِیْ رِیْحَهَا. رواه ابو داؤد' باب فی طلب العلم لغیر الله' رقم: ٣٦٦٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وہ علم جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سیکھنا چاہئے تھا دنیا کا مال و متاع حاصل کرنے کے لئے سیکھا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا - (ابوداؤد)

۴۳- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ' یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّانِ مِنَ اللِّیْنِ' اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ' وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِئُوْنَ؟ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰئِکَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْهُمْ حَیْرَانًا. رواه الترمذی' باب حدیث خاتلی الدنیا بالدین و عقوبتهم' رقم: ٢٤٠٤ الجامع الصحیح وهو سنن الترمذی' دار البازمکه المکرمه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو دین کی آڑ میں دنیا کا شکار

کریں گے، بھیڑیوں کی نرم کھال کا لباس پہنیں گے (تا کہ لوگ انہیں دنیا سے بے رغبت سمجھیں) ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی مگر ان کے دل بھیڑیوں جیسے ہوں گے۔ (ان کے بارے میں) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: کیا یہ لوگ میرے ڈھیل دینے سے دھوکہ کھا رہے ہیں یا مجھ سے نڈر ہو کر میرے مقابلے میں دلیر بن رہے ہیں؟ مجھے اپنی قسم ہے کہ میں ان لوگوں میں ان ہی میں سے ایسا فتنہ کھڑا کروں گا جو ان کے عقلمند کو بھی حیران (و پریشان) بنا کر چھوڑے گا یعنی ان ہی لوگوں میں سے ایسے لوگوں کو مقرر کر دوں گا جو ان کو طرح طرح کے نقصان میں مبتلا کریں گے۔ (ترمذی)

۴۴۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ كَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ، نَادٰی مُنَادٍ: مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَی الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة الكهف، رقم: ۳۱۵۴

حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے سب لوگوں کو جمع فرمائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا: جس شخص نے اپنے کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے کیا تھا کسی اور کو بھی شریک کیا تو وہ اس کا ثواب اسی دوسرے سے جا کر مانگ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہیں۔ (ترمذی)

ف: ''اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہیں'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اور شرکاء اپنے ساتھ کسی کی شرکت قبول کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس طرح ہرگز کسی کی شرکت گوارا نہیں کرتے۔

۴۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْ اَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب فی من يطلب بعلمه الدنيا، رقم: ۲۶۵۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے علم اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور مقصد (مثلاً عزت، شہرت، مال وغیرہ حاصل کرنے) کے لئے سیکھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ (ترمذی)

۴۶- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحَزَنِ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ؟ قَالَ: وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ يَدْخُلُهُ؟ قَالَ: الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ. رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في الرياء و السمعة، رقم: ۲۳۸۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جب الحزن سے پناہ مانگا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: جب الحزن کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے کہ خود جہنم روزانہ سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ قرآن پڑھنے والے جو دکھلاوے کے لئے اعمال کرتے ہیں۔ (ترمذی)

۴۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ، وَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، وَ يَقُوْلُوْنَ: نَاْتِي الْاُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَ نَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا، وَ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ، كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: كَاَنَّهُ يَعْنِيْ: اَلْخَطَايَا. رواه ابن ماجه، و رواته ثقات، الترغيب ۱۹۶/۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دین کی سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے (پھر حکام کے پاس اپنی ذاتی غرض سے جائیں گے) اور کہیں گے ہم ان حکام کے پاس جا کر ان کے دنیا سے فائدہ تو اٹھا لیتے ہیں (لیکن) اپنے دین کی وجہ سے ان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا (کہ ان حکام کے پاس ذاتی غرض کے لئے جائیں اور ان سے متاثر نہ ہوں) جس طرح

خاردار درخت سے سوائے کانٹے کے اور کچھ نہیں مل سکتا اسی طرح ان حکام کی نزدیکی سے سوائے برائیوں کے اور کچھ نہیں مل سکتا۔ (ابن ماجہ' ترغیب)

۴۸۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَ نَحْنُ نَتَذَاکَرُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ' فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا ھُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ؟ قَالَ' قُلْنَا: بَلٰی' فَقَالَ: اَلشِّرْکُ الْخَفِیُّ: اَنْ یَقُوْمَ الرَّجُلُ یُصَلِّیْ فَیُزَیِّنُ صَلَاتَہُ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ. رواہ ابن ماجۃ' باب الریاء و السمعۃ' رقم: ۴۲۰۴

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (اپنے حجرہ مبارک سے) نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے' اس وقت ہم لوگ آپس میں مسیح دجال کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لئے دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شرک خفی ہے (جس کی ایک مثال یہ ہے) کہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اور نماز کو سنوار کر اس لئے پڑھے کہ کوئی دوسرا اس کو نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ)

۴۹۔ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: بَشِّرْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ بِالسَّنَاءِ وَ الرِّفْعَۃِ وَ النَّصْرِ وَ التَّمْکِیْنِ فِی الْاَرْضِ' وَ مَنْ عَمِلَ مِنْھُمْ عَمَلَ الْاٰخِرَۃِ لِلدُّنْیَا لَمْ یَکُنْ لَہُ فِی الْاٰخِرَۃِ نَصِیْبٌ. رواہ احمد ۵/۱۳۴

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کو عزت' سربلندی' نصرت اور روئے زمین میں غلبہ کی خوشخبری دے دو (یہ انعامات تو مجموعی طور پر امت کو مل کر رہیں گے پھر ہر ایک کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق ہوگا) چنانچہ جس نے آخرت کا کام دنیوی منافع حاصل کرنے کے لئے کیا ہوگا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ (مسند احمد)

۵۰۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ' وَ مَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ' وَ مَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ. (وھو بعض الحدیث) رواہ احمد ۴/۱۲۶

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھلانے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا' جس نے دکھلانے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلانے کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد)

ف: مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو دکھلانے کے لئے یہ اعمال کئے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیا اس حالت میں یہ اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں رہتے بلکہ ان لوگوں کے لئے بن جاتے ہیں جن کو دکھلانے کے لئے کئے جاتے ہیں اور ان کا کرنے والا بجائے ثواب کے عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔

۵۱- عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ بَكٰى' فَقِيْلَ لَهُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَقُوْلُهُ' فَذَكَرْتُهُ' فَاَبْكَانِيْ' سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِيْ الشِّرْكَ وَ الشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ' اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا' وَ لَا قَمَرًا' وَ لَا حَجَرًا' وَ لَا وَثَنًا' وَ لٰكِنْ يُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ' وَ الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهْوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ. رواہ احمد ۱۲۴/٤

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا گیا کہ ایک مرتبہ وہ رونے لگے۔ لوگوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بات یاد آ گئی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنی تھی اس بات نے مجھے رلا دیا۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور شہوت خفیہ کا ڈر ہے۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک میں مبتلا ہو جائے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں (لیکن) وہ نہ تو سورج اور چاند کی عبادت کرے گی اور نہ کسی پتھر اور بت کی' بلکہ اپنے اعمال میں ریاکاری کرے گی۔ شہوت خفیہ یہ ہے کہ کوئی شخص تم میں سے صبح روزہ دار ہو پھر اس کے سامنے کوئی ایسی چیز آ جائے جو اس کو پسند ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا روزہ توڑ ڈالے (اور اس طرح اپنی

خواہش پوری کر لے)۔ (مسند احمد)

۵۲- عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: یَکُوْنُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ، فَقِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ؟ قَالَ: ذٰلِکَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَ رَهْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ. رواه احمد ۵/۲۳۵

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر میں تو دوست ہوں گے مگر اندرونی طور پر دشمن ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ کس وجہ سے ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے غرض کی وجہ سے ظاہری دوستی ہوگی اور اندرونی دشمنی کی وجہ سے وہی ایک دوسرے سے خوف زدہ بھی رہیں گے۔ (مسند احمد)

ف: مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی دوستی اور دشمنی کی بنیاد ذاتی اغراض پر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نہیں ہوگی۔

۵۳- عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ، فَقَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا هٰذَا الشِّرْکَ، فَاِنَّهُ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ، فَقَالَ لَهُ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَقُوْلَ: وَ کَیْفَ نَتَّقِیْهِ، وَ هُوَ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُشْرِکَ شَیْئًا نَعْلَمُهُ، وَ نَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُ. رواه احمد ۴/۴۰۳

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیان کیا جس میں یہ ارشاد فرمایا: لوگو! اس شرک (ریاکاری) سے بچتے رہو کہ یہ چیونٹی کے رینگنے کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ ایک شخص کے دل میں سوال پیدا ہوا اس نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم اس سے کیسے بچیں جب کہ یہ چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو "اَللّٰهُمَّ! اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُشْرِکَ شَیْئًا نَعْلَمُهُ، وَ نَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ" ترجمہ: اے اللہ! ہم آپ سے پناہ مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم جانتے ہیں اور آپ سے معافی مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم نہیں جانتے۔ (مسند احمد)

۵۴- عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا اَخْشٰی عَلَیْکُمْ شَهَوَاتِ الْغَیِّ فِیْ بُطُوْنِکُمْ وَ فُرُوْجِکُمْ وَ مُضِلَّاتِ الْهَوٰی. رواہ احمد و البزار و الطبرانی فی الثلاثة و رجاله رجال الصحیح لان ابا الحکم البنانی الراوی عن ابی برزة بینه الطبرانی، فقال: عن ابی الحکم، هو علی بن الحکم، وقد روی له البخاری، و اصحاب السنن، مجمع الزوائد ۱/ ٤٤٦

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ایسی گمراہ کن خواہشات میں پڑ جاؤ جن کا تعلق تمہارے پیٹوں اور شرمگاہوں سے ہے (جیسے حرام کھانا، بدکاری وغیرہ) اور ایسی خواہشات میں پڑ جاؤ جو (تمہیں راہِ حق سے ہٹا کر) گمراہی کی طرف لے جائیں- (مسند احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

۵۵- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ سَامِعَ خَلْقِهٖ، وَ صَغَّرَهٗ، وَحَقَّرَهٗ. رواہ الطبرانی فی الکبیر واحد اسانید الطبرانی فی الکبیر رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۸۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے عمل کو لوگوں کے درمیان مشہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اس ریا والے عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچا دیں گے- (کہ یہ شخص ریا کار ہے) اور اس کو لوگوں کی نگاہ میں چھوٹا اور ذلیل کر دیں گے- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۵۶- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْمُ فِی الدُّنْیَا مَقَامَ سُمْعَةٍ وَ رِیَاءٍ اِلَّا سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ عَلٰی رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. رواہ الطبرانی و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۸۳

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ دنیا میں شہرت اور دکھلانے کے لئے کوئی نیک عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بات کو تمام مخلوق کے سامنے شہرت دیں گے (کہ اس شخص نے نیک اعمال لوگوں کو دکھلانے کے لئے کئے تھے جس کی وجہ سے اس کی رسوائی ہو

گی)۔(طبرانی' مجمع الزوائد)

۵۷- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یُؤْتٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِصُحُفٍ مُخَتَّمَةٍ، فَتُنْصَبُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: اَلْقُوْا هٰذِهٖ وَ اَقْبَلُوْا هٰذِهٖ' فَتَقُوْلُ الْمَلَائِکَةُ: وَ عِزَّتِکَ وَ جَلَالِکَ' مَا رَاَیْنَا اِلَّا خَیْرًا' فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِنَّ هٰذَا کَانَ لِغَیْرِ وَجْهِیْ' وَ اِنِّیْ لَا اَقْبَلُ الْیَوْمَ اِلَّا مَا ابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهِیْ. وَ فِیْ رِوَایَةٍ: فَتَقُوْلُ الْمَلَائِکَةُ: وَ عِزَّتِکَ' مَا کَتَبْنَا اِلَّا مَا عَمِلَ' قَالَ: صَدَقْتُمْ' اِنَّ عَمَلَهٗ کَانَ لِغَیْرِ وَجْهِیْ. رواه الطبرانی فی الاوسط باسنادین' و رجال احدهما رجال الصحیح' و رواه البزار' مجمع الزوائد ۶۳۵/۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مہر شدہ اعمال نامے لائے جائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے نامہ اعمال کے بارے میں فرمائیں گے ان کو قبول کر لو اور بعض لوگوں کے نامہ اعمال کے بارے میں فرمائیں گے ان کو پھینک دو۔ فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت اور جلال کی قسم! ہم نے ان اعمال ناموں میں بھلائی کے علاوہ تو کچھ اور دیکھا نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: وہ اعمال میرے لئے نہیں کئے تھے اور میں آج کے ان ہی اعمال کو قبول کروں گا جو صرف میری رضا کے لئے کئے گئے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت قسم! ہم نے تو وہی لکھا جو اس نے عمل کیا (اور وہ سب اعمال نیک اور اچھے ہی ہیں) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: فرشتو! تم سچ کہتے ہو (لیکن) اس کے اعمال میری رضا کے علاوہ کسی اور غرض کے لئے تھے۔ (طبرانی' بزار' مجمع الزوائد)

۵۸- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: وَ اَمَّا الْمُهْلِکَاتُ: فَشُحٌّ مُطَاعٌ' وَهَوًی مُتَّبَعٌ' وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ. (وهو طرف من الحدیث) رواه البزار و اللفظ له و البیهقی و غیرهما و هو مروی عن جماعة من الصحابة و اسانیده و ان کان لا یسلم شیء منها من مقال فهو بمجموعها حسن ان شاء الله تعالی' الترغیب ۲۸۶/۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: وہ بخل جس کی اطاعت کی جائے یعنی بخل کیا جائے' وہ خواہش نفس جس پر چلا جائے اور آدمی کا اپنے آپ کو بہتر سمجھنا۔ (بزار' بیہقی' ترغیب)

۵۹- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مِنْ اَسْوَءِ النَّاسِ مَنْزِلَةً مَنْ اَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ. رواه البيهقي في شعب الايمان ۳۵۸/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین شخص وہ ہے جو دوسرے کی دنیا کے لئے اپنی آخرت کو برباد کرے یعنی دوسرے کو دنیوی فائدہ پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا کام کر کے اپنی آخرت کو برباد کرے۔ (بیہقی)

۶۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنِّیْ اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰی هٰذِهِ الْاُمَّةِ مُنَافِقٌ عَلِيْمُ اللِّسَانِ. رواه البيهقي في شعب الايمان ۲۸۴/۲

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس امت پر سب سے زیادہ ڈر اس منافق کا ہے جو زبان کا عالم ہو (علم کی باتیں کرتا ہو لیکن ایمان اور عمل سے خالی ہو)۔ (بیہقی)

ف: منافق سے مراد ریاکار یا فاسق ہے۔ (مظاہر حق)

۶۱- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رِيَاءً وَّ سُمْعَةً لَمْ يَزَلْ فِیْ مَقْتِ اللّٰهِ حَتّٰی يَجْلِسَ. تفسير ابن كثير ۱۱۶/۳

حضرت عبداللہ بن قیس خزاعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص کسی نیک کام میں دکھلاوے اور شہرت کی نیت سے لگے تو جب تک وہ اس نیت کو چھوڑ نہ دے اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی میں رہتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۶۲- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِی الدُّنْيَا' اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ اَلْهَبَ فِيْهِ نَارًا. رواه ابن ماجه' باب من لبس شهرة من الثياب' رقم: ۳۶۰۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا لباس پہنا کر اس میں آگ بھڑکا دیں گے۔ (ابن ماجہ)

دعوت و تبلیغ

اپنے یقین و عمل کو درست کرنے اور سارے
انسانوں کو صحیح یقین و عمل پر لانے کے لئے
رسول اللہ ﷺ والے طریقہ محنت کو
سارے عالم میں زندہ کرنے کی کوشش کرنا۔

دعوت اور اس کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ط وَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (یونس: ۲۵)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر یعنی جنت کی طرف دعوت دیتے ہیں اور وہ جسے چاہتے ہیں سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔ (یونس)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (الجمعة: ۲)

ایک جگہ ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنہوں نے ان پڑھ لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا۔ یعنی وہ رسول اُمی اور ان پڑھ ہیں وہ رسول ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں یعنی قرآن کریم کے ذریعہ ان کو دعوت دیتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں اور ایمان لانے کے لئے ان کو آمادہ کرتے ہیں (جس سے

ان کو ہدایت حاصل ہوتی ہے) اور ان کی اخلاقی اصلاح کرتے اور ان کو سنوارتے ہیں' ان کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں اور سنت اور صحیح سمجھ بوجھ کی تعلیم دیتے ہیں- یقیناً ان رسول کی بعثت سے پہلے یہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے- (جمعہ)

وَ قَالَ تَعَالٰی : ﴿وَ لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ کُلِّ قَرْیَۃٍ نَذِیْرًا ☆ فَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا کَبِیْرًا﴾ (الفرقان : ۵۱ ، ۵۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر ہم چاہتے تو (آپ کے علاوہ اسی زمانے میں) ہر بستی میں ایک ایک پیغمبر بھیج دیتے (اور تنہا آپ پر تمام کام نہ ڈالتے لیکن چونکہ آپ کا اجر بڑھانا مقصود ہے اس لئے ہم نے ایسا نہیں کیا تو اس طرح سارا کام تنہا آپ کے سپرد کرنا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے)- (لہٰذا اس نعمت کے شکریہ میں) آپ کافروں کی خوشی کا کام نہ کیجئے یعنی کافر تو اس سے خوش ہوں گے کہ آپ تبلیغ نہ کریں یا کم کریں اور قرآن (میں جو حق کے دلائل ہیں ان) سے ان کفار کا زور وشور سے مقابلہ کیجئے یعنی عام اور تام تبلیغ کیجئے' سب سے کہئے اور بار بار کہئے اور ہمت قوی رکھئے- (فرقان)

وَ قَالَ تَعَالٰی : ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ﴾ (النحل : ۱۲۵)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ دعوت دیجئے- (نحل)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (الذاریات : ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور سمجھاتے رہئے کیونکہ سمجھانا ایمان والوں کو نفع دیتا ہے- (ذاریات)

وَ قَالَ تَعَالٰی : ﴿یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ☆ قُمْ فَاَنْذِرْ ☆ وَ رَبَّکَ فَکَبِّرْ﴾ (المدثر: ۱-۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اے کپڑا اوڑھنے والے! اپنی جگہ سے اٹھیے اور ڈرائیے اور اپنے ربّ کی بڑائیاں بیان کیجئے- (مدثر)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ﴾ (الشعراء:۳)

رسول ﷺ سے خطاب ہے: شاید آپ ان کے ایمان نہ لانے پر غم کھاتے کھاتے اپنی جان دے دیں گے- (شعراء)

وَ قَالَ تَعَالٰی : ﴿ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴾ (التوبة : ۱۲۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بلاشبہ تمہارے پاس ایک ایسے رسول تشریف لائے ہیں جو تم ہی میں سے ہیں، تم کو کسی قسم کی تکلیف کا پہنچنا ان پر بہت گراں گذرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے انتہائی خواہشمند ہیں (ان کی یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے) بالخصوص مسلمانوں پر بڑے شفیق اور نہایت مہربان ہیں۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُکَ عَلَیْهِمْ حَسَرٰتٍ ﴾ (فاطر:۸)

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: ان کے ایمان نہ لانے پر پچھتا پچھتا کر، کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے۔ (فاطر)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَکَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ☆ یَغْفِرْلَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ وَ یُؤَخِّرْکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ط اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ م لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ☆ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْٓ اِلَّا فِرَارًا ☆ وَّ اِنِّیْ کُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَلَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَکْبَرُوا اسْتِکْبَارًا ☆ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ☆ ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ☆ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ قف اِنَّهٗ کَانَ غَفَّارًا ☆ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِدْرَارًا ☆ وَیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْهٰرًا ☆ مَالَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ☆ وَ قَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا ☆ اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ☆ وَ جَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ☆ وَاللّٰهُ اَنْبَتَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ☆ ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ فِیْهَا وَ یُخْرِجُکُمْ اِخْرَاجًا ☆ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ☆ لِّتَسْلُکُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا﴾ (نوح : ۱-۲۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے پاس یہ حکم دے کر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو ڈرایئے اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم! میں تمہیں صاف طور

پر نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ان سے ڈرتے رہو اور میرا کہنا مانو (ایسا کرنے پر) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دیں گے اور موت کے مقررہ وقت تک عذاب کو مؤخر رکھیں گے یعنی دنیا میں بھی عذاب سے حفاظت رہے گی اور آخرت میں عذاب کا نہ ہونا تو ظاہر ہے- جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت آ جاتا ہے تو پھر اس کو پیچھے نہیں ہٹایا جا سکتا یعنی ایمان اور تقویٰ کی برکت سے عذاب سے حفاظت ہو جائے گی مگر موت بہر حال آ کر رہے گی- کاش تم یہ بات سمجھتے (جب ایک لمبی مدت تک ان باتوں کا اثر قوم پر نہ ہوا تو) نوح (علیہ السلام) نے دعا کی: میرے ربّ میں اپنی قوم کو رات دن' دعوت دیتا رہا- مگر وہ میرے بلانے پر دین سے اور بھی زیادہ بھاگنے لگے- جب بھی میں ان کو ایمان کی دعوت دیتا تا کہ ان کے ایمان کے سبب آپ ان کو بخش دیں تو وہ لوگ کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونس لیتے اور اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیتے (تا کہ وہ مجھ کو نہ دیکھیں اور میں ان کو نہ دیکھوں) اور (شرارت پر) اڑ گئے اور بے حد تکبر کیا- پھر (بھی میں ان کو مختلف طریقوں سے نصیحت کرتا رہا چنانچہ) میں نے انہیں برملا بھی بلایا پھر میں نے ان کو علانیہ بھی سمجھایا اور پوشیدہ طور پر بھی سمجھایا یعنی جو طریقہ بھی ان کی ہدایت کا ہوسکتا تھا اس کو چھوڑا نہیں- عام مجمعوں میں میں نے ان کو دعوت دی' پھر خاص طور پر ان کے گھروں پر جا کر بھی علانیہ اور کھول کھول کر بیان کیا اور خاموشی کے ساتھ چپکے چپکے ان کو نفع نقصان سے آگاہ کیا اور (اسی سمجھانے کے سلسلہ میں) میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے رب کے سامنے استغفار کرو' بیشک وہ بڑے بخشنے والے ہیں- اس استغفار پر اللہ تعالیٰ کثرت سے تم پر بارشیں برسائیں گے اور تمہارے مال اور اولاد میں برکت دیں گے اور تمہارے لئے بہت سے باغ لگا دیں گے اور تمہارے لئے نہریں جاری کر دیں گے- تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا خیال نہیں رکھتے' حالانکہ انہوں نے تمہیں کئی مرحلوں میں بنایا ہے- کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اوپر تلے سات آسمان بنائے ہیں اور ان آسمانوں میں چاند کو چمکتا ہوا بنایا اور سورج کو چراغ (کی طرح روشن) بنا دیا- اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا پھر تمہیں (مرنے کے بعد) زمین ہی میں لوٹا دیں گے اور (قیامت میں) اس زمین سے تم کو باہر لے

آ ئیں گے- اور اللہ تعالیٰ ہی نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا تا کہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو پھرو یعنی زمین پر چلنے پھرنے میں راستہ کی کوئی رکاوٹ نہیں- (نوح)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿قَالَ فِرْعَوْنُ وَ مَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ☆ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ط اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ☆ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ☆ قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ☆ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ☆ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ط اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (الشعراء:۲۳-۲۸)

وَ قَالَ تَعَالٰی فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ: ﴿قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰی ☆ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ☆ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ☆ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ج لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَی ☆ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً﴾ (طه : ۴۹ - ۵۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فرعون نے کہا کہ ربّ العالمین کیا چیز ہے- موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے رب ہیں' اگر تمہیں یقین آئے- فرعون نے اپنے اردگرد بیٹھنے والوں سے کہا کہ کیا تم سن رہے ہو؟ (کیسی بے کار باتیں کر رہا ہے' لیکن موسیٰ (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان جاری رکھا اور) فرمایا کہ وہی تمہارے رب ہیں اور وہی تمہارے پچھلے باپ دادوں کے ربّ ہیں- فرعون اپنے لوگوں سے کہنے لگا یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے بلاشبہ کوئی دیوانہ ہے- موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ وہی مشرق ومغرب اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کے ربّ ہیں- اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو- (شعراء)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) کی دعوت کو اس طرح ذکر فرمایا: فرعون نے کہا موسیٰ (یہ بتاؤ کہ) تم دونوں کا رب کون ہے؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا ہم دونوں کا (بلکہ سب کا) رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب صورت وشکل عطا فرمائی پھر (تمام مخلوقات کو ہر قسم کے فائدے حاصل

کرنے کی) سمجھ عطا فرمائی - (فرعون نے موسیٰ علیہ السلام) کا معقول جواب سن کر بے ہودہ سوالات شروع کر دیئے اور) کہا اچھا پچھلے لوگوں کے حالات بتایئے - موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں کا علم میرے ربّ کے پاس لوح محفوظ میں ہے - میرے ربّ (ایسے جاننے والے ہیں کہ) نہ غلطی کرتے ہیں نہ بھولتے ہیں (ان لوگوں کے اعمال کا صحیح صحیح علم میرے ربّ کو حاصل ہے - پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ایسی عام صفات بیان فرمائیں جسے ہر عامی آدمی بھی سمجھ سکتا ہے - چنانچہ فرمایا) وہ ربّ ایسے ہیں جنہوں نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس زمین میں تمہارے لئے راستے بنائے - اور آسمان سے پانی برسایا - (طٰہٰ)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَکَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ لا وَ ذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰهِ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ﴾ (ابراھیم : ٥)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف لاؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصیبت اور راحت کے جو واقعات ان کو پیش آتے رہے ہیں وہ واقعات ان کو یاد دلاؤ کیونکہ ان واقعات میں ہر صبر کرنے والے، شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں - (ابراہیم)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿اُبَلِّغُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَکُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ﴾ (الاعراف: ٦٨)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ) میں تمہیں اپنے ربّ کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں - (اعراف)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ قَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَھْدِکُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ☆ یٰقَوْمِ اِنَّمَا ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَۃَ ھِیَ دَارُ الْقَرَارِ ☆ مَنْ عَمِلَ سَیِّئَۃً فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَھَا وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ ھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یُرْزَقُوْنَ فِیْھَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ☆ وَ یٰقَوْمِ مَالِیْٓ اَدْعُوْکُمْ اِلَی النَّجٰوۃِ وَ تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَی النَّارِ ☆ تَدْعُوْنَنِیْ لِاَکْفُرَ بِاللّٰهِ وَ اُشْرِکَ بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ اَنَا اَدْعُوْکُمْ اِلَی الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ☆

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَا فِی الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَا اِلَی اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ☆ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ☆فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ﴾ (المؤمن : ۳۸-۴۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (فرعون کی قوم میں سے) وہ آدمی جو (موسیٰ علیہ السلام پر) ایمان لایا تھا (اور اس نے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا) اپنی قوم سے کہا: میرے بھائیو! تم میری پیروی کرو میں تمہیں نیکی کا راستہ بتاؤں گا- میرے بھائیو! دنیا کی زندگی محض چند روز ہے اور ٹھہرنے کا مقام تو آخرت ہے جو برے کام کرے گا اس کو بدلہ بھی ویسا ہی ملے گا اور جس نے نیک کام کیا چاہے مرد یا عورت روزی ملے گی- میرے بھائیو! آخر کیا بات ہے کہ میں تم کو نجات کی دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی دعوت دیتے ہو- تم مجھے اس بات کی طرف دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا منکر ہو جاؤں اور ان کے ساتھ اسے شریک کروں جسے میں جانتا بھی نہیں اور میں تمہیں زبردست' گناہ بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں- اور سچی بات تو یہ ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو وہ نہ دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں اور یقیناً ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس واپس جانا ہے اور بیشک بندگی کی حد سے نکلنے والے ہی دوزخی ہیں- میں تم سے جو کچھ کہہ رہا ہوں تم میری اس بات کو آگے چل کر یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں' بیشک تمام بندے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں- (نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے اس مؤمن کو ان لوگوں کی بری چالوں سے محفوظ رکھا اور خود فرعونیوں پر بدترین عذاب نازل ہوا- (مومن)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ (لقمان:۱۷۱)

(حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی جس کو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا) میرے پیارے بیٹے! نماز پڑھا کرو' اچھے کاموں کی نصیحت کیا کرو' برے کاموں سے منع کرو اور جو مصیبت تم پر آئے اس کو برداشت کیا کرو' بیشک یہ ہمت کے کام ہیں قمان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَانِ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰی رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ☆ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾ (الاعراف: ١٦٤-١٦٦)

(بنی اسرائیل کو ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا' کچھ لوگوں نے اس حکم پر عمل کیا' کچھ لوگوں نے نافرمانی کی اور کچھ نے نافرمانوں کو نصیحت کی- اس واقعہ کو ان آیات میں بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے) اور وہ وقت قابل ذکر ہے جب بنی اسرائیل کی ایک جماعت جو کہ نافرمانی نہیں کرتی تھی' (اور نہ ہی نافرمانی کرنے والوں کو روکتی تھی) اس نے ان لوگوں سے کہا جو نصیحت کیا کرتے تھے کہ تم ایسے لوگوں کو نصیحت کیوں کر رہے ہو جن کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والے ہیں یا ان کو سخت سزا دینے والے ہیں- اس پر نصیحت کرنے والوں نے جواب دیا کہ ہم اس لئے نصیحت کر رہے ہیں تا کہ تمہارے (اور اپنے) رب کے سامنے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ کہہ سکیں کہ اے اللہ ہم نے تو کہا تھا مگر انہوں نے نہ سنا' ہم معذور ہیں) اور اس امید پر بھی کہ شاید یہ باز آ جائیں (اور ہفتہ کے دن شکار کرنا چھوڑ دیں) پھر جب ان لوگوں نے اس حکم کو چھوڑے ہی رکھا جس حکم پر عمل کرنے کی ان کو نصیحت کی جاتی رہی تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس برے کام سے منع کیا کرتے تھے اور نافرمانوں کو نافرمانی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے شدید عذاب میں مبتلا کر دیا- (اعراف)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ☆ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ﴾ (هود: ١١٦-١١٧)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو قومیں تم سے پہلے ہلاک ہو چکی ہیں ان میں ایسے سمجھدار لوگ کیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو ملک میں فساد پھیلانے سے منع کرتے البتہ چند آدمی ایسے تھے جو فساد سے روکتے تھے جنہیں ہم نے عذاب سے بچا لیا ان میں

ایسے سمجھدار لوگ نہ تھے جو ان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے' چند لوگ یہ کام کرتے رہے تو وہ عذاب سے بچا لئے گئے) اور جو نافرمان تھے وہ جس ناز و نعمت میں تھے اس کے پیچھے پڑھے رہے اور وہ جرائم کے عادی ہو چکے تھے' اور آپ کے رب کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ ان بستیوں کو جن کے رہنے والے (اپنی اور دوسروں کی) اصلاح میں لگے ہوں' ناحق (بلاوجہ) تباہ و برباد کر دیں۔ (ھود)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالْعَصْرِ ☆ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ☆ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (العصر)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: زمانے کی قسم! بے شک انسان بڑے خسارے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے اور ایک دوسرے کو اعمال کی پابندی کی تاکید کرتے رہے (یہ لوگ البتہ پورے پورے کامیاب ہیں)۔ (عصر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ (ال عمران: ۱۱۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے بھیجی گئی ہو۔ تم نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ﴾ (یوسف: ۱۰۸)

رسول اللہ ﷺ سے خطاب ہے: آپ فرما دیجئے میرا راستہ تو یہی ہے کہ میں پوری بصیرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور جو میری پیروی کرنے والے ہیں وہ بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں)۔ (یوسف)

وَقَالَ تَعَالٰی. ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ یُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾ (التوبة: ۷۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دینی مددگار ہیں جو نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ضرور رحم فرمائیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہیں، حکمت والے ہیں۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدة: ۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ☆ وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ☆ وَ مَا یُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ مَا یُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ﴾ (حٰمٓ السجدة: ۳۳-۳۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک عمل کرے اور (فرماں برداری کے اظہار کے لئے) کہے کہ میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔ نیکی اور برائی برابر نہیں ہوتی (بلکہ ہر ایک کا اثر جدا ہے) تو آپ (اور آپ کے ماننے والے) برائی کا جواب بھلائی سے دیں (مثلاً غصہ کے جواب میں بردباری، سختی کے جواب میں نرمی) چنانچہ اس بہترین برتاؤ کا اثر یہ ہوگا کہ جس شخص کو آپ سے دشمنی تھی وہ ایک دم ایسا ہو جائے گا جیسے کوئی ہمدرد دوست ہوتا ہے، اور یہ بات برداشت کرنے والوں ہی کو نصیب ہوتی ہے، اور یہ بات بڑی قسمت والے ہی کو ملتی ہے (اس آیت سے معلوم ہوا کہ داعی الی اللہ کو بہت زیادہ صبر واستقلال اور عمدہ اخلاق کی ضرورت ہے)۔ (حٰمٓ سجدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ﴾ (التحريم: ٦)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں- اس آگ پر ایسے سخت دل اور زور آور فرشتے مقرر ہیں کہ ان کو جو حکم بھی اللہ تعالیٰ دیتے ہیں وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ وہی کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے- (تحریم)

وَقَالَ تعالٰی: ﴿اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ﴾ (الحج: ٤١)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ مسلمان لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں تب بھی یہ لوگ (خود بھی) نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور (دوسروں کو بھی) نیک کام کرنے کو کہیں اور برے کاموں سے منع کریں اور ہر کام کا انجام تو اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے- (حج)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ ھٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَھِیْدًا عَلَیْکُمْ وَ تَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ﴾ (الحج: ۷۸)

ایک جگہ ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے محنت کیا کرو جیسا محنت کرنے کا حق ہے- انہوں نے تمام دنیا میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے تم کو چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی (لہٰذا دین کا کام آسان ہے- اور جو اسلام کے احکام تم کو دیئے گئے ہیں وہ دینِ ابراہیمی کے مطابق ہیں اس لئے) تم اپنے باپ ابراہیم کے دین پر قائم رہو- اللہ تعالیٰ نے تمہارا لقب قرآن کے نازل ہونے سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی مسلمان رکھا ہے یعنی فرماں بردار اور وفا شعار- تم کو ہم نے اس لئے منتخب کیا ہے تاکہ محمد ﷺ تمہارے لئے گواہ ہوں اور تم دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں گواہ بنو- (حج)

ف: مطلب یہ ہے قیامت کے دن جب دوسری امتیں انکار کریں گی کہ انبیاء نے ہم کو تبلیغ نہیں کی تو وہ انبیاء امت محمدیہ کو بطور گواہ پیش کریں گے- یہ امت گواہی دے گی کہ بیشک پیغمبروں نے دعوت و تبلیغ کی' جب سوال ہو گا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا؟

جواب دیں گے کہ ہم کو ہمارے نبی نے بتایا تھا اور پھر رسول اللہ ﷺ اپنی امت کی گواہی کے معتبر ہونے کی تصدیق فرمائیں گے۔
بعض مفسرین نے آیت کا مفہوم بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے تمہیں اس لئے چن لیا ہے تاکہ رسول تم کو بتائیں اور سکھائیں اور تم دوسرے لوگوں کو بتاؤ اور سکھاؤ۔ (کشف الرحمان)

احادیثِ نبویہ

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمِّهٖ: قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ لَکَ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ، قَالَ: لَوْ لَا اَنْ تُعَیِّرَنِیْ قُرَیْشٌ یَقُوْلُوْنَ: اِنَّمَا حَمَلَهُ عَلٰی ذٰلِکَ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَیْنَکَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: "اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ" الْآیَة. (رواه مسلم، باب الدلیل علی صحة اسلام .....، رقم: ۱۳۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابوطالب کی وفات کے وقت) ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ کہہ لیجئے تاکہ میں قیامت کے دن آپ کا گواہ بن جاؤں۔ ابوطالب نے جواب دیا: اگر قریش کے اس طعنہ کا ڈر نہ ہوتا کہ ابوطالب نے صرف موت کی گھبراہٹ سے کلمہ پڑھا ہے تو میں کلمہ پڑھ کر ضرور آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:
﴿اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ﴾
ترجمہ: "آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں ہدایت دے دیں"۔ (مسلم)

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَ کَانَ لَهٗ صَدِیْقًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ، فَلَقِیَهٗ، فَقَالَ: یَا اَبَا الْقَاسِمِ، فُقِدْتَ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِکَ، وَ اتَّهَمُوْکَ بِالْعَیْبِ لِاٰبَائِهَا وَ اُمَّهَاتِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَدْعُوْکَ اِلَی اللّٰهِ" فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ کَلَامِهٖ اَسْلَمَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَانْطَلَقَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ مَا بَیْنَ

اَلْاَخْشَبَیْنِ اَحَدٌ اَکْثَرَ سُرُوْرًا مِنْهُ بِاِسْلَامِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَ مَضٰی اَبُوْبَکْرٍ فَرَاحَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدٍ وَ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَاَسْلَمُوْا، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ بِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالْاَسَدِ وَ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِی الْاَرْقَمِ، فَاَسْلَمُوْا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. (البدایة و النهایة ۳/۸۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں رسول اللہ ﷺ کے دوست تھے- ایک دن رسول اللہ ﷺ کی ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلے- آپ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو عرض کیا: ابوالقاسم (یہ رسول اللہ ﷺ کی کنیت ہے) آپ اپنی قوم کی مجلسوں میں دکھائی نہیں دیتے اور لوگ آپ پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ آپ ان کے باپ دادا میں عیوب نکالتے ہیں- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں- رسول اللہ ﷺ کی بات ختم ہوتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے- رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکرؓ کے اسلام لانے پر جتنے خوش تھے مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کوئی شخص کسی بات کی وجہ سے اتنا خوش نہ تھا- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کے پاس (دعوت دینے کے لئے) تشریف لے گئے، یہ حضرات بھی مسلمان ہو گئے- دوسرے روز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت عثمان بن مظعون، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت عبدالرحمان بن عوف، حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد اور حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہم کو لے کر حاضر ہوئے اور یہ سب حضرات بھی مسلمان ہو گئے (دو دن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دعوت سے نو حضرات نے اسلام قبول کیا)- (البدایہ والنہایہ)

۳- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (فِیْ قِصَّةِ اِسْلَامِ اَبِیْ قُحَافَةَ): فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَکَّةَ یَوْمَ الْفَتْحِ) وَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَتٰی اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَبِیْهِ یَقُوْدُهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: هَلَّا تَرَکْتَ الشَّیْخَ فِیْ بَیْتِهِ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا آتِیْهِ فِیْهِ؟ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هُوَ اَحَقُّ اَنْ يَمْشِيَ اِلَيْكَ مِنْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَيْهِ ، قَالَ: فَاَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اَسْلِمْ' فَاَسْلَمَ' وَ دَخَلَ بِهِ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ رَاْسُهُ كَاَنَّهَا ثَغَامَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : غَيِّرُ وَ اهٰذَا مِنْ شَعْرِهٖ. رواہ احمد و الطبرانی و رجالھما ثقات' مجمع الزوائد ۲۰۴/۶

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (فتح مکہ کے دن) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور مسجد حرام تشریف لے گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد ابوقحافہ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کی خدمت میں لائے- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: ابوبکر! ان بڑے میاں کو گھر میں کیوں نہیں رہنے دیا کہ میں خود ان کے پاس گھر آ جاتا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان پر زیادہ حق بنتا ہے کہ یہ آپ کے پاس چل کر آئیں بجائے اس کے کہ آپ ان کے پاس تشریف لے جائیں- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے سامنے بٹھایا اور ان کے سینہ پر ہاتھ مبارک پھیر کر ارشاد فرمایا: آپ مسلمان ہو جائیں- چنانچہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے- جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو ان کے سر کے بال' ثغامہ درخت کی طرح سفید تھے- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان بالوں کی سفیدی کو (مہندی وغیرہ لگا کر) بدل دو-

(مسند احمد' طبرانی' مجمع الزوائد)

ف: ثغامہ ایک درخت ہے جو برف کے مانند سفید ہوتا ہے- (مجمع بحار الانوار)

۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ" اَتَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّفَا فَصَعِدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ نَادٰى: يَا صَبَاحَاهُ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ بَيْنَ رَجُلٍ يَجِيْءُ اِلَيْهِ وَ بَيْنَ رَجُلٍ يَبْعَثُ رَسُوْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ' يَا بَنِيْ فِهْرٍ' يَا بَنِيْ كَعْبٍ' اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ صَدَّقْتُمُوْنِيْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ! قَالَ: فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْلَهَبٍ - لَعَنَهُ اللّٰهُ - تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ! اَمَا دَعَوْتَنَا اِلَّا لِهٰذَا؟ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: "تَبَّتْ

يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ" (اخرجه الامام احمد، البداية و النهاية ۳/۸۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے و انذر عشیرتک الاقربین آیت نازل فرمائی "اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے" آپ نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر زور سے پکارا یا صباحاہ "یعنی لوگو! صبح دشمن حملہ کرنے والا ہے" اس لئے یہاں جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے کوئی خود آیا، کسی نے اپنا قاصد بھیج دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عبدالمطلب، بنوفہر، بنوکعب! ذرا یہ تو بتاؤ اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں گھڑ سواروں کا ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے کیا تم مجھے سچا مان لو گے؟ سب نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک سخت عذاب آنے سے پہلے اس سے ڈرانے والا ہوں۔ ابولہب ملعون بولا (نعوذ باللہ) تو ہمیشہ کے لئے برباد ہو جائے، ہمیں محض اس لئے بلایا تھا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ﴾ سورت نازل فرمائی جس میں فرمایا: ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔ (مسند احمد، البدایہ والنہایہ)

۵- عَنْ مُنِيْبٍ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ هُوَ يَقُوْلُ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا" فَمِنْهُمْ مَنْ تَفَلَ فِيْ وَجْهِهٖ، وَ مِنْهُمْ مَنْ حَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَ مِنْهُمْ مَنْ سَبَّهٗ حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ، فَاَقْبَلَتْ جَارِيَةٌ بِعُسٍّ مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَ يَدَيْهِ، وَ قَالَ: يَابُنَيَّةُ! لَا تَخْشَيْ عَلٰى اَبِيْكِ غَيْلَةً وَ لَا ذِلَّةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذِهٖ؟ قَالُوْا: زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ هِيَ جَارِيَةٌ وَ ضِيْئَةٌ. رواه الطبرانی و فیه: منیب بن مدرك و لم اعرفه، و بقية رجاله ثقات. مجمع الزوائد ۶/۱۸ و فی الحاشية: منيب بن مدرك ترجمه البخاری فی تاريخه و ابن ابی حاتم و لم يذكرا فيه جرحا و لا تعديلا.

حضرت منیب ازدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے زمانہ جاہلیت میں دیکھا آپ فرما رہے تھے: لوگو! "لا الہ الا اللہ" کہو کامیاب ہو جاؤ گے۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے کوئی تو آپ کے چہرے پر تھوک رہا تھا اور کوئی آپ پر مٹی ڈال رہا تھا اور کوئی آپ کو گالیاں دے رہا تھا (اور یونہی ہوتا رہا) یہاں

تک کہ آدھا دن گزر گیا- پھر ایک لڑکی پانی کا پیالہ لے کر آئی جس سے آپ نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا اور فرمایا: میری بیٹی! نہ تو تم اپنے باپ کے اچانک قتل ہونے سے ڈرو اور نہ کسی قسم کی ذلت کا خوف رکھو- میں نے پوچھا یہ لڑکی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں- وہ ایک خوبصورت بچی تھی- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اَنْ اَظْهَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا اَرْسَلْتُ اِلَيْهِ اَرْبَعِيْنَ فَارِسًا مَعَ عَبْدِ شَرٍّ فَقَدِمُوْا عَلَيْهِ بِكِتَابِيْ فَقَالَ لَهٗ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: عَبْدُ شَرٍّ قَالَ: بَلْ اَنْتَ عَبْدُ خَيْرٍ، فَبَايَعَهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ كَتَبَ مَعَهُ الْجَوَابَ اِلٰى حَوْشَبٍ ذِيْ ظُلَيْمٍ فَاٰمَنَ حَوْشَبٌ. (الاصابة ۳۸۲/۱)

حضرت محمد بن عثمان اپنے دادا حضرت حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو غلبہ دیدیا تو میں نے عبد شر کے ساتھ آپ کی خدمت میں چالیس سواروں کی ایک جماعت بھیجی- وہ میرا خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے- رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا (میرا نام) عبدشر یعنی برائی والا ہے- آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم عبد خیر (بھلائی والے) ہو (پھر آپ ﷺ انہیں اسلام کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گئے) آپ ﷺ نے ان کو اسلام پر بیعت فرمالیا- راوی کہتے ہیں کہ آپؐ نے خط کا جواب لکھا اور ان کے ہاتھ حوشب کو بھیجا (جس میں اسلام قبول کرنے کی دعوت تھی) حوشب (اس خط کو پڑھ کر) ایمان لے آئے- (اصابہ)

۷- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ. رواه مسلم، باب بيان كون النهي عن المنكر من الايمان......، رقم: ۱۷۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے

ہاتھ سے بدل دے اگر (ہاتھ سے بدلنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کو بدل دے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے یعنی اس برائی کا دل میں غم ہو اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ (مسلم)

۸- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَ الْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلٰى سَفِينَةٍ، فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا: لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَ لَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَاِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَ مَا اَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَ اِنْ اَخَذُوا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَ نَجَوْا جَمِيْعًا. رواہ البخاری، باب ھل یقرع فی القسمۃ و الاستھام فیہ؟ رقم: ۲۴۹۳

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہے اور اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے ان لوگوں کی طرح ہے (جو ایک بڑی کشتی پر سوار ہوں)۔ قرعہ سے کشتی کی منزلیں مقرر ہو گئی ہوں کہ بعض لوگ کشتی کے اوپر کے حصہ میں ہوں اور بعض لوگ نیچے کے حصہ میں ہوں۔ نیچے کی منزل والوں کو جب پانی لینے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اوپر آتے ہیں اور اوپر کی منزل پر بیٹھنے والوں کے پاس سے گذرتے ہیں۔ انہوں نے سوچا کہ اگر ہم اپنے (نیچے کے) حصے میں سوراخ کر لیں (تاکہ اوپر جانے کے بجائے سوراخ سے پانی لے لیں) اور اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو کیا ہی اچھا ہو) اب اگر اوپر والے نیچے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں اور ان کو ان کی اس رائے سے نہ روکیں (اور وہ سوراخ کر لیں) تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے (سوراخ نہیں کرنے دیں گے) تو وہ خود بھی اور دوسرے تمام مسافر بھی بچ جائیں گے۔ (بخاری)

ف: اس حدیث میں دنیا کی مثال ایک کشتی سے دی گئی ہے جس میں سوار جماعت ایک دوسرے کی غلطی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ساری دنیا کے انسان ایک قوم کی طرح ایک کشتی میں سوار ہیں۔ ایک کشتی میں فرماں بردار بھی ہیں اور نافرمان بھی ہیں۔ اگر نافرمانی عام ہوئی تو اس سے صرف وہی طبقہ متاثر نہیں ہوگا

جو اس نافرمانی میں مبتلا ہے بلکہ پوری قوم' پوری دنیا متاثر ہو گی- اس لئے انسانی معاشرہ کو تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو روکا جائے اگر ایسا نہیں ہوگا تو سارا معاشرہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہو سکتا ہے-

۹-- عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى تَعْمَلَ الْخَاصَّةُ بِعَمَلٍ تَقْدِرُ الْعَامَّةُ اَنْ تُغَيِّرَهُ' وَ لَا تُغَيِّرُهُ' فَذَاكَ حِيْنَ يَاْذَنُ اللّٰهُ فِيْ هَلَاكِ الْعَامَّةِ وَ الْخَاصَّةِ. رواه الطبراني و رجاله ثقات' مجمع الزوائد ۵۲۸/۷

حضرت عرس بن عمیرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی غلطیوں پر سب کو (جو اس غلطی میں مبتلا نہیں ہیں) عذاب نہیں دیتے البتہ سب کو اس صورت میں عذاب دیتے ہیں جب کہ فرماں بردار باوجود قدرت کے نافرمانی کرنے والوں کو نہ روکیں- (طبرانی' مجمع الزوائد)

۱۰-- عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) عَنِ الرَّسُوْلِ ﷺ قَالَ: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ! قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ' فَاِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهُ. رواه البخاري' باب قول النبي ﷺ لا ترجعوا بعدي كفارا......' رقم: ۷۰۷۸

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حج کے موقع پر دس ذوالحجہ کو منیٰ میں خطبہ کے اخیر میں) ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام نہیں پہنچا دیئے (صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا: جی ہاں' آپ نے پہنچا دیئے- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! آپ (ان لوگوں کے اقرار پر) گواہ ہو جائیں- پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے کہ بسا اوقات دین کی باتیں جس کو پہنچائی جائیں وہ پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے- (بخاری)

ف: اس حدیث شریف میں اس بات کی تاکید فرمائی گئی کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کی جو بات سنی جائے اسے سننے والا اپنی ذات تک محدود نہ رکھے بلکہ

اسے دوسرے لوگوں تک پہنچائے ممکن ہے وہ لوگ اسے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں۔ (فتح الباری)

۱۱- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَ الَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ. رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن' باب ماجاء فی الا مر بالمعروف و النهی عن المنکر' رقم: ٢١٦٩

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے' تم ضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ عنقریب تم پر اپنا عذاب بھیج دیں گے پھر تم دعا بھی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول نہ کریں گے۔ (ترمذی)

۱۲- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَنَهْلِكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ. رواہ البخاری' باب یاجوج و ما جوج' رقم: ٧١٣٥

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ ایسی حالت میں بھی ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں جب برائی عام ہو جائے۔ (بخاری)

۱۳- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ' فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: اَسْلِمْ' فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَ هُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ' فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ. رواہ البخاری' باب اذا اسلم الصبی فمات......' رقم: ١٣٥٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک یہودی لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے باپ کو دیکھا جو وہیں تھا۔ اس نے کہا ابو القاسم (ﷺ) کی بات مان لو۔ چنانچہ وہ

مسلمان ہو گیا- تب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے اس لڑکے کو (جہنم کی) آگ سے بچا لیا- (بخاری)

۱۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ، وَ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَ وَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ. رواه ابن ماجه، باب من كان مفتاحا للخير، رقم: ۲۳۸

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دین نعمتوں کے خزانے ہیں- ان نعمتوں کے خزانوں کے لئے کنجیاں ہیں- خوش خبری ہو اس بندہ کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ بھلائی کی چابی (اور) برائی کا تالہ بنا دیں یعنی ہدایت کا ذریعہ بنا دیں- اور تباہی ہے اس بندہ کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ برائی کی چابی (اور) بھلائی کا تالہ بنا دیں یعنی گمراہی کا ذریعہ بنے- (ابن ماجہ)

۱۵- عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَ لَقَدْ شَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.

رواه البخاري، باب من لا يثبت على الخيل ۳/۱۱۰۴ دار ابن كثير دمشق

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر دعا دی اے اللہ! اسے اچھا گھڑ سوار بنا دیجئے اور خود سیدھے راستہ پر چلتے ہوئے دوسروں کو بھی سیدھا راستہ بتانے والا بنا دیجئے- (بخاری)

۱۶- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: لَا يَحْقِرْ اَحَدُكُمْ نَفْسَهُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَحْقِرُ اَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَرٰى اَمْرًا لِلّٰهِ عَلَيْهِ فِيْهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ كَذَا وَ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ: خَشْيَةُ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ: فَاِيَّايَ، كُنْتَ اَحَقَّ اَنْ تَخْشٰى. رواه ابن ماجه، باب الامر بالمعروف و النهي عن المنكر، رقم: ۴۰۰۸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: تم میں کوئی اپنے آپ کو گھٹیا نہ سمجھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اپنے آپ کو گھٹیا سمجھنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی ایسی بات دیکھے جس کی اصلاح کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہو لیکن یہ اس معاملہ میں کچھ نہ بولے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن فرمائیں گے کہ تمہیں کس چیز نے فلاں فلاں معاملہ میں بات کرنے سے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: لوگوں کے ڈر کی وجہ سے نہیں بولا تھا کہ وہ مجھے تکلیف پہنچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس بات کا زیادہ حق دار تھا کہ تم مجھ ہی سے ڈرتے۔ (ابن ماجہ)

ف: اللہ تعالیٰ کی طرف سے برائی کو روکنے کی جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے لوگوں کے ڈر کی وجہ سے اس ذمہ داری کو پورا نہ کرنا اپنے کو گھٹیا سمجھنا ہے۔

۱۷- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَوَّلَ مَادَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ : يَا هٰذَا! اتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ، فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اَكِيْلَهُ وَ شَرِيْبَهُ وَ قَعِيْدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ: "لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ" اِلٰى قَوْلِهٖ. "فٰسِقُوْنَ" (المائدة : ۷۸-۸۱) ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ! لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ لَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ، وَ لَتَاْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا، وَ لَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا. رواه ابو داؤد، باب الامر و النهى، رقم : ٤٣٣٦

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں سب سے پہلی کمی یہ پیدا ہوئی کہ جب ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا اور اس سے کہتا فلانے! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جو کام تم کر رہے ہو اسے چھوڑ دو اس لئے کہ وہ کام تمہارے لئے جائز نہیں۔ پھر دوسرے دن اس سے ملتا تو اس کے نہ ماننے پر بھی وہ اپنے تعلقات کی وجہ سے اس کے ساتھ کھانے پینے میں اور اٹھنے بیٹھنے میں ویسا ہی معاملہ کرتا جیسا کہ اس سے پہلے تھا۔ جب عام طور پر ایسا ہونے لگا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرماں

برداروں کے دل نافرمانوں کی طرح سخت کر دیئے- رسول اللہ ﷺ نے لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ م بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَى بْنِ مَرْیَمَ سے فٰسِقُوْنَ تک پڑھا (پہلی دو آیات کا ترجمہ یہ ہے) ''بنی اسرائیل پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی لعنت کی گئی' یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے نکل جاتے تھے- جس برائی میں وہ مبتلا تھے اس سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے- واقعی ان کا یہ کام بیشک برا تھا''- اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے بڑی تاکید سے یہ حکم فرمایا کہ تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو' ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو اور اسے حق پر روکے رکھو- (ابوداؤد)

١٨- عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: یٰاَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ: ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ﴾ (المائدة: ١٠٥) وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰى یَدَیْهِ اَوْشَكَ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ.

رواه الترمذی وقال: حدیث صحیح' باب ماجاء فی نزول العذاب اذا لم یغیر المنكر' رقم: ٢١٦٨

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو تم یہ آیت پیش کرتے ہو یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ج لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ''اے ایمان والو فکر کرو' جب تم سیدھی راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں'' اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھیں اور اسے ظلم سے نہ روکیں' تو وہ وقت دور نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عمومی عذاب میں مبتلا فرما دیں- (ترمذی)

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ تم آیت کا مفہوم یہ سمجھتے ہو کہ جب انسان خود ہدایت پر ہو تو اس کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ضروری نہیں کیونکہ دوسروں کے بارے میں اس سے پوچھ گچھ نہیں ہوگی- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرما کر آیت کے اس غلط مفہوم کی تردید فرمائی ہے جس سے یہ واضح ہوا کہ حتی الامکان برائی سے روکنا امت کی ذمہ داری

اور ہر ہر فرد کا کام ہے- آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اے ایمان والوں! اپنی اصلاح کی فکر کرو- تمہارا دین کے راستے پر چلنا اس طرح ہو کہ اپنی بھی اصلاح کر رہے ہو اور دوسروں کی بھی کوشش کر رہے ہو پھر اگر کوئی شخص تمہاری اصلاح کی کوشش کے باوجود گمراہ رہے تو اس کے گمراہ رہنے سے تمہارا کوئی نقصان نہیں- (بیان القرآن)

۱۹- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا، فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَ اَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ، عَلٰى اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا، فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ، وَ الْآخَرُ اَسْوَدُ مِرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَ لَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ. رواه مسلم، باب رفع الامانة و الایمان من بعض القلوب.....، رقم: ۳۶۹

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگوں کے دلوں پر ایسے آگے پیچھے فتنے آئیں گے جس طرح چٹائی کے تنکے آگے پیچھے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں- لہٰذا جو دل ان فتنوں میں سے کسی ایک فتنہ کو قبول کر لے گا تو اس دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جائے گا یہاں تک کہ دل دو قسم کے ہو جائیں گے- ایک سفید سنگ مرمر کی طرح جس کو کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا جب تک زمین و آسمان قائم ہیں (یعنی جس ﷺ طرح سنگ مرمر پر اس کے چکنے ہونے کی وجہ سے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی اسی طرح اس کے دل میں ایمان کے مضبوط ہونے کی وجہ سے کوئی فتنہ اثر انداز نہیں ہوگا)- دوسری قسم کا دل سیاہ خاکی رنگ کے الٹے پیالہ کی طرح ہوگا یعنی گناہوں کی کثرت سے دل سیاہ ہو جائے گا اور جس طرح الٹے پیالہ میں کوئی چیز باقی نہیں رہتی اس طرح اس دل میں گناہوں کی نفرت اور ایمان کا نور باقی نہیں رہے گا جس کی وجہ سے جو نہ نیکی کو نیکی اور نہ برائی کو برائی سمجھے گا صرف اپنی خواہشات پر عمل کرے گا جو اس کے دل میں رچ بس گئی ہوں گی- (مسلم)

۲۰- عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا اَبَا ثَعْلَبَةَ! كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ؟ (عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ)

قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا، سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ، وَ تَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَ دُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَ اِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ، فَعَلَيْكَ يَعْنِيْ بِنَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ، فَاِنَّ مِنْ وَّرَآءِ كُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ، اَلصَّبْرُ فِيْهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيْهِمْ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ. فَقَالَ (اَبُوْ ثَعْلَبَةَ): يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ، قَالَ: اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ. رواه ابوداؤد، باب الامر و النهی، رقم: ۴۳۴۱

حضرت ابوامیہ شعبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ارشاد عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ''تم اپنی فکر کرو'' کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے ایسے شخص سے یہ بات پوچھی ہے جو اس کے بارے میں خوب جانتا ہے- میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کا مطلب پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا (کہ یہ مطلب نہیں کہ صرف اپنی فکر کرو) بلکہ ایک دوسرے کو بھلائی کا حکم کرتے رہو اور برے کاموں سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو کہ لوگ عام طور سے بخل کر رہے ہیں، خواہشات کو پورا کیا جا رہا ہے، دنیا کو دین پر ترجیح دی جارہی ہے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کر رہا ہے (دوسرے کی نہیں مان رہا) تو اس وقت عوام کو چھوڑ کر اپنی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤ کیونکہ آخری زمانہ میں ایسے دن آنے والے ہیں جن میں دین کے احکامات پر استقامت کے ساتھ عمل کرنا اتنا مشکل ہوگا جیسے انگارے کو پکڑنا- ان دنوں میں عمل کرنے والے کو اس کے ایک عمل پر اتنا ثواب ملے گا جتنا پچاس افراد کو اس عمل کے کرنے پر ملتا- حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں سے پچاس کا اجر ملے گا (یا ہم میں سے پچاس؟ کیونکہ صحابہ کے عمل کا اجر وثواب زیادہ ہے) ارشاد فرمایا: تم میں سے پچاس کا اجر اس ایک شخص کو ملے گا- (ابوداؤد)

ف: اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آخری زمانہ میں عمل کرنے والا شخص اپنی اس خاص فضیلت کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے درجہ میں بڑھ جائے گا کیونکہ صحابہ کرام بہرحال باقی ساری امت سے افضل ہی ہیں-

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنا ضروری ہے البتہ اگر ایسا وقت آ جائے جس میں حق بات کو قبول کرنے کی استعداد بالکل ختم ہو جائے تو اس صورت میں یکسو رہنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کیونکہ اس وقت امت میں حق کو قبول کرنے کی استعداد موجود ہے۔

۲۱- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَ الْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا، فَقَالَ: فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهُ قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَ کَفُّ الْاَذٰی، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَ النَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ. رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا لاتدخلوا بیوتا.....، رقم: ۶۲۲۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لئے ان راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر بیٹھنا ہی ہے تو راستے کے حقوق ادا کیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! راستہ کے حقوق کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نگاہوں کو نیچے رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا (یا خود تکلیف پہنچانے سے باز رہنا) سلام کا جواب دینا، نیکی کی نصیحت کرنا اور برائی سے روکنا۔ (بخاری)

ف: صحابہ رضی اللہ عنہم کی مراد یہ تھی کہ راستوں میں بیٹھنے سے بچنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ہم اپنی مجلس رکھا کریں۔ اس لئے جب ہم چند لوگ کہیں مل جاتے ہیں وہیں راستہ میں بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے دینی و دنیوی امور کے بارے میں آپس میں رائے مشورہ کرتے ہیں ایک دوسرے کی حالت دریافت کرتے ہیں، اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو اس کے لئے علاج معالجہ تجویز کرتے ہیں، اگر آپس میں کوئی رنجش ہو تو صلح و صفائی کرتے ہیں۔ (مظاہر حق)

۲۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ

لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَ يَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في رحمة الصبيان، رقم: ۱۹۲۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہماری اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے، نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔ (ترمذی)

۲۳- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهِ وَ مَالِهِ وَ وَلَدِهِ وَ جَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَ الصَّدَقَةُ وَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. (الحديث) رواه البخاري، باب الفتنة التي تموج كموج البحر، رقم: ۷۰۹۶

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بیوی، مال، اولاد اور پڑوسی کے متعلق احکامات کے پورا کرنے کے سلسلہ میں جو کرتاہیاں اور گناہ ہو جاتے ہیں ان کا نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کفار بن جاتے ہیں۔ (بخاری)

۲۴- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَ كَذَا بِاَهْلِهَا قَالَ: يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ: فَقَالَ: اِقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ. مشكاة المصابيح، رقم: ۵۱۵۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو شہر والوں سمیت الٹ دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اس شہر میں آپ کا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ تم اس شہر کو اس شخص سمیت سارے شہر والوں پر الٹ دو کیونکہ شہر والوں کو میری نافرمانی کرتا ہوا دیکھ کر اس شخص کے چہرے کا رنگ ایک گھڑی کے لئے بھی نہیں بدلہ۔ (مشکوۃ المصابیح)

ف: اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ بیشک میرے اس بندے نے کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کی، مگر اس کا یہ جرم ہی کیا کم ہے کہ لوگ اس کے سامنے گناہ کرتے رہے اور وہ اطمینان کے ساتھ ان کو دیکھتا رہا، برائی پھیلتی رہی اور لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے رہے مگر ان برائیوں اور نافرمانی کرنے والوں کو دیکھ کر اس کے چہرے پر کبھی بھی ناگواری کے آثار محسوس نہیں ہوئے۔ (مرقاۃ)

۲۵ - عَنْ دُرَّةَ ابْنَةِ اَبِی لَهَبٍ قَالَتْ: قَامَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ اَقْرَؤُهُمْ وَ اَتْقَاهُمْ وَ آمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ. رواه احمد و هذا الفظه، و الطبراني و رجالهما ثقات و في بعضهم كلام لا يضر، مجمع الزوائد ٧/ ٥٢٠

حضرت درہ بنت ابی لہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر سوال کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں بہترین شخص کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن کا پڑھنے والا، سب سے زیادہ تقویٰ والا، سب سے زیادہ نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کو کہنے والا اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

۲٦ - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰی كِسْرٰی، وَ اِلٰی قَيْصَرَ، وَ اِلَی النَّجَاشِیِّ، وَ اِلٰی كُلِّ جَبَّارٍ، يَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی، وَ لَيْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ. رواه مسلم، باب كتب النبی ﷺ الی ملوك الكفار.....، رقم: ٤٦٠٩

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر بڑے حاکم کو خط لکھا (ان خطوط میں) انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ یہ نجاشی وہ نہیں ہیں (جو مسلمان ہو گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی (بلکہ یہ دوسرا شخص تھا۔ حبشہ کے ہر بادشاہ کا لقب نجاشی ہوتا تھا)۔ (مسلم)

۲۷ - عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ الْكِنْدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِی الْاَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا،

وَ مَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا. رواه ابوداؤد، باب الامر و النهی، رقم: ٤٣٤٥

حضرت عرس بن عَمیرہ کِندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جس نے اسے دیکھا اور برا سمجھا وہ گناہ کے وبال سے اس شخص کی طرح محفوظ رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود نہ تھا۔ اور جو گناہ کی جگہ پر موجود تھا لیکن اس گناہ کے ہونے کو برا نہ سمجھا وہ اس کے وبال میں اس شخص کی طرح شریک رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود تھا۔ (ابوداؤد)

٢٨- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلِي وَ مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَ الْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا، وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا، وَ اَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَ اَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي. رواه مسلم، باب شفقته ﷺ علی امته......، رقم: ٥٩٥٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو آگ سے ہٹانے لگا۔ میں بھی تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے نکلے چلے جارہے ہو یعنی جہنم کی آگ میں گرے جارہے ہو۔ (مسلم)

ف: حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ کی بے انتہا شفقت اور حرص کا بیان ہے جو اپنی امت کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے آپ ﷺ کے دل میں تھی۔ (نووی)

٢٩- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ وَ هُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. رواه البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ٣٤٧٧

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گویا رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک نبی کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں کہ ان کی قوم نے ان کو اتنا مارا کہ لہولہان کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما دیجئے کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں (اسی طرح کا واقعہ خود نبی کریم ﷺ

کے ساتھ بھی غزوہ احد کے موقع پر پیش آیا)۔ (بخاری)

۳۰- عَنْ هِنْدِ بْنِ اَبِی هَالَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيْلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِیْ غَيْرِ حَاجَةٍ. (وهو طرف من الرواية) الشمائل المحمدية و الخصائل المصطفوية، رقم: ۲۲۶

حضر ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ (امت کے بارے میں) مسلسل غمگین اور ہمیشہ فکرمند رہتے تھے کسی گھڑی آپ کو چین نہیں آتا تھا۔ اکثر اوقات خاموش رہتے بلاضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

۳۱- عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ! اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب فی ثقيف و بنی حنيفة، رقم: ۳۹۴۲.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قبیلہ ثقیف کے تیروں نے تو ہمیں ہلاک کر دیا آپ ان کے لئے بد دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت عطا فرما دیجئے۔ (ترمذی)

۳۲- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهُ مِنِّیْ﴾ (ابراهيم: ۳۶) الْآيَةَ وَقَالَ عِيْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (المائدة: ۱۱۸) فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ، وَ بَكٰی، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا جِبْرِيْلُ! اذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ، وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَهُ، فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ، وَهُوَ اَعْلَمُ، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيْلُ! اذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ: اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِیْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ.

رواه مسلم، باب دعاء النبی ﷺ لامته......، رقم: ۴۹۹

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

قرآن کریم کی وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ذکر فرمائی ہے رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ج فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ وَ مَنْ عَصَانِىْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ''اے میرے رب! ان بتوں نے بہت سے آدمیوں کو گمراہ کر دیا (اس لئے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے بتوں کی عبادت سے بچنے کی دعا کرتا ہوں اسی طرح قوم کو بھی ان کی عبادت سے روکتا ہوں) پھر (میرے کہنے سننے کے بعد) جس نے میری بات مان لی وہ تو میرا ہے ہی (اور اس کے لئے مغفرت کا وعدہ ہے) اور جس نے میری بات نہ مانی تو (اس کو ہدایت عطا فرمایئے کیونکہ) آپ بہت معاف کرنے والے اور بہت رحم کرنے والے ہیں (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس دعا سے مقصد مؤمن کے حق میں شفاعت کرنا اور غیر مؤمنین کے لئے ہدایت مانگنا ہے)''۔

اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت بھی تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر فرمایا ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ج وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ''اگر آپ ان کو سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں (اور آپ ان کے مالک ہیں اور مالک کو حق ہے کہ بندوں کو ان کے گناہوں پر سزا دے) اور اگر آپ ان کو معاف فرما دیں تو آپ زبردست (قدرت والے) ہیں (لہٰذا معاف کرنے پر قادر بھی ہیں اور) حکمت والے (بھی) ہیں (لہٰذا آپ کی معافی بھی حکمت کے موافق ہوگی''۔ یہ دونوں آیتیں تلاوت فرما کر (رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت یاد آ گئی اور) رسول اللہ ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا: اے اللہ! میری امت! میری امت! اور آپ رونے لگے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا: جبریل! محمد کے پاس جاؤ اگرچہ تمہارا رب سب کچھ جانتا ہے مگر پھر بھی تم ان سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام محمد ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے جبریل کو بتایا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں اس فکر نے رلایا کہ ان کا آخرت میں کیا ہوگا (جبریل علیہ السلام نے جا کر اللہ تعالیٰ سے اس بات کو عرض کیا) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جبریل! محمد کے پاس جاؤ' اور ان سے کہو کہ تمہاری امت کے بارے میں ہم تمہیں

خوش کر دیں گے اور تمہیں غمگین نہیں کریں گے۔ (مسلم)

ف: بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام سن کر فرمایا کہ میں تو تب مطمئن اور خوش ہوں گا جب میرا کوئی امتی بھی دوزخ میں نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود رونے کا سبب پوچھنے کے لئے جبرئیل علیہ السلام کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجنا صرف آپ کے اکرام اور اعزاز کے طور پر تھا۔ (معارف الحدیث)

۳۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ طِيْبَ نَفْسٍ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَ مَا تَأَخَّرَ، وَمَا اَسَرَّتْ وَ مَا اَعْلَنَتْ فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى سَقَطَ رَأْسُهَا فِيْ حِجْرِهَا مِنَ الضِّحْكِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيَسُرُّكِ دُعَائِيْ؟ فَقَالَتْ: وَمَا لِيْ لَا يَسُرُّنِيْ دُعَاؤُكَ؟ قَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَدَعْوَتِيْ لِاُمَّتِيْ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ. رواه البزار و رجاله رجال الصحيح غير احمد بن منصور الرمادی و هو ثقة، مجمع الزوائد ۹/ ۳۹۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک مرتبہ خوش دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ "اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیجئے اور ان گناہوں کو بھی معاف فرما دیجئے جو اس نے چھپ کر کئے اور علانیہ کئے"۔ اس دعا کو سن کر میں خوشی میں اتنا ہنسی کہ میرا سر میری گود سے جا لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں میری دعا سے بہت خوشی ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: مجھے آپ کی دعا سے خوشی کیوں نہ ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! یہ دعا تو میں اپنی امت کے لئے ہر نماز میں مانگتا ہوں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۳۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَ يَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ. (وهو بعض الحديث) رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن

صحیح' باب ماجاء ان الاسلام بدا غریبا........' رقم: ۲۶۳۰

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دین شروع میں اجنبی تھا اور عنقریب پہلے کی طرح اجنبی ہو جائے گا لہٰذا ان مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے جن کو دین کی وجہ سے اجنبی سمجھا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اس طریقے کو درست کریں گے جس کو میرے بعد لوگوں نے بگاڑ دیا ہوگا۔ (ترمذی)

۳۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ عَلَی الْمُشْرِكِیْنَ' قَالَ: اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَ اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً. رواه مسلم' باب النهی عن لعن الدواب وغیرها' رقم: ۶۶۱۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے لئے بددعا کرنے کی درخواست کی گئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا نہیں بنا کر بھیجا گیا مجھے صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (مسلم)

۳۶- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَسِّرُوْا وَ لَا تُعَسِّرُوْا' وَ سَكِّنُوْا وَ لَا تُنَفِّرُوْا. رواه مسلم' باب فی الامر بالتیسیر.... رقم: ۴۵۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسانیاں پیدا کرو اور مشکلات پیدا نہ کرو' لوگوں کو تسلی دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ (مسلم)

۳۷- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ یَنْعَشُ لِسَانَهُ حَقًّا یُعْمَلُ بِهٖ بَعْدَهُ اِلَّا اَجْرَی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَجْرَهُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ثُمَّ وَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثَوَابَهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. رواه احمد ۳/۲۶۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی زبان سے کوئی بات کہے' جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے تو قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری فرما دیتے ہیں' پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پورا پورا ثواب عطا فرمائیں گے۔ (مسند احمد)

۳۸- عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ

دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ. (وهو جزء من الحديث) رواه ابوداؤد، باب فی الدال علی الخیر، رقم: ٥١٢٩

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بھلائی کی طرف رہنمائی کی اسے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ابوداوٗد)

٣٩- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَ مَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا. رواه مسلم، باب من سن سنة حسنة...، رقم: ٦٨٠٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہدایت اور خیر کے کاموں کی دعوت دے اس کو ان تمام لوگوں کے عمل کے برابر اجر ملتا رہے گا جو اس خیر کی پیروی کریں گے اور پیروی کرنے والوں کے اپنے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اسی طرح جو گمراہی کے کاموں کی طرف بلائے گا اس کو ان سب کے عمل کا گناہ ملتا رہے گا جو اس گمراہی کی پیروی کریں گے اور اس کی وجہ سے ان پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

٤٠- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَثْنٰی عَلٰی طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا يُفَقِّهُوْنَ جِيْرَانَهُمْ، وَ لَا يُعَلِّمُوْنَهُمْ، وَ لَا يَعِظُوْنَهُمْ، وَلَا يَاْمُرُوْنَهُمْ، وَ لَا يَنْهَوْنَهُمْ، وَمَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا يَتَعَلَّمُوْنَ مِنْ جِيْرَانِهِمْ، وَ لَا يَتَفَقَّهُوْنَ، وَ يَاْمُرُوْنَهُمْ، وَ يَنْهَوْنَهُمْ، وَ لَيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيْرَانِهِمْ، وَيَتَفَقَّهُوْنَ، وَ يَتَّعِظُوْنَ اَوْ لَاُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ قَوْمٌ: مَنْ تَرَوْنَهٗ عَنٰی بِهٰٓؤُلَآءِ؟ قَالُوْا: اَلْاَشْعَرِيِّيْنَ، هُمْ قَوْمٌ فُقَهَاءُ، وَ لَهُمْ جِيْرَانٌ جُفَاةٌ مِنْ اَهْلِ الْمِيَاهِ وَ الْاَعْرَابِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ، فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَكَرْتَ قَوْمًا بِخَيْرٍ، وَ ذَكَرْتَنَا بِشَرٍّ، فَمَا بَالُنَا؟ فَقَالَ: لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ جِيْرَانَهُمْ، وَ لَيَعِظُنَّهُمْ، وَ لَيَاْمُرُنَّهُمْ، وَ لَيَنْهَوُنَّهُمْ، وَ لَيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيْرَانِهِمْ، وَ يَتَّعِظُوْنَ، وَ يَتَفَقَّهُوْنَ اَوْ لَاُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ فِی

الدُّنیا' فَقَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَنُفطِّنُ غَیْرَنَا' فَاَعَادَ قَوْلَهُ عَلَیْهِمْ وَ اَعَادُوا قَوْلَهُمْ' اَنُفطِّنُ غَیْرَنَا فَقَالَ ذٰلِکَ اَیْضًا' فَقَالُوا: اَمْهِلْنَا سَنَةً' فَاَمْهَلَهُمْ سَنَةً لِیُفَقِّهُوْهُمْ' وَ یُعَلِّمُوْهُمْ' وَ یَعِظُوْهُمْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ هٰذِهِ الْآیَةَ: ﴿لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ﴾ الْآیَةَ. رواہ الطبرانی فی الکبیرعن بکیربن معروف عن علقمة' الترغیب ۱/۱۲۲۰ بکیر بن معروف صدوق فیه لین' تقریب التهذیب.

حضرت علقمہ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا جس میں بعض مسلمان قوموں کی تعریف فرمائی - پھر ارشاد فرمایا: یہ کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں میں نہ دین کی سمجھ پیدا کرتی ہیں' نہ ان کو دین سکھاتی ہیں' نہ ان کو نصیحت کرتی ہیں' نہ ان کو اچھی باتوں کا حکم کرتی ہیں اور نہ ان کو بری باتوں سے روکتی ہیں- اور کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں سے نہ علم سیکھتی ہیں' نہ دین کی سمجھ حاصل کرتی ہیں اور نہ نصیحت قبول کرتی ہیں- اللہ کی قسم! یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں ان میں دین کی سمجھ پیدا کریں' ان کو نصیحت کریں' انہیں اچھی باتوں کا حکم کریں' بری باتوں سے روکیں اور دوسرے لوگ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھیں' ان سے دین کی سمجھ حاصل کریں اور ان کی نصیحت قبول کریں' اگر ایسا نہ ہوتو میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دوں گا- اس کے بعد رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے- لوگوں میں اس کا چرچا ہوا کہ اس سے رسول اللہ ﷺ نے کونسی قومیں مراد لیں ہیں؟ لوگوں نے کہا: اشعری قوم کے لوگ مراد ہیں کہ وہ علم والے ہیں اور ان کے آس پاس کے دیہاتی دین سے ناواقف ہیں- یہ خبر اشعری لوگوں کو پہنچی- وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے بعض قوموں کی تعریف فرمائی اور ہم پر ناراضگی کا اظہار فرمایا' ہمارا کیا قصور ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ) ارشاد فرمایا: یا تو یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں' ان کو نصیحت کریں' ان کو اچھی باتوں کا حکم کریں بری باتوں سے منع کریں اور ایسے ہی دوسرے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے سیکھیں' ان سے نصیحت حاصل کریں' دین کی سمجھ بوجھ لیں ورنہ میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دوں گا-

اشعری لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم دوسروں کو سمجھ دار بنائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے پھر اپنا وہی حکم ارشاد فرمایا- انہوں نے تیسری دفعہ پھر یہی عرض کیا- نبی کریم ﷺ نے پھر اپنا وہی حکم ارشاد فرمایا- پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک سال کی مہلت ہم کو دے دیں- نبی کریم ﷺ نے ان کو ان کے پڑوسیوں کی تعلیم کے لئے ایک سال کی مہلت دے دی تا کہ ان میں دین کی سمجھ پیدا کریں' انہیں سکھائیں اور انہیں نصیحت کریں- پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ترجمہ: بنی اسرائیل میں جو لوگ کافر تھے ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے لعنت کی گئی تھی اور یہ لعنت اس سبب سے ہوئی کہ انہوں نے حکم کی مخالفت کی اور حد سے نکل گئے- جس برائی میں وہ مبتلا تھے اس سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے' ان کا یہ کام واقعی برا تھا- (طبرانی' ترغیب)

۱۴- عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يُجَآءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ' فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ! مَا شَاْنُكَ' اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ وَ اَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ آتِيْهِ. رواه البخاري' باب صفة النار و انها مخلوقة' رقم: ۳۲۶۷

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی- وہ انتڑیوں کے اردگرد اس طرح گھومے گا جیسا کہ چکی کا گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے یعنی جیسے جانور کو آٹے کی چکی چلانے کے لئے چکی کے چاروں طرف گھمایا جاتا ہے اسی طرح یہ شخص اپنی انتڑیوں کے چاروں طرف گھومے گا- جہنم کے لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے فلانے! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تم اچھی باتوں کا حکم نہیں کرتے تھے اور بری باتوں سے ہم کو نہیں روکتے تھے؟ وہ جواب دے گا: میں تم کو

اچھی باتوں کا حکم کرتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا' اور بری باتوں سے روکتا تھا لیکن انہیں کیا کرتا تھا۔ (بخاری)

۴۲- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي عَلٰى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَآءِ؟ قَالُوا: خُطَبَاءُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا كَانُوا يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ يَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ. رواه احمد ۳/ ۱۲۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب معراج میں میرا گذر ایسی جماعت پر ہوا کہ ان کے ہونٹ جہنم کی آگ کی قینچیوں سے کترے جا رہے تھے۔ میں نے جبرئیل (علیہ السلام) سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ واعظ ہیں جو دوسروں کو نیکی کرنے کے لئے کہتے تھے اور خود اپنے کو بھلا دیتے تھے یعنی خود عمل نہیں کرتے تھے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے تھے کیا وہ سمجھ دار نہیں تھے۔ (مسند احمد)

❀ ❀ ❀

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَ جٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ رِزْقٌ کَرِیْمٌ﴾ (الانفال : ٧٤)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان مہاجرین کو اپنے یہاں ٹھہرایا اور ان کی مدد کی' یہ لوگ ایمان کا پورا حق ادا کرنے والے ہیں- ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے- (انفال)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ ھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ☆ یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ☆ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾ (التوبۃ : ٢٠-٢٢)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے گھر چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال و جان سے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے لئے بڑا درجہ ہے' اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں- انہیں ان کے رب خوشخبری دیتے ہیں اپنی رحمت اور رضامندی اور جنت کے ایسے باغوں کی جن میں انہیں ہمیشہ کی نعمتیں ملیں گی' ان جنتوں میں یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے- بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا اجر ہے- (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ الَّذِیْنَ جٰھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (العنکبوت : ٦٩)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو لوگ ہمارے (دین کے) لئے مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے تک پہنچنے کی راہیں سجھا دیں گے (کہ انہیں وہ باتیں سمجھائیں گے کہ دوسروں کو ان باتوں کا احساس تک نہیں ہوگا) اور بے شک اللہ تعالیٰ اخلاص سے عمل کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ مَنْ جٰهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (العنکبوت/٦)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص محنت کرتا ہے وہ اپنے ہی نفع کے لئے محنت کرتا ہے (ورنہ) اللہ تعالیٰ کو تو تمام جہان والوں میں سے کسی کی حاجت نہیں۔ (عنکبوت)

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾

(الحجرات: ١٥)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کامل ایمان والے تو وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ پر ایمان لائے پھر (عمر بھر کبھی) شک نہیں کیا (یعنی اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی ہر بات کو تہ دل سے تسلیم کیا اور اس میں کبھی شک نہ کیا) اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مشقتیں برداشت کیں۔ یہی لوگ ایمان میں سچے ہیں۔ (حجرات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ☆ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِکُمْ وَ اَنْفُسِکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَ یُدْخِلْکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾ (الصف: ١٠-١٢)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے (اور وہ یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ

تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور تم کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور عمدہ مکانات میں داخل کریں گے جو دائمی ہوں گے- یہ بہت بڑی کامیابی ہے- (صف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ (التوبة: ۲۴)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور تمہاری برادری اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جن میں رہنا تم پسند کرتے ہو اگر یہ سب چیزیں تم کو اللہ تعالیٰ سے اور ان کے رسول سے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سزا کا حکم بھیج دیں اور اللہ تعالیٰ حکم نہ ماننے والوں کی رہبری نہیں فرماتے- (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ اَنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (البقرة: ۱۹۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم لوگ جان کے ساتھ مال بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا کرو (اور جہاد سے جی چرا کر) اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور جو کام بھی کرو اچھی طرح کیا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ اچھی طرح کام کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں- (بقرہ)

احادیثِ نبویہ

۴۳- عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ اُخِفْتُ فِى اللّٰهِ وَ مَا يُخَافُ اَحَدٌ وَ لَقَدْ اُوْذِيْتُ فِى اللّٰهِ لَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ وَ لَقَدْ اَتَتْ عَلَىَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ وَ مَا لِىْ وَ لِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَىْءٌ يُوَارِيْهِ اِبِطُ

بِلاَلٍ. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح' باب احادیث عائشة و انس..... 'رقم: ٢٤٧٢

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین (کی دعوت) کے سلسلہ میں مجھے اتنا ڈرایا گیا کہ کسی کو اتنا نہیں ڈرایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ستایا گیا۔ مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں مسلسل اس حال میں گذری ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے۔ صرف اتنی چیز ہوتی جس کو بلال کی بغل چھپا لے یعنی بہت تھوڑی مقدار میں ہوتی تھی۔ (ترمذی)

۴۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَ اَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً، وَ كَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح' باب ماجاء فی معیشة النبی ﷺ واھلہ' رقم: ٢٣٦٠

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے گھر والے بہت سی راتیں مسلسل خالی پیٹ (فاقے سے) گذارتے تھے' ان کے پاس رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔ اور ان کا کھانا عام طور سے جو کی روٹی ہوتی تھی۔ (ترمذی)

۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: مَاشَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ، يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رواہ مسلم' باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر' رقم: ٧٤٤٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وفات پا جانے تک آپ کے گھر والوں نے جو کی روٹی بھی کبھی دو دن مسلسل پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (مسلم)

۴۶- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَاوَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ فَقَالَ: هٰذَا اَوَّلُ طَعَامٍ اَكَلَهُ اَبُوْكِ مُنْذُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ رواہ احمد و الطبرانی و زاد فَقَالَ: مَا هٰذِهٖ؟ فَقَالَتْ: قُرْصٌ خَبَزْتُهُ، فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِيْ حَتّٰى اَتَيْتُكَ بِهٰذِهِ الْكِسْرَةِ. ورجالھما ثقات' مجمع الزوائد ١٠/٥٦٢

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دن میں یہ پہلا کھانا ہے جس کو تمہارے والد نے کھایا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صاحبزادی سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ایک روٹی میں نے پکائی تھی، مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کے بغیر کھاؤں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۴۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَ نَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ، وَ بَصُرَ بِنَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَةِ. رواه البخاري، باب الصحة و الفراغ......، رقم: ٦٤١٤

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ خندق کھود رہے تھے اور ہم خندق سے مٹی نکال کر دوسری جگہ ڈال رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں (اس حال میں) دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت ہی کی زندگی ہے، آپ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادیجئے۔ (بخاری)

۴۸- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ. رواه البخاري، باب قول النبي ﷺ كن في الدنيا كانك غريب.....، رقم: ٦٤١٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بات کی اہمیت کی وجہ سے متوجہ کرنے کے لئے) میرے کندھے کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: تم دنیا میں مسافر کی طرح یا راستہ چلنے والے کی طرح رہو۔ (بخاری)

۴۹- عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ، وَ لٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا

اَلْهَتْهُمْ .(وهو بعض الحديث) رواه البخاري' باب مايحذر من زهرة الدنيا.....' رقم : ٦٤٢٥

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے تمہارے بارے میں فقر و فاقہ کا ڈر نہیں بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کو تم پر پھیلا دیا جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کو پھیلا دیا گیا تھا' پھر تم بھی دنیا کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگو جس طرح تم سے پہلے لوگ دنیا کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے' پھر دنیا تم کو اسی طرح غافل کر دے جس طرح ان کو غافل کر دیا۔ (بخاری)

ف: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد ''تمہارے بارے میں فقر و فاقہ کا ڈر نہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ تم پر فقر و فاقہ نہیں آئے گا یا یہ مطلب ہے کہ اگر فقر و فاقہ کی نوبت آئی تو اس سے تمہارے دین کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

۵۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث صحيح غريب' باب ماجاء في هوان الدنيا على الله عزوجل' رقم : ٢٣٢٠

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی نہ پلاتے (کیونکہ دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی نہیں ہے اس لئے کافر فاجر کو بھی دنیا بے حساب دی ہوئی ہے)۔ (ترمذی)

۵۱- عَنْ عُرْوَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! يَا ابْنَ اُخْتِيْ! اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ' ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ' وَمَا اُوْقِدَ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَارٌ' قَالَ: قُلْتُ: يَاخَالَةُ! فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ؟ قَالَتْ: اَلْاَسْوَدَانِ: اَلتَّمْرُ وَالْمَاءُ. (وهو طرف من الرواية) رواه مسلم' باب الدنيا سجن للمؤمن.......' رقم : ٧٤٥٢

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی

تھیں: میرے بھانجے! ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند دیکھتے، یوں دو مہینے میں تین چاند دیکھتے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی- میں نے کہا خالہ جان! پھر آپ کا گذارہ کس چیز پر ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: کھجور اور پانی پر- (مسلم)

۵۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا خَالَطَ قَلْبَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ رَهْجٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ. رواه احمد و الطبرانی فی الاوسط و رجال احمد ثقات' مجمع الزوائد ۵/۲۰۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کے راستہ کا غبار داخل ہو جائے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو ضرور حرام فرما دیں گے- (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

۵۳- عَنْ اَبِیْ عَبْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَهُمَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى النَّارِ. رواه احمد ۳/۴۷۹

حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ کی آگ پر حرام فرما دیں گے- (مسند احمد)

۵۴- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَ الْاِيْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا. رواه النسائی، باب فضل من عمل فی سبیل اللہ علی قدمہ' رقم: ۳۱۱۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں کبھی کسی بندہ کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے اور بخل اور (کامل) ایمان کسی بندہ کے دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے- (نسائی)

۵۵- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ

سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، وَدُخَانُ جَھَنَّمَ فِیْ مَنْخَرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا. رواہ النسائی، باب فضل من عمل فی سبیل اللہ علی قدمہ، رقم: ۳۱۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گرد و غبار جہنم کا دھواں کبھی کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (نسائی)

۵۶- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاھِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ یَغْبَارُّ وَجْھُہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا اٰمَنَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَغْبَارُّ قَدَمَاہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا اٰمَنَ اللّٰہُ قَدَمَیْہِ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۴/۴۳

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو قیامت کے دن ضرور (دوزخ کی آگ سے) محفوظ فرمائیں گے اور جس شخص کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے ضرور محفوظ فرمائیں گے۔ (بیہقی)

۵۷- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: یَوْمٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ. رواہ النسائی، باب فضل الرباط، رقم: ۳۱۷۲

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا ایک دن اس کے علاوہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ (نسائی)

۵۸- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا. (وھو بعض الحدیث) رواہ البخاری، باب صفة الجنة و النار، رقم: ۶۵۶۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری)

ف: مطلب یہ ہے کہ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے تب بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ کی ایک صبح یا ایک شام اس سے زیادہ اجر دلانے والی ہے۔

۵۹- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ رَاحَ رَوْحَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، کَانَ لَہٗ بِمِثْلِ مَا اَصَابَہٗ مِنَ الْغُبَارِ مِسْکًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ. رواہ ابن ماجہ، باب الخروج فی النفیر، رقم: ۲۷۷۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص راستہ میں ایک شام بھی نکلے تو جتنا گرد وغبار اسے لگے اس کے بقدر قیامت میں اسے مشک ملے گا۔ (ابن ماجہ)

۶۰- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ بِشِعْبٍ فِیْہِ عُیَیْنَۃٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَۃٌ فَاَعْجَبَتْہُ لِطِیْبِھَا، فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِیْ ھٰذَا الشِّعْبِ وَ لَنْ اَفْعَلَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ، فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ سَبْعِیْنَ عَامًا، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ، وَ یُدْخِلَکُمُ الْجَنَّۃَ؟ اُغْزُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُوَاقَ نَاقَۃٍ وَ جَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ. رواہ الترمذی و قال: ھذا حدیث حسن، باب ماجاء فی الغدو......، رقم: ۱۶۵۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک سفر کے دوران) رسول اللہ کے ایک صحابی کسی پہاڑی راستہ میں میٹھے پانی کے ایک چھوٹے سے چشمہ پر سے گذرے۔ وہ چشمہ عمدہ ہونے کی وجہ سے ان کو بہت اچھا لگا۔ انہوں نے (اپنے جی میں) کہا کہ (کیسا اچھا چشمہ ہے) کیا ہی اچھا ہے کہ میں لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اس گھاٹی میں ہی ٹھہر جاؤں، لیکن میں یہ کام نبی کریم ﷺ سے اجازت لئے بغیر ہرگز نہ کروں گا۔ چنانچہ اس خیال کا ذکر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرنا کیونکہ تم میں سے کسی بھی شخص کا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (تھوڑی دیر) کھڑے رہنا اس کے اپنے گھر میں رہ کر ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر

ہے- کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما دیں اور تمہیں جنت میں داخل فرما دیں؟ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرو، جو شخص اتنی دیر بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑا جتنا وقفہ ایک اونٹنی کے دودھ دوھنے میں دوبار تھن دبانے کے درمیان ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی- (ترمذی)

۶۱- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صُدِعَ رَاْسُهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاحْتَسَبَ، غُفِرَلَهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ.

رواه الطبرانی فی الکبیر و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۳/ ۳۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جس شخص کے سر میں درد ہو اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے تو اس کے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۶۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْمَا یَحْكِیْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی قَالَ: اَیُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِیْ سَبِیْلِیْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِیْ ضَمِنْتُ لَهُ اَنْ اَرْجِعَهُ بِمَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ وَ غَنِیْمَةٍ، وَ اِنْ قَبَضْتُهُ اَنْ اَغْفِرَلَهُ، وَ اَرْحَمَهُ، وَ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. رواه احمد ۲/ ۱۱۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشادِ مبارک نقل فرماتے ہیں: میرا جو بندہ صرف میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے میرے راستہ میں مجاہد بن کر نکلے تو میں ذمہ داری اٹھاتا ہوں کہ میں اسے اجر اور مالِ غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں گا اور اگر میں نے اس کو اپنے پاس بلا لیا تو اس کی مغفرت کروں گا، اس پر رحم کروں گا اور اس کو جنت میں داخل کروں گا- (مسند احمد)

۶۳- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ، لَا یُخْرِجُهُ اِلَّا جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ، وَ اِیْمَانًا بِیْ وَ تَصْدِیْقًا بِرُسُلِیْ، فَهُوَ عَلَیَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰی مَسْكَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ، نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ، وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ! مَا مِنْ كَلْمٍ یُكْلَمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی، اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَهَیْئَتِهٖ حِیْنَ كُلِمَ، لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ

وَ رِیحُهُ مِسکٌ، وَ الَّذِیْ نَفسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ! لَوْ لَا اَنْ یَشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ، مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِیَّةٍ تَغزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَبَدًا، وَ لٰکِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُهُمْ، وَ لَا یَجِدُوْنَ سَعَةً وَ یَشُقُّ عَلَیْهِمْ اَنْ یَتَخَلَّفُوا عَنِّیْ، وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ! لَوَدِدْتُ اَنِّیْ اَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ، ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ، ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ. رواه مسلم، باب فضل الجهاد......، رقم: ٤٨٥٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے (اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) اس کو گھر سے نکالنے والی چیز میرے راستے میں جہاد کرنے، مجھ پر ایمان لانے، میرے رسولوں کی تصدیق کے علاوہ کچھ اور نہ ہو تو میں اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ اسے جنت میں داخل کروں یا اسے اجر یا غنیمت کے ساتھ گھر واپس لوٹاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (کسی کو) جو بھی زخم لگتا ہے تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ گویا اسے آج ہی زخم لگا ہے۔ اس کا رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور اس کی مہک مشک کی مہک ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر مسلمانوں پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں کبھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کسی لشکر میں شریک ہونے سے پیچھے نہ رہتا، لیکن میں اس بات کی گنجائش نہیں پاتا کہ تمام لوگوں کے لئے سواری کا انتظام کروں نہ وہ خود اس کی گنجائش پاتے ہیں اور ان پر یہ بات بڑی گراں گذرتی ہے کہ وہ میرے ساتھ نہ جائیں (کہ میں تو چلا جاؤں اور وہ گھروں میں رہیں) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں۔ (مسلم)

٦٤ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِذَا تَبَایَعْتُمْ بِالْعِیْنَةِ وَ اَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَ رَضِیْتُمْ بِالزَّرْعِ وَ تَرَکْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ ذُلًّا لَا یَنْزِعُهُ حَتّٰی تَرْجِعُوْا اِلٰی دِیْنِکُمْ. رواه ابوداؤد، باب فی النهی عن العینة، رقم: ٣٤٦٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگ خرید و فروخت اور کاروبار میں ہمہ تن مشغول ہو جاؤ گے اور گائے بیل کی دموں کو پکڑ کر کھیتی باڑی میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دیں گے جو اس وقت تک دور نہیں ہو گی جب تک تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ (جس میں اللہ تعالیٰ کے راستہ کا جہاد بھی شامل ہے)۔ (ابوداؤد)

۵۶- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ بِغَیْرِ اَثَرٍ مِنْ جِھَادٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَ فِیْہِ ثُلْمَۃٌ. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث غریب، باب ماجاء فی فضل المرابط، رقم: ۱۶۶۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس اس حال میں حاضر ہو کہ اس پر جہاد کا کوئی نشان نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس میں یعنی اس کے دین میں خلل ہو گا۔ (ترمذی)

ف: جہاد کی نشانی یہ ہے کہ مثلاً اس کے جسم پر کوئی زخم ہو یا اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گرد و غبار یا خدمت وغیرہ کرنے کی وجہ سے جسم پر پڑنے والے نشانات ہوں۔ (شرح الطیبی)

۶۶- عَنْ سُھَیْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَقَامُ اَحَدِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سَاعَۃً خَیْرٌ لَہٗ مِنْ عَمَلِہٖ عُمْرَہٗ فِیْ اَھْلِہٖ. رواہ الحاکم ۲۸۲/۳

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کسی کا ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کھڑا رہنا اس کے اپنے گھر والوں میں رہتے ہوئے ساری عمر کے نیک اعمال سے بہتر ہے۔ (مستدرک حاکم)

۶۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ رَوَاحَۃَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَوَافَقَ ذٰلِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ، فَغَدَا اَصْحَابُہٗ فَقَالَ: اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّیْ مَعَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ' فَلَمَّا صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ رَآهُ فَقَالَ لَهُ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُ وَ مَعَ اَصْحَابِكَ؟ فَقَالَ: اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ' لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب' باب ماجاء في السفر يوم الجمعة، رقم: ٥٢٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک جماعت میں بھیجا اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی صبح روانہ ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ٹھہر جاتا ہوں تاکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح جانے سے کیوں ٹھہر گئے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ جمعہ پڑھ لوں پھر ان سے جاملوں گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب خرچ کر دو تو بھی صبح کے وقت جانے والے ساتھیوں کے برابر ثواب حاصل نہیں کر سکو گے۔ (ترمذی)

٦٨ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَرِيَّةٍ تَخْرُجُ' فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَخْرُجُ اللَّيْلَةَ اَمْ نَمْكُثُ حَتّٰى نُصْبِحَ؟ فَقَالَ: اَوَ لَا تُحِبُّوْنَ اَنْ تَبِيْتُوْا فِيْ خَرِيْفٍ مِنْ خَرَائِفِ الْجَنَّةِ وَ الْخَرِيْفُ الْحَدِيْقَةُ. السنن الكبرى ٩/١٥٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے کا حکم دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم ابھی رات کو چلے جائیں یا ٹھہر کر صبح چلے جائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ تم جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں یہ رات گذارو یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں رات گذارنا جنت کے باغ میں رات گذارنا ہے۔ (سنن کبری)

٦٩ — عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا' وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ' ثُمَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. رواه البخاري' باب و سمى النبي ﷺ الصلاة عملا رقم: ٧٥٣٤

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل سب افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (بخاری)

۷۰- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ، اِنْ عَاشَ رُزِقَ وَ كُفِیَ، وَ اِنْ مَاتَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ، وَ مَنْ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ. رواه ابن حبان، (والحديث صحيح) ۲/۲۵۲

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہیں۔ اگر زندہ رہیں تو انہیں روزی دی جائے گی اور ان کے کاموں میں مدد کی جائے گی اور اگر انہیں موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائیں گے۔ ایک وہ جو اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے۔ دوسرے وہ جو مسجد جائے۔ تیسرے وہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے۔ (ابن حبان)

۷۱- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الطُّفَاوَةِ، طَرِيْقُهُ عَلَيْنَا، يَاْتِیْ عَلَى الْحَيِّ، فَيُحَدِّثُهُمْ، قَالَ: اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فِیْ عِيْرٍ لَنَا، فَبِعْنَا بِضَاعَتَنَا، ثُمَّ قُلْتُ: لَاَ نْطَلِقَنَّ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ، فَلَاٰتِيَنَّ مَنْ بَعْدِیْ بِخَبَرِهٖ، قَالَ: فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاِذَا هُوَ يُرِيْنِیْ بَيْتًا، قَالَ: اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْهِ، فَخَرَجَتْ فِیْ سَرِيَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَ تَرَكَتْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ عَنْزَةً وَ صِيْصَتَهَا الَّتِیْ تَنْسِجُ بِهَا، فَفَقَدَتْ عَنْزًا مِنْ غَنَمِهَا وَ صِيْصَتَهَا، قَالَتْ: يَا رَبِّ! (اِنَّكَ) قَدْ ضَمِنْتَ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِيْلِكَ اَنْ تَحْفَظَ عَلَيْهِ، وَ اِنِّیْ قَدْ فَقَدْتُ عَنْزًا مِنْ غَنَمِیْ وَ صِيْصَتِیْ، وَ اِنِّیْ اَنْشُدُكَ عَنْزِیْ وَ صِيْصَتِیْ، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ لَهٗ شِدَّةَ مُنَاشَدَتِهَا لِرَبِّهَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَاَصْبَحَتْ عَنْزُهَا وَ مِثْلُهَا، وَ صِيْصَتُهَا وَ مِثْلُهَا، وَهَا تِيْكَ، فَاْتِهَا،

فَاسْئَلْهَا اِنْ شِئْتَ' قَالَ: قُلْتُ: بَلْ اُصَدِّقُکَ. رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح' مجمع الزوائد ٥/٤٠٥

حضرت حمید بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ طُفاوہ کے ایک شخص تھے۔ ان کے راستہ میں ہمارا قبیلہ پڑتا تھا (وہ آتے جاتے ہوئے) ہمارے قبیلہ سے ملتے اور ان کو حدیثیں سنایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ایک مرتبہ میں اپنے تجارتی قافلہ کے ساتھ مدینہ منورہ گیا۔ وہاں ہم نے اپنا سامان بیچا۔ پھر میں نے اپنے جی میں کہا کہ میں اس شخص یعنی رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور جاؤں گا اور ان کے حالات لے کر اپنے قبیلہ والوں کو جا کر بتاؤں گا۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھے ایک گھر دکھا کر فرمایا کہ اس گھر میں ایک عورت تھی۔ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گئی' اور وہ گھر میں بارہ بکریاں اور اپنا ایک کپڑا بُننے کا کانٹا جس سے وہ کپڑا بنا کرتی تھی چھوڑ کر گئی۔ اس کی ایک بکری اور کانٹا گم ہو گیا۔ وہ عورت کہنے لگی یا رب! جو آدمی آپ کے راستہ میں نکلے اس کی ہر طرح حفاظت کا آپ نے ذمہ لیا ہوا ہے (اور میں آپ کے راستہ میں گئی تھی اور میری غیر موجودگی میں) میری بکریوں میں سے ایک بکری اور کپڑا بُننے والا کانٹا گم ہو گیا ہے۔ میں آپ کو اپنی بکری اور کانٹے کے بارے میں قسم دیتی ہوں (کہ مجھے واپس مل جائے) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ اس طُفاوی آدمی کو بتانے لگے کہ اس عورت نے کس طرح اپنے رب سے انتہائی عاجزی سے دعا کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی بکری اور اس جیسی ایک اور بکری اور اس کا کانٹا اور اس جیسا ایک اور کانٹا اس کو (اللہ تعالیٰ کے غیبی خزانہ سے) مل گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ہے وہ عورت' اگر تم چاہو تو جا کر اس سے پوچھ لو۔ اس طُفاوی آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا نہیں (مجھے اس عورت سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے) بلکہ میں آپ ﷺ سے سن کر اس کی تصدیق کرتا ہوں (مجھے آپ کی بات پر پورا یقین ہے)۔ (مسند احمد' مجمع الزوائد)

۷۲- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ' فَاِنَّهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ' يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ الْهَمَّ وَ الْغَمَّ

(و زاد فیه غیر،) وَ جَاهِدُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْقَرِيْبَ وَ الْبَعِيْدَ، وَ اَقِيْمُوا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَ الْبَعِيْدِ، وَ لَا تَاْخُذُكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ. رواه الحاكم و قال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه، و وافقه الذهبي ٢/٧٤

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ضرور کیا کرو کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے رنج و غم دور فرما دیتے ہیں۔ ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دور اور قریب جا کر جہاد کرو اور قریب اور دور والوں میں اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی کی ملامت کا کچھ بھی اثر نہ لو۔ (مستدرک حاکم)

٧٣- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ائْذَنْ لِيْ بِالسِّيَاحَةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

رواه ابوداؤد، باب في النهي عن السياحة، رقم: ٢٤٨٦

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سیاحت کی اجازت مرحمت فرما دیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی سیاحت تو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

٧٤- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَقْرَبُ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَ لَا يُقَارِبُهُ شَيْءٌ. رواه البخاري في التاريخ و هو حديث حسن الجامع الصغير ١/٢٠١

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قرب کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہونے میں جہاد کے عمل کے قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ (بخاری فی التاریخ، جامع صغیر)

٧٥- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِيْ رَبَّهُ وَ يَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ. رواه الترمذي و قال:

هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء اى الناس افضل، رقم: ١٦٦٠

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے افضل شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہو۔ لوگوں نے پوچھا پھر کون؟ ارشاد فرمایا: پھر وہ شخص ہے جو کسی گھاٹی یعنی تنہائی میں رہتا ہو، اپنے رب سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہو۔ (ترمذی)

٧٦- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ: اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَكْمَلُ اِیْمَانًا؟ قَالَ: رَجُلٌ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ، وَ رَجُلٌ یَعْبُدُ اللّٰهَ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ، قَدْ كَفَی النَّاسَ شَرَّهٗ. رواه ابوداؤد، باب فی ثواب الجهاد، رقم: ٢٤٨٥

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص ہے جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے ہوئے ہو۔ (ابوداؤد)

٧٧- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ.

رواه ابن حبان (واسناده صحيح) ١٠/٤٦٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تھوڑی دیر کھڑا رہنا شب قدر میں حجر اسود کے سامنے عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (ابن حبان)

٧٨- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِیٍّ رَهْبَانِیَّةٌ، وَ رَهْبَانِیَّةُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. رواه احمد ٣/٢٦٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لئے کوئی رہبانیت ہوتی ہے اور میری امت کی

رہبانیت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ (مسند احمد)

۷۹- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ. رواه النسائی، باب مثل المجاهد فی سبیل اللّٰه عزوجل، رقم: ۳۱۲۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے مجاہد کی مثال، اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں کہ کون (ان کی رضا کے لئے) ان کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اس شخص کی سی ہے جو روزہ رکھنے والا، رات کو عبادت کرنے والا، اللہ کے خوف کی وجہ سے اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والا رکوع سجدہ کرنے والا ہو۔ (نسائی)

۸۰- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَانِتِ بِآیَاتِ اللّٰهِ لَا یَفْتُرُ مِنْ صَوْمٍ وَ لَا صَدَقَةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ اِلٰی اَهْلِهٖ. (وهو بعض الحدیث) رواه ابن حبان (واسناده صحیح) ۱۰/۴۸۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے مجاہد کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا، رات بھر نماز میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا ہو اور اس وقت تک روزہ و صدقہ میں مسلسل مشغول رہے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ کا مجاہد واپس آئے یعنی ایسی عبادت کرنے والے شخص کے ثواب کے برابر مجاہد کو ثواب ملتا ہے۔ (ابن حبان)

۸۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا. رواه ابن ماجه، باب الخروج فی النفیر، رقم: ۲۷۷۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کو کہا جائے تو تم نکل جایا کرو۔ (ابن ماجہ)

۸۲- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: یَا اَبَا سَعِیْدٍ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا، وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا، وَجَبَتْ لَهٗ

الْجَنَّةُ. فَعجب لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ: اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ: وَ اُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ' مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ قَالَ: وَمَا هِيَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ' اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. رواه مسلم' باب بيان ما اعده الله تعالى للمجاهد...' رقم: ٤٨٧٩

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو سعید! جو اللہ تعالیٰ کو رب ماننے اور اسلام کو دین بنانے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت اچھی لگی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دوبارہ ارشاد فرمایئے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: پھر فرمایا: ایک دوسری چیز بھی ہے جس کی وجہ سے بندہ کو جنت میں سو درجے بلند کر دیا جاتا ہے' دو درجوں کا درمیانی فاصلہ آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہے۔ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے' اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے۔ (مسلم)

٨٣- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَالُوْا: وَ لِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيْسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ. رواه النسائي' باب الموت بغير مولده' رقم: ١٨٣٣

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا جو مدینہ منورہ میں ہی پیدا ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر ارشاد فرمایا: کاش! یہ شخص اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ وفات پاتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں ارشاد فرمایا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ کہیں اور وفات پاتا ہے تو جائے پیدائش سے جائے وفات تک کے فاصلہ کی جگہ کو ناپ کر اسے

جنت میں دی جاتی ہے۔ (نسائی)

٨٤- عَنْ اَبِیْ قِرْصَافَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یٰاَیُّھَا النَّاسُ. ھَاجِرُوْا وَ تَمَسَّکُوْا بِالْاِسْلَامِ‘ فَاِنَّ الْھِجْرَةَ لَا تَنْقَطِعُ مَادَامَ الْجِھَادُ. رواہ الطبرانی و رجالہ ثقات‘ مجمع الزوائد٩/٦٥٨

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) ہجرت کرو اور اسلام کو مضبوطی سے تھامے رکھو کیونکہ جب تک جہاد رہے گا (اللہ تعالیٰ کے راستہ کی) ہجرت بھی ختم نہیں ہو گی۔ (طبرانی‘ مجمع الزوائد)

ف: یعنی جیسے جہاد قیامت تک باقی رہے گا اسی طرح ہجرت بھی باقی رہے گی جس میں دین پھیلانے‘ دین سیکھنے اور دین کی حفاظت کے لئے اپنے وطن وغیرہ کو چھوڑنا شامل ہے۔

٨٥- عَنْ مُعَاوِیَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: الْھِجْرَةُ خَصْلَتَانِ‘ اِحْدَاھُمَا: ھَجْرُ السَّیِّئَاتِ‘ وَ الْاُخْرٰی: یُھَاجِرُ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ‘ وَ لَا تَنْقَطِعُ الْھِجْرَةُ مَا تُقُبِّلَتِ التَّوْبَةُ‘ وَ لَا تَزَالُ التَّوْبَةُ مَقْبُوْلَةً حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنَ الْمَغْرِبِ‘ فَاِذَا طَلَعَتْ طُبِعَ عَلٰی کُلِّ قَلْبٍ بِمَا فِیْہِ‘ وَ کُفِیَ النَّاسُ الْعَمَلَ. رواہ احمد و الطبرانی فی الاوسط و الصغیر و رجال احمد ثقات‘ مجمع الزوائد ٥/٤٥٦

حضرت معاویہ‘ حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہجرت کی دو قسمیں ہیں: ایک ہجرت برائیوں کو چھوڑنا ہے۔ دوسری ہجرت اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی طرف ہجرت کرنا ہے (یعنی اپنی چیزوں کو چھوڑ کر) اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کے راستہ میں ہجرت کرنا ہے۔ ہجرت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک توبہ قبول ہو گی۔ توبہ اس وقت تک قبول ہو گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو اس وقت دل جس حالت (ایمان یا کفر) پر ہوں گے اسی پر مہر لگا دی جائے گی اور لوگوں کے (پچھلے) عمل ہی (ہمیشہ کے لئے کامیاب

ہونے یا ناکام ہونے کے لئے) کافی ہوں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

٨٦- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَ هِجْرَةُ الْبَادِیْ، فَاَمَّا الْبَادِیْ فَیُجِیْبُ اِذَا دُعِیَ وَ یُطِیْعُ اِذَا اُمِرَ، وَ اَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ اَعْظَمُهُمَا بَلِیَّةً وَ اَعْظَمُهُمَا اَجْرًا. رواه النسائی، باب هجرة البادی، رقم: ٤١٧٠

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! سب سے افضل کون سی ہجرت ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اپنے رب کی ناپسندیدہ چیزوں کو چھوڑ دو۔ اور ارشاد فرمایا: ہجرت دو قسم کی ہے۔ شہر میں رہنے والے کی ہجرت، دیہات میں رہنے والے کی ہجرت۔ دیہات میں رہنے والے کی ہجرت یہ ہے کہ جب اس کو (اپنی جگہ سے) بلایا جائے تو آ جائے اور جب اسے کوئی حکم دیا جائے تو اس کو مانے (اور شہری کی ہجرت بھی یہی ہے لیکن) شہری کی ہجرت آزمائش کے اعتبار سے بڑی ہے اور اجر ملنے کے اعتبار سے بھی افضل ہے۔ (نسائی)

ف: کیونکہ شہر میں رہنے والا باوجود کثرتِ مشاغل اور کثرت سامان کے سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہجرت کرتا ہے لہٰذا اس کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنا بڑی آزمائش ہے اس لئے زیادہ اجر ملنے کا ذریعہ ہے۔

٨٧- عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَ تُهَاجِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هِجْرَةُ الْبَادِیَةِ اَوْ هِجْرَةُ الْبَاتَّةِ؟ قُلْتُ: اَیُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ: هِجْرَةُ الْبَاتَّةِ، وَهِجْرَةُ الْبَاتَّةِ: اَنْ تَثْبُتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَهِجْرَةُ الْبَادِیَةِ، اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی بَادِیَتِكَ، وَ عَلَیْكَ السَّمْعُ وَ الطَّاعَةُ فِیْ عُسْرِكَ وَ یُسْرِكَ وَ مَكْرَهِكَ وَ مَنْشَطِكَ وَ اَثَرَةٍ عَلَیْكَ. (وهو بعض الحدیث)

رواه الطبرانی ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٥/٤٥٨

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم ہجرت کرو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: ہجرت بادیہ یا ہجرت باتہ (کون سی ہجرت کرو گے؟) میں نے عرض کیا: ان دونوں میں سے کون سی

افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ہجرت باتہ- اور ہجرت باتہ یہ ہے کہ تم (مستقل طور پر اپنے وطن کو چھوڑ کر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کرو (یہ ہجرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں فتح مکہ سے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف تھی) اور ہجرت بادیہ یہ ہے کہ تم (وقتی طور پر دینی مقصد کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلو اور پھر) واپس اپنے علاقہ میں لوٹ جاؤ- تم پر (ہر حال میں) تنگی ہو یا آسانی' دل چاہے یا نہ چاہے اور دوسرے کو تم سے آگے کیا جائے امیر کی بات کو سننا اور ماننا ضروری ہے- (طبرانی' مجمع الزوائد)

۸۸- عَنْ اَبِیْ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا. رواه النسائی' باب الحث علی الهجرة' رقم: ۴۱۷۲

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ضرور ہجرت کرتے رہو کیونکہ ہجرت جیسا کوئی عمل نہیں یعنی ہجرت سب سے افضل عمل ہے- (نسائی)

۸۹- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ' وَ مَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ' اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب صحيح' باب ماجاء فی فضل الخدمة فی سبيل الله' رقم: ۱۶۲۷

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خیمہ کے سایہ کا انتظام کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کام دینے والا خادم دینا ہے اور جوان اونٹنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا ہے (تاکہ وہ سواری وغیرہ کے کام آسکے)- (ترمذی)

۹۰- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَمْ يَغْزُ اَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ' اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ فِیْ حَدِيْثِهٖ: قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رواه ابوداؤد' باب كراهية ترك الغزو' رقم: ۲۵۰۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ کسی مجاہد کا سامان تیار کیا اور نہ ہی کسی مجاہد کے اللہ تعالیٰ

کے راستہ میں جانے کے بعد اس کے گھر والوں کی خبر گیری کی تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوگا- حدیث کے راوی یزید بن عبد ربہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد قیامت سے پہلے کی مصیبت ہے-(ابوداؤد)

۹۱- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَعَثَ اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ فَقَالَ: لِیَخْرُجْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: اَیُّکُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِیْ اَھْلِہٖ وَ مَالِہٖ بِخَیْرٍ، کَانَ لَہٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ. رواہ مسلم، باب فضل اعانۃ الغازی فی سبیل اللّٰہ، رقم: ۴۹۰۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے قبیلہ بنو لحیان کے پاس پیغام بھیجا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے- پھر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (اس موقع پر) نہ جانے والوں سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کے اہل وعیال اور مال کی ان کی غیر موجودگی میں اچھی طرح دیکھ بھال رکھے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے اجر کا آدھا اجر ملتا ہے-(مسلم)

۹۲- عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ جَھَّزَ حَاجًّا، اَوْ جَھَّزَ غَازِیًا، اَوْ خَلَفَہٗ فِیْ اَھْلِہٖ، اَوْ فَطَّرَ صَائِمًا، فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا. رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۳/۴۸۰

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج پر جانے والے یا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے سفر کی تیاری کرائے یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال رکھے یا کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے والے اور حج پر جانے والے اور روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی-(بیہقی)

۹۳- عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ جَھَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ وَ مَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ بِخَیْرٍ، وَ اَنْفَقَ عَلٰی اَھْلِہٖ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ. رواہ الطبرانی فی الاوسط، ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۵/۵۱۵

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے سفر کی تیاری کرائے اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے تو جوشخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کے گھر والوں کی اچھی طرح دیکھ بھال رکھے اور ان پر خرچ کرے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۹۴ – عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ، وَ اِذَا خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ فَخَانَهُ قِيْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: هٰذَا خَانَكَ فِيْ اَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟ رواه النسائی، باب من خان غازیا فی اهله، رقم: ۳۱۹۲

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کی عورتوں کی عزت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نہ جانے والوں پر ایسی ہے جیسی خود ان کی ماؤں کی عزت ان کے لئے ہے (لہٰذا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والوں کی عورتوں کی عزت و آبرو کا خاص طور پر خیال رکھا جائے) اگر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے والے نے کسی شخص کو اپنے اہل وعیال کا نگران بنایا پھر اس نے اس کے اہل وعیال (کی عزت و آبرو) میں خیانت کی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ شخص جس نے (تمہارے پیچھے) تمہارے اہل وعیال کے ساتھ برا معاملہ کیا تھا لہٰذا اس کی نیکیوں میں سے جتنا چاہو لے لو۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی حالت میں تمہارا کیا خیال ہے (کیا وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ نیکیاں چھوڑ دے گا کیونکہ اس وقت آدمی ایک ایک نیکی کو ترس رہا ہوگا)۔ (نسائی)

۹۵ – عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ، كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ. رواه مسلم، باب فضل الصدقة فی سبیل الله ....، رقم: ۴۸۹۷

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نکیل پڑی ہوئی اونٹنی لے کر آیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں قیامت کے دن اس کے بدلے میں ایسی سات سو اونٹنیاں ملیں گی کہ ان سب میں نکیل پڑی ہوئی ہو گی۔ (مسلم)

نکیل پڑے ہونے کی وجہ سے اونٹنی قابو میں رہتی ہے اور اس پر سواری آسان ہوتی ہے۔

۹۶ – عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ فَتًی مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ اُرِیْدُ الْغَزْوَ وَ لَیْسَ مَعِیَ مَا اَتَجَھَّزُ، قَالَ: اِئْتِ فُلَانًا فَاِنَّہٗ قَدْ کَانَ تَجَھَّزَ فَمَرِضَ، فَاَتَاہُ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَ یَقُوْلُ: اَعْطِنِی الَّذِیْ تَجَھَّزْتَ بِہٖ، قَالَ: یَا فُلَانَۃُ! اَعْطِیْہِ الَّذِیْ تَجَھَّزْتُ بِہٖ، وَ لَا تَحْبِسِیْ عَنْہُ شَیْئًا، فَوَاللّٰہِ! لَا تَحْبِسِیْ مِنْہُ شَیْئًا فَیُبَارَکَ لَکِ فِیْہِ. رواہ مسلم، باب فضل اعانۃ الغازی......، رقم: ۴۹۰۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس تیاری کے لئے کوئی سامان نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کے پاس جاؤ۔ انہوں نے جہاد کی تیاری کی ہوئی تھی اب وہ بیمار ہو گئے ہیں (ان سے کہنا کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور ان سے یہ بھی کہنا کہ تم نے جہاد کے لئے جو سامان تیار کیا تھا وہ مجھے دے دو) چنانچہ وہ نوجوان ان انصاری کے پاس گئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں سلام کہلوایا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ مجھے وہ سامان دے دیں جو آپ نے جہاد کے لئے تیار کیا ہے۔ انہوں نے (اپنی بیوی سے) کہا: فلانی! میں نے جو سامان تیار کیا تھا وہ ان کو دے دو اور اس سامان میں سے کوئی چیز روک کر نہ رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تم اس میں سے جو چیز بھی روک کر رکھو گی اس میں تمہارے لئے برکت نہیں ہوگی۔ (مسلم)

۹۷ – عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ

حَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَانَ سِتْرَہٗ مِنْ نَارٍ. رواہ عبد بن حمید، المسند الجامع ٥/٥٤٧

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گھوڑا وقف کیا تو اس کا یہ عمل جہنم کی آگ سے آڑ بنے گا۔ (عبد بن حمید، مسند جامع)

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کے آداب اور اعمال

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْکَ بِاٰیٰتِیْ وَ لَا تَنِیَا فِیْ ذِکْرِیْ ☆ اِذْهَبَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ☆ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی ☆ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی ☆ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰی﴾ (طٰه: ٤٢-٤٦)

اور اللہ تعالیٰ نے جب موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو فرعون کے پاس دعوت کے لئے بھیجا تو فرمایا: اب تم اور تمہارے بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور تم دونوں میرے ذکر میں سستی نہ کرنا- تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے- پھر وہاں جا کر اس سے نرم بات کرنا شاید وہ نصیحت مان لے یا عذاب سے ڈر جائے- دونوں بھائیوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا وہ اور زیادہ سرکشی نہ کرنے لگے (کہ جس زیادتی اور سرکشی کی وجہ سے ہم تبلیغ نہ کر سکیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں یعنی تمہاری حفاظت کروں گا اور فرعون پر رعب ڈال دوں گا تاکہ تم پوری تبلیغ کر سکو- (طٰہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ، فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ﴾ (ال عمران: ١٥٩)

رسول اللہ ﷺ سے خطاب ہے: اے نبی! یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان کے حق میں نرم دل واقع ہوئے- اور اگر کہیں آپ تند خو اور دل کے سخت ہوتے تو یہ لوگ کبھی کے آپ کے پاس سے منتشر ہو چکے ہوتے- سو اب آپ ان کو معاف کر

دیجئے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کیجئے اور ان سے اہم کاموں میں مشورہ کرتے رہا کیجئے - پھر جب آپ کسی چیز کا پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے - بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے - (ال عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ☆ وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (الاعراف: ۱۹۹-۲۰۰)

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: درگذر کرنے کو آپ اپنی عادت بنایئے اور نیکی کا حکم کرتے رہئے اور (جو اس نیکی کے حکم کے بعد بھی جہالت کی وجہ سے نہ مانے تو ایسے) جاہلوں سے اعراض کیجئے یعنی ان سے الجھنے کی ضرورت نہیں اور اگر (ان کی جہالت پر اتفاقاً) آپ کو شیطان کی طرف سے (غصہ کا) کوئی وسوسہ آنے لگے تو اس حالت میں فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کیجئے - بلاشبہ وہ خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں - (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا﴾ (المزمل: ۱۰)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور یہ لوگ جو تکلیف وہ باتیں کرتے ہیں آپ ان باتوں پر صبر کیجئے اور خوش اسلوبی کے ساتھ ان سے علیحدہ ہو جایئے یعنی نہ تو شکایت کیجئے اور نہ ہی انتقام کی فکر کیجئے - (مزمل)

احادیثِ نبویہ

۹۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ؟ فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ، وَ كَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلٰى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُّ، فَانْطَلَقْتُ وَ اَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ، فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ،

فَنَادَانِیْ' فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِکَ لَکَ وَ مَا رَدُّوْا عَلَیْکَ' وَ قَدْ بَعَثَ اِلَیْکَ مَلَکَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِیْهِمْ' قَالَ: فَنَادَانِی مَلَکُ الْجِبَالِ وَ سَلَّمَ عَلَیَّ' ثُمَّ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِکَ لَکَ' وَ اَنَا مَلَکُ الْجِبَالِ' وَ قَدْ بَعَثَنِیْ رَبُّکَ اِلَیْکَ لِتَاْمُرَنِی بِاَمْرِکَ' فَمَا شِئْتَ؟ (اِنْ شِئْتَ) اَطْبَقْتُ عَلَیْهِمُ الْاَخْشَبَیْنِ' فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَلْ اَرْجُوْ اَنْ یُخْرِجَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ یَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ' لَا یُشْرِکُ بِهِ شَیْئًا. رواه مسلم' باب مالقی النبی ﷺ من اذی المشرکین و المنافقین' رقم: ٤٦٥٣

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر احد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن گذرا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بہت زیادہ تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ سب سے زیادہ تکلیف عقبہ (طائف) کے دن اٹھانی پڑی۔ میں نے (اہل طائف کے سردار) ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا (کہ مجھ پر ایمان لاؤ اور میری نصرت کرو اور مجھے اپنے ہاں ٹھہرا کر دعوت کا کام آزادی سے کرنے دو) لیکن اس نے میری بات نہ مانی۔ میں (طائف سے) بہت غمگین اور پریشان ہو کر اپنے راستے پر (واپس) چل پڑا۔ قرن ثعالب مقام پر پہنچ کر (میرے اس غم اور پریشانی میں) کچھ کمی آئی تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک بادل کا ٹکڑا مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو اس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے پکارا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے ہوئی سنی اور ان کے جوابات سنے اور پہاڑوں پر متعین فرشتہ کو آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ ان کفار کے بارے میں جو چاہیں اسے حکم دیں۔ اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے آواز دے کر سلام کیا اور عرض کیا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے ہوئی سنی' میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں' مجھے آپ کے رب نے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ آپ مجھے جو چاہیں حکم فرمائیں۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہیں تو میں مکہ کے دونوں پہاڑوں (ابو قبیس اور احمر) کو ملا دوں (جس سے

یہ سب درمیان میں کچل جائیں) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں' بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں میں سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائیں گے جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گے۔ (مسلم)

۹۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اِلٰى اَهْلِيْ قَالَ: هَلْ لَكَ فِيْ خَيْرٍ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ' قَالَ: مَنْ شَاهِدٌ عَلٰى مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: هٰذِهِ الشَّجَرَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ هِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ خَدًّا حَتّٰى جَاءَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ اَنَّهُ كَمَا قَالَ' ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا وَ رَجَعَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى قَوْمِهٖ وَقَالَ: اِنْ يَّتَّبِعُوْنِيْ آتِيْكَ بِهِمْ وَ اِلَّا رَجَعْتُ اِلَيْكَ فَكُنْتُ مَعَكَ. رواه الطبراني و رجاله رجال الصحيح و رواه ابو يعلى ايضا و البزار' مجمع الزوائد ۵۱۷/۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' سامنے سے ایک دیہاتی شخص آتے ہوئے نظر آئے۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچے تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا اپنے گھر جا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں کوئی بھلی بات چاہئے؟ انہوں نے کہا وہ بھلی بات کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ پڑھ لو۔ انہوں نے کہا جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ درخت گواہ ہے' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کو بلایا جو وادی کے کنارہ پر تھا وہ درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آپ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے تین مرتبہ گواہی طلب فرمائی' اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ جیسا فرما رہے ہیں ویسا ہی ہے پھر وہ درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا (یہ سب کچھ دیکھ کر دیہات کے رہنے والے وہ شخص بڑے متاثر ہوئے) اور اپنی قوم کے پاس واپس جاتے ہوئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر

میری قوم والوں نے میری بات مان لی تو میں ان سب کو آپ کے پاس لے آؤں گا ورنہ میں خود آپ کے پاس واپس آؤں گا اور آپ کے ساتھ رہوں گا۔ (طبرانی، ابو یعلی، بزار، مجمع الزوائد)

۱۰۰ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ: اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ، حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَ اَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ! لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ. (وهو جزء من الحديث) رواه مسلم، باب من فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، رقم: ٦٢٢٣

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم اطمینان سے چلتے رہو یہاں تک کہ خیبر والوں کے میدان میں پڑاؤ ڈالو۔ پھر ان کو اسلام کی دعوت دو اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر ہیں ان کو بتانا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دیں یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔ (مسلم)

ف: عربوں میں سرخ اونٹ بہت قیمتی مال سمجھا جاتا تھا۔

۱۰۱ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً. (الحديث) رواه البخاري، باب ما ذكر عن بني اسرائيل، رقم: ٣٤٦١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (بخاری)

ف: حدیث کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے دین کی بات کو پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ تم جس بات کو دوسروں تک پہنچا رہے ہو گو وہ بہت مختصر ہو مگر اس سے دوسرے کو ہدایت مل جائے جس کا اجر تمہیں بھی ملے گا اور بے شمار نیکیوں سے نوازے جاؤ گے۔ (مظاہر حق)

۱۰۲ - عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا بَعَثَ بَعْثًا قَالَ: تَاَلَّفُوا النَّاسَ، وَ تَاَنَّوْا بِهِمْ، وَ لَا تُغِيْرُوْا عَلَيْهِمْ حَتّٰى تَدْعُوْهُمْ فَمَا عَلٰى

اَلْاَرْضِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مَدَرٍ وَ لَا وَبَرٍ اِلَّا وَ اَنْ تَاْتُوْنِيْ بِهِمْ مُسْلِمِيْنَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَقْتُلُوا رِجَالَهُمْ وَ تَاْتُوْنِيْ بِنِسَائِهِمْ. المطالب العالية ٢/١٦٦، و ذكر صاحب الاصابة بنحوه ٣/١٥٢

حضرت عبدالرحمان بن عائذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کوئی لشکر روانہ کرتے تو ان کو فرماتے کہ لوگوں سے الفت پیدا کرو یعنی ان کو اپنے سے مانوس کرو' ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو اور جب تک ان کو دعوت نہ دے دو ان پر حملہ نہ کرو کیونکہ روئے زمین پر جتنے کچے اور پکے مکان ہیں یعنی جتنے شہر اور دیہات ہیں ان کے رہنے والوں کو اگر تم مسلمان بنا کر میرے پاس لے آؤ یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تم ان کے مردوں کو قتل کرو اور ان کی عورتوں کو میرے پاس (باندیاں بنا کر) لے آؤ۔ (مطالب عالیہ' اصابہ)

۱۰۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَسْمَعُوْنَ وَ يُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَ يُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ. رواه ابو داؤد، باب فضل نشر العلم، رقم: ٣٦٥٩

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج تم مجھ سے دین کی باتیں سنتے ہو' کل تم سے دین کی باتیں سنی جائیں گی۔ پھر ان لوگوں سے دین کی باتیں سنی جائیں گے جن لوگوں نے تم سے دین کی باتیں سنی تھیں (لہٰذا تم خوب دھیان سے سنو اور اس کو اپنے بعد والوں تک پہنچاؤ پھر وہ لوگ اپنے بعد والوں تک پہنچائیں اور یہ سلسلہ چلتا رہے)۔ (ابوداؤد)

۱۰۴- عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ وَ اَخَذَ يَدِيْ فَقَالَ: اَلَا اُبَشِّرُكَ؟ قُلْتُ: بَلٰى! فَقَالَ: هَلْ تَذْكُرُ اِذْ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى قَوْمِكَ بَنِيْ سَعْدٍ فَجَعَلْتُ اَعْرِضُ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامَ وَ اَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ فَقُلْتَ اَنْتَ اِنَّكَ تَدْعُوْ اِلَى الْخَيْرِ وَ تَاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَ اِنَّهُ لَيَدْعُوْ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ فَبَلَّغْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، فَكَانَ الْاَحْنَفُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَمَلِيْ شَيْءٌ اَرْجٰى لِيْ

مِنْهُ. رواه الحاكم في المستدرك ٣/٦١٤

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ اتنے میں قبیلہ بنولیث کے ایک آدمی آئے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کیا میں تم کو ایک خوشخبری نہ سنا دوں؟ میں نے کہا ضرور سنا دیں۔ انہوں نے کہا کیا تمہیں یاد ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری قوم بنی سعد کے پاس (اسلام کی دعوت دینے کے لئے) بھیجا تھا تو میں نے ان پر اسلام کو پیش کرنا شروع کیا اور ان کو اسلام کی دعوت دینے لگا۔ اس وقت تم نے کہا تھا کہ تم ہمیں بھلائی کی دعوت دے رہے ہو اور بھلی بات کا حکم کر رہے ہو اور وہ (رسول اللہ ﷺ) بھی بھلائی کی دعوت دے رہے ہیں اور بھلی بات کا حکم کر رہے ہیں یعنی تم نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی تصدیق کی تو میں نے تمہاری یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچا دی تھی۔ آپ ﷺ نے (تمہاری) اس (تصدیق) پر فرمایا تھا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ "یا اللہ! احنف بن قیس کی مغفرت فرما دیجئے"۔ حضرت احنف رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی اس دعا سے زیادہ اپنے کسی عمل پر امید نہیں۔ (مستدرک حاکم)

۱۰۵ – عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِهٖ اِلٰى رَاْسٍ مِنْ رُؤُوْسِ الْمُشْرِكِيْنَ يَدْعُوْهُ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ: هٰذَا الْاِلٰهُ الَّذِىْ تَدْعُوْ اِلَيْهِ اَمِنْ فِضَّةٍ هُوَ؟ اَمْ مِنْ نُحَاسٍ هُوَ؟ فَتَعَاظَمَ مَقَالَتُهٗ فِىْ صَدْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَادْعُهُ اِلَى اللّٰهِ، فَرَجَعَ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَادْعُهُ اِلَى اللّٰهِ، وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الطَّرِيْقِ لَا يَعْلَمُ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ صَاحِبَهٗ وَ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ "وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَ هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ". رواه ابو يعلى (واسناده حسن) ٣/٣٥١

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو مشرکین کے سرداروں میں سے ایک سردار کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کے لئے

بھیجا (چنانچہ انہوں نے جا کر اس کو دعوت دی) اس مشرک نے کہا کہ جس معبود کی طرف تم مجھے دعوت دے رہے ہو وہ چاندی کا بنا ہوا ہے یا تانبے کا؟ اس مشرک کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھیجے ہوئے قاصد کو بہت ناگوار گذری- وہ رسول اللہ کے پاس آئے اور آپ کو مشرک کی یہ بات بتائی- آپ ﷺ نے صحابی سے ارشاد فرمایا: تم دوبارہ اس مشرک کو جا کر دعوت دو- چنانچہ انہوں نے دوبارہ جا کر دعوت دی- مشرک نے اپنی پہلی بات دہرائی- وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور مشرک کی بات بتائی- آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: جاؤ اس کو دعوت دو (چنانچہ وہ صحابی تیسری مرتبہ دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے) پھر واپس آ کر رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو اس مشرک کو (بجلی کی کڑک بھیج کر) ہلاک کر دیا ہے- رسول اللہ ﷺ راستہ میں تھے آپ کو اس واقعہ کا علم نہیں تھا اس موقع پر رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَ هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ زمین کی طرف بجلیاں بھیجتے ہیں پھر جس پر چاہے گرا دیتے ہیں اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں- (مسند ابویعلیٰ)

۱۰۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ: اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ، فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ، وَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ. رواه البخاري، باب اخذ الصدقة من الاغنياء...... رقم: ١٤٩٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان [illegible] ایات د س کہ تم ایسی قوم کے پاس جا

رہے ہو جو اہل کتاب ہیں- جب تم ان کے پاس پہنچ جاؤ تو ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں- اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں- اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے فقیروں کو دی جائے گی- اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کے عمدہ مالوں کے لینے سے بچنا یعنی زکوٰۃ میں درمیانہ درجہ کا مال لینا عمدہ مال نہ لینا اور مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ اس کی بد دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی آڑ نہیں- (بخاری)

۱۰۷- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اِلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ یَدْعُوْهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ' قَالَ الْبَرَاءُ: فَکُنْتُ فِیْمَنْ خَرَجَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ فَاَقَمْنَا سِتَّةَ اَشْهُرٍ یَدْعُوْهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَلَمْ یُجِیْبُوْهُ' ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اَمَرَهُ اَنْ یُقْفِلَ خَالِدًا اِلَّا رَجُلًا کَانَ مِمَّنْ مَعَ خَالِدٍ فَاَحَبَّ اَنْ یُعَقِّبَ مَعَ عَلِیٍّ فَلْیُعَقِّبْ مَعَهُ' قَالَ الْبَرَاءُ: فَکُنْتُ فِیْمَنْ عَقَّبَ مَعَ عَلِیٍّ' فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْقَوْمِ خَرَجُوْا اِلَیْنَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰی بِنَا عَلِیٌّ ثُمَّ صَفَّنَا صَفًّا وَاحِدًا ثُمَّ تَقَدَّمَ بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَ قَرَاَ عَلَیْهِمْ کِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْلَمَتْ هَمْدَانُ جَمِیْعًا' فَکَتَبَ عَلِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاِسْلَامِهِمْ' فَلَمَّا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْکِتَابَ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ: "اَلسَّلَامُ عَلٰی هَمْدَانَ اَلسَّلَامُ عَلٰی هَمْدَانَ". قال البیهقی: رواه البخاری مختصرا من وجه آخر عن ابراهیم بن یوسف' البدایة و النهایة ۱۰۱/۵

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے یمن بھیجا- حضرت خالد بن ولید کے ساتھ جانے والی جماعت میں' میں بھی تھا- ہم چھ مہینے وہاں ٹھہرے- حضرت خالد ان کو دعوت دیتے رہے لیکن انہوں نے اس دعوت کو قبول نہ کیا- پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجا اور ان سے فرمایا کہ حضرت

خالد کو تو واپس بھیج دیں اور ان کے ساتھیوں میں سے جو تمہارے ساتھ وہاں رہنا چاہیں وہ رہ جائیں- چنانچہ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹھہر گئے- جب ہم یمن والوں کے بالکل قریب پہنچے تو وہ بھی نکل کر ہمارے سامنے آ گئے- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری ایک صف بنائی اور ہم سے آگے بڑھ کر ان کو رسول اللہ ﷺ کا خط سنایا- خط سن کر قبیلہ ہمدان سارا ہی مسلمان ہو گیا- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ کی خدمت میں قبیلہ ہمدان کے مسلمان ہونے کی خوشخبری کا خط بھیجا- جب رسول اللہ ﷺ نے وہ خط پڑھا تو (خوشی کی وجہ سے) سجدہ میں گر گئے- پھر آپ ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھا کر قبیلہ ہمدان کو دعا دی کہ ہمدان پر سلامتی ہو، ہمدان پر سلامتی ہو- (بخاری، بیہقی، البدایہ والنہایہ)

۱۰۸- عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ. رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فی فضل النفقة فی سبيل الله، رقم: ١٦٢٥

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کچھ خرچ کرتا ہے وہ اس کے نامہ اعمال میں سات سو گنا لکھا جاتا ہے- (ترمذی)

۱۰۹- عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ يُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. رواه ابوداؤد، باب فی تضعيف الذكر فی سبيل الله عزوجل، رقم: ٢٤٩٨

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نماز، روزہ اور ذکر کا ثواب اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے ثواب سے سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے- (ابوداؤد)

۱۱۰- عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الذِّكْرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُضَعَّفُ فَوْقَ النَّفَقَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. قال يحيى فی حديثه: بِسَبْعِمِائَةِ أَلْفِ ضِعْفٍ. رواه احمد ٤٣٨/٣

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ذکر کا ثواب (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرنے کے ثواب سے سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سات لاکھ گناہ ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

۱۱۱ – عَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ اَلْفَ آيَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَ الصِّدِّيْقِيْنَ، وَ الشُّهَدَاءِ، وَ الصَّالِحِيْنَ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ٢/٨٧

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہزار آیتیں تلاوت کیں اللہ تعالیٰ اسے انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور نیک لوگوں کی جماعت میں لکھ دیں گے۔ (مستدرک حاکم)

۱۱۲ – عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ فِيْنَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمِقْدَادِ وَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا فِيْنَا اِلَّا نَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّيْ وَ يَبْكِيْ حَتّٰى اَصْبَحَ. رواه احمد ١/١٢٥

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں اور کوئی گھوڑے پر سوار نہیں تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ ہم سب سوئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ (مسند احمد)

۱۱۳ – عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا. رواه النسائي، باب ثواب من صام......، رقم: ٢٢٤٧

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے بدلہ دوزخ اور اس شخص کے درمیان ستر سال کا فاصلہ کر دیں گے۔ (نسائی)

۱۱۴- عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعُدَتْ مِنْهُ النَّارُ مَسِيْرَةَ مِائَةِ عَامٍ. رواه الطبرني في الكبير والاوسط و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ٣/٤٤٤

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک دن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روزہ رکھا اس سے جہنم کی آگ سو سال کی مسافت کے بقدر دور ہو جائے گی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۱۵- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في فضل الصوم في سبيل الله، رقم: ١٦٢٤

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان اتنی بڑی خندق کو آڑ بنا دیتے ہیں جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

۱۱۶- عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اَكْثَرُنَا ظِلًّا مَنْ يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ، وَ اَمَّا الَّذِيْنَ صَامُوْا فَلَمْ يَعْمَلُوْا شَيْئًا، وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اَفْطَرُوْا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَ امْتَهَنُوْا وَ عَالَجُوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ. رواه البخاري، باب فضل الخدمة في الغزو، رقم: ٢٨٩٠

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہم میں سب سے زیادہ سایہ والا شخص وہ تھا جس نے اپنی چادر سے سایہ کیا ہوا تھا۔ جنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ تو کچھ نہ کر سکے اور جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا انہوں نے سواریوں کو (پانی پینے اور چرنے کے لئے) بھیجا اور خدمت کے کام محنت اور مشقت سے کئے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا وہ آج سارا ثواب لے گئے۔ (بخاری)

۱۱۷- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

ﷺ فِیْ رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَ مِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَا یَجِدُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ، وَ لَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ، یَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ، فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ. وَ یَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ، فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ. رواہ مسلم، باب جواز الصوم و الفطر فی شھر رمضان......، رقم: ۲۶۱۸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ میں جایا کرتے تھے تو ہمارے کچھ ساتھی روزہ رکھ لیتے اور کچھ ساتھی روزہ نہ رکھتے۔ روزہ دار روزہ نہ رکھنے والوں پر ناراض نہ ہوتے اور روزہ نہ رکھنے والے روزہ داروں پر ناراض نہ ہوتے۔ سب یہ سمجھتے تھے کہ جو اپنے میں ہمت محسوس کرتا ہے اور اس نے روزہ رکھ لیا اس کے لئے ایسا کرنا ہی ٹھیک ہے اور جو اپنے میں کمزوری محسوس کرتا ہے اور اس نے روزہ نہیں رکھا۔ اس نے بھی ٹھیک کیا۔ (مسلم)

۱۱۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ الْخَطْمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَسْتَوْدِعَ الْجَیْشَ قَالَ: اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَ اَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ.

رواہ ابوداؤد، باب فی الدعاء عند الوداع، رقم: ۲۶۰۱

حضرت عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ فرمانے کا ارادہ کرتے تو ارشاد فرماتے: اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَ اَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ ترجمہ: میں تمہارے دین کو تمہاری امانتوں کو اور تمہارے اعمال کے خاتموں کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں (جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں)۔ (ابوداؤد)

ف: امانتوں سے مراد اہل وعیال، مال و دولت ساز و سامان ہے کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے پاس امانت کے طور پر رکھوائی گئی ہیں، اس طرح وہ امانتیں بھی مراد ہیں جو جانے والے مسافر کے پاس لوگوں کی رکھی ہوئی ہوں یا لوگوں کے پاس اس مسافر نے رکھوائی ہوں۔ اس مختصر جملہ میں کیسی جامع دعاء دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دین کی، اہل وعیال کی، مال و دولت کی حفاظت فرمائے اور تمہارے اعمال کا خاتمہ بخیر فرمائے۔ (بذل المجھود)

۱۱۹ - عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اُتِیَ بِدَابَّةٍ لِیَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِی الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهَا قَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقِیْلَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: اِنَّ رَبَّكَ تَعَالٰی یَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ: اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ، یَعْلَمُ اَنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ. رواه ابو داؤد، باب ما یقول الرجل اذا رکب، رقم: ۲۶۰۲

حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا - آپ کے سامنے سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا - جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ، پھر جب سواری کی پشت پر بیٹھ گئے تو فرمایا: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ پھر فرمایا: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کر دیا جب کہ ہم تو اس کو قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم اپنے ہی رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں - پھر تین مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کے بعد فرمایا: سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ: آپ پاک ہیں بے شک میں نے (نافرمانی کر کے) اپنے اوپر بہت ظلم کیا، آپ مجھے معاف فرما دیجئے آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا - پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے - آپ سے پوچھا گیا: آپ کس وجہ سے ہنسے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا جیسے میں نے کیا (کہ آپ ﷺ نے دعا پڑھی) پھر ہنسے - میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کس بات پر ہنسے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ

کہتا ہے میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اس لئے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں۔ (ابوداؤد)

ف: رِکاب لوہے سے بنے ہوئے حلقے کو کہتے ہیں جو گھوڑے کی زین میں دونوں طرف لٹکتا رہتا ہے اور سوار اس پر پاؤں رکھ کر گھوڑے پر چڑھتا ہے۔

۱۲۰ – عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا إِلٰى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَ إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى، وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَ اطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَ الْأَهْلِ وَ إِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَ زَادَ فِيْهِنَّ: آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. رواه مسلم، باب استحباب الذكر اذا ركب دابته......، رقم ٣٢٧٥

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں جانے کے لئے سواری پر بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَ إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى، وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَ اطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَ الْأَهْلِ.

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کر دیا جب کہ ہم تو اس کو قابو کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں آپ سے نیکی اور تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ ہمارے اس سفر کو ہمارے لئے آسان فرما دیں اور اس کی دوری کو ہمارے لئے مختصر فرما دیں۔ اے اللہ! آپ ہی ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھی ہیں اور ہمارے پیچھے آپ ہی ہمارے گھر والوں

کے نگہبان ہیں- اے اللہ! میں آپ سے سفر کی مشقت سے' سفر میں کسی تکلیف دِہ منظر کو دیکھنے سے اور واپسی پر مال اور اہل و عیال میں کسی تکلیف دِہ چیز کے پانے سے پناہ چاہتا ہوں-

اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہی دعا پڑھتے اور ان الفاظ کا اضافہ فرماتے: آئِبُوْنَ' تَائِبُوْنَ' عَابِدُوْنَ' لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ''ہم سفر سے واپس آنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''- (مسلم)

۱۶۱ - عَنْ اَبِیْ مَرْوَانَ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی خَیْبَرَ' حَتّٰی اِذَا کُنَّا قَرِیْبًا' وَ اَشْرَفْنَا عَلَیْهَا' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلنَّاسِ: قِفُوْا فَوَقَفَ النَّاسُ' فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰاتِ السَّبْعِ' وَمَا اَظْلَلْنَ' وَ رَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ' وَمَا اَقْلَلْنَ' وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنِ' وَمَا اَضْلَلْنَ' فَاِنَّا نَسْاَلُکَ' خَیْرَ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ' وَ خَیْرَ اَهْلِهَا' وَ خَیْرَ مَا فِیْهَا' وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ' وَ شَرِّ اَهْلِهَا' وَ شَرِّ مَا فِیْهَا' اَقْدِمُوْا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

البدایة و النهایة لابن کثیر ٤/١٨٣

حضرت ابومروان اسلمی رضی اللہ عنہ کے دادا فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے- جب ہم خیبر کے قریب پہنچ گئے اور خیبر ہمیں نظر آنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ٹھہر جاؤ- چنانچہ سب لوگ ٹھہر گئے- پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰاتِ السَّبْعِ' وَمَا اَظْلَلْنَ' وَ رَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ' وَمَا اَقْلَلْنَ' وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنِ' وَمَا اَضْلَلْنَ' فَاِنَّا نَسْاَلُکَ' خَیْرَ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ' وَ خَیْرَ اَهْلِهَا' وَ خَیْرَ مَا فِیْهَا' وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ' وَشَرِّ اَهْلِهَا' وَشَرِّ مَا فِیْهَا ترجمہ: اے اللہ! جو رب ہیں ساتوں آسمانوں کے اور ان تمام چیزوں کے جن پر ساتوں آسمان سایہ کئے ہوئے ہیں اور جو رب ہیں ساتوں زمینوں کے اور ان تمام چیزوں کے جن کو ساتوں زمینوں نے اٹھایا ہوا ہے اور جو رب ہیں تمام شیاطین کے اور ان سب کے جن کو شیاطین نے گمراہ کیا ہے' ہم آپ سے اس بستی کی خیر اور اس بستی والوں کی خیر

اور اس بستی میں جو کچھ ہے اس کی خیر مانگتے ہیں اور آپ سے اس بستی کے شر اور اس بستی والوں کے شر اور اس بستی میں جو کچھ ہے اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں (اور پھر فرمایا) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر آگے بڑھو۔ (البدایۃ والنہایۃ)

۱۲۲ — عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمِ السُّلَمِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ: رواه مسلم، باب في التعوذ من سوء القضاء...... رقم: ٦٨٧٨

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی جگہ پر اتر کر اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھے ''میں اللہ تعالیٰ کے سارے (نفع دینے والے شفا دینے والے) کلمات کے ذریعہ اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں'' تو اسے کوئی چیز اس جگہ سے روانہ ہونے تک نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (مسلم)

۱۲۳ — عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهُ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ: نَعَمْ! اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ آمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ: فَضَرَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وُجُوْهَ اَعْدَائِهِ بِالرِّيْحِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالرِّيْحِ. رواه احمد ۳/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس موقع پر پڑھنے کے لئے کوئی دعا ہے جسے ہم پڑھیں کیونکہ کلیجے منہ کو آ چکے ہیں یعنی سخت گھبراہٹ کا حال ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ آمِنْ رَوْعَاتِنَا ترجمہ: یا اللہ! (دشمن کے مقابلہ میں) جو ہماری کمزوریاں ہیں ان پر پردہ ڈال دیں اور ہمیں خوف کی چیزوں سے امن عطا فرمائیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (کہ ہم نے یہ دعا پڑھنی شروع کر دی جس کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا بھیج کر دشمنوں کے چہروں کو پھیر دیا (اور یوں) اللہ تعالیٰ نے ان کو ہوا کے ذریعہ شکست دے دی۔ (مسند احمد)

۱۲۴ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، کُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ: اَیْ فُلُ هَلُمَّ' قَالَ اَبُوْبَکْرٍ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَاکَ الَّذِیْ لَا تَوٰی عَلَیْهِ' فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنِّیْ لَا رْجُوْاَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ. رواه البخاری' باب فضل النفقة فی سبیل الله' رقم: ۲۸۴۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز کا جوڑا (مثلاً دوگھوڑے' دو کپڑے' دو درہم' دو غلام وغیرہ) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرے گا تو اسے جنت کے داروغے بلائیں گے (جنت کے) ہر دروازے کا داروغہ اپنی طرف بلائے گا کہ اے فلاں! اس دروازے سے آؤ (اس پر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر تو اس شخص کو کوئی خوف نہیں رہے گا- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے پوری امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہو گے (جنہیں ہر دروازے سے بلایا جائے گا)- (بخاری)

۱۲۵ – عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفْضَلُ دِیْنَارٍ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی عِیَالِهٖ' وَ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ' وَ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. رواه ابن حبان (و اسناده صحیح) ۱۰/۵۰۳

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے' اور وہ دینار افضل ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرتا ہے' اور وہ دینار افضل ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے- (دینار سونے کے سکے کا نام ہے)- (ابن حبان)

۱۲۶ – وَ یُرْوٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ مَشْوَرَةً لِاَصْحَابِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رواه الترمذی' باب ماجاء فی المشورة، رقم: ۱۷۱۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا یعنی آپ بہت زیادہ مشورہ فرمایا کرتے تھے- (ترمذی)

۱۲۷ – عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! اِنْ نَزَلَ بِنَا اَمْرٌ لَیْسَ فِیْہِ بَیَانُ اَمْرٍ وَ لَا نَھْیٍ فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: شَاوِرُوْا فِیْہِ الْفُقَھَاءَ وَ الْعَابِدِیْنَ وَ لَا تُمْضُوْا فِیْہِ رَاْیَ خَاصَّۃٍ. رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجالہ موثقون من اھل الصحیح، مجمع الزوائد ۱/۴۲۸

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہمارے ساتھ کوئی ایسا معاملہ پیش آ جائے جس میں ہمارے لئے آپ کی طرف سے کوئی واضح حکم کرنے یا نہ کرنے کا نہ ہوتو اس بارے میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں دین کی سمجھ رکھنے والوں اور عبادت گذاروں سے مشورہ کرلیا کرو اور کسی کی انفرادی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۲۸ – عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ ﴿وَ شَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ﴾ الْاٰیَۃِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَمَا اِنَّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ غَنِیَّانِ عَنْھُمَا وَ لٰکِنْ جَعَلَھَا اللّٰہُ رَحْمَۃً لِاُمَّتِیْ، فَمَنْ شَاوَرَ مِنْھُمْ لَمْ یَعْدِمْ رُشْدًا وَمَنْ تَرَکَ الْمَشُوْرَۃَ مِنْھُمْ لَمْ یَعْدِمْ عَنَاءً. رواہ البیہقی ۶/۷۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ ''اوران سے اہم کاموں میں مشورہ کرتے رہا کیجئے'' تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تو مشورہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کو میری امت کے لئے رحمت کی چیز بنا دیا۔ چنانچہ میری امت میں سے جو شخص مشورہ کرتا ہے وہ سیدھی راہ پر رہتا ہے۔ اور میری امت میں سے جو مشورہ نہیں کرتا وہ پریشان ہی رہتا ہے۔ (بیہقی)

۱۲۹ – عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: حَرْسُ لَیْلَۃٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ لَیْلَۃٍ یُقَامُ لَیْلُھَا وَ یُصَامُ نَھَارُھَا. رواہ احمد ۱/۶۱

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک رات کا پہرہ دینا ان ہزار

راتوں سے بہتر ہے جن میں رات بھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور دن میں روزہ رکھا جائے۔ (مسند احمد)

۱۳۰ - عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (يَوْمَ حُنَيْنٍ): مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِىْ مَرْثَدِ الْغَنَوِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْهُمَا: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَارْكَبْ، فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ وَ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِىْ اَعْلَاهُ، وَ لَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ اَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَحْسَسْنَاهُ، فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ وَهُوَ يَتَلَفَّتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ، فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِى الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ وَ قَالَ: اِنِّىْ انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِىْ اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيًا حَاجَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَدْ اَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا. رواه ابو داؤد، باب في فضل الحرس في سبيل الله عزوجل، رقم: ۲۵۰۱

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (حنین کے موقع پر) ارشاد فرمایا: آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ حضرت انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یا رسول اللہ! میں (پہرہ دوں گا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: سامنے اس گھاٹی کی طرف چلے جاؤ اور اس گھاٹی کی سب سے اونچی جگہ پہنچ جاؤ۔ (وہاں پہرہ دینا اور خوب چوکنا ہو کر رہنا) کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے آج رات ہم دشمن کے دھوکے میں آجائیں (حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) جب صبح ہوئی تو

رسول اللہ ﷺ اپنی نماز کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دو رکعت (فجر کی سنتیں) پڑھیں- پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اپنے سوار کا کچھ پتہ لگا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں تو ان کا کچھ پتہ نہیں- پھر نماز (فجر) کی اقامت ہوئی' نماز کے دوران رسول اللہ ﷺ کی توجہ گھاٹی کی طرف رہی- جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری فرما کر سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو تمہارا سوار آ گیا ہے- ہم لوگوں نے گھاٹی کے درختوں کے درمیان دیکھنا شروع کیا تو حضرت انس بن ابی مرثد آ رہے تھے- چنانچہ انہوں نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا کہ میں (یہاں سے) چلا اور چلتے چلتے اس گھاٹی کی سب سے اونچی جگہ پہنچ گیا جہاں جانے کا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا (میں رات بھر وہاں پہرہ دیتا رہا) جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں پر چڑھ کر دیکھا' مجھے کوئی نظر نہ آیا- رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم رات کو کسی وقت اپنی سواری سے نیچے اترے؟ انہوں نے کہا نہیں' صرف نماز پڑھنے اور قضائے حاجت کے لئے اترا تھا- آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم نے (آج رات پہرہ دے کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے لئے جنت) واجب کر لی ہے لہٰذا (پہرہ کے) اس عمل کے بعد اگر تم کوئی بھی (نفلی) عمل نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہیں- (ابوداؤد)

۱۳۱- عَنِ ابْنِ عَائِذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ' فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ رَآهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْإِسْلَامِ' فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ' فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَثَى التُّرَابَ عَلَيْهِ وَقَالَ: أَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ' وَ قَالَ: يَا عُمَرُ! إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ وَ لٰكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٤/٤٣

حضرت ابن عائذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے جنازے کے لئے باہر تشریف لائے- جب وہ جنازہ رکھا گیا تو حضرت عمر بن خطاب

رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں کیونکہ یہ ایک فاسق شخص تھا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! انہوں نے ایک رات اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر پر مٹی بھی ڈالی۔ اس کے بعد (میت کو مخاطب کر کے) فرمایا: تمہارے ساتھیوں کا تو گمان یہ ہے کہ تم دوزخی ہو اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم جنتی ہو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمر! تم سے لوگوں کے اعمال بد کے بارے میں نہیں پوچھا جا رہا ہے بلکہ نیک اعمال کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے۔ (بیہقی)

۱۳۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ قَالَ: سَأَلْتُ سَفِينَةَ عَنِ اسْمِهِ، فَقَالَ: إِنِّي مُخْبِرُكَ بِاسْمِي، سَمَّانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ سَفِينَةَ، قُلْتُ: لِمَ سَمَّاكَ سَفِينَةَ؟ قَالَ: خَرَجَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ، فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ مَتَاعُهُمْ فَقَالَ: اُبْسُطْ كِسَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَجَعَلَ فِيهِ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَيَّ فَقَالَ: احْمِلْ مَا أَنْتَ إِلَّا سَفِينَةٌ قَالَ: فَلَوْ حَمَلْتُ يَوْمَئِذٍ وِقْرَ بَعِيرٍ أَوْ بَعِيرَيْنِ أَوْ خَمْسَةٍ أَوْ سِتَّةٍ، مَا ثَقُلَ عَلَيَّ. حلیہ الاولیاء ۱/۳۶۹ و ذکرہ فی الاصابة بنحوہ ۲/۵۸

حضرت سعید بن جمہان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے ان کے نام کے بارے میں پوچھا (کہ یہ نام کس نے رکھا ہے؟) انہوں نے کہا: میں تمہیں اپنے نام کے بارے میں بتاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام سفینہ رکھا۔ میں نے پوچھا: آپ کا نام سفینہ کیوں رکھا؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ سفر میں تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ ان کا سامان ان پر بھاری ہو گیا تھا۔ رسول اللہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اپنی چادر بچھاؤ، میں نے بچھا دی۔ آپ نے اس چادر میں صحابہ کا سامان باندھ کر میرے اوپر رکھ دیا اور فرمایا: اسے اٹھا لو تم تو سفینہ یعنی کشتی ہی ہو۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اس دن میں ایک یا دو تو کیا پانچ یا چھ اونٹوں کا بھی بوجھ اٹھا لیتا تو وہ مجھ پر بھاری نہ ہوتا۔ (حلیہ، اصابہ)

۱۳۳ — عَنْ اَحْمَرَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ فَجَعَلْتُ اُعَبِّرُ النَّاسَ فِيْ وَادٍ اَوْ نَهْرٍ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا كُنْتَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اِلَّا سَفِيْنَةً. الاصابة ۲۳/۱

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت احمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے (ایک وادی یا نہر پر سے ہم لوگوں کا گذر ہوا) تو میں لوگوں کو وادی یا نہر پار کرانے لگا- یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم تو آج سفینہ (کشتی) بن گئے ہو- (اصابہ)

۱۳۴ — عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَا: نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ، قَالَ: مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّيْ وَ مَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا. رواه البغوی فی شرح السنة (اسناده حسن) ۳۵/۱۱

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن ہماری یہ حالت تھی کہ ہم میں سے ہر تین آدمیوں کے درمیان ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تھے- حضرت ابولبابہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے اونٹ کے شریک سفر تھے- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اترنے کی باری آتی تو حضرت ابولبابہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما عرض کرتے کہ آپ کے بدلے ہم پیدل چلیں گے (آپ اونٹ پر ہی سوار رہیں) رسول اللہ ﷺ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور میں اجر وثواب کا تم سے کم محتاج نہیں ہوں- (شرح السنہ)

۱۳۵ — عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةُ. رواه البیهقی فی شعب الایمان ۳۳۴/۶

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفر میں جماعت کا ذمہ داران کا خادم ہے- جو شخص خدمت کرنے میں ساتھیوں سے

آگے بڑھ گیا تو اس کے ساتھی شہادت کے علاوہ کسی اور عمل کے ذریعہ اس آگے نہیں بڑھ سکتے یعنی سب سے بڑا عمل شہادت ہے اس کے بعد خدمت ہے۔ (بیہقی)

۱۳۶ — عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَ الْفُرْقَةُ عَذَابٌ. (وهو بعض الحديث) رواه عبدالله بن احمد و البزار و الطبراني و رجالهم ثقات، مجمع الزوائد ٥/٩٢

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت (کے ساتھ مل کر چلنا) رحمت ہے اور جماعت سے الگ ہونا عذاب ہے۔ (مسند احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۳۷ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ. رواه البخاري، باب السير وحده، رقم: ٢٩٩٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے میں ان (دینی اور دنیاوی) نقصانات کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی سوار رات میں تنہا سفر کرنے کی ہمت نہ کرے۔ (بخاری)

۱۳۸ — عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَ الرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَ الثَّلَاثَةُ رَكْبٌ. رواه الترمذي وقال: حديث عبدالله بن عمرو احسن، باب ماجاء في كراهية ان يسافر وحده، رقم: ١٦٧٤

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار جماعت ہیں۔ (ترمذی)

ف: حدیث پاک میں سوار سے مراد مسافر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تنہا سفر کرنے والا ہو یا دو سفر کرنے والے ہوں شیطان ان کو بڑی آسانی سے برائی میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اس بات کو واضح کرنے کے لئے تنہا سفر کرنے والے یا دو سفر کرنے والوں کو شیطان فرمایا: اس لئے سفر میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں تا کہ شیطان

سے محفوظ رہیں اور نماز باجماعت ادا کرنے اور دوسرے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار رہوں۔ (مظاہرحق)

۱۳۹ – عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلشَّیْطَانُ یَهُمُّ بِالْوَاحِدِ وَ الْاِثْنَیْنِ فَاِذَا کَانُوْا ثَلَاثَةً لَمْ یَهُمَّ بِهِمْ. رواه البزار و فیه عبدالرحمن بن ابی الزناد و هو ضعیف و قد وثق، مجمع الزوائد ۴۹۱/۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: شیطان ایک اور دو کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے یعنی نقصان پہنچانا چاہتا ہے لیکن جب تین ہوں تو ان کے ساتھ برائی کا ارادہ نہیں کرتا۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۱۴۰ – عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِثْنَانِ خَیْرٌ مِنْ وَاحِدٍ وَ ثَلَاثٌ خَیْرٌ مِنِ اثْنَیْنِ وَ اَرْبَعَةٌ خَیْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَنْ یَجْمَعَ اُمَّتِیْ اِلَّا عَلٰی هُدًی. رواه احمد ۱۴۵/۵

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سے دو بہتر ہیں اور دو سے تین بہتر ہیں اور تین سے چار بہتر ہیں لہٰذا تم جماعت (کے ساتھ رہنے) کو لازم پکڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت پر ہی جمع فرمائیں گے یعنی ساری امت گمراہی پر کبھی مجتمع نہیں ہوسکتی لہٰذا جماعت کے ساتھ رہنے والا گمراہی سے محفوظ رہے گا۔ (مسند احمد)

۱۴۱ – عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَیْحٍ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَاِنَّ یَدَ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ یَرْکُضُ. (وهو بعض الحدیث) رواه النسائی، باب قتل من فارق الجماعة...... رقم: ۴۰۲۵

حضرت عرفجہ بن شریح اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی خاص مدد جماعت کے ساتھ ہوتی ہے لہٰذا جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوجاتا ہے شیطان اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اسے اکساتا رہتا ہے۔ (نسائی)

۱۴۲ – عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ بِشْرَ بْنَ عَاصِمٍ عَلٰی

صَدَقَاتِ هُوَ ازِنَ فَتَخَلَّفَ بِشْرٌ فَلَقِيَهُ عُمَرُ' فَقَالَ: مَا خَلَّفَكَ' اَمَا لَنَا عَلَيْكَ سَمْعٌ وَ طَاعَةٌ' قَالَ: بَلٰى! وَ لٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا اُتِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ.

(الحديث) اخرجه البخاری من طريق سويد' الاصابة ۱/ ۱۵۲

حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت بشر بن عاصم رضی اللہ عنہ کو (قبیلہ) ہوازن کے صدقات (وصول کرنے کے لئے) عامل مقرر فرمایا لیکن حضرت بشر نہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی۔ حضرت عمر نے ان سے پوچھا تم کیوں نہیں گئے کیا ہماری بات کو سننا اور ماننا تمہارے لئے ضروری نہیں ہے؟ حضرت بشر نے عرض کیا کیوں نہیں! لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جسے مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا گیا اسے قیامت کے دن لا کر جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا (اگر ذمہ داری کو صحیح طور پر انجام دیا ہوگا تو نجات ہوگی ورنہ دوزخ کی آگ ہوگی)۔ (بخاری' اصابہ)

۱۴۳ - عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَا وَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ' فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ' وَ قَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ' فَقَالَ: اِنَّا وَ اللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهُ' وَ لَا اَحَدًا حَرِصَ عَلَيْهِ. رواه مسلم' باب النهی عن طلب الامارة و الحرص عليها' رقم: ۴۷۱۷

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھ میرے دو چچا زاد بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن علاقوں کا والی بنایا ہے ان میں سے کسی علاقہ کا ہمیں امیر مقرر فرما دیجئے' دوسرے شخص نے بھی اسی طرح کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم ان امور میں کسی بھی ایسے شخص کو ذمہ دار نہیں بناتے جو ذمہ داری کا سوال کرے یا اس کا خواہش مند ہو۔ (مسلم)

۱۴۴ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَ يُرْدِفُ وَ يَدْعُوْ لَهُمْ. رواه

ابو داؤد، باب لزوم الساقة، رقم: ۲۶۳۹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں (تواضع، دوسروں کی مدد اور خبر گیری کے لئے) قافلہ سے پیچھے چلا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کمزور (کی سواری) کو ہانکا کرتے اور جو شخص پیدل چل رہا ہوتا اس کو اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور ان (قافلہ والوں) کے لئے دعا فرماتے رہتے۔ (ابوداود)

۱۴۵۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَۃٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ. رواہ ابوداؤد، باب فی القوم یسافرون......، رقم: ۲۶۰۸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تین شخص سفر میں نکلیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں۔ (ابوداود)

۱۴۶۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ وَ اسْتَذَلَّ الْاِمَارَۃَ لَقِیَ اللّٰہَ وَ لَا وَجْہَ لَہُ عِنْدَہُ. رواہ احمد و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۵/۴۰۱

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوا اور امیر کی امارت کو حقیر جانا تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا کوئی رتبہ نہ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گا۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۱۴۷۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ سَائِلٌ کُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاہُ اَحَفِظَ اَمْ ضَیَّعَ. رواہ ابن حبان (و اسنادہ صحیح علی شرطھما) ۱۰/۳۴۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس کی ذمہ داری میں دی ہوئی چیزوں کے بارے میں پوچھیں گے کہ اس نے اپنی ذمہ داری کی حفاظت کی یا اسے ضائع کیا یعنی اس ذمہ داری کو پورے طور پر ادا کیا یا نہیں۔ (ابن حبان)

۱۴۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ:

كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَ الرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهِ وَ هُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَ الْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَ الْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَ الرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. رواه البخاری، باب الجمعة فی القری والمدن، رقم: ۸۹۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سب ذمہ دار ہو تم میں سے ہر ایک سے اس کی اپنی رعیت (ماتحتوں) کے بارے میں پوچھا جائے گا- حاکم ذمہ دار ہے اس سے اپنی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا- آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا جائے گا- عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کے گھر میں رہنے والے بچوں وغیرہ کے بارے میں پوچھا جائے گا- ملازم اپنے مالک کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے مالک کے مال واسباب کے بارے میں پوچھا جائے گا- بیٹا اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے باپ کے مال کے بارے میں پوچھا جائے گا- تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا- (بخاری)

۱۴۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَايَسْتَرْعِي اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَبْدًا رَعِيَّةً قَلَّتْ اَوْ كَثُرَتْ اِلَّا سَاَلَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَقَامَ فِيْهِمْ اَمْرَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَمْ اَضَاعَهُ حَتّٰى يَسْاَلَهُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ خَاصَّةً. رواه احمد ۲/۱۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کو بھی کسی رعیت کا نگران بناتے ہیں خواہ رعیت تھوڑی ہو یا زیادہ تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کی رعیت کے بارے میں قیامت کے دن ضرور پوچھیں گے کہ اس نے ان میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو قائم کیا تھا یا برباد کیا تھا یہاں تک کہ خاص طور پر اس سے اس کے گھر والوں کے متعلق پوچھیں گے- (مسند احمد)

۱۵۰- عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ! اِنِّيْ اَرَاكَ

ضَعِيفًا، وَ اِنِّی اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِی، لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَی اثْنَیْنِ وَ لَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ. رواه مسلم، باب كراهة الامارة بغير ضرورة، رقم: ٤٧٢٠

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (شفقت کے طور پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے) ارشاد فرمایا: ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں (کہ تم امارت کی ذمہ داری کو پورا نہ کر پاؤ گے) اور میں تمہارے لئے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، تم دو آدمیوں پر بھی ہرگز امیر نہ بننا اور کسی یتیم کے مال کی ذمہ داری قبول نہ کرنا۔ (مسلم)

ف: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے جو ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں تمہاری طرح کمزور ہوتا تو دو پر بھی کبھی امیر نہ بنتا۔

۱۵۱- عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَلَا تَسْتَعْمِلُنِی؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی مَنْكِبِی، ثُمَّ قَالَ: یَا اَبَا ذَرٍّ! اِنَّكَ ضَعِیْفٌ، وَ اِنَّهَا اَمَانَةٌ، وَ اِنَّهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ خِزْیٌ وَ نَدَامَةٌ، اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّی الَّذِی عَلَیْهِ فِیْهَا. رواه مسلم، باب كراهة الا مارة بغير ضرورة، رقم: ٤٧١٩

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے امیر کیوں نہیں بناتے؟ رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ امارت ایک امانت ہے (کہ جس کے ساتھ بندوں کے حقوق متعلق ہیں) اور یہ (امارت) قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا سبب ہو گی، لیکن جس شخص نے اس امارت کو صحیح طریقہ سے لیا اور اس کی ذمہ داریوں کو پورا کیا (تو پھر یہ امارت قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا ذریعہ نہ ہو گی)۔ (مسلم)

۱۵۲- عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ (لِی) النَّبِیُّ ﷺ: یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ: لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُوْتِیْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَیْهَا، وَ اِنْ اُوْتِیْتَهَا مِنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْهَا. (الحديث) رواه البخاری، باب قول الله تبارك و تعالى لا يؤاخذ كم الله......، رقم: ٦٦٢٢

حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے

ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمان بن سمرہ! امارت کو طلب نہ کرو، اگر تمہارے طلب کرنے پر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو تم اس کے حوالہ کر دیئے جاؤ گے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری کوئی مدد اور رہنمائی نہ ہوگی) اور اگر تمہاری طلب کے بغیر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ (بخاری)

۱۵۳ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ، وَ سَتَكُوْنُ نَدَامَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَ بِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ.

رواه البخاری، باب مایکره من الحرص علی الامارة، رقم: ۷۱۴۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب کہ تم امیر بننے کی حرص کرو گے حالانکہ امارت تمہارے لئے ندامت کا ذریعہ ہوگی۔ امارت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک دودھ پلانے والی عورت کہ ابتداء میں تو بڑی اچھی لگتی ہے اور جب دودھ چھڑانے لگتی ہے تو وہی بہت بری لگنے لگتی ہے۔ (بخاری)

ف: حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جب امارت کسی کو ملتی ہے تو اچھی لگتی ہے جیسے بچے کو دودھ پلانے والی اچھی لگتی ہے اور جب امارت ہاتھ سے جاتی ہے تو یہ بہت برا لگتا ہے جیسے دودھ چھوڑنا بچے کو بہت برا لگتا ہے۔

۱۵۴ – عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ عَنِ الْاِمَارَةِ، وَمَا هِیَ؟ فَنَادَیْتُ بِاَعْلٰی صَوْتِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: وَ مَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ، وَ ثَانِیْهَا نَدَامَةٌ، وَ ثَالِثُهَا عَذَابٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا مَنْ عَدَلَ، وَ كَیْفَ یَعْدِلُ مَعَ قَرَابَتِهِ؟ رواه البزار و الطبرانی فی الکبیر والاوسط باختصار ورجال الکبیر رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۵: ۳۶۳

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس امارت کی حقیقت بتاؤں؟ میں نے بلند آواز سے تین مرتبہ پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی حقیقت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا پہلا مرحلہ ملامت ہے، دوسرا مرحلہ ندامت ہے، تیسرا مرحلہ قیامت کے دن عذاب ہے، البتہ جس شخص نے انصاف کیا وہ محفوظ رہے گا (لیکن) آدمی اپنے قریبی

(رشتہ دار وغیرہ) کے معاملات میں عدل وانصاف کیسے کر سکتا ہے یعنی باوجود عدل و انصاف کو چاہتے ہوئے بھی طبیعت سے مغلوب ہو کر عدل وانصاف نہیں کر پاتا اور رشتہ داروں کی طرف جھکاؤ ہو جاتا ہے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

ف: مطلب یہ ہے کہ جو شخص امیر بنتا ہے اس کو ہر طرف سے ملامت کی جاتی ہے کہ اس نے ایسا کیا، ویسا کیا۔ اسکے بعد وہ لوگوں کی اس ملامت سے پریشان ہو کر ندامت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے میں نے اس منصب کو کیوں قبول کیا۔ پھر آخری مرحلہ انصاف نہ کرنے کی صورت میں قیامت کے دن عذاب کی شکل میں ظاہر ہوگا غرض یہ کہ دنیا میں بھی ذلت و رسوائی اور آخرت میں بھی حساب کی سختی ہوگی۔

۱۵۵ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنْ عِصَابَةٍ وَ فِي تِلْكَ الْعِصَابَةِ مَنْ هُوَ اَرْضَى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُوْلَهُ وَ خَانَ الْمُؤْمِنِيْنَ. رواه الحاكم في المستدرك و قال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه ٩٢/٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کو جماعت کا امیر بنایا جب کہ جماعت کے افراد میں اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا شخص ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ سے خیانت کی اور ان کے رسول سے خیانت کی اور ایمان والوں سے خیانت کی۔ (مستدرک حاکم)

ف: اگر افضل کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو امیر بنانے میں کوئی دینی مصلحت ہو تو پھر اس وعید میں داخل نہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ایک وفد بھیجا جس میں حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ یہ تم میں زیادہ افضل نہیں ہیں لیکن بھوک اور پیاس پر زیادہ صبر کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

۱۵۶ — عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَلِيْ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَ يَنْصَحُ، اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ. رواه مسلم، باب فضيلة الامير العادل، رقم: ٤٧٣١

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو امیر مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار بن کر مسلمانوں کی خیر خواہی میں کوشش نہ کرے وہ مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ (مسلم)

۱۵۷ – عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ وَالٍ يَلِى رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. رواه البخاري، باب من استرعى رعية فلم ينصح، رقم: ۷۱۵۱

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان رعیت کا ذمہ دار بنے پھر ان کے ساتھ دھوکہ کا معاملہ کرے اور اسی حالت پر اس کی موت آ جائے تو اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر دیں گے۔ (بخاری)

۱۵۸ – عَنْ اَبِىْ مَرْيَمَ الْاَزْدِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَ خَلَّتِهِمْ وَ فَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَنْهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَ خَلَّتِهِ وَ فَقْرِهِ.

رواه ابوداؤد، باب فيما يلزم الامام من امر الرعية......، رقم: ۲۹۴۸

حضرت ابو مریم ازدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا اور وہ مسلمانوں کے حالات، ضروریات اور ان کی تنگدستی سے منہ پھیرے یعنی ان کی ضرورت کو پورا نہ کرے اور نہ ان کی تنگدستی کے دور کرنے کی کوشش کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے حالات، ضروریات اور تنگدستی سے منہ پھیر لیں گے یعنی قیامت کے دن اس کے ضرورت اور پریشانی کو دور نہیں فرمائیں گے۔ (ابوداؤد)

۱۵۹ – عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ اَحَدٍ يُؤَمَّرُ عَلٰى عَشَرَةٍ فَصَاعِدًا لَا يُقْسِطُ فِيْهِمْ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِى الْاَصْفَادِ وَ الْاَغْلَالِ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه و وافقه الذهبي ۸۹/۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس یا دس سے زائد افراد پر امیر بنایا جائے اور وہ ان کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ نہ کرے تو قیامت کے دن بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں (بندھا ہوا) آئے گا۔ (مستدرک حاکم)

۱۶۰ – عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ اَمِيْرِ عَشَرَةٍ اِلَّا يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُوْلًا حَتّٰى يَفُكَّهُ الْعَدْلُ اَوْ يُوْبِقَهُ الْجَوْرُ. رواه البزار و الطبرانی فی الاوسط و رجال البزار الصحیح، مجمع الزوائد ۵/۳۷۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: ہر امیر چاہے دس آدمیوں کا ہی کیوں نہ ہو قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا یہاں تک کہ اس کو طوق سے اس کا عدل چھڑوائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کردے گا۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۶۱ – عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَيَلِيْكُمْ اُمَرَاءُ يُفْسِدُوْنَ وَ مَا يُصْلِحُ اللّٰهُ بِهِمْ اَكْثَرُ، فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِطَاعَةِ اللّٰهِ فَلَهُمُ الْاَجْرُ وَ عَلَيْكُمُ الشُّكْرُ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَعَلَيْهِمُ الْوِزْرُ وَ عَلَيْكُمُ الصَّبْرُ. رواه البیهقی ۶/۱۵

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے کچھ امیر ایسے ہوں گے جو فساد اور بگاڑ کریں گے (لیکن) اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ جو اصلاح فرمائیں گے وہ اصلاح ان کے بگاڑ سے زیادہ ہوگی لہٰذا ان امیروں میں سے جو امیر اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری والے کام کرے گا تو اسے اجر ملے گا اور اس پر تمہارے لئے شکر کرنا ضروری ہوگا۔ اسی طرح ان امیروں میں سے جو امیر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام کرے گا تو اس کا گناہ اس کے سر ہوگا اور تمہیں اس حالت میں صبر کرنا ہوگا۔ (بیہقی)

۱۶۲ – عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: فِیْ بَيْتِیْ هٰذَا: اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَ مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهٖ. رواه مسلم، باب فضيلة الامير

العادل……، رقم: ٤٧٢٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس گھر میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! جو شخص میری امت کے (دینی و دنیاوی) معاملات میں سے کسی بھی معاملہ کا ذمہ دار بنے پھر وہ لوگوں کو مشقت میں ڈالے تو آپ بھی اس شخص کو مشقت میں ڈالئے۔ اور جو شخص میری امت کے کسی بھی معاملہ کا ذمہ دار بنے اور لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے آپ بھی اس شخص کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیے''۔ (مسلم)

۱۶۳ — عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ وَ عَمْرِ و بْنِ الْاَسْوَدِ وَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ وَ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْاَمِيْرَ اِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ. رواه ابوداؤد، باب في التجسس، رقم: ٤٨٨٩

حضرت جبیر بن نفیر، حضرت کثیر بن مرہ، حضرت عمرو بن اسود، حضرت مقدام بن معدیکرب اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیر جب لوگوں میں شک وشبہ کی بات ڈھونڈھتا ہے تو لوگوں کو خراب کردیتا ہے۔ (ابوداؤد)

ف: مطلب یہ ہے کہ جب امیر لوگوں پر اعتماد کے بجائے ان کے عیوب تلاش کرنے لگے اور ان پر بدگمانی کرنے لگے تو وہ خود ہی لوگوں میں فساد اور انتشار کا ذریعہ بنے گا، اس لئے امیر کو چاہئے کہ لوگوں کے عیوب پر پردے ڈالے اور ان کے ساتھ اچھا گمان رکھے۔ (بذل المجہود)

۱۶۴ — عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَ اَطِيْعُوْا. رواه مسلم، باب وجوب طاعة الامراء……، رقم: ٤٧٦٢

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم پر کسی ناک، کان کٹے ہوئے کالے غلام کو بھی امیر بنایا جائے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ذریعہ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلائے تو تم اس کا حکم سنو اور مانو۔ (مسلم)

۱۶۵ – عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا، وَ اِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهُ زَبِيْبَةٌ. رواه البخاري، باب السمع و الطاعة للامام......، رقم: ۷۱٤۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیر کی بات سنتے اور مانتے رہو اگرچہ تم پر حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ بنایا گیا ہو جس کا سر گویا (چھوٹے ہونے میں) کشمش کی طرح ہو۔ (بخاری)

۱۶۶ – عَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَ عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ. رواه مسلم، باب في طاعة الامراء و ان منعوا الحقوق، رقم: ٤٧٨٣

حضرت وائل حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم امیروں کی بات سنو اور مانو کیونکہ ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں ان سے پوچھا جائے گا (مثلاً انصاف کرنا) اور تمہاری ذمہ داریوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا (مثلاً امیر کی بات ماننا، لہٰذا ہر ایک اپنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں لگا رہے خواہ دوسرا پورا کرے یا نہ کرے)۔ (مسلم)

۱۶۷ – عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَطِيْعُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَلَا تُنَازِعُوا الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَ لَوْ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ، وَ عَلَيْكُمْ بِمَا تَعْرِفُوْنَ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّكُمْ وَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، وَ عَضُّوْا عَلٰى نَوَاجِذِكُمْ بِالْحَقِّ. رواه الحاكم وقال: هذا اسناد صحيح على شرطهما جميعا ولا اعرف له علة و وافقه الذهبي ۹٦/۱

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو ان کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے کاموں کا ذمہ دار بنایا ہے ان کی مانو اور امیر سے امارت کے بارے میں نہ جھگڑو چاہے امیر سیاہ غلام ہی ہو۔ اور تم اپنے نبی ﷺ کی سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے طریقہ کو لازم پکڑو اور حق کو انتہائی مضبوطی سے تھامے رہو۔ (مستدرک حاکم)

۱۲۸ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ یَرْضَی لَکُمْ ثَلَاثًا وَ یَسْخَطُ لَکُمْ ثَلَاثًا، یَرْضَی لَکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَ لَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَ اَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَ لَا تَفَرَّقُوْا وَ اَنْ تَنَاصَحُوْا مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَکُمْ وَ یَسْخَطُ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَ اِضَاعَةَ الْمَالِ وَ کَثْرَةَ السُّؤَالِ. رواه احمد ۲/۳۶۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری تین چیزوں کو پسند فرماتے ہیں اور تین چیزوں کو ناپسند فرماتے ہیں۔ تمہاری اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو (الگ الگ ہوکر) بکھر نہ جاؤ، اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا ذمہ دار بنایا ہے ان کے لئے خلوص، وفاداری اور خیر خواہی رکھو۔ اور تمہاری ان باتوں کو ناپسند فرماتے ہیں کہ تم فضول بحث ومباحثہ کرو، مال ضائع کرو اور زیادہ سوالات کرو۔ (مسند احمد)

۱۶۹ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ، وَ مَنْ اَطَاعَ الْاِمَامَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ، وَ مَنْ عَصَی الْاِمَامَ فَقَدْ عَصَانِیْ. رواه ابن ماجه، باب طاعة الامام، رقم: ۲۸۵۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے مسلمانوں کے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے مسلمانوں کے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ (ابن ماجہ)

۱۷۰ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِیْرِهٖ شَیْئًا یَکْرَهُهُ فَلْیَصْبِرْ، فَاِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، فَمِیْتَةٌ جَاهِلِیَّةٌ. رواه مسلم، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين.....، رقم: ۴۷۹۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے امیر کی ایسی بات دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو اسے چاہئے

کہ اس پر صبر کرے کیونکہ جو شخص مسلمانوں کی جماعت یعنی اجتماعیت سے بالشت بھر بھی جدا ہوا (اور توبہ کئے بغیر) اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مسلم)

ف: ''جاہلیت کی موت مرا'' سے مراد یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ آزاد رہتے تھے نہ وہ اپنے سردار کی اطاعت کرتے تھے نہ اپنے رہنما کی بات مانتے تھے۔ (نووی)

۱۷۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ. (وهو بعض الحديث) رواه ابوداؤد، باب في الطاعة، رقم: ۲۶۲۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہ کرو، اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (ابوداؤد)

۱۷۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: السَّمْعُ وَ الطَّاعَةُ حَقٌّ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ اَوْ كَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَ لَا طَاعَةَ. رواه احمد ۲/۱۴۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیر کی بات سننا اور ماننا مسلمان پر واجب ہے ان چیزوں میں جو اسے پسند ہوں یا ناپسند ہوں مگر یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو جائز نہیں لہٰذا اگر کسی گناہ کے کرنے کا حکم دیا جائے تو اس کا سننا اور ماننا اس کے ذمہ نہیں۔ (مسند احمد)

۱۷۳- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا سَافَرْتُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَقْرَؤُكُمْ، وَ اِنْ كَانَ اَصْغَرَكُمْ، وَ اِذَا اَمَّكُمْ فَهُوَ اَمِيْرُكُمْ. رواه البزار و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۲/۲۰۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سفر کرو تو تمہارا امام وہ ہونا چاہئے جس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہو (اور

مسائل کو زیادہ جاننے والا ہو) اگر چہ وہ تم میں سب سے چھوٹا ہو اور جب وہ تمہارا نماز میں امام بنا تو وہ تمہارا امیر بھی ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

ف: بعض دوسری روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی خاص صفت کی وجہ سے ایسے شخص کو بھی امیر بنایا جن کے ساتھی ان سے افضل تھے جیسا کہ حدیث نمبر ۱۵۵ کے فائدے میں گذر چکا ہے۔

۱۷۴- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَبَدَاللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ آتَى الزَّكَاةَ وَ سَمِعَ وَ اَطَاعَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يُدْخِلُهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَ لَهَا ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ وَ مَنْ عَبَدَاللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ آتَى الزَّكَاةَ وَ سَمِعَ وَ عَصٰى فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى مِنْ اَمْرِهٖ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ رَحِمَهُ وَ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ. رواه احمد و الطبراني و رجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ۵/۳۸۹

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، نماز کو قائم کیا، زکوٰۃ ادا کی اور امیر کی بات کو سنا اور مانا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ چاہے گا جنت میں داخل فرمائیں گے، جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور امیر کی بات کو سنا (لیکن) اسے نہ مانا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے اس پر رحم فرمائیں چاہے اس کو عذاب دیں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۷۵- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ، وَ اَطَاعَ الْاِمَامَ، وَ اَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ، وَ يَاسَرَ الشَّرِيْكَ، وَ اجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَاِنَّ نَوْمَهُ وَ نُبْهَهُ اَجْرٌ كُلُّهُ، وَ اَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَ رِيَاءً وَ سُمْعَةً وَ عَصَى الْاِمَامَ، وَ اَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ، فَاِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ. رواه ابو داؤد، باب فيمن يغزو و يلتمس الدنيا، رقم: ۲۵۱۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد میں نکلنا دو قسم پر ہے: جس نے جہاد کے لئے نکلنے میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو مقصود بنایا' امیر کی فرمان برداری کی' اپنے عمدہ مال کو خرچ کیا' ساتھی کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا اور (ہر قسم کے) فساد سے بچا تو ایسے شخص کا سونا جاگنا سب کا سب ثواب ہے- اور جو جہاد میں فخر اور دکھلانے اور لوگوں میں اپنے چرچے کرانے کے لئے نکلا' امیر کی بات نہ مانی اور زمین میں فساد پھیلایا تو وہ جہاد سے خسارے کے ساتھ لوٹے گا- (ابوداود)

۱۷۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَهُوَ یَبْتَغِیْ عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْیَا؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا اَجْرَلَهُ' فَاَعْظَمَ ذٰلِکَ النَّاسُ وَ قَالُوا لِلرَّجُلِ: عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَعَلَّکَ لَمْ تُفَهِّمْهُ' فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَهُوَ یَبْتَغِیْ عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْیَا؟ قَالَ: لَا اَجْرَلَهُ' فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ لَهُ: لَا اَجْرَلَهُ. رواه

ابوداؤد' باب فیمن یغدو و یلتمس الدنیا' رقم: ۲۵۱۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کے لئے اس نیت سے جاتا ہے کہ اسے دنیا کا کچھ سامان مل جائے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہ ملے گا- لوگوں نے اس کو بہت بڑی بات سمجھا اور اس شخص سے کہا تم اس بات کو رسول اللہ ﷺ سے دوبارہ پوچھو شاید تم اپنی بات رسول اللہ ﷺ کو سمجھا نہیں سکے- اس شخص نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی جہاد میں اس نیت سے جاتا ہے کہ اسے دنیا کا کچھ سامان مل جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا- لوگوں نے اس شخص سے کہا اپنا سوال پھر سے دہراؤ چنانچہ اس شخص نے تیسری مرتبہ پوچھا آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ بھی اس سے یہی فرمایا کہ اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا- (ابوداود)

۱۷۷- عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَ کَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنزِلًا تفرَّقُوا فِی الشِّعَابِ وَ الْاَوْدِیَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ تَفَرُّقَکُمْ فِیْ ھٰذِہِ الشِّعَابِ وَ الْاَوْدِیَۃِ اِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ' فَلَمْ یَنْزِلْ بَعْدَ ذٰلِکَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ حَتّٰی یُقَالَ: لَوْ بُسِطَ عَلَیْھِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّھُمْ. رواہ ابوداؤد' باب مایؤمر من انضمام العسکر و سعتہ' رقم: ۲۶۲۸

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی جگہ ٹھہرنے کے لئے پڑاؤ ڈالا کرتے تھے تو صحابہ رضی اللہ عنہم گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر کر ٹھہرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے (جو تم کو ایک دوسرے سے جدا رکھنا چاہتا ہے) اس ارشاد کے بعد رسول اللہ ﷺ جہاں بھی ٹھہرتے تمام صحابہ اکٹھے مل جل کر ٹھہرتے یہاں تک کہ انہیں (ایک دوسرے سے قریب قریب دیکھ کر) یوں کہا جانے لگا کہ اگر ان سب پر ایک کپڑا ڈالا جائے تو وہ ان سب کو ڈھانپ لے۔ (ابوداؤد)

۱۷۸- عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا وَ کَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِیَّۃً اَوْ جَیْشًا بَعَثَھَا مِنْ اَوَّلِ النَّھَارِ' وَکَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا' وَ کَانَ یَبْعَثُ تِجَارَتَہُ مِنْ اَوَّلِ النَّھَارِ' فَاَثْرٰی وَ کَثُرَ مَالُہُ.

رواہ ابوداؤد' باب فی الابتکار فی السفر' رقم: ۲۶۰۶

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا ''یا اللہ! میری امت کے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت عطا فرما دیں'' رسول اللہ ﷺ جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتے تو اس کو دن کے ابتدائی حصہ میں روانہ فرماتے۔ حضرت صخر رضی اللہ عنہ جو ایک تاجر تھے اپنا تجارتی مال دن کے ابتدائی حصہ میں ملازمین کے ذریعہ فروخت کے لئے بھیجتے تھے چنانچہ وہ غنی ہو گئے اور ان کا مال بڑھ گیا۔ (ابوداؤد)

ف: حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ کی اس دعا کا مقصد یہ ہے کہ میری امت کے لوگ دن کے ابتدائی حصہ میں سفر کریں یا کوئی دینی یا دنیوی کام کریں تو اس میں انہیں برکت حاصل ہو۔

۱۷۹- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِاَکْثَمَ بْنِ

الْجَوْنِ الْخُزَاعِیِّ: یَا اَکْثَمُ! اغْزُمَعَ غَیْرِ قَوْمِکَ یَحْسُنْ خُلُقُکَ، وَ تَکْرُمْ عَلٰی رُفَقَائِکَ، یَا اَکْثَمُ! خَیْرُ الرُّفَقَاءِ اَرْبَعَۃٌ، وَخَیْرُ السَّرَایَا اَرْبَعُمِائَۃٍ، وَخَیْرُ الْجُیُوْشِ اَرْبَعَۃُ آلَافٍ وَ لَنْ یُغْلَبَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّۃٍ. رواہ ابن ماجہ، باب السرایا، رقم: ۲۸۲۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اکثم بن جون خزاعی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اکثم! اپنی قوم کے علاوہ دوسروں کے ساتھ مل کر بھی جہاد کیا کرو، اس سے تمہارے اخلاق اچھے ہو جائیں گے اور ان اخلاق کی وجہ سے تم اپنے رفقاء اور ساتھیوں کی نظر میں عزت والے ہو جاؤ گے۔ اکثم! (سفر کے لئے) بہترین ساتھی (کم سے کم) چار ہیں اور بہترین سریہ (چھوٹا لشکر) وہ ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو اور بہترین جیش (بڑا لشکر) چار ہزار کا ہے۔ بارہ ہزار افراد اپنی تعداد کی کمی کی وجہ سے شکست نہیں کھا سکتے (البتہ دوسری کوئی وجہ شکست کی ہو تو اور بات ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا ہو جانا وغیرہ)۔ (ابن ماجہ)

۱۸۰ - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ، اِذْ جَاءَہُ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَۃٍ لَہُ، قَالَ: فَجَعَلَ یَصْرِفُ بَصَرَہُ یَمِیْنًا وَ شِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ کَانَ مَعَہُ فَضْلُ ظَہْرٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَا ظَہْرَ لَہُ، وَ مَنْ کَانَ لَہُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَا زَادَ لَہُ، قَالَ: فَذَکَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَکَرَ، حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّہُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِیْ فَضْلٍ. رواہ مسلم، باب استحباب المؤاساۃ بفضول المال، رقم: ۴۵۱۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ اچانک ایک صاحب سواری پر آئے اور (اپنی ضرورت کے اظہار کے لئے) دائیں بائیں دیکھنے لگے (تاکہ کسی ذریعہ سے ان کی ضرورت پوری ہو سکے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس (اپنی ضرورت سے) زائد سواری ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس (اپنی ضرورت سے) زائد کھانے پینے کا سامان ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس

کھانے پینے کا سامان نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس طرح آپ ﷺ نے مختلف قسم کے مالوں کا ذکر کیا یہاں تک (آپ ﷺ کی ترغیب سے) ہمیں یہ احساس ہونے لگا کہ ہم میں سے کسی کا اپنی زائد چیز پر کوئی حق نہیں ہے (بلکہ اس چیز کا حقیقی مستحق وہ شخص ہے جس کے پاس وہ چیز نہیں ہے)۔ (مسلم)

۱۸۱ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ اَرَادَ اَنْ يَغْزُوَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ! اِنَّ مِنْ اِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَ لَا عَشِيْرَةٌ فَلْيَضُمَّ اَحَدُكُمْ اِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ اَوِ الثَّلَاثَةَ.

(الحديث) رواه ابوداؤد' باب الرجل يتحمل بمال غيره يغزو' رقم: ٢٥٣٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ پر جانے لگے تو ارشاد فرمایا: مہاجرین وانصار کی جماعت! تمہارے بھائیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس نہ مال ہے نہ ان کے رشتہ دار ہیں اس لئے تم میں سے ہر ایک ان میں سے دو یا تین کو اپنے ساتھ ملا لے۔ (ابوداؤد)

۱۸۲ - عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا خَلَّفَ عَبْدٌ عَلٰى اَهْلِهٖ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَهُمْ حِيْنَ يُرِيْدُ سَفَرًا.

رواه ابن شيبة حديث ضعيف' الجامع الصغير ٢/٤٩٥' و رد عليه صاحب الاتحاف و ملخص كلامه ان الحديث ليس بضعيف' اتحاف السادة ٣/٤٦٥

حضرت مطعم بن مقدام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب سفر پر جانے لگے تو سب سے بہتر نائب جسے وہ اپنے اہل وعیال کے پاس چھوڑ کر جائے وہ دو رکعتیں ہیں جو ان کے پاس پڑھ کر جائے۔ (جامع صغیر)

۱۸۳ - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَسِّرُوْا وَ لَا تُعَسِّرُوْا' وَ بَشِّرُوْا وَ لَا تُنَفِّرُوْا. رواه البخاري' باب ما كان النبي ﷺ يتخولهم بالموعظة ....' رقم: ٦٩

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ آسانی کا برتاؤ کرو اور ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ نہ کرو' خوشخبریاں سناؤ

اور نفرت نہ دلاؤ۔ (بخاری)

یعنی لوگوں کو نیک کام کرنے پر اجر وثواب کی خوشخبریاں سناؤ اور ان کو ان کے گناہوں پر ایسا مت ڈراؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو کر دین سے دور ہو جائیں۔

۱۸۴- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ. رواه ابوداؤد، باب في فضل القفل في الغزو، رقم: ۲۴۸۷

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد سے لوٹ کر آنا بھی جہاد میں جانے کی طرح ہے۔ (ابوداؤد)

ف: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے پر جو اجر وثواب ملتا ہے وہی اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے راستہ سے واپس آنے کے بعد مقام پر رہتے ہوئے بھی ملتا ہے جب کہ نیت یہ ہو کہ جس ضرورت کی وجہ سے واپس لوٹا تھا جونہی ضرورت پوری ہو جائے گی یا جب بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ کا بلاوا آ جائے گا فوراً اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکل جاؤں گا۔ (مظاہر حق)

۱۸۵- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ وَ يَقُوْلُ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ. رواه ابوداؤد، باب في التكبير على كل شرف في المسير، رقم: ۲۷۷۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد، حج یا عمرے سے لوٹتے تو ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر کہتے اس کے بعد یہ کلمات پڑھتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، انہی کے لئے بادشاہت ہے، انہی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ ہم واپس

ہونے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' سجدہ کرنے والے ہیں' اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں- اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور انہوں نے تنہا دشمنوں کو شکست دی- (ابوداؤد)

۱۸۶ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَاهُ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَ قَالَ لَهُ: يَا عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ: اَنَا النَّبِيُّ الْمُرْسَلُ اِلَى الْعِبَادِ كَافَّةً اَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَ آمُرُهُمْ بِحَقْنِ الدِّمَاءِ، وَ صِلَةِ الْاَرْحَامِ، وَعِبَادَةِ اللّٰهِ، وَ رَفْضِ الْاَصْنَامِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ وَ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَمَنْ اَجَابَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَ مَنْ عَصَى فَلَهُ النَّارُ فَآمِنْ بِاللّٰهِ يَا عَمْرُو يُؤَمِّنْكَ اللّٰهُ مِنْ هَوْلِ جَهَنَّمَ، قُلْتُ: اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَ آمَنْتُ بِكُلِّ مَاجِئْتَ بِهِ بِحَلَالٍ وَ حَرَامٍ، وَ اِنْ اَرْغَمَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا مِنَ الْاَقْوَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرْحَبًا بِكَ يَا عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَ اُمِّي، اِبْعَثْنِي اِلَى قَوْمِي لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَمُنَّ بِي عَلَيْهِمْ كَمَا مَنَّ بِكَ عَلَيَّ فَبَعَثَنِي اِلَيْهِمْ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ وَ الْقَوْلِ السَّدِيْدِ، وَ لَا تَكُنْ فَظًّا وَ لَا مُتَكَبِّرًا وَ لَا حَسُوْدًا، فَاَتَيْتُ قَوْمِي فَقُلْتُ: يَا بَنِي رِفَاعَةَ، يَا مَعَاشِرَ جُهَيْنَةَ، اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَيْكُمْ، اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَ اُحَذِّرُكُمُ النَّارَ، وَ آمُرُكُمْ بِحَقْنِ الدِّمَاءِ، وَ صِلَةِ الْاَرْحَامِ، وَ عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَ رَفْضِ الْاَصْنَامِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، شَهْرٍ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَمَنْ اَجَابَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَ مَنْ عَصَى فَلَهُ النَّارُ، يَا مَعْشَرَ جُهَيْنَةَ، اِنَّ اللّٰهَ - عَزَّوَجَلَّ - جَعَلَكُمْ خِيَارَ مَنْ اَنْتُمْ مِنْهُ، وَ بَغَّضَ اِلَيْكُمْ فِي جَاهِلِيَّتِكُمْ مَاحُبِّبَ اِلَى غَيْرِكُمْ، مِنْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ، وَ يَخْلُفُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلَى امْرَاَةِ اَبِيْهِ، وَ الْغَزَاةِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَاَجِيْبُوْا هٰذَا النَّبِيَّ الْمُرْسَلَ مِنْ بَنِي لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ تَنَالُوْا شَرَفَ الدُّنْيَا وَ كَرَامَةَ الْآخِرَةِ، وَ سَارِعُوْا فِي ذٰلِكَ يَكُنْ لَكُمْ فَضِيْلَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ، فَاَجَابُوْهُ اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا. رواه الطبراني مختصر امن مجمع الزوائد ٨/٤٤١

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی دعوت دی اور فرمایا: عمرو بن مرہ میں اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں-

میں انہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور میں ان کو حکم دیتا ہوں کہ وہ خون کی حفاظت کریں (کسی کو ناحق قتل نہ کریں) صلہ رحمی کریں' ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' بتوں کو چھوڑ دیں' بیت اللہ کا حج کریں اور بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ رمضان میں روزے رکھیں- جو ان باتوں کو مان لے گا اسے جنت ملے گی اور جو نہیں مانے گا اس کے لئے جہنم ہوگی- عمرو! اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ وہ تمہیں جہنم کی ہولناکیوں سے امن عطا فرمائیں گے- حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو آپ حلال و حرام لے کر آئے ہیں میں اس سب پر ایمان لایا اگرچہ یہ بات بہت سی قوموں کو ناگوار گذرے گی- آپ ﷺ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا عمرو تمہیں مرحبا ہو-

پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ مجھے میری قوم کی طرف بھیج دیں' ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر بھی میرے ذریعہ سے فضل فرمادیں جیسے آپ کے ذریعہ سے مجھ پر فضل فرمایا ہے- چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے بھیجا اور یہ ہدایات دیں کہ نرمی سے پیش آنا' صحیح اور سیدھی بات کہنا' سخت کلامی اور بدخلقی سے پیش نہ آنا' تکبر اور حسد نہ کرنا- میں اپنی قوم کے پاس آیا اور میں نے کہا: بنی رفاعہ! جہینہ کے لوگو! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا قاصد ہوں- میں تمہیں جنت کی دعوت دیتا ہوں اور تم کو جہنم سے ڈراتا ہوں اور میں تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ تم خون کی حفاظت کرو یعنی کسی کو ناحق قتل نہ کرو' صلہ رحمی کرو' ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' بتوں کو چھوڑ دو' بیت اللہ کا حج کرو اور بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ رمضان میں روزے رکھو- جو ان باتوں کو مان لے گا اسے جنت ملے گی اور جو نہیں مانے گا اس کے لئے دوزخ ہوگی- قبیلہ جہینہ والو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں عربوں میں سے بہترین قبیلہ بنایا ہے اور جو بری باتیں عرب کے دوسرے قبیلوں کو اچھی لگتی تھیں اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت میں بھی تمہارے دلوں میں ان کی نفرت ڈالی ہوئی تھی مثلاً دوسرے قبیلہ والے دو بہنوں سے اکٹھی شادی کر لیتے تھے اور اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لیتے تھے اور ادب و عظمت والے مہینے میں

جنگ کر لیتے تھے (اور تم یہ غلط کام زمانہ جاہلیت میں بھی نہیں کرتے تھے) لہٰذا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بھیجے ہوئے رسول کی بات مان لو جن کا تعلق بنی لوی بن غالب قبیلہ سے ہے تو تم دنیا کی شرافت اور آخرت کی عزت پالو گے۔ تم ان کی بات قبول کرنے میں جلدی کرو تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں سے (اسلام میں پہل کرنے کی) فضیلت حاصل ہوگی چنانچہ ان کی دعوت پر ایک آدمی کے علاوہ ساری قوم مسلمان ہو گئی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ف: ادب وعظمت والے مہینے چار تھے جن میں عرب جنگ نہیں کرتے تھے۔ محرم، رجب، ذوالقعدۃ، ذوالحجہ۔ (تفسیر ابن کثیر)

۱۸۷ — **عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَاِذَا قَدِمَ، بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ.** رواه مسلم، باب استحباب ركعتين في المسجد......، رقم: ١٦٥٩

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ دن میں چاشت کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے اور آنے کے بعد پہلے مسجد جاتے، دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر مسجد میں بیٹھتے۔ (مسلم)

۱۸۸ — **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ (لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ): اِئْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.** رواه البخاري باب الهبة المقبوضة وغير المقبوضة......، رقم: ٢٦٠٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم (سفر سے واپس) مدینہ آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا: مسجد جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔ (بخاری)

۱۸۹ — **عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبَّادٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاشْتَدَّ فَرَحُهُمْ بِنَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ اَوْسَعُوْا لَنَا فَقَعَدْنَا، فَرَحَّبَ بِنَا النَّبِيُّ ﷺ وَدَعَا لَنَا، ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ وَزَعِيْمُكُمْ؟ فَاَشَرْنَا بِاَجْمَعِنَا اِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ عَائِذٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَهٰذَا الْاَشَجُّ؟ فَكَانَ اَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ عَلَيْهِ هٰذَا الْاِسْمُ بِضَرْبَةٍ لِوَجْهِهِ بِحَافِرِ**

حِمَارٍ، قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَتَخَلَّفَ بَعْدَ الْقَوْمِ، فَعَقَلَ رَوَاحِلَهُمْ وَضَمَّ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ اَخْرَجَ عَيْبَتَهُ فَاَلْقٰى عَنْهُ ثِيَابَ السَّفَرِ وَ لَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ بَسَطَ النَّبِيُّ ﷺ رِجْلَهُ وَ اتَّكَاَ، فَلَمَّا دَنَامِنْهُ الْاَشَجُّ اَوْسَعَ الْقَوْمُ لَهُ، وَ قَالُوا: هٰهُنَا يَا اَشَجُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتَوٰى قَاعِدًا وَ قَبَضَ رِجْلَهُ: هٰهُنَا يَا اَشَجُّ، فَقَعَدَ عَنْ يَمِيْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَحَّبَ بِهِ وَاَلْطَفَهُ، وَ سَاَلَهُ عَنْ بِلَادِهِ، وَ سَمّٰى لَهُ قَرْيَةً قَرْيَةَ الصَّفَا وَ الْمُشَقَّرِ وَ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ قُرٰى هَجَرَ، فَقَالَ: بِاَبِيْ وَ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَاَنْتَ اَعْلَمُ بِاَسْمَاءِ قُرَانَا مِنَّا، فَقَالَ: اِنِّيْ قَدْ وَطِئْتُ بِلَادَكُمْ وَ فُسِحَ لِيْ فِيْهَا قَالَ: ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْاَنْصَارِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! اَكْرِمُوْا اِخْوَانَكُمْ فَاِنَّهُمْ اَشْبَاهُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ، اَشْبَهُ شَيْءٍ بِكُمْ اَشْعَارًا وَ اَبْشَارًا، اَسْلَمُوْا طَائِعِيْنَ غَيْرَ مُكْرَهِيْنَ وَ لَا مَوْتُوْرِيْنَ اِذْ اَبٰى قَوْمٌ اَنْ يُسْلِمُوْا حَتّٰى قُتِلُوْا، قَالَ: فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحُوْا قَالَ: كَيْفَ رَاَيْتُمْ كَرَامَةَ اِخْوَانِكُمْ لَكُمْ وَ ضِيَافَتَهُمْ اِيَّاكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرُ اِخْوَانٍ، اَلَانُوْا فِرَاشَنَا، وَ اَطَابُوْا مَطْعَمَنَا، وَ بَاتُوْا وَ اَصْبَحُوْا يُعَلِّمُوْنَنَا كِتَابَ رَبِّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَ سُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ، فَاَعْجَبَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَفَرِحَ بِهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَجُلًا رَجُلًا، فَعَرَضْنَا عَلَيْهِ مَا تَعَلَّمْنَا وَ عُلِّمْنَا، فَمِنَّا مَنْ عُلِّمَ التَّحِيَّاتِ وَ اُمَّ الْكِتَابِ وَ السُّوْرَةَ وَ السُّوْرَتَيْنِ وَ السُّنَنَ. (الحديث) رواه احمد ۳/۴۳۲

حضرت شہاب بن عباد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قبیلہ عبدقیس کا جو وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا تھا ان میں سے ایک صاحب کو اپنے سفر کی تفصیل بتاتے ہوئے اس طرح سنا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے آنے کی وجہ سے مسلمانوں کو انتہائی خوشی ہوئی۔ جس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں پہنچے لوگوں نے ہمارے لئے جگہ کشادہ کر دی، ہم وہاں بیٹھ گئے۔ رسول اللہ نے ہمیں خوش آمدید کہا اور دعا دی۔ پھر ہماری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: تمہارا سردار اور ذمہ دار کون ہے؟ ہم سب نے مُنذر بن عائذ کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ اشج یعنی زخم کے نشان والے تمہارے سردار ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں (اشج اسے کہتے ہیں جس کے سر یا چہرے پر کسی زخم کا نشان ہو) ان کے

چہرے پر گدھے کے کھر لگنے کے زخم کا نشان تھا اور یہ سب سے پہلا دن تھا جس میں ان کا نام اشج پڑا۔ یہ ساتھیوں سے پیچھے ٹھہر گئے تھے انہوں نے ساتھیوں کی سواریوں کو باندھا اور ان کا سامان سنبھالا۔ پھر اپنی گٹھڑی نکالی اور سفر کے کپڑے اتار کر صاف کپڑے پہنے پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیئے۔ (اس وقت) رسول اللہ ﷺ پیر مبارک پھیلا کر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب حضرت اشج رضی اللہ عنہ آپ کے قریب آئے تو لوگوں نے ان کے لئے جگہ بنا دی اور کہا: اشج! یہاں بیٹھئے۔ رسول اللہ ﷺ پاؤں سمیٹ کر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: اشج! یہاں آ جاؤ۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی دائیں طرف بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں خوش آمدید فرمایا اور شفقت کا معاملہ فرمایا: ان سے ان کے علاقوں کے بارے میں دریافت فرمایا اور ہجر کی ایک بستی صفا' مشقر وغیرہ کا ذکر کیا۔ حضرت اشج رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان' آپ تو ہماری بستیوں کے نام ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے لئے تمہارے علاقے کھول دیئے گئے میں ان میں چلا پھرا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ نے انصار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے انصار! اپنے بھائیوں کا اکرام کرو کیونکہ یہ تمہاری طرح مسلمان ہیں ان کے بالوں اور کھالوں کی رنگت تم سے بہت زیادہ ملتی جلتی بھی ہے۔ اپنی خوشی سے اسلام لائے ہیں ان پر زبردستی نہیں کی گئی اور یہ بھی نہیں کہ (مسلمانوں کے لشکر نے حملہ کر کے ان پر غلبہ پا لیا ہو اور) ان کا تمام مال' مال غنیمت بنا لیا ہو یا انہوں نے اسلام سے انکار کیا ہو اور انہیں قتل کیا گیا ہو۔ (وہ وفد انصار کے ہاں رہا) پھر جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے اپنے بھائیوں کے اکرام اور مہمان نوازی کو کیسا پایا؟ انہوں نے کہا: بہت اچھے بھائی ہیں' ہمیں نرم بستر پیش کئے' عمدہ کھانے کھلائے اور صبح و شام ہمیں ہمارے رب کی کتاب اور ہمارے نبی ﷺ کی سنتیں سکھائیں۔ آپ ﷺ کو یہ بات پسند آئی اور اس سے آپ ﷺ خوش ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک ایک آدمی کی طرف توجہ فرمائی۔ جو ہم نے سیکھا تھا اور جو ہمیں سکھایا گیا تھا وہ ہم نے آپ ﷺ کو بتایا۔ ہم میں سے کسی کو التحیات' کسی کو سورۂ فاتحہ' کسی کو ایک سورت' کسی کو دو سورتیں اور کسی کو کئی سنتیں سکھائی گئی تھیں۔ (مسند احمد)

۱۹۰ – عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ، اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهُ طُرُوْقًا. رواه مسلم، باب كراهة الطروق......، رقم: ٤٩٦٧

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی انسان کی گھر سے غیر حاضری کا زمانہ زیادہ ہو جائے یعنی اس کو سفر میں زیادہ دن لگ جائیں تو وہ (اچانک) رات کو اپنے گھر نہ جائے۔ (مسلم)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ طویل سفر کے بعد اچانک رات کے وقت گھر جانا مناسب نہیں کہ اس صورت میں گھر والے پہلے سے ذہنی طور پر استقبال کے لئے تیار نہ ہوں گے البتہ اگر آنے کا علم پہلے سے ہو تو رات کے وقت جانے میں کوئی حرج نہیں۔ (نووی)

۱۹۱ – عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ. رواه ابوداؤد، باب في الدلجة، رقم: ٢٥٧١

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جب سفر کرو تو رات کو بھی ضرور کچھ سفر کر لیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

ف: مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی سفر کے لئے گھر سے نکلو تو محض دن کے چلنے پر قناعت نہ کرو بلکہ تھوڑا سا رات کے وقت بھی چلا کرو کیونکہ رات کے وقت، دن جیسی رکاوٹیں نہیں ہوتیں تو سفر آسانی کے ساتھ جلدی طے ہو جاتا ہے۔ اس مفہوم کو زمین کے لپیٹ دیئے جانے سے تعبیر فرمایا۔ (مظاہر حق)

۱۹۲ – عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلَ اللَّيْلِ. رواه ابوداؤد، باب في الطروق، رقم: ٢٧٧٧

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفر سے واپس آنے والے مرد کے لئے اپنے گھر والوں کے پاس پہنچنے کا بہترین وقت رات کا ابتدائی حصہ ہے (یہ اس صورت میں ہے کہ گھر والوں کو آنے کے بارے میں پہلے سے علم ہو یا قریب کا سفر ہو)۔ (ابوداؤد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لایعنی سے بچنا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا﴾ (بنی اسرائیل : ۵۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ میرے بندوں سے فرما دیجئے کہ وہ ایسی بات کہا کریں جو بہتر ہو (اس میں کسی کی دل آزاری نہ ہوتی ہو) کیونکہ شیطان دل آزار بات کی وجہ سے آپس میں لڑا دیتا ہے واقعی شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ (المؤمنون : ۳)

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی ایک صفت یہ ارشاد فرمائی کہ وہ لوگ بے کار لایعنی باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ (مؤمنون)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِکُمْ وَ تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِکُمْ مَا لَیْسَ لَکُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ☆ وَ لَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَا یَکُوْنُ لَنَا اَنْ نَّتَکَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَکَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ☆ یَعِظُکُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖ اَبَدًا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾ (النور : ۱۵-۱۷)

(منافقوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ایک مرتبہ تہمت لگائی، بعض بھولے بھالے مسلمان بھی سنی سنائی اس کا تذکرہ کرنے لگے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اس وقت عذاب کے مستحق ہو جاتے جب کہ تم اپنی زبانوں سے اس خبر کو ایک دوسرے سے نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی باتیں کہہ رہے تھے جن کی حقیقت کا تم کو بالکل علم نہ تھا اور تم اس کو معمولی بات سمجھ رہے تھے (کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے) حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی سخت بات تھی- اور جب تم نے اس بہتان کو سنا تھا تو اس بہتان کو سنتے ہی یوں کیوں نہ کہا کہ ہمیں تو ایسی بات کا زبان سے نکالنا بھی مناسب نہیں- اللہ کی پناہ! یہ تو بڑا بہتان ہے- مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتے ہیں کہ اگر تم ایمان والے ہو تو آئندہ پھر کبھی ایسی حرکت نہ کرنا (کہ بغیر تحقیق کے غلط خبریں اڑاتے پھرو)- (نور)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ الَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا﴾ (الفرقان : ۷۲)

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے: اور وہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر اتفاقاً بیہودہ مجلسوں کے پاس سے گذریں تو سنجیدگی اور شرافت کے ساتھ گذر جاتے ہیں- (فرقان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ﴾ (القصص : ۵۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں- (قصص)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ﴾ (الحجرات : ٦)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مسلمانو! اگر کوئی شریر تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے (جس میں کسی کی شکایت ہو) تو اس خبر کی خوب چھان بین کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس کی بات پر اعتماد کر کے کسی قوم کو نادانی سے کوئی نقصان پہنچا دو پھر تمہیں اپنے کیے پر پچھتانا پڑے- (حجرات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ﴾ (ق : ۱۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: انسان جو بھی کوئی لفظ زبان سے نکالتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ انتظار میں تیار بیٹھا ہے (جو اسے فوراً لکھ لیتا ہے)- (ق)

احادیثِ نبویہ

۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب حديث من حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه، رقم: ۲۳۱۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ وہ فضول کاموں اور باتوں کو چھوڑ دے۔ (ترمذی)

ف: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت باتیں نہ کرنا اور فضول مشغلوں سے بچنا کمال ایمان کی نشانی ہے اور آدمی کے اسلام کی رونق وزینت ہے۔

۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِیْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ. رواه البخاری، باب حفظ اللسان، رقم: ٦٤٧٤

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والے اعضاء کی ذمہ داری دے دے (کہ وہ زبان اور شرمگاہ کو غلط استعمال نہیں کرے گا) تو میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری دیتا ہوں۔ (بخاری)

۳- عَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَخْبِرْنِیْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمْلِکْ هٰذَا وَ اَشَارَ اِلٰی لِسَانِهٖ. رواه الطبرانی باسنادين واحد هما جيد، مجمع الزوائد ۵۳٦/۱۰

حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیں جسے میں مضبوطی سے پکڑے رہوں۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اس کو اپنے قابو میں رکھو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۴- عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّ الْاَعْمَالِ

اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ؟ قَالَ: فَسَکَتُوا فَلَمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ قَالَ: هُوَ حِفْظُ اللِّسَانِ. رواه البیهقی ٤/٢٤٥

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ سب خاموش رہے کسی نے جواب نہ دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پسندیدہ عمل زبان کی حفاظت کرنا ہے۔ (بیہقی)

۵- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِیْقَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یَخْزُنَ مِنْ لِسَانِهٖ. رواه الطبرانی فی الصغیر و الاوسط و فیه داؤد بن هلال ذکره ابن ابی الحاتم ولم یذکر فیه ضعفا و بقیة رجاله رجال الصحیح غیر زهیر بن عباد وقد وثقه جماعة، مجمع الزوائد ١٠/٥٤٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب تک اپنی زبان کی حفاظت نہ کر لے ایمان کی حقیقت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ، وَ لْیَسَعْکَ بَیْتُکَ، وَ ابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن، باب ماجاء فی حفظ اللسان، رقم: ٢٤٠٦

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر میں رہو (فضول باہر نہ پھرو) اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔ (ترمذی)

ف: اپنی زبان کو قابو میں رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا غلط استعمال نہ ہو مثلاً غیبت کرنا، چغلی کھانا، بیہودہ باتیں کرنا، بلا ضرورت بولنا، بغیر احتیاط کے ہر قسم کی باتیں کرنا، بے حیائی کی باتیں کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، گالی دینا، انسان یا جانور پر لعنت

کرنا' شعر و شاعری میں ہر وقت لگے رہنا' مذاق اڑانا' راز ظاہر کرنا' جھوٹا وعدہ کرنا' جھوٹی قسم کھانا' د . رنگ کی باتیں کرنا' بلاوجہ کسی کی تعریف کرنا اور بلا وجہ سوالات کرنا- (اتحاف)

۷- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَابَیْنَ لَحْیَیْهِ وَ شَرَّمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث حسن صحیح' باب ماجاء فی حفظ اللسان' رقم: ۲٤۰۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے ان اعضاء کی برائیوں سے بچا لیا جو دونوں جبڑوں اور ٹانگوں کے درمیان ہیں یعنی زبان اور شرمگاہ تو وہ جنت میں داخل ہوگا- (ترمذی)

۸- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوْصِنِیْ' فَقَالَ (فِیْمَا اَوْصَی بِهٖ): وَ اخْزُنْ لِسَانَکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّکَ بِذٰلِکَ تَغْلِبُ الشَّیْطَانَ. (وهو بعض الحدیث) رواه ابو یعلی و فی اسناده لیث بن ابی سلیم وهو مدلس (و الحدیث حسن کذا فی الحاشیة) مجمع الزوائد ٤/۳۹۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرما دیجئے- آپ ﷺ نے چند وصیتیں فرمائیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اپنی زبان کو سوائے خیر کے ہر قسم کی بات سے محفوظ رکھو اس سے تم شیطان پر قابو پالو گے- (ابویعلیٰ' مجمع الزوائد)

۹- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ: اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ کُلَّهَا تُکَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ: اتَّقِ اللّٰهَ فِیْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِکَ' فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا' وَ اِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا. رواه الترمذی' باب ماجاء فی حفظ اللسان' رقم: ۲٤۰۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان جب صبح کرتا ہے تو اس کے جسم کے تمام اعضاء زبان سے نہایت عاجزی کے ساتھ کہتے ہیں کہ تو ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر' کیونکہ ہمارا

معاملہ تیرے ہی ساتھ (جڑا ہوا) ہے۔ اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے (اور پھر اس کی سزا بھگتنی پڑے گی)۔ (ترمذی)

• ۱۰ – عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَقْوَى اللّٰهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَ سُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، قَالَ: اَلْفَمُ وَ الْفَرْجُ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث صحیح غریب، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم: ۲۰۰۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ جنت میں زیادہ داخل ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: تقویٰ (اللہ تعالیٰ کا ڈر) اور اچھے اخلاق۔ اور آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ جہنم میں زیادہ جائیں گے؟ ارشاد فرمایا: منہ اور شرمگاہ (کا غلط استعمال)۔ (ترمذی)

۱۱ – عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِیْ عَمَلًا يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِیْ اَمْرِهٖ اِيَّاهُ بِالْاِعْتَاقِ وَفَكِّ الرَّقَبَةِ وَ الْمِنْحَةِ وَ غَيْرَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ: فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ. رواه البیهقی ۴/۲۳۹

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے (صحابی) نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے چند اعمال ارشاد فرمائے جس میں غلام کا آزاد کرنا، قرض دار کو قرض کے بوجھ سے آزاد کرانا اور جانور کے دودھ سے فائدہ اٹھانے کے لئے دوسرے کو دینا تھا اس کے علاوہ دوسرے کام بھی بتلائے۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر یہ نہ ہو سکے تو اپنی زبان کو بھلی بات کے علاوہ بولنے سے روکے رکھو۔ (بیہقی)

۱۲ – عَنْ اَسْوَدَ بْنِ اَصْرَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ، قَالَ: تَمْلِكُ يَدَكَ، قُلْتُ: فَمَاذَا اَمْلِكُ اِذَا لَمْ اَمْلِكْ يَدِیْ؟ قَالَ:

تَمْلِکُ لِسَانَکَ، قُلْتُ: فَمَاذَا اَمْلِکُ اِذَا لَمْ اَمْلِکْ لِسَانِیْ؟ قَالَ: لَا تَبْسُطْ یَدَکَ اِلَّا اِلٰی خَیْرٍ وَلَا تَقُلْ بِلِسَانِکَ اِلَّا مَعْرُوْفًا. رواہ الطبرانی و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۵۳۸/۱۰

حضرت اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمادیجئے۔ ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھو (کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے) میں نے عرض کیا: اگر میرا ہاتھ ہی میرے قابو میں نہ رہے تو پھر اور کیا چیز قابو میں رہ سکتی ہے؟ یعنی ہاتھ تو میرے قابو میں رہ سکتا ہے۔ ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔ میں نے عرض کیا: اگر میری زبان ہی میرے قابو میں نہ رہے تو پھر اور کیا چیز قابو میں رہ سکتی ہے؟ یعنی زبان تو میرے قابو میں رہ سکتی ہے۔ ارشاد فرمایا: تو پھر تم اپنے ہاتھ کو بھلے کام کے لئے ہی بڑھاؤ اور اپنی زبان سے بھلی بات ہی کہو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۳- عَنْ اَسْلَمَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِطَّلَعَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَهُوَ یَمُدُّ لِسَانَهٗ قَالَ: مَا تَصْنَعُ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الَّذِیْ اَوْرَدَنِی الْمَوَارِدَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَیْسَ شَیْءٌ مِنَ الْجَسَدِ اِلَّا یَشْکُوْ ذَرَبَ اللِّسَانِ عَلٰی حِدَّتِهٖ. رواہ البیهقی ۲۴۴/۴

حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نظر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر پڑی تو (دیکھا کہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو کھینچ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ یہ کیا کررہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہی زبان مجھے ہلاکت کی جگہوں میں لے آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو زبان کی بدگوئی اور تیزی کی شکایت نہ کرتا ہو۔ (بیہقی)

۱۴- عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کُنْتُ رَجُلًا ذَرِبَ اللِّسَانِ عَلٰی اَهْلِیْ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ خَشِیْتُ اَنْ یُدْخِلَنِیْ لِسَانِی النَّارَ قَالَ: فَاَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ؟ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ مِائَةً. رواہ احمد ۳۹۷/۵

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری زبان میرے گھر والوں پر بہت

چلتی تھی یعنی میں ان کو بہت برا بھلا کہتا تھا- میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ڈر ہے کہ میری زبان مجھ کو جہنم میں داخل کر دے گی- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر استغفار کہاں گیا؟ (یعنی استغفار کیوں نہیں کرتے جس سے تمہاری زبان کی اصلاح ہو جائے) - میں تو دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں- (مسند احمد)

۱۵- عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیْمَنُ امْرِئٍ وَ اَشْاَمُهُ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ. رواه الطبرانی و رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/۵۳۸

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی نیک بختی اور بدبختی اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے یعنی زبان کا صحیح استعمال نیک بختی اور غلط استعمال بدبختی کا ذریعہ ہے- (طبرانی، مجمع الزوائد)

۱۶- عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ یَقُوْلُ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا تَکَلَّمَ فَغَنِمَ اَوْسَکَتَ فَسَلِمَ. رواه البیهقی فی شعب الایمان ۴/۲۴۱

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم فرمائیں جو اچھی بات کرے اور دنیا و آخرت میں اس کا فائدہ اٹھائے یا خاموش رہے اور زبان کی لغزشوں سے بچ جائے- (بیہقی)

۱۷- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَمَتَ نَجَا. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث غریب، باب حدیث من کان یؤمن باللّٰه........، رقم: ۲۵۰۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چپ رہا وہ نجات پا گیا- (ترمذی)

ف: مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے بری اور فضول باتوں سے زبان کو روکے رکھا اسے دنیا اور آخرت کی بہت سی آفتوں، مصیبتوں اور نقصانات سے نجات مل گئی کیونکہ عام طور پر انسان جن آفتوں میں مبتلا ہوتا ہے ان میں سے اکثر کا ذریعہ زبان

ہی ہوتی ہے۔ (مرقاۃ)

۱۸ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقَالَ: يَا اَبَاذَرٍّ مَاهٰذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَ الْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَ اِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوْتِ وَ السُّكُوْتُ خَيْرٌ مِنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ. رواه البيهقي ٤/٢٥٦

حضرت عمران بن حطان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو مسجد میں اس حالت میں دیکھا کہ ایک کالی کملی لپیٹے ہوئے اکیلے بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا: ابوذر! یہ تنہائی اور یکسوئی کیسی ہے یعنی آپ نے بالکل اکیلے اور سب سے الگ تھلگ رہنا کیوں اختیار فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: برے ساتھی کے ساتھ بیٹھنے سے اکیلے رہنا اچھا ہے اور اچھے ساتھی کے ساتھ بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے۔ اور کسی کو اچھی باتیں بتانا خاموشی سے بہتر ہے اور بری باتیں بتانے سے بہتر خاموش رہنا ہے۔ (بیہقی)

۱۹ - عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ: عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ، قُلْتُ: زِدْنِيْ، قَالَ: اِيَّاكَ وَ كَثْرَةَ الضَّحِكِ فَاِنَّهُ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَ يَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ.

(وهو بعض الحديث) رواه البيهقي ٤/٢٤٢

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ وقت خاموش رہا کرو (کہ بلا ضرورت کوئی بات نہ ہو) یہ بات شیطان کو دور کرتی ہے اور دین کے کاموں میں مددگار ہوتی ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: مجھے کچھ اور وصیت فرمایئے۔ آ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ عادت دل کو مردہ کر دیتی ہے ا ... کے

نور کو ختم کر دیتی ہے۔ (بیہقی)

۲۰- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَقِیَ اَبَا ذَرٍّ فَقَالَ: یَا اَبَا ذَرٍّ! اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّھْرِ وَ اَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ غَیْرِھِمَا؟ قَالَ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ: عَلَیْکَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَ طُوْلِ الصَّمْتِ وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا. (الحدیث)

رواہ البیہقی ۲۴۲/۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوذر کیا میں تمہیں ایسی دو خصلتیں نہ بتا دوں جن پر عمل کرنا بہت آسان ہے اور اعمال کے ترازو میں دوسرے اعمال کی بنسبت زیادہ بھاری ہیں؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ضرور بتلا دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق اور زیادہ خاموش رہنے کی عادت بنالو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے تمام مخلوقات کے اعمال میں ان دو عملوں جیسے اچھے کوئی عمل نہیں۔ (بیہقی)

۲۱- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! اَکُلُّ مَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ یُکْتَبُ عَلَیْنَا؟ فَقَالَ: ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ، وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ فِی النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ، اِنَّکَ لَنْ تَزَالَ سَالِمًا مَا سَکَتَّ فَاِذَا تَکَلَّمْتَ کُتِبَ لَکَ اَوْ عَلَیْکَ. قَالَتْ: رواہ الترمذی، باختصار من قولہ: اِنَّکَ لَنْ تَزَالَ اِلٰی آخِرِہٖ. رواہ الطبرانی باسنادین و رجال احدھما ثقات، مجمع الزوائد ۵۳۸/۱۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: جو بات بھی ہم کرتے ہیں کیا یہ سب ہمارے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں (اور کیا ان پر بھی پکڑ ہوگی)؟ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: تجھ کو تیری ماں روئے! (اچھی طرح جان لو کہ) لوگوں کو ناک کے بل دوزخ میں گرانے والی ان کی زبان ہی کی بری باتیں ہوں گی۔ اور جب تک تم خاموش رہو گے (زبان کی آفت سے) بچے رہو گے اور جب کوئی بات کرو گے تو تمہارے لئے اجر یا گناہ لکھا جائے

گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ف: تجھ کو تیری ماں روئے عربی محاورہ کے مطابق یہ پیار کا کلمہ ہے بد دعا نہیں ہے۔

۲۲- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِيْ لِسَانِهِ. (وهو طرف من الحديث) رواه الطبراني و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۱۰/۵۳۸

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کی اکثر غلطیاں اس کی زبان سے ہوتی ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۲۳- عَنْ اَمَةِ ابْنَةِ اَبِی الْحَكَمِ الْغِفَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْنُوْ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا قِيْدُ ذِرَاعٍ فَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فَيَتَبَاعَدُ مِنْهَا اَبْعَدَ مِنْ صَنْعَاءَ. رواه احمد و رجاله رجال الصحيح غير محمد بن اسحاق وقد وثق، مجمع الزوائد ۱۰/۵۳۳

حضرت ابو الحکم کی صاحبزادی کی باندی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جنت کے اتنے قریب ہو جاتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر کوئی ایسا بول بول دیتا ہے جس کی وجہ سے جنت سے اس سے بھی زیادہ دور ہو جاتا ہے جتنا مدینہ سے (یمن کا شہر) صنعاء دور ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

۲۴- عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في قلة الكلام، رقم: ۲۳۱۹

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ بہت زیادہ اہم نہیں سمجھتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے راضی ہونے کا فیصلہ فرما دیتے ہیں- اور تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ بہت زیادہ اہم نہیں سمجھتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے ناراض ہونے کا فیصلہ فرما دیتے ہیں- (ترمذی)

۲۵- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَرْفَعُهُ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ لَایُرِیْدُ بِهَا بَاْسًا اِلَّا لِیُضْحِکَ بِهَا الْقَوْمَ فَاِنَّهُ لَیَقَعُ مِنْهَا اَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ. رواه احمد ۳/۳۸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی صرف لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں زمین و آسمان کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ گہرائی میں پہنچ جاتا ہے- (مسند احمد)

۲۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ. رواه البخاری، باب حفظ اللسان، رقم: ٦٤٧٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ اہم بھی نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرما دیتے ہیں اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وہ پرواہ بھی نہیں کرتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے- (بخاری)

۲۷- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مَا یَتَبَیَّنُ مَا فِیْهَا یَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ.

رواه مسلم، باب حفظ اللسان، رقم: ۷۴۸۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کبھی بے سوچے سمجھے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ دور دوزخ میں جا گرتا ہے۔ (مسلم)

۲۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا یَرٰی بِهَا بَاْسًا یَهْوِیْ بِهَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فِی النَّارِ. رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء من تکلم بالکلمة...... رقم: ۲۳۱۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کوئی بات کہہ دیتا ہے اور اس کے کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں ستر سال کی مسافت کے برابر (نیچے) گر جاتا ہے۔ (ترمذی)

۲۹- عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَقَدْ اُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِی الْقَوْلِ فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَیْرٌ. رواہ ابوداؤد، باب ماجاء فی التشدق فی الکلام، رقم: ۵۰۰۸

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مجھے مختصر بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ مختصر بات کرنا ہی بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

۳۰- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ. (الحدیث) رواہ البخاری، باب حفظ اللسان، رقم ۶۴۷۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری)

۳۱- عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: كَلَامُ ابْنِ اٰدَمَ عَلَیْهِ لَا لَهُ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ، اَوْ نَهْیٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ. رواہ الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب، باب منه حدیث کل کلام ابن آدم

علیه لا له' الجامع الصحیح لسنن الترمذی' رقم: ۲٤۱۲

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم کرنے یا برائی سے روکنے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے علاوہ انسان کی تمام باتیں اس پر وبال ہیں یعنی پکڑ کا ذریعہ ہیں۔ (ترمذی)

۳۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا تُکْثِرِ الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ' فَاِنَّ کَثْرَۃَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ قَسْوَۃٌ لِلْقَلْبِ' وَ اِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰہِ الْقَلْبُ الْقَاسِی. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب' باب منه النهی عن کثرة الکلام الا بذکر الله' رقم: ۲٤۱۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو' کیونکہ اس سے دل میں سختی (اور بے حسی) پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ آدمی ہے جس کا دل سخت ہو۔ (ترمذی)

۳۳۔ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰہَ کَرِہَ لَکُمْ ثَلَاثًا: قِیْلَ وَ قَالَ' وَ اِضَاعَۃَ الْمَالِ' وَ کَثْرَۃَ السُّؤَالِ. رواه البخاری' باب قول الله عزوجل لا یسالون الناس الحافا' رقم: ۱٤۸۸

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسند فرمایا ہے۔ ایک (بے فائدہ) ادھر ادھر کی باتیں کرنا' دوسرے مال کو ضائع کرنا' تیسرے زیادہ سوالات کرنا۔ (بخاری)

۳۴۔ عَنْ عَمَّارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ کَانَ لَہٗ وَجْھَانِ فِی الدُّنْیَا' کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ. رواه ابوداؤد' باب فی ذی الوجهین' رقم: ٤۸۷۳

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس شخص کے دورخ ہوں (یعنی منافق کی طرح مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی باتیں کرے) تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں

گی۔ (ابوداؤد)

۳۵- عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: آمِنْ بِاللّٰهِ وَقُلْ خَيْرًا يُكْتَبْ لَكَ وَ لَا تَقُلْ شَرًّا فَيُكْتَبُ عَلَيْكَ. رواه الطبراني في الاوسط، مجمع الزوائد ۱۰/۵۳۹

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اچھی بات کہو، تمہارے لئے اجر لکھا جائے گا اور بری بات نہ کہو تمہارے لئے گناہ لکھا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

۳۶- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس، رقم: ۲۳۱۵

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس شخص کے لئے بربادی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے۔ اس کے لئے تباہی ہے، اس کے لئے تباہی ہے۔ (ترمذی)

۳۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَاجَاءَ بِهِ. رواه الترمذي و قال: هذا حديث حسن جيد غريب، باب ماجاء في الصدق و الكذب، رقم: ۱۹۷۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی)

۳۸- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَسِيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَ اَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ. رواه ابوداؤد، باب في المعاريض، رقم: ۴۹۷۱

حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی جھوٹی بات بیان کرو حالانکہ وہ تمہاری اس بات کو سچا سمجھتا ہو۔ (ابوداؤد)

ف: مطلب یہ ہے کہ جھوٹ اگرچہ بہت سنگین گناہ ہے لیکن بعض صورتوں میں اس کی سنگینی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ان میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک شخص تم پر پورا اعتماد کرے اور تم اس کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس سے جھوٹ بولو اور اس کو دھوکا دو۔

۳۹۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَی الْخِلَالِ کُلِّهَا اِلَّا الْخِیَانَةَ وَ الْکَذِبَ. رواہ احمد ۲۵۲/۵

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن میں پیدائشی طور پر ساری خصلتیں ہوسکتی ہیں (خواہ اچھی ہوں یا بری) البتہ خیانت اور جھوٹ کی (بری) عادت نہیں ہوسکتی۔ (مسند احمد)

۴۰۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ قَالَ: قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقِیْلَ لَهُ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقِیْلَ لَهُ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا؟ قَالَ: لَا. رواہ الامام مالک فی الموطا، ماجاء فی الصدق و الکذب ص ۷۳۲

حضرت صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا مؤمن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا: کیا بخیل ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا: کیا جھوٹا ہوسکتا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ (موطا)

۴۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: تَقَبَّلُوْا لِیْ سِتًّا، اَتَقَبَّلُ لَکُمْ بِالْجَنَّةِ قَالُوْا: مَا هِیَ؟ قَالَ: اِذَا حَدَّثَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَکْذِبْ، وَ اِذَا وَعَدَ فَلَا یُخْلِفْ، وَ اِذَا ائْتُمِنَ فَلَا یَخُنْ، وَ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَ کُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ، وَ احْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ. رواہ ابویعلی و رجالہ رجال الصحیح الا ان یزید بن سنان لم یسمع من انس، و فی الحاشیة: رواہ ابویعلی و فیہ سعید او سعد بن سنان و لیس فیہ یزید بن سنان وھو حسن الحدیث، مجمع الزوائد ۵۴۱/۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے بارے میں مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہارے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں-۱- جب تم میں سے کوئی بولے تو جھوٹ نہ بولے-۲- جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے-۳- جب کسی کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے-۴- اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو یعنی جن چیزوں کو دیکھنے سے منع فرمایا گیا ہے ان پر نظر نہ پڑے-۵- اپنے ہاتھوں کو (ناحق مارنے وغیرہ سے) روکے رکھو-۶- اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو- (ابویعلی، مجمع الزوائد)

۴۲- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ، وَ اِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ، وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّیْقًا، وَ اِنَّ الْکَذِبَ یَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ، وَ اِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ، وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ کَذَّابًا. رواه مسلم باب قبح الکذب.....، رقم: ۶۶۳۷

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سچ بولنا نیکی کے راستہ پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے- آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں صدیق (بہت سچا) لکھ دیا جاتا ہے- بلاشبہ جھوٹ برائی کے راستہ پر ڈال دیتا ہے اور برائی اس کو دوزخ تک پہنچا دیتی ہے- آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اسے کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے- (مسلم)

۴۳- عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ. رواه مسلم، باب النهی عن الحدیث بکل ما سمع، رقم: ۷

حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے (بغیر تحقیق کے) بیان کرے- (مسلم)

ف: مطلب یہ ہے کہ کسی سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے بیان کرنا بھی ایک درجہ

کا جھوٹ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا اس آدمی پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

۴۴- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: كَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُحَدِّثَ بِكُلِّ مَاسَمِعَ. رواہ ابو داؤد، باب التشدید فی الکذب، رقم: ۴۹۹۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے بیان کرے۔ (ابوداؤد)

۴۵- عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: وَیْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْكَ. ثَلَاثًا. مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْیَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِیْبُهٗ، وَلَا اُزَكِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا، اِنْ كَانَ یَعْلَمُ. رواہ البخاری، باب ماجاء فی قول الرجل و یلك، رقم: ۲۱۶۲

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص نے دوسرے آدمی کی تعریف کی (اور جس کی تعریف کی جارہی تھی وہ بھی وہاں موجود تھا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افسوس ہے تم پر، تم نے تو اپنے بھائی کی گردن توڑ دی۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا کہ) اگر تم میں سے کوئی شخص کسی کی تعریف کرنا ہی ضروری سمجھے اور اس کو یقین بھی ہو کہ وہ اچھا آدمی ہے پھر بھی یوں کہے کہ فلاں آدمی کو میں اچھا سمجھتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہی اس کا حساب لینے والے ہیں (اور وہی اس کو حقیقت میں جاننے والے ہیں کہ اچھا ہے یا برا) میں تو اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی تعریف یقین کے ساتھ نہیں کرتا۔ (بخاری)

۴۶- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرِیْنَ، وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ اَنْ یَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا، ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ: یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَیُصْبِحُ یَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ. رواہ البخاری، باب ستر المؤمن علی نفسه، رقم: ۶۰۶۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: میری ساری امت معافی کے قابل ہے سوائے ان لوگوں کے جو کھلم کھلا گناہ کرنے والے ہوں گے- اور کھلم کھلا گناہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی رات میں کوئی برا کام کرے اور پھر صبح کو باوجود اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا (اسے لوگوں پر ظاہر نہ ہونے دیا) وہ کہے فلانے! میں نے گذشتہ رات فلاں فلاں (غلط) کام کیا تھا- حالانکہ اس نے رات اس طرح گذاری تھی کہ اس کے رب نے اس کی پردہ پوشی کردی تھی اور یہ صبح کو وہ پردہ ہٹا رہا ہے جو (رات) اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈال دیا تھا- (بخاری)

۴۷- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَکَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَکُهُمْ. رواه مسلم، باب النهی عن قول هلك الناس، رقم: ٦٦٨٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو وہ شخص ان میں سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہے (کیونکہ یہ کہنے والا دوسروں کو حقیر سمجھنے کی وجہ سے تکبر کے گناہ میں مبتلا ہے)- (مسلم)

۴۸- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ یَعْنِیْ رَجُلًا: اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوَ لَا تَدْرِیْ، فَلَعَلَّهٗ تَکَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُهٗ. رواه الترمذی و قال: هذا حدیث غریب، باب حدیث من حسن اسلام المرء......، رقم: ٢٣١٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا تو ایک دوسرے شخص نے (مرحوم کو مخاطب کر کے) کہا تمہیں جنت کی بشارت ہو- آپ ﷺ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: یہ بات تم کس طرح کہہ رہے ہو جب کہ حقیقت حال کا تمہیں علم نہیں ہے- ہو سکتا ہے کہ اس شخص نے کوئی ایسی بات کہی ہو جو بے فائدہ ہو یا کسی ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو دیئے جانے کے باوجود کم نہیں ہوتی (مثلاً علم کا سکھانا یا کوئی چیز عاریۃً دینا یا اللہ تعالیٰ کی مرضیات میں مال کا خرچ کرنا کہ یہ علم اور مال کو کم نہیں کرتا)- (ترمذی)

ف: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے جنتی ہونے کا حکم لگانے کی جرأت نہیں کرنی چاہئے البتہ اعمال صالحہ کی وجہ سے امید رکھنی چاہئے۔

۴۹۔ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: كَانَ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ لِغُلَامِهٖ: ائْتِنَا بِالسُّفْرَةِ نَعْبَثُ بِهَا، فَاَنْكَرْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا تَكَلَّمْتُ بِكَلِمَةٍ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا وَاَنَا اَخْطِمُهَا وَ اَزُمُّهَا غَيْرَ كَلِمَتِيْ هٰذِهٖ فَلَا تَحْفَظُوْهَا عَلَيَّ وَ احْفَظُوْا مَا اَقُوْلُ لَكُمْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا كَنَزَ النَّاسُ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ فَاكْنِزُوْا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَ اَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَ اَسْئَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَ اَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَ اَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا، وَ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. تفسیر ابن کثیر ۲/۳۶۵

حضرت حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے۔ ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور اپنے غلام سے کہا: دستر خوان لاؤ تاکہ کچھ شغل رہے۔ (حضرت حسان فرماتے ہیں) میرے لئے ان کی یہ بات عجیب تھی پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں جو بات بھی میں نے کہی ہمیشہ سوچ سمجھ کر ہی کہی (بس آج چوک ہوگئی) اس بات کو یاد نہ رکھنا بلکہ اب جو میں تم سے کہوں گا اسے یاد رکھنا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگ جب سونے اور چاندی کا خزانہ جمع کرنے لگ جائیں تو تم ان کلمات کو خزانہ بنالینا یعنی انہیں کثرت سے پڑھتے رہنا:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَ الْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَ اَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَ اَسْئَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَ اَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَ اَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا، وَ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ."

ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے ہر کام میں ثابت قدمی اور رشد و ہدایت پر پختگی

مانگتا ہوں اور آپ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور آپ کی اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور آپ سے (کفر وشرک سے) پاک دل کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے سچی زبان کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے علم میں جتنی خیر ہے اسے مانگتا ہوں اور آپ کے علم میں جتنے شرور ہیں ان سے سے پناہ مانگتا ہوں اور میرے جتنے گناہوں کو آپ جانتے ہیں میں آپ سے ان تمام گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں- بے شک آپ ہی غیب کی تمام باتوں کو جاننے والے ہیں-
(تفسیر ابن کثیر)

مراجع

اتحاف السادۃ لمحمد بن محمد الزبیدی	دار الفکر، بیروت
ارشاد الساری لشرح البخاری للقسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ	دار احیاء التراث العربی
الاستیعاب لا بن عبدالبر	دار الاحیاء الکتب العربیۃ
الاصابۃ للعسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	دار الاحیاء الکتب العربیۃ
اقامۃ الحجۃ لعبد الحی الکھنوی المتوفی ۱۳۰۳ھ	الفاروق الحدیثۃ، القاھرۃ
اقامۃ الحاجۃ للمحددی المتوفی ۱۲۹۵ھ	قدیمی کتب خانہ
البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ	دار الحدیث، القاھرۃ
بذل المجھود فی حل ابی داؤد للسھار نفوری المتوفی ۱۳۴۶ھ	معھد الخلیل، کراچی
بیان القرآن مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	میر محمد کتب خانہ
ترجمہ مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	انجمن خدام الدین لاہور
ترجمان السنۃ، مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ	ادارہ اسلامیات لاہور
ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین ومولانا فتح خان جالندھری رحمۃ اللہ علیہما	تاج کمپنی کراچی
الترغیب و الترھیب للمنذری المتوفی ۶۵۶ھ	دار احیاء التراث العربی
تفسیر عثمانی مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ	مطبع الملک فھد
تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ	دار المعرفۃ
التفسیر الکبیر للرازی	دار الکتب العلمیۃ
تقریب التھذیب لابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	دار الرشید، سوریہ
تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ للکنانی المتوفی ۹۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ
تھذیب الاسماء و اللغات للنووی المتوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیۃ
تھذیب الکمال فی اسماء الرجال للمزی المتوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر
جامع الاحادیث للسیوطی المتوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر

جامع الاصول لابن اثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ	دار الفکر
جامع بیان العلم و فضله لا بن عبدالبر	دار الکتب العلمیة
الجامع الصغیر للسیوطی المتوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر
جامع العلوم و الحکم لا بن الفرج	دار العلوم الحدیثة، بیروت
حلیة الاولیاء لابی نعیم المتوفی ۴۳۰ھ	دار الفکر
الدر رالمنثرة للسیوطی المتوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر
ذخیرة الحفاظ للحافظ محمد بن طاهر المتوفی ۵۰۷ھ	دار السلف، ریاض
الرائد لجبران مسعود	دار العلم للملایین، بیروت
الروض الانف، للسهیلی المتوفی ۵۸۱ھ	دار احیاء التراث العربی
سنن الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ	قدیمی کتب خانہ
السنن الکبری للبیهقی المتوفی ۴۵۸ھ	دار المعرفة
شرح سنن ابی داؤد للعینی المتوفی ۸۵۵ھ	مکتبة الرشد
شرح السنة للبغوی المتوفی ۵۱۶ھ	المکتب الاسلامی
شرح الطیبی علی مشکاة المصابیح للطیبی المتوفی ۷۴۳ھ	ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ
الشذرة فی الاحادیث المشتهرة لابن طولون المتوفی ۹۵۳ھ	دار الکتب العلمیة
شعب الایمان للبیهقی المتوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیة
الشمائل المحمدیة للترمذی المتوفی ۲۷۹ھ	مکتبة نزار مصطفی الباز
صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان المتوفی ۷۳۹ھ	مؤسسة الرسالة، بیروت
صحیح ابن خزیمة المتوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی، بیروت
صحیح البخاری بشرح الکرمانی للبخاری	دار احیاء التراث العربی
صحیح مسلم بشرح النووی المتوفی ۶۷۶ھ	دار احیاء التراث العربی
عارضة الاحوذی بشرح الترمذی لابن العربی المتوفی ۵۴۳ھ	دار الکتب العلمیة
العلل المتناهیة فی الاحادیث الواهیة لابن الجوزی	دار الکتب العلمیة
عمدة القاری شرح البخاری للعینی المتوفی ۸۵۵ھ	مکتبہ مدینہ لاہور
عمل الیوم و اللیلة لا بن السنی المتوفی ۳۶۴ھ	مکتبۃ الشیخ، کراچی

عمل الیوم و اللیلة للنسائی المتوفی ۳۰۳ھ	مؤسسة الرسالة
عون المعبود لابی الطیب مع شرح ابن قیم	دار الفکر
غریب الحدیث لابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیة
فتح الباری بشرح البخاری لابن حجر العسقلانی	مکتبة حلبی، بمصر
الفتح الربانی لترتیب المسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی	دار احیاء التراث العربی
فیض القدیر شرح جامع الصغیر للمناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ	دار الباز
قواعد فی علوم الحدیث مولانا ظفر احمد عثمانی المتوفی ۱۳۹۴ھ	شرکة العبیکان للنشر....
الکاشف للذهبی المتوفی ۷۴۸ھ	المکتبة التجاریة، مکة
کتاب الموضوعات لابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ	محمد سعید اینڈ سنز کراچی
کشف الخفاء للعجلونی المتوفی ۱۱۶۲ھ	دار احیاء التراث العربی
کشف الرحمان، مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبة رشیدیه، کراچی
لسان العرب لجمال الدین المتوفی ۷۱۱ھ	دار بیروت للطباعة و النشر
لسان المیزان فی اسماء الرجال لابن حجر	ادارۃ تالیفات اشرفیہ ملتان
اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة للسیوطی	دار الکتب العلمیة
مجمع بحار الانوار للشیخ محمد طاهر المتوفی ۹۸۶ھ	مکتبة دار الایمان
مجمع البحرین فی زوائد المعجمین للهیثمی	مکتبة الرشد، ریاض
مجمع الزوائد و منبع الفوائد للهیثمی المتوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر
مختار الصحاح لابی بکر الرازی	المرکز العربی للثقافة.....
مختصر سنن ابی داؤد للمنذری المتوفی ۶۵۶ھ	المکتبة الاثریة
مرقاة المفاتیح لملا علی قاری المتوفی ۱۱۱۱ھ	مکتبہ امدادیہ
المستدرک علی الصحیحین للحاکم المتوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفة بیروت
مسند ابی یعلی الموصلی المتوفی ۳۰۷ھ	دار القبلة، جده
مسند الامام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت
المسند الجامع لجماعة من العلماء	دار الجیل، بیروت
مسند الشافعی المتوفی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیة

مشکاة المصابیح للخطیب التبریزی المتوفی ۷۳۷ھ	المکتب الاسلامی
مشکاة المصابیح للخطیب التبریزی	قدیمی کتب خانہ
مصابیح السنة للبغوی المتوفی ۵۱۶ھ	دارالمعرفة
مصباح الزجاجة لابی بکر الکنانی المتوفی ۸۴۰ھ	الجنان للطباعة والنشر
مصنف ابن ابی شیبہ المتوفی ۲۳۵ھ	ادارۃ القرآن' کراچی
المصنف لعبد الرزاق المتوفی ۲۱۱ھ	المکتب الاسلامی
المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة للعسقلانی	دارالباز
مظاہر حق	دارالاشاعت
معارف الحدیث' مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ	دارالاشاعت' کراچی
معارف السنن للشیخ البنوری المتوفی ۱۳۹۷ھ	مکتبہ بنوریہ' کراچی
معجم البلدان لعبداللّٰہ البغدادی المتوفی ۶۲۶ھ	داراحیاء التراث العربی
المعجم الکبیر للطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ	ادارۃ القرآن' کراچی
المعجم الوسیط لجماعة من المتقدمین	دفتر نشر فرہنگ اسلامی
مفتاح کنوز السنة لمحمد فؤاد الباقی	سہیل اکیڈمی' لاہور
المقاصد الحسنة للسخاوی المتوفی ۹۰۲ھ	دارالباز للنشر والتوزیع
المنجد فی اللغة للویس معلوف	دارالمشرق' بیروت
موسوعة الاحادیث والآثار الضعیفة لجماعة من العلماء	مکتبة المعارف للنشر
موسوعة الحدیث الشریف للکتب الستة	دارالسلام' ریاض
الموضوعات الکبری لملا علی قاری المتوفی ۱۱۱۱ھ	المکتبة الاثریة
مؤطا الامام مالک المتوفی ۱۷۹ھ	نور محمد' کراچی
میزان الاعتدال فی نقدالرجال للذہبی المتوفی ۷۴۸ھ	المکتبة الاثریة
النہایة لابن الجزری المتوفی ۶۰۶ھ	اسماعیلیان' ایران
الوابل الصیب لابن قیم الجوزیة المتوفی ۷۵۱ھ	مکتبة دارالبیان' دمشق

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے' انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت' طباعت' تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرما دیں انشاءاللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکرگزار ہوں گے۔

(ادارہ)


ہماری دیگر مطبوعات
احیاء العلوم
تعلیم الاسلام
ترجمان السنۃ
عربی۔اردو
جلد اول
فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا
MAKTABA-E-REHMANIA